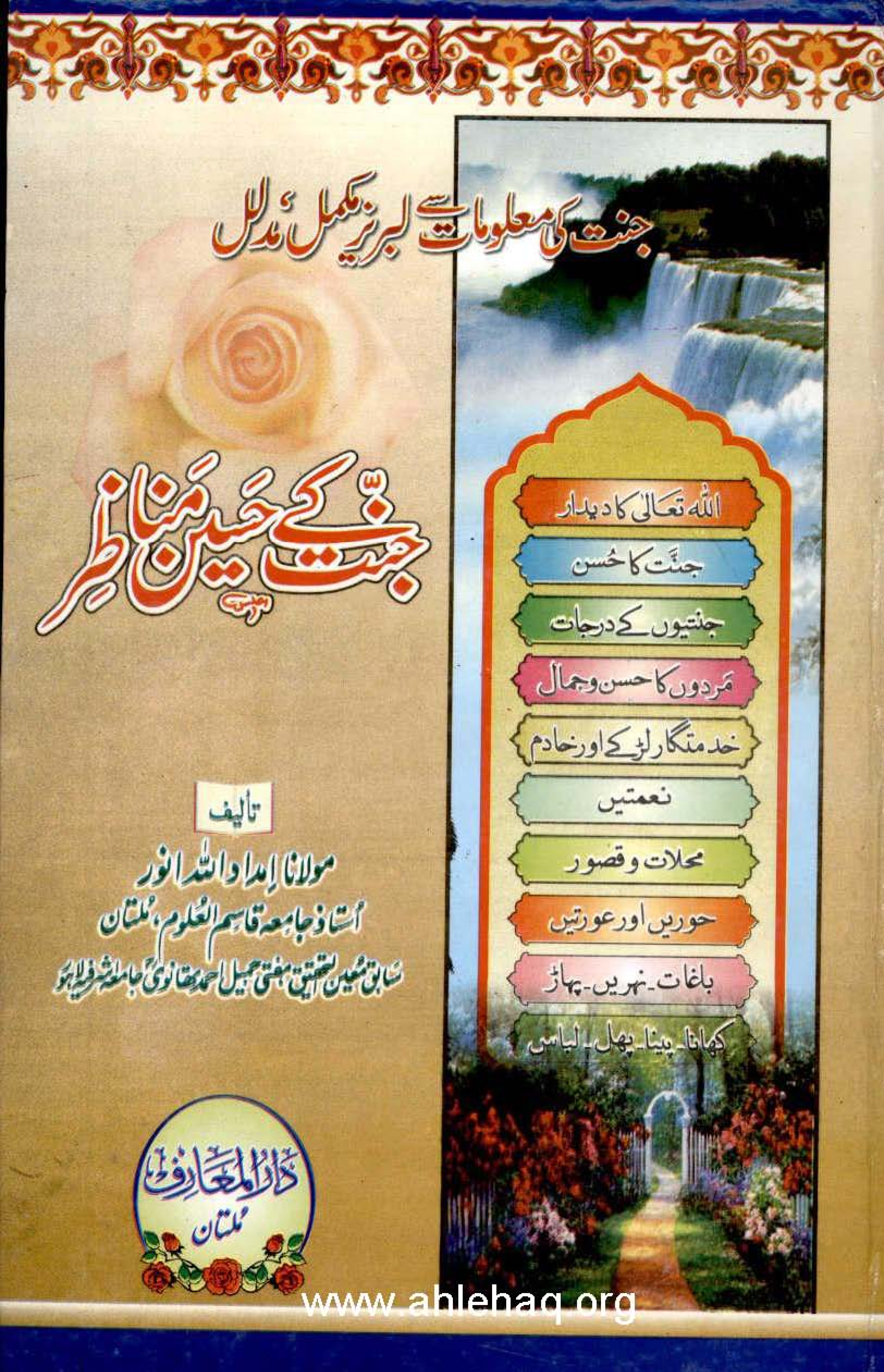

جنت کی معلومات سے لبریز مکمل، مدلل
جنت کے حسین مناظر
اللہ تعالیٰ کا دیدار
جنّت کا حُسن
جنتیوں کے درجات
مردوں کا حسن وجمال
خدمتگار لڑکے اور خادم
نعمتیں
محلات وقصور
حوریں اور عورتیں
باغات۔نہریں۔پہاڑ
کھانا۔پینا۔پھل۔لباس
تالیف
مولانا اِمداد اللہ انور
اُستاذ جامعہ قاسم العُلوم، مُلتان
سابق معین التحقیق مفتی جمیل احمد تھانویؒ جامعہ اشرفیہ لاہور
دار المعارف
مُلتان
www.ahlehaq.org



جنت کے حسین مناظر

امام احمد بن حنبل، امام طبرانی، امام بیہقی، امام ابن ابی الدنیا، امام ابن کثیر، علامہ سیوطی، علامہ ابن قیم، علامہ نور الدین ہیثمی، امام غزالی، امام ابو نعیم، علامہ قرطبی اور دیگر محدثین کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی سینکڑوں کتبِ حدیث سے ماخوذ۔

تالیف

مولانا اِمداد اللہ انور

اُستاذ جامعہ قاسم العلوم، مُلتان

سابق مُعین التحقیق مفتی جمیل احمد تھانویؒ جامعہ اشرفیہ لاہور

دارُ المعارف

عنایت پور تحصیل جلال پور پیروالا، مُلتان

نام کتاب : جنت کے حسین مناظر

مصنف : علامہ مفتی محمد امداد اللہ انور دامت برکاتہم

رئیس التحقیق والتصنیف دار المعارف ملتان

استاذ العلوم والفنون جامعہ قاسم العلوم ملتان

سابق معین التحقیق، مفتی جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ لاہور

سابق معین التحقیق مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید کراچی

سابق معین مفتی جامعہ خیر المدارس ملتان

سابق استاذ مفتی جامعہ العلوم الاسلامیہ لاہور

کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر : 10255

ناشر : عزیز اللہ رحمانی دار المعارف ملتان

تاریخ اشاعت : جمادی الاولی ۱۴۱۹ھ بمطابق اکتوبر ۱۹۹۸ء

صفحات : ۶۴۰، اعلی طباعت، خوبصورت جلد

ہدیہ : -/[illegible] روپے

ملنے کے پتے

مولانا مفتی محمد امداد اللہ انور جامعہ قاسم العلوم، گل گشت ملتان

مکتبہ رحمانیہ اقرأ سنٹر اردو بازار لاہور

مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور

ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور

صابر حسین شمع بک ایجنسی لاہور

قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی

مولانا اقبال نعمانی طاہر نیوز پیپر صدر کراچی

دار الاشاعت اردو بازار کراچی

مکتبہ زکریا بنوری ٹاؤن کراچی

اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی

مکتبہ مدینہ بیرون مرکز رائیونڈ

مکتبہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی

مکتبہ عارفی جامعہ امدادیہ ستیانہ روڈ فیصل آباد

مکتبہ امدادیہ نزد خیر المدارس ملتان

مکتبہ حقانیہ نزد خیر المدارس ملتان

مکتبہ مجیدیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

مکتبہ شرکت علمیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی

ادارہ بیت القرآن اردو بازار کراچی

مکتبہ فریدیہ جامعہ فریدیہ E/7 اسلام آباد

مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ

مظہری کتب خانہ، گلشن اقبال، کراچی

فیروز سنز، لاہور- کراچی

اور ملک کے بہت سے دینی کتب خانے

فہرست عنوانات

آغاز کتاب

تعمیر جنت

جنت کے اعمال

رحمت اور بخشش

داخلہ کے مناظر

منازل اہل جنت

درجات جنت

تعداد جنات

سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے

جنت میں جانے والے دوزخی

مردوں کا حسن و جمال

لباس و پوشاک

سونے چاندی اور موتیوں کے زیور ۳۰۱

جنت کی نعمتیں

حسین ودلکش نغمہ سرائیاں

محلات و قصور

بالاخانے

خیمے

بچھونے اور بستر

تخت شاہانہ

نیک اعمال جن سے محلات تیار ہوتے ہیں

خدمتگار لڑکے اور خادم

حوریں اور بیویاں ۳۷۱

حسن

حوروں کے حق مہر

حوروں اور عورتوں سے مباشرت

متفرقات

درخت باغات اور سائے

پہاڑ

بادل اور بارش

نہریں

چشمے

جانور

پرندے

کھانا، پینا، پھل

پینے کی چیزیں

کھانے پینے کے برتن

پھل

بازار

اللہ تعالیٰ کا دیدار

متفرقات

انبیاء علیہ السلام اور اولیاء عظام کی زیارات

دوست احباب رشتہ داروں سے ملاقاتیں اور ان کی سواریاں

خاتمۂ کتاب

کلمات تبریک و تحسین

مائر برکت ہذہ العصور بقیۃ السلف وحجۃ الخلف جامع شریعت و طریقت عارف کبیر،

مرجع العلماء والاصفیاء سیدی و مرشدی حضرت اقدس مولانا سید نفیس الحسینی

افاض اللہ علینا من برکاتہ وفیوضاتہ

خلیفہ مجاز

قطب العارفین سید العلماء مرجع الاولیاء حضرت اقدس

سیدنا و مولانا عبدالقادر رائے پوری اعلی اللہ مراتبہ دائما ابدا

باسمہ سبحانہ

الحمدللہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ

زیر نظر کتاب "جنت کے حسین مناظر" ہمارے مخلص اور فاضل دوست جناب مولانا امداد اللہ انور صاحب کی تالیف ہے۔ مولانا موصوف نے ۲۶۰ قدیم مآخذ سے یہ کتاب ترتیب دی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے یہ کٹھن کام انجام کو پہنچا ہے۔ اس سے پیشتر متعدد کتابیں مولانا کے قلم سے نکل چکی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مقبول عام ہوئی ہیں۔ امید ہے یہ کتاب بھی حسب سابق منظورِ بارگاہ الٰہی ہو گی اور اہل علم و فضل سے دادِ تحسین پائے گی۔

اللہ تعالیٰ مولانا ممدوح اور ہم سب کو جنت کی تمام نعمتوں سے مالا مال کرے۔

اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کی عمر عزیز دراز فرمائے، تادم زیست انہیں دین کی خدمت کی توفیق عطاء کرے اور آخرت میں حضور نبی کریم ﷺ کی شفاعت سے سرفراز فرمائے۔

احقر نفیس الحسینی

کریم پارک لاہور

۸ / ربیع الاول ۱۴۱۹ھ

کلمات دعاوبرکت

پیر طریقت رہبر شریعت اسوہ صالحین حضرت مولانا محمد ادریس انصاری قدس اللہ سرہ
خلیفہ مجاز حضرت اقدس قطب عالم حضرت مولانا شاہ عبدالغفور عباسی مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً ـــ امابعد! آج صبح ۱۹/ رمضان المبارک ۱۴۱۷ھ خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ غفوریہ صادق آباد میں عزیز گرامی قدر مولانا الحاج امداداللہ انور صاحب تشریف لائے ان کی زبانی معلوم ہوا کہ موصوف جنت اور اسکی خوبیوں پر ایک کتاب لکھنا چاہتے ہیں جس کا نام "جنت کے حسین مناظر" رکھنے کا ارادہ ہے اس کے لئے بہت سی کتب علماء سلف انہوں نے جمع کی ہیں اور ان کے مختلف مضامین کو یکجا کرنے کا عزم کئے ہوئے ہیں۔ بڑی خوشی ہوئی اس زمانہ میں اس عالی حوصلگی پر، دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے اس عظیم کام پر موصوف کی ہر طرح نصرت اور اس کام پر ہر طرح کی برکت نصیب فرمائے۔ عوام الناس اور علماء اور طلباء کو اس سے استفادہ کرنے کی توفیق بخشے اور ان اعمال و حسنات پر جس کے صلہ میں اللہ تعالیٰ نے دخولِ جنت کی بشارتیں دی ہیں اور اس کے رسول ﷺ نے اس کی ترغیبات اور تحسینات سے امت کو آگاہ فرمایا ہے اس کی قدر و منزلت کی ہم سب کو توفیق عطاء فرمائے مجھے اور میرے تمام متعلقین کو اپنا قرب خاص اور جنت میں حضرت نبی کریم ﷺ کی معیت نصیب فرمائے، خدا کرے میری زندگی میں یہ کتاب اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ منظر عام پر آئے اور میں بھی اس کے مطالعہ سے آنکھوں اور دل کو محظوظ کرسکوں [۱]

فقط والسلام
محمد ادریس الانصاری

---

[۱] افسوس کہ حضرت والا اس کتاب کی طباعت سے پہلے اس دارِ فانی سے رحلت فرماگئے۔ ان کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے اس کتاب کا ایک نسخہ ان کے خلیفہ اور صاحبزادہ محب گرامی مولانا محمد سعید انصاری کی خدمت میں پیش کر دیا ہے۔

تقریظ

استاذ العلماء، محقق العصر، مناظر اسلام، قاطع فرق باطلہ
حضرت علامہ مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی دامت برکاتہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمده ونصلی ونسلم علی رسوله الکریم . اما بعد.

یہ دنیادار العمل ہے۔ ایمان صحیح ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ نہ صرف یہ کہ ہر نیک عمل کو جو اخلاص سے کیا گیا قبول فرماتے ہیں، اس کا اجر کم از کم دس گنا بھی عنایت فرماتے ہیں۔ اور جتنا اخلاص کامل ہوتا جاتا ہے۔ عمل کا اجر بھی بڑھتا جاتا ہے۔ حتی کہ محسنین یعنی اولیاء اللہ کی ایک نیکی کا اجر سات سو گنا بلکہ اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ جتنا چاہیں بڑھا دیتے ہیں۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کے لئے کچھ بھی مشکل نہیں۔ یہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ یہاں جو بوئے گا وہی آخرت میں کاٹے گا۔ نیم کے درخت بو کر ان سے آم توڑنے کی امید کرنا ایک دھوکا ہے فریب ہے۔

دنیادار العمل میں جو وقت ہمیں ملا ہے نہایت قیمتی ہے۔ جب عمر ختم ہو جائے اور کوئی دنیا بھر کا بادشاہ چاہے کہ میری ساری دولت اور حکومت کے بدلہ میں مجھے صرف ایک سانس اور لینے کا وقت مل جائے تو ایں خیال است و محال است و جنوں۔ انسان کی مثال ایسی ہے کہ ایک بادشاہ نے تین آدمیوں کو ایک ایک گھنٹہ وقت دیا۔ کہ اس گھنٹے میں تم اس میدان سے جو چاہو سمیٹ لو۔ اس میں سونا چاندی اور ہیرے جواہرات بھی ہیں۔ اس میں سانپ اور بچھو وغیرہ زہریلے جانور بھی ہیں اور اس میں ریت کے تودے اور کنکر پتھر بھی ہیں۔ اب ایک آدمی نے تو ہیرے جواہرات اور سونا چاندی تلاش کر لئے یہ وہ نیک بخت آدمی ہے جس نے اپنی دنیا کی زندگی نیکیوں کی تلاش میں گزار دی۔ فرائض واجبات۔ سنن۔ مستحبات تک کا کاربند رہا۔ اور مکروہ و حرام سے بچتا رہا۔ دوسرے آدمی نے اس گھنٹے میں سانپ اور بچھو اور دوسرے زہریلے جانور اپنے دامن میں بھر لئے اور کانٹوں کا بوجھ سر پر لاد لیا۔ یہ حضرت آدم علیہ السلام کا وہ نالائق فرزند ہے۔ جس نے دنیا کی اس قیمتی زندگی کو گناہوں سے آلودہ کر لیا۔ یہ شخص جب میدان قیامت میں نیک آدمی کے پاس نیکیوں کے جواہرات دیکھے گا اور ان سے اپنی محرومی اور پھر سانپ بچھوؤں میں دکھ اٹھائے گا۔ تو حسرت و افسوس سے ہاتھ ملے گا۔ اور رو رو کر افسوس کریگا کہ میں نے دنیا کی قیمتی زندگی کے بدلے۔ کتنی مصیبتیں اکٹھی کر لیں۔ لیکن اس وقت یہ رونا دھونا کسی کام نہ آئے گا۔ ہاں اس دنیا میں رو دھو کر اگر توبہ کر لے۔ اور گناہوں کو چھوڑ کر نیکیوں کی طرف آجائے تو نہ صرف یہ کہ باقی وقت کارآمد ہو جائے گا۔ بلکہ خداوند قدوس پچھلی کوتاہیوں سے نہ صرف درگذر فرما دیں گے۔ بلکہ ان گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیں گے۔ ان

الحسنات یذھبن السیئات ۔ جب ہم روزانہ خداوند قدوس کی قدرتوں کا مشاہدہ کررہے ہیں۔ کہ ہم گندی کھاد زمین میں ڈالتے ہیں۔ اور خداوند قدوس اس گندگی کو سیب وانار۔ انگور اور نارنگی کے رنگ اور مزوں میں تبدیلی فرمادیتے ہیں۔ اس طرح وہ گناہوں کی کھاد سے نیکیوں کو پیدا فرمادیتے ہیں۔ مولانا رومؒ فرماتے ہیں اے غافل انسان یہ زندگی کا حصہ بڑا ہی قیمتی ہے۔ اگر تیری ساری دنیاوی زندگی کو ایک درخت سے تشبیہ دی جائے۔ تو اگرچہ تیری زندگی کے درخت کی ۷۰ بہاریں بھی گزر چکی ہوں۔ تو یاد رکھ کہ اس درخت کی جڑیں اب بھی تیرے ہاتھ میں ہیں۔ تو اب بھی توبہ کرکے۔ توبہ کا پانی اس زندگی کے درخت کی جڑوں میں ڈال دے انشاء اللہ سارے کا سارا درخت سرسبز ہو جائے گا۔ اے غافل انسان توبہ میں دیر تیری طرف سے ہے۔ خداوند قدوس کی طرف سے قبولیت میں دیر نہیں۔ تیسرا وہ آدمی ہے جس نے اس گھنٹے میں، ہیرے جواہرات کی بجائے ریت اکٹھی کرلی۔ یہ وہ شخص ہے جس نے اپنی زندگی ایسے کاموں میں گزار دی جن پر اگرچہ گناہ نہ تھا۔ مگر کوئی ثواب بھی نہ ملا۔ اس نے بھی اپنی آخرت کو تقریباً برباد کرلیا۔ حضرت مولانا رومؒ نے فرمایا کہ ایک آدمی ایک دکان سے چینی خریدنے گیا۔ اس دکان پر باٹ مٹی کے بنے ہوئے تھے۔ اس گاہک کو مٹی کھانے کی عادت تھی۔ اس باٹ کی مٹی توڑ توڑ کر کھانے لگا۔ دکاندار جو اندر چینی لینے گیا تھا۔ اس نے دیکھا کہ گاہک باٹ کی مٹی کھا رہا ہے۔ تو وہ اور کام میں اندر مشغول ہو گیا کہ یہ جتنی مٹی کھا جائے گا۔ اتنی چینی کم ملے گی اور اس کی حماقت پر بھی افسوس کر رہا تھا کہ یہ مٹی چینی کے بدلا میں کھا رہا ہے۔ ہمارے دل میں بھی اس کی حماقت آتی ہے۔ مگر یاد رہے کہ جنت اور دنیا کا مقابلہ چینی اور مٹی کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں وہ انسان کتنا نادان ہے جو جنت کو ضائع کر کے دنیا کی گندی مٹی پھانک رہا ہے۔

بہر حال یہ دنیا دار العمل ہے۔ اس کے بعد عالم برزخ دار الانتظام ہے اور آخرت دار القرار ہے۔ اور اس دار القرار میں مؤمن کا اصل گھر جنت ہے۔ حضرت مولانا امداد اللہ انور سلمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے اصلی گھر سے روشناس کرانے کے لئے بڑی محنت فرمائی اور بہت سی کتابوں سے جنت کے حسین مناظر کو جمع کر کے ایک دلچسپ گلدستہ تیار فرمایا جس کا نام بھی "جنت کے حسین مناظر" رکھا۔

وہ کون شخص ہے جس کو اپنے گھر سے پیار نہ ہو۔ اور کونسا دل ہے جس میں اپنے گھر کے حسین مناظر کی تڑپ نہ ہو۔ مولانا نے نہایت محنت اور دیدہ ریزی سے اس کو مرتب فرمایا۔ آیات قرآنیہ اور احادیث رسول اللہ ﷺ کے مبارک الفاظ درج کر کے نہایت عام فہم ترجمہ بھی فرمادیا۔ اور باقی ارشادات کا صرف ترجمہ نقل فرمایا۔ سب سے اہم کام جو مولانا نے فرمایا وہ تخریج کا کام ہے کہ اگر کوئی شخص ان احادیث و واقعات کو اصل ماخذ میں دیکھنا چاہے۔ تو وہ بلا تکلف اصل کی طرف

مراجعت کر سکے۔ یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ احادیث کے قبول کرنے میں عقائد کا معیار اور ہے کہ احادیث تواتر و شہرت کے مقام کی ہوں۔ احکام میں اگرچہ آحاد ہوں۔ مگر صحیح لذاتہ یا صحیح لغیرہ اور حسن لذاتہ یا حسن لغیرہ کے درجہ کی بھی مقبول ہیں اور ترغیب و ترہیب اور فضائل میں موضوعات کے علاوہ تمام اقسام محدثین قبول فرماتے ہیں۔ اس لئے اس کتاب کی ترتیب میں محدثین کے اسی اصول کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔

حضرت مولانا نے اس کتاب میں ایسی عجیب ترتیب رکھی ہے۔ کہ آپ کتاب پڑھتے ہوئے یہ بات شدت سے محسوس فرمائیں گے کہ اس دنیا کے گھر میں جس میں ہم نے ساٹھ ستر سال گزارے ہیں۔ ہمیں اس گھر کا ابھی ایسا مکمل تعارف نہیں ہو سکا جتنا مولانا نے اس کتاب میں کرادیا ہے۔ جنت کا محل وقوع، اسکی چار دیواری، اسکی مٹی۔ اینٹیں۔ گارا جنت کے دن رات۔ جنت کا سایہ۔ جنت کی خوشبوئیں جنت کے دروازے جنت کی چابی۔ جنت کی کرنسی (نیکی اور اسکی قیمت) جنت میں خدا کی رحمتوں کے نظارے۔ جنت میں کیا کیا اعلانات ہوں گے۔ جنت کے حصول کے لئے آپ کن کن اعمال کو بجالائیں۔ آپ اپنی اولاد کی تربیت کس طرح کریں کہ وہ خود بھی جنتی بن جائے۔ بلکہ آپ کے مرنے کے بعد بھی ان کی طرف سے آپ کو ایسا عظیم فائدہ پہنچتا رہے۔ جس کی اصل قدر تو آپ کو وہیں جاکر معلوم ہوگی۔ اپنے مال کو کس طرح خرچ کریں کہ وہ دنیا کی کرنسی سے جنت کی کرنسی میں تبدیل ہو جائے اور اس کرنسی سے آپ اپنے اصلی گھر کو مزید سجا سکیں۔ آپ اپنے اوقات کا کیا ٹائم ٹیبل بنائیں کہ یہ گھر بھی آباد رہے مگر اپنے اصلی گھر کی لگن بھی ایسی لگ جائے کہ اس کے حصول کے لئے آپ اس چار دن کی زندگی میں بھرپور کوشش کرلیں۔

اس کے لئے آپ کو مکمل ہدایات اسی کتاب میں ملیں گی۔ اس دور میں جبکہ لوگ رات دن دنیا ہی کی فکر میں سرگرداں ہیں اور اپنے اصلی گھر کو عملاً بھولے ہوئے ہیں۔ مولانا نے اصلی گھر کی یاد دلاکر ہم پر بہت بڑا احسان فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مولانا کو جزائے خیر عطاء فرمائیں اور اس کوشش کے صلہ میں ان کے اصلی گھر کے درجات کو اور تابندہ اور درخشندہ فرمائیں۔ اب دیکھنا ہے کہ ہم اپنے فرض کو کتنا پورا کرتے ہیں کہ اصلی گھر کے تعارف کے ساتھ اس کے حصول کے لئے بھی اپنی کوششوں کو تیز سے تیز کردیں۔ اس کتاب کا ہر مسلمان گھر میں ہونا ضروری ہے تاکہ اصل گھر جنت بروقت یاد رہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ مولانا کی اس محنت کو قبول فرمائیں اور اس کتاب کو بھی قبولیت عامہ کے شرف سے نوازیں۔

فقط

محمد امین صفدر

۲۸ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۹ھ

تقریظ

فخر الاماثل' داعی کبیر' علامہ مولانا محمد طارق جمیل دامت برکاتہ تبلیغی جماعت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زندگی محدود خواہشات لامحدود.... اسباب متناہی تمنا لامتناہی.... تو کیسے بے چارہ انسان سکھ پائے۔ جو کچھ انسان چاہتا ہے وہ اس دنیا میں پورا ہونا ناممکن ہے

مکلف الایام ضد طباعھا ـــــ متطلب فی الماء جذوة نار

لیکن کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی جہان ایسا ہو جہاں پر خواہش پوری ہو.... تو اللہ تعالیٰ نے بر زبان انبیاء علیہم السلام خبر دی کہ ایک جہان اس نے بنایا ہے.... جسے نظروں سے چھپایا ہے.... جس کا نام جنت ہے.... جہاں ابدی زندگی ہے موت نہیں ان لکم ان تحیوا.... خوشیاں ہیں غم نہیں ان لکم ان تنعموا.... جوانی ہے بڑھاپا نہیں ان لکم ان تشبوا.... صحت ہے بیماری نہیں ان لکم ان تصحوا.... جہاں کی زندگی متصف بخلود ہے.... سرور ہے.... حبور ہے.... ملک ہے تو کبیر ہے.... عروج ہے تو لازوال ہے.... حسن ہے تو بے مثال ہے.... جہاں گھر ہیں تو سونے چاندی کے.... جو گھرے ہوئے ہیں "ذواتا افنان" اور "مدھامتان" کے باغات کے ساتھ.... بہتے چشمے.... پھیلے ہوئے سائے.... اڑتے ہوئے پرندے.... جھکے ہوئے خوشے.... پکے ہوئے پھل.... اور حسن و جمال میں کامل زندگی کی ساتھی حورعین کا مثال اللؤ لؤ المکنون.... اللہ تعالیٰ اس گھر کی دعوت دیتا ہے لیکن دخول کیلئے اپنے اوامر کی پابندی کی شرط لگاتا ہے۔ اس بات کی اشد ضرورت تھی کہ کوئی اہل علم میں سے اللہ پاک کی اس جنت کو اردو زبان میں متعارف کرواتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا امداد اللہ انور صاحب کو جزائے خیر عطاء فرمائے جنہوں نے اس ضرورت کو محسوس کر کے اس پر قلم اٹھایا اللہ کرے اب لوگ اسے پڑھ کر جنت کی طرف قدم اٹھانے والے بھی بن جائیں۔ والسلام

طارق جمیل

۲/ جمادی الاخری ۱۴۱۹ھ

تقریظ

حضرت اقدس مخدوم العلماء والصلحاء جانشین امام الھدی حضرت مولانا محمد اجمل قادری صاحب زید شرفہ

مرکز تجلیات امام الاولیاء شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری اعلیٰ اللہ مراتبہ وافاض علینا من برکاتہ

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ امابعد

حضرت مولانا امداد اللہ انور مدظلہ نامور قلمکار، مصنف اور اہل علم کی آبرو ہیں، فقیر کے ہم جماعت وہم نوالہ رہے ہیں، زمانہ طالب علمی سے ہی خداداصلاحیتوں کے مالک ہیں، خوبصورت عنوانات قائم کرنااور پھر بہت محنت کے ساتھ ان تمام معاملات کوانتہاتک پہنچاناآپ کامزاج ہے۔

خوش گفتاروخوش قلم ہونے کے ساتھ ساتھ جنت کے حسین مناظر کی منظر کشی یقیناًنوجوانوں کے لئے "اعمال صالحہ" کی ترغیب کاذریعہ بنے گی۔ فقیر کی دعاہے کہ حق تعالیٰ کے یہاں اور اس کی مخلوق کے یہاں "جنت کے حسین مناظر" پہچاننے کے بدلے اللہ ان کواور ہم سب کوان مناظر کوجلد دیکھنے والابنادے۔

آمین یا الہ العالمین.

محمداجمل القادری

19 / جمادی الاولی ۱۴۱۹ھ

تقریظ

جامع شریعت وطریقت استاذ مشائخ الحدیث حضرت اقدس مولانا محمد اکبر صاحب دامت برکاتہم العالیہ شیخ الحدیث وصدر المدرسین جامعہ قاسم العلوم ملتان

الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لانبی بعدہ

زیر نظر کتاب "جنت کے حسین مناظر" حضرت علامہ مولانا محمد امداد اللہ صاحب انور طول عمرہ وزید علمہ وعملہ کی حسین تالیف ہے۔ مولانا کی تمام تالیفات وتراجم میرے مطالعہ سے گزری ہیں سب قابل رشک ہیں اور علمی اور عوامی حلقہ کیلئے پر اثر ہیں، مولانا موصوف کے علمی اور تحقیقی ذوق سے میں بخوبی آگاہ ہوں آپ تصنیفی میدان کے ماہر ہیں وسیع المطالعہ ہیں تحقیقی ضروریات اور کتب پر قابل رشک دسترس رکھتے ہیں بلکہ ان نایاب کتب اسلاف کو جن کے مطالعہ اور زیارت کو آنکھیں ترستی ہیں بڑی کاوش سے تلاش کر کے ترجمہ اور تالیف کی شکل میں اہل اسلام کو مستفید کرتے ہیں، اسی ذوق کو مد نظر رکھتے ہوئے "جنت کے حسین مناظر" میں سینکڑوں کتب اسلاف سے ایسی حسین منظر کشی کی ہے کہ اب تک اردو زبان میں اس عنوان پر ایسا عمدہ کام سامنے نہیں آیا، اس کتاب کی سب سے اہم خوبی یہ ہے کہ حضرات اسلاف رحمہم اللہ تعالیٰ کی اس موضوع پر تصنیف کردہ کتب اور دیگر چھوٹے بڑے ذخیرہ احادیث کے مجموعے میں جو معلومات اور مناظر موجود تھے چاہے آیات کی شکل میں تھے یا احادیث کی شکل میں، حضرات صحابہ کرامؓ کے ارشادات اور تشریحات تھیں یا اکابرین امت کی اس سب کو ایسے شاندار اسلوب سے جمع کیا اور ترتیب دیا ہے کہ اب یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ ایسا جامع مرقعہ اس موضوع پر نہ تو عربی کتب میں ہماری نظر سے گزرا ہے اور نہ ہی اردو وغیرہ میں اور یہ مولانا کیلئے بہت بڑا اخراج تحسین ہے۔ میں بارگاہ خداوندی میں دعا گو ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس محنت کو قبول ومنظور فرمائیں۔ اہل اسلام عوام وخواص کو اس مجموعہ سے کماحقہ استفادہ کی توفیق نصیب فرمائیں اور ایسی ہی عمدہ تصانیف حضرت مصنف ممدوح کو تیار کرتے رہنے کی سعادت عطاء فرمائیں۔

این سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

محمد اکبر
جامعہ قاسم العلوم ملتان
۲۹ / جمادی الاولیٰ ۱۴۱۹ھ

"جنت کے حسین مناظر"

کے متعلق چند ضروری وضاحتیں

(۱) قرآن پاک، احادیث مبارکہ اور اقوال بزرگان دین سے متعلق ائمہ محدثین و مفسرین وغیرہ کی اڑھائی سو سے زائد کتب میں جنت اور اہل جنت کے احوال پر جو کچھ متفرق طور پر موجود تھا۔ اس کو اس کتاب میں حسن اسلوب کے ساتھ بہترین ترجمہ، تشریح اور ترتیب کے ساتھ یکجا کیا گیا ہے۔ اس کوشش کے بعد الحمد للہ یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ اتنی جامع کتاب عربی اور اردو زبان میں دستیاب نہیں ہے۔

(۲) جہاں کہیں ترجمہ میں اپنی طرف سے کسی بات کا اضافہ ضروری معلوم ہوا تو بریکٹوں کے درمیان اس کا اضافہ کر دیا گیا ہے، اگر پھر بھی تفصیل کی ضرورت ہو یا بات سمجھ میں نہ آئے تو وہ مقام اہل علم علماء کرام سے معلوم کر لیں۔

(۳) (فائدہ) کے عنوان کے تحت حدیث یا روایت کے متعلق مفید معلومات اور ضروری گذارشات کو عرض کیا گیا ہے اگر تشریح کی ضرورت تھی وہ کی گئی ہے، اگر کسی سوال کا جواب دینا ضروری تھا تو اس کا جواب لکھا گیا ہے، اگر احادیث سے کچھ خاص معلومات حاصل ہوتی تھیں تو ان کو واضح کیا گیا۔

(۴) (ترجمہ) عام فہم کیا گیا ہے اس لئے کئی جگہ پر اصل عبارت کی پابندی نہیں کی گئی۔

(۵) ایک دو مقامات پر ترجمہ سمجھ میں نہیں آیا اس جگہ پر خالی نکتے... لگادئے گئے ہیں

(۶) احادیث اور آثار کی تخریج کیلئے اپنے پاس موجود حدیث و تفسیر وغیرہ کی کتب کو استعمال کیا گیا ہے اور ان کے حواشی میں جن کتب کا حوالہ لکھا تھا ان کو بھی تخریج میں شامل کر دیا گیا ہے، موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف سے بہت کم استفادہ کیا گیا ہے اس کو دیکھنے سے پہلے ہم نے اس سے کہیں زیادہ تخریج کر لی تھی۔

(۷) حاشیہ میں جہاں کتاب کا نام ذکر کر کے بریکٹوں میں نمبر دئے ہیں یہ اس کتاب کا سلسلہ حدیث نمبر ہے یا اس کا صفحہ نمبر ہے جس سے اصل کتاب میں آسانی سے حدیث تلاش کی جا سکتی ہے ہاں اگر آپ کے پاس کوئی اور مطبوعہ ہو تو حوالہ کی تلاش

میں کچھ دقت ہو گی۔

(۸) جہاں مثلاً (۱ / ۳ ۳ ۴) کا حوالہ ذکر کیا گیا ہے تو ایسے مقامات کیلئے پہلا ہندسہ جلد نمبر کیلئے استعمال کیا گیا ہے اور بعد والا صفحہ نمبر کیلئے۔

(۹) کثرت سے حوالہ جات لکھنے کا فائدہ یہ ہے کہ اگر کسی کے پاس کوئی سی حوالہ کی کتاب موجود ہے اور وہ اس حدیث کو اس میں دیکھنا چاہتا ہے تو اس کو اس کتاب میں دیکھ سکے اور اگر حدیث کے صحت و ضعف کی تحقیق کرنا چاہے تو چونکہ بہت سی کتب کا حوالہ دیا جا چکا ہے ان میں اس حدیث کی موجود سندات کو ملاحظہ کر کے راویوں کا پتہ چلا سکتا ہے ان حوالوں کی مدد سے اہل تحقیق کو اصل مصادر اور تائیدات، شواہدات اور متابعات کا علم بھی ہو جائے گا۔

(۱۰) تخریج میں جن مصادر اور کتب کے حوالہ جات موجود ہیں ان سب کی فہرست کتاب ہذا کے اخیر میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱۱) اس کتاب میں مرفوع، موقوف، مقطوع احادیث کو کثرت سے ذکر کیا گیا ہے مگر ایسی کوئی روایت نہیں لکھی گئی جس کے ناقابل اعتبار یا موضوع ہونے پر سب آئمہ جرح و تعدیل نے اتفاق کیا ہو۔

(۱۲) اکثر مقامات پر حضرات محدثین کرام کی تصحیح احادیث اور راویوں کے متعلق کلام کو مختصر شکل میں پیش کیا گیا ہے۔

(۱۳) حاشیہ کے حوالوں میں " بیہقی " کا لفظ صحیح کمپوز نہیں ہوا "ب" کے نقطہ کے نیچے ہی "ی" کے دو نقطے آگئے ہیں۔

(۱۴) حوالہ جات میں عبارت کے اختصار کو پیش نظر رکھا گیا ہے عربی ترکیب کا لحاظ نہیں کیا گیا۔ حاشیہ کے حوالہ جات پڑھنے والے احباب اس گذارش کو خوب ذہن نشین کر لیں۔

(۱۵) اس کتاب میں موجود ہر روایت کے اکثر حوالہ جات جمع کر دیئے ہیں مکمل حوالے جمع نہیں کئے گئے۔

(۱۶) اردو عبارت میں "لؤلؤ" کا لفظ صحیح کمپوز نہیں ہوا بلکہ اس طرح سے کمپوز ہوا ہے "لولو" اس کی تصحیح کر لی جائے اور اس کی دونوں واؤں پر ہمزہ لگا کر پڑھا جائے۔

(۱۷) جن فوائد کا کوئی حوالہ لکھا ہوا نہ ہو تو وہ ناچیز مؤلف کی طرف سے سمجھا جائے۔

(۱۸) باہمی مختلف روایات کو اہل جنت کے مختلف الاحوال درجات پر محمول کیا جاسکتا ہے۔
(۱۹) ہم نے کتاب میں ہر صحابی کے نام کے سامنے "رضی اللہ تعالیٰ عنہ" اور ہر بزرگ کے نام کے سامنے "رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ" لکھا تھا مگر کاتب نے ہر جگہ (رضؓ) اور (رحؒ) کے نشان دیدیئے لہذا قارئین کرام سے گذارش ہے کہ وہ جب بھی ایسے نشانات کے پاس سے گذریں تو ان کو پورا پڑھ لیا کریں۔ شکریہ
(۲۰) اگر مضمون یا کتابت یا ترجمہ کی غلطی ہو تو اطلاع کر کے ممنون فرمائیں۔
(۲۱) بعض مقامات پر ان احادیث کو مکرر ذکر کیا گیا ہے جن کے تکرار کے بغیر وہ مقامات ادھورے معلوم ہوتے تھے۔
(۲۲) اس کتاب میں حوروں اور بیویوں کے متعلق جو احادیث وارد تھیں ہم نے ان کو کافی حد تک نقل کر دیا ہے اور ان کے جو معنی اردو میں مناسب تھے ان کو درج کیا ہے ان احادیث اور تراجم کے متعلق اگر کوئی فحش ہونے کا شبہ کرے تو اس کیلئے حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ اقتباس کافی ہے آپ اپنی "آپ بیتی جلد۶ صفحہ ۲۸" پر لکھتے ہیں اس ناکارہ کی عادت یہ تھی کہ کتاب الحدود وغیرہ کی روایات میں جو فحش لفظ آ گیا یا جیسا "انکتھا" یا "امصص بظر اللات" وغیرہ الفاظ ان کا اردو میں لفظی ترجمہ کرنے میں مجھے کبھی تامل نہیں ہوا میں نے کنایہ سے ان الفاظ کا ترجمہ کبھی نہیں بتایا میرے ذہن میں یہ تھا کہ جیسا اردو میں ان کا ترجمہ ہے ویسے ہی عربی میں ان کے اصل الفاظ ہیں میں اپنی ناپاک اور گندی زبان کو سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبرؓ کی پاک زبانوں سے اونچا نہیں سمجھتا تھا لیکن اسباق کے شروع میں اپنے اصول عشرہ میں اس پر نہایت شدت سے متنبہ کرتا تھا کہ ان فحش الفاظ پر اگر کوئی شخص ہنسا جس سے وہ حدیث پاک کے ترجمہ کے بجائے گالی بن جائے تو سبق ہی میں پٹائی کرونگا اور میں خود بھی ترجمہ کرتے وقت ایسا منہ بناتا تھا جیسا بڑا غصہ آرہا ہو جس کیوجہ سے اول تو طالب علم کو ہنسنے کی ہمت نہیں پڑتی تھی لیکن اس پر بھی اگر کوئی بے حیاء تبسم بھی کر لیتا تھا تو میں اسکی جان کو آجاتا تھا۔
(۲۳) جنت میں جانے کی اور اعمال صالحہ کے شوق دلانے کی یہ ایک کوشش ہے خدا کرے آپ اس کتاب کو ملاحظہ کرنے کے بعد جنت کے ان انعامات کے مستحق بن سکیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لك الحمد اللهم جزيل الثواب جميل المآب سريع الحساب منيع الحجاب، منحت اهل الطاعة الطاعة ورغبتهم فيها واوجدت فيهم الاستطاعة واثبتهم عليها وخلقت لهم الجنان و سقتهم فضلا اليها وجعلت في الاعمال مفضولا وفاضلا وجيها . فالرحمة وموجباتها منك والطاعة و ثوابها صدرا عنك ومقاليد الجنان كلها بيديك والمبدأ منك والمصير اليك.

رب فاحمد نفسك عنالنفسك كما ينبغي لجلال وجهك وكمال قدسك فاناعن القيام بحق حمدك عاجزون ولعظمة جبروتك خاضعون واليك فيمامنحت اهل قربك راغبون فجد علينا من خزائن جودك في روضات الجنات بماتعلقت بها آمال فانك واسع العطاء جزيل النوال.

وصل اللهم اتم صلوة واكملها واشرفها وافضلها واعمها واشملها على الدليل اليك والمرغب فيمالديك محمد افضل خلقك اجمعين وعلى آله وصحبه الطيبين الطاهرين صلوةً لايحصيها عدد ولايقطعها امد وسلم تسليما كثيرا الى يوم الدين ________ امابعد:

اللہ جل شانہ نے حضرت انسان کو تمام مخلوقات سے افضل تخلیق کیااور اپنی عبادت کرنے کی اس پر ذمہ داری ڈالدی، اس ذمہ داری میں جنات بھی شریک ہیں، اس مقصد تخلیق کی پاسداری کرتے ہوئے جو انسان اور جنات اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے اور دنیا میں رہ کر اس امتحان میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رضا کے ساتھ ان کی اجرت اور مزدوری کے طور پر یا ان کے انعام واکرام کے طور پر اپنی اس جنت میں داخل فرمائیں گے جس کا تمام انبیاء علیہم السلام وعدہ فرماتے آئے ہیں، یہ جنت کیا ہے اس کی عظمت و شان اور عجیب و غریب نعمتیں اور اس کی تقدیس غرض ہر حسن و خوبی کے متعلق قرآن کریم، احادیث رسول اللہ ﷺ اور حضرات اہل علم قدس اللہ اسرارہم نے کچھ اجمال اور کچھ وضاحت کے ساتھ نشاندہی فرمائی ہے جس کو ایک کتاب کی شکل میں اکثر کتب اسلام سے ایک طویل عرصہ تک رات دن ایک کرکے جمع کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے اور یہ دن دیکھنا نصیب ہوا ہے کہ

آج الحمد للہ والصلوۃ علی رسول اللہ ہم اس کی تکمیل کی نعمت جلیل سے انتہائی خوشی اور مسرت سے یہ ہدیہ ناظرین اہل اسلام کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اس مجموعہ کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں اور مجھے اور تمام متعلقین اور قارئین کو اپنی جنت کے اعلیٰ سے اعلیٰ مقامات پر فائز کرتے ہوئے اپنی تمام جلیل القدر نعمتوں سے مالا مال فرمائیں۔ اب میں اس جنت کے بنانے والی ذات پاک کا نام لیکر حسب توفیق جنت کے متعلق جمع کردہ مضامین کو ہدیہ قارئین وزیب ناظرین کرتا ہوں، آپ اس کتاب کا پوری توجہ سے مطالعہ کر کے جنت میں جانے کی تیاری فرمائیں۔

یا رب صل وسلم مضعفا ابدا
علی النبی کما کانت لك الکلم

جنت کی تجارت کیلئے اللہ تعالیٰ کی دعوت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے :

یاایھا الذین آمنواھل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم . تؤمنون باللہ ورسولہ وتجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم و انفسکم ذلکم خیرلکم ان کنتم تعلمون . یغفر لکم ذنوبکم ویدخلکم جنات تجری من تحتھا الانھار ومساکن طیبة فی جنات عدن ذلك ھو الفوز العظیم

(سورۃ الصّف : آیت ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲)

(ترجمہ) اے ایمان والو! کیا میں تم کو ایسی تجارت (سوداگری) بتلاؤں جو تم کو ایک درد ناک عذاب سے بچالے (وہ یہ ہے کہ) تم لوگ اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد کرو، یہ تمہارے لئے بہت ہی بہتر ہے اگر تم کچھ سمجھ رکھتے ہو (جب ایسا کرو گے تو) اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کردے گا اور تم کو (جنت کے) ایسے باغوں میں داخل کرے گا کہ جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور عمدہ مکانوں میں (داخل کرے گا) جو ہمیشہ رہنے کے باغوں میں (بنے) ہوں گے یہ بڑی کامیابی ہے :

(فائدہ) اس ارشاد میں مؤمنین کو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی تجارت کے متعلق بتلایا ہے جو دوزخ سے بچاکر جنت میں لے جانے والی ہے اور وہ ہے اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا اللہ کی اطاعت (جہاد وغیرہ) میں اپنے اموال اور نفوس کے ساتھ جہاد کرنا۔ اس سے معلوم ہوا کہ عذاب سے نجات اور جنت جیسی عظیم دولت مؤمنین مجاہدین نیکوکاروں کو عطاء ہوگی۔ ان آیات میں اسی بات کی ترغیب ہے کہ انسان جنت کے حصول اور دوزخ سے محفوظ ہونے کی تجارت کو اپنا شیوہ بنائے یہی تجارت انسان کو آخرت میں سود مند ہے۔

جنت کی طرف دوڑو :

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم وجنة عرضھا السموات والارض اعدت

للمتقین (سورۃ آل عمران / آیت ۱۳۳)

(ترجمہ) اور مغفرت کی طرف دوڑو جو تمہارے پروردگار کی طرف سے (نصیب) ہو، اور دوڑو جنت کی طرف (یعنی ایسے نیک کام اختیار کرو جس سے پروردگار تمہاری مغفرت کر دیں اور تم کو جنت عنایت ہو، اور وہ جنت ایسی ہے) جس کی وسعت ایسی (تو) ہے (ہی) جیسے سب آسمان اور زمین (اور زیادہ کی نفی نہیں چنانچہ واقع میں زائد ہونا ثابت ہے اور) وہ تیار کی گئی ہے خدا سے ڈرنے والوں کیلئے۔

(فائدہ) اس آیت میں مسلمانوں کو جنت کی ترغیب فرماتے ہوئے اس کی طرف دوڑنے کا حکم دیا گیا ہے اور پرہیز گار ہی جو خدا کے فرمانبردار اور گناہ سے دور رہنے والے ہیں ان کیلئے تیار کی گئی ہے۔ اعمال جنت کی قیمت نہیں ہیں لیکن عادت اللہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اسی بندے کو نوازتا ہے جو اعمال صالحہ کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ جنت کی طرف بلاتا ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

واللہ یدعو الی دار السلام (سورہ یونس: آیت ۲۵)

(ترجمہ) اور اللہ تعالیٰ تمہیں جنت کی طرف بلاتا ہے۔

(فائدہ) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں دار السلام سے مراد جنت ہے (۱)

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

ان سیدا بنی دارا واتخذ مأدبة وبعث داعیافمن اجاب الداعی دخل الدار واکل من المأدبة وارضی السید . فالسید اللہ والدار الاسلام والمأدبة الجنة والداعی محمد (ﷺ) ۲

(ترجمہ) ایک سردار نے ایک گھر بنایا اور ایک دستر خوان لگایا اور ایک داعی کو بھیجا۔ تو جس نے اس داعی کو لبیک کہا وہ اس گھر میں داخل ہو گیا اور دستر خوان سے کھایا اور سردار کو راضی کیا۔ پس سردار "اللہ تعالیٰ" ہے اور گھر "اسلام" ہے اور دستر خوان "جنت" ہے اور بلانے والا "محمد" ہے (ﷺ)

۱۔ صفۃ الجنہ ابو نعیم (۳۵)

۲۔ صفۃ الجنہ ابو نعیم (۳۱)، در منثور (۳ / ۳۰۵)، تہذیب تاریخ دمشق (۱ / ۲۷۵)

تمہیں کیا معلوم تمہارے لیئے کیا کیا انعام چھپا رکھے ہیں

(حدیث) حضرت سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں میں جناب رسول اللہ ﷺ کی مجلس مبارک میں حاضر ہوا آپ نے اس میں جنت کی توصیف فرمائی یہاں تک کہ آپ نے اس کے اخیر میں یہ ارشاد فرمایا کہ جنت میں وہ کچھ ہے جس کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور کسی کان نے نہیں سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال گذرا پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ **تتجافی جنوبھم عن المضاجع یدعون ربھم خوفا وطمعا ومما رزقنھم ینفقون فلاتعلم نفس مااخفی لھم من قرۃ اعین جزاء بما کانوا یعملون** (سورہ سجدہ: ۱۶۔۱۷)

(ترجمہ) ان کے پہلو خوابگاہوں سے علیحدہ ہوتے ہیں (خواہ فرض عشاء کیلئے یا تہجد کیلئے بھی، اور خالی علیحدہ ہی نہیں ہوتے بلکہ) اس طور پر (علیحدہ ہوتے ہیں) کہ وہ لوگ اپنے رب کو (عذاب کے) خوف اور (جنت کی) امید سے پکارتے ہیں (یعنی ان کو جہنم سے پناہ اور جنت کے حصول کی فکر لگی رہتی ہے) اور ہماری دی ہوئی چیزوں میں سے خرچ کرتے ہیں۔ سو کسی شخص کو خبر نہیں جو آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ایسے لوگوں کیلئے خزانہ غیب میں موجود ہے۔ یہ ان کے اعمال (صالحہ) کا صلہ ملا ہے۔

اس آیت میں مسلمانوں کو اعمال صالحہ کے ساتھ جنت کے حصول کی ترغیب فرمائی ہے خصوصاً رات کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کی ایسی بڑی جزاء بیان فرمائی ہے کہ اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تہجد گزاروں اور رات کے وقت اللہ تعالیٰ کیلئے عبادت اور ذکر الٰہی میں جاگنے والوں کیلئے۔ جنت کے یہ بڑے بڑے انعامات ہیں جیسا کہ حدیث میں وارد ہے کہ **قال اللہ تعالیٰ اعددت لعبادی الصالحین مالا عین رأت ولا اذن سمعت ولاخطر علی قلب بشر قال ابوھریرۃ اقرؤا ان شئتم فلاتعلم نفس مااخفی لھم من قرۃ اعین** ۔[۱]

---

[۱] بدور سافرہ ص ۷۷۴۔ العاقبۃ ص ۳۱۳ بحوالہ بخاری ۶/۳۱۹، ترمذی ۳۲۹۲، احمد ۲/۴۳۸، شرح السنہ ۱۵/۲۰۹، مسلم حدیث ۲۸۲۵، طبرانی کبیر ۶۰۰۲، ۶۰۰۳، حاکم ۲/۴۱۳۔ ۴۱۴، صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا ص ۱۱، اتحاف ۱۰/۲۴۰ مجمع الزوائد (۱۰/۴۱۲)، ابن ابی شیبہ (۱۳/۱۰۹)، طبرانی صغیر (۱/۲۶)، مشکوۃ (۵۶۱۲)، کنز العمال (۴۳۶۹)، درمنثور (۵/۱۷۶) اتحاف السادہ (۸/۵۶۷، ۱۰/۵۳۵)، زہد ابن مبارک ۲/۷۷، قرطبی (۱۴/۱۰۴)، ابن جریر (۲۱/۶۶) ابن کثیر (۶/۳۶۷)، مسند حمیدی (۱۱۳۳)، حلیہ ابو نعیم (۲/۲۶۲)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے اپنے نیک بندوں کیلئے وہ کچھ تیار کر رکھا ہے جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا، کسی کان نے نہیں سنا اور کسی انسان کے دل سے اس کا خیال تک نہیں گذرا۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں اگر چاہو تو (یہ آیت) پڑھ لو (ترجمہ) سو کسی شخص کو خبر نہیں جو جو آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ایسے لوگوں کے لئے خزانہ غیب (جنت) میں موجود ہے۔

جنت کا مختصر سا نظارہ :

(حدیث) حضرت اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسالتمآب ﷺ نے ارشاد فرمایا

الاهل مشمر للجنة فان الجنة لاخطر لها هي ورب الكعبة نوريتلألأ وريحانة تهتز وقصر مشيد ونهر مطرد وثمرة نضيجة وزوجة حسناء جميلة وحلل كثيرة و مقام ابدا فی دارسليمة وفاكهة وخضرة وحبرةونعمة فی محلة عالة بهية . قالوا نعم يارسول الله نحن المشمرون لها .قال: قولوا ان شاء الله فقال القوم ان شاء الله [2]

(ترجمہ) کوئی جنت کی تیاری کیلئے تیار ہے؟ کیونکہ جنت فنا ہونے والی نہیں، رب کعبہ کی قسم! یہ ایسا نور ہے جو لہلہانے والا ہے ایسا پھولوں کا دستہ ہے جو جھوم رہا ہے اور ایسا محل ہے جو بلند وبالا ہے اور ایسی نہر ہے جو جاری رہنے والی ہے۔ ایسا پھل ہے جو پکا ہوا تیار ہے۔ ایسی بیوی ہے جو بہت حسین وجمیل ہے، لباس ہیں جو بڑی تعداد میں ہیں۔ سلامتی کے گھر میں رہنی کی جگہ ہے ہمیشہ کیلئے، میوے ہیں، سبزہ زار ہے، خوشی ہے، نعمت ہے حسین اور بلند مقامات میں، صحابہ کرام نے عرض کیا ہاں اے اللہ کے رسول! ہم اس کے لئے تیار ہیں فرمایا انشاء اللہ کہہ لو تو صحابہ کرام نے انشاء اللہ کہا۔

---

[1] صفۃ الجنہ ابن ابی الدنیا ص ۱۱، صحیح ابن حبان (الاحسان ۱۰ / ۲۳۸)، البعث والنشور حدیث نمبر ۴۳۳، ابن ماجہ ۴۳۳۲، ترغیب وترھیب اصبہانی ۹۷۶۔ درمنثور ۱ / ۳۶۔ بدور السافرہ ص حدیث ۱۶۷۳۔ ابن ابی داود : البعث ۷۲، طبرانی کبیر ۱ / ۱۶۳، شرح السنہ ۱۵ / ۲۲۳۔ [illegible] الارواح ص ۳۵۳، الموارد ابن حبان ۲۶۲۰ وصححہ، تفسیر ابن کثیر (۴ / ۱۱۷)، (۵۶۹ /)، (۸ / ۴۰۸)، اتحاف السادہ (۱۰ / ۵۴۸)

شوق جنت میں ایک صحابی کا انتقال

(حدیث) حضرت ابن زیدؒ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے **ھل اتی علی الانسان حین من الدھر** تلاوت فرمائی یہ جس وقت نازل ہوئی اس وقت آپ ﷺ کے پاس ایک سیاہ فام آدمی بیٹھا تھا جو آپ ﷺ سے سوال کر رہا تھا تو حضرت عمر بن خطابؓ نے اسے فرمایا تمہارے لئے اتنا کافی ہے حضور ﷺ پر بوجھ نہ ہو۔ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے ابن خطاب اسے چھوڑو۔ فرمایا جب یہ سورت نازل ہوئی اس وقت یہ آدمی آپ ﷺ کے پاس موجود تھا جب آپ ﷺ نے یہ سورۃ اس کے سامنے پڑھی اور جنت کے حالات پر پہنچے تو اس نے ایک دم چیخ ماری جس سے اس کی روح نکل گئی۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارے ساتھی (یا تمہارے بھائی) کی روح جنت کے شوق نے نکالی ہے۔[1]

جنت کا طالب جنت کی محنت کرے

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

مارأیت مثل الجنة نام طالبها، ولا رأیت مثل النار نام هاربها [2]

(ترجمہ) میں نے جنت کی مثال نہیں دیکھی جس کا طالب سو گیا ہے اور نہ دوزخ جیسی (مصیبت اور عذاب) دیکھا ہے جس سے بھاگنے والا بھی سو گیا ہے۔

(فائدہ) اس میں بھی طلب جنت کی خوب ترغیب دی گئی ہے۔

جنت کی امید رکھنے والا جنت میں جائے گا

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

انما یدخل الجنة من یرجوها [3]

۱۔ التذکرہ فی احوال الموتی وامور الآخرہ قرطبی ص ۴۳۹۔

۲۔ صفۃ الجنہ ابو نعیم ص ۷۵ / ج۱، حلیۃ ۸ / ۱۷۸، زہد ابن مبارک ص ۲۷، ترمذی ۲۶۰۱، شرح السنہ ۱۴ / ۳۷۲، مسند الشہاب ص ۹۱ ۷، نہایہ فی الفتن والملاحم ص ۲ / ۲۹۱۔

۳۔ صفۃ الجنہ ابو نعیم ص ج۱ / ۵۹، حلیۃ ۳ / ۲۲۵، مصنف ابن ابی شیبہ ۱۶۱۹۶، کنز العمال (۵۸۶۶)، درمنثور (۶ / ۳۱۴)۔

(ترجمہ) جنت میں وہی داخل ہوگا جو اس کی امید رکھے گا (لہذا ہم سب مسلمانوں کو اس کا امیدوار رہنا چاہیئے)۔

(فائدہ) ایک حدیث میں حضرت انسؓ نے آنحضرت ﷺ سے یہ بیان فرمایا ہے کہ جنت میں اس کے حریص کے سوا کوئی نہیں جائے گا۔[1]

اس لئے جنت میں جانے کی خوب حرص کرنی چاہیئے۔

---

[1] صفۃ الجنۃ ابو نعیم ۱/۶۰۔

جنت پر ایمان لانا فرض ہے

(حدیث) حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ آپ کے پاس ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! ایمان کیا چیز ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔

ان تو من باللہ وملائکتہ و کتبہ ورسلہ وبالموت وبالبعث من بعد الموت والحساب والجنۃ و النار والقدر کلہ۔[1]

(ترجمہ) یہ کہ تو ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، موت پر، موت کے بعد جی اٹھنے پر، حساب و کتاب پر، جنت پر، دوزخ پر اور ہر طرح کی (اچھی اور بری) تقدیر پر۔

(فائدہ) اس حدیث پاک میں دوسرے عقائد کے ساتھ ساتھ جنت کو بھی ایمان کا جز قرار دیا ہے، لہذا جو شخص جنت کا انکار کرے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔[2]

نیز قرآن پاک میں یا متواتر احادیث مبارکہ میں جنت اور اس کے احوال کے متعلق جو کچھ موجود ہے وہ بھی ایمان کا جز ہے اس کا انکار بھی کفر ہے، بعض مغربی ذہن رکھنے والے نام نہاد محقق جنت کا اور اس کی بہت سی نعمتوں کا انکار کرتے ہیں ان کو اپنے ایمان کی فکر کرنی ضروری ہے۔

جنت کے حالات میں جو جو ارشادات قرآن کریم یا احادیث مبارکہ میں وارد ہوئے ہیں احقر نے ان کو یکجا کرنے کی از حد کوشش کی ہے اس مجموعہ میں جنت کی ضروریات ایمان کو بخوبی ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

۱؎ صحیح مسلم ۱/۳۸، البعث والنشور ۱۱۱، مسند امام احمدؒ ۱/۲۷ بلفظہ۔

۲؎ شرح عقیدہ طحاویہ ۲/۶۱ تا ۴۷ طبع مکتبۃ المعارف ریاض۔

جنت اور اہل جنت کی باہمی طلب

اہل جنت کی طلب جنت

جنت والے جنت کی طلب میں اللہ تعالیٰ سے اس طرح سے درخواست کرتے ہیں اور کریں گے جیساکہ قرآن کریم میں ارشاد ہے۔

(آیت) ربنا وآتنا ماوعدتنا علی رسلك ولاتخزنایوم القیامة انك لاتخلف المیعاد (آل عمران: ۱۹۳۔۱۹۴)

(ترجمہ) اے ہمارے پروردگار اور ہم کو وہ چیز (جنت) بھی دیجئے جس کا ہم سے اپنے پیغمبر کی معرفت آپ نے وعدہ فرمایا ہے اور ہم کو قیامت کے روز رسوانہ کیجئے یقیناً آپ وعدہ خلافی نہیں کرتے۔

جنت طلب کرنے کا انعام

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

مامن مسلم یسأل اللہ الجنة ثلاثا الاقالت الجنة: اللھم ادخله الجنة. ومن استجار باللہ من النار ثلاثا قالت النار: اللھم اجرہ من النار۔[1]

(ترجمہ) جو مسلمان بھی اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت کہتی ہے اے اللہ اس کو جنت میں داخل فرمادیں اور جو شخص اللہ کے ساتھ دوزخ سے پناہ پکڑے تین مرتبہ، تو دوزخ کہتی ہے اے اللہ اس کو دوزخ سے پناہ دیدے۔

(فائدہ) حضرت ابوہریرہؓ کی مرفوع حدیث میں ہے جس نے سات مرتبہ یوں کہا

---

[1] حادی الارواح ۱۲۷، ترمذی ۲۵۷۲، نسائی ۵۵۲۱، ابن ماجہ ۴۳۴۰، موارد الظمآن ۲۴۲۲، صفۃ الجنہ ابو نعیم ۱/ ۹۵، ابن ابی شیبہ ۹۸۵۷، تحفۃ الاشراف ۱/ ۹۹، مستدرک ۱/ ۵۳۴، الشریعۃ للآجری ص ۳۹۳، صفۃ الجنہ مقدسی ج ۳ ق ۹۰ مخطوط، تاریخ بغداد ۱۱/ ۳۷۸، مشکاۃ ۲/ ۷۶۳، صفۃ الجنہ ابن کثیر ۱۴۸،

"میں اللہ تعالیٰ سے جنت مانگتا ہوں" تو جنت کہتی ہے اے اللہ اس کو جنت میں داخل کر دیں۔[1]

اور ایک حدیث حضرت ابو ہریرہؓ سے یوں مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ سے جنت کی طلب اور دوزخ سے پناہ بہت زیادہ مانگا کرو کیونکہ یہ دونوں (جنت اور دوزخ) شفاعت بھی کرتی ہیں اور ان کی شفاعت قبول بھی کی جاتی ہے بلاشبہ جب کوئی بندہ اللہ تعالیٰ سے جنت کو بہت زیادہ طلب کرتا ہے تو جنت کہتی ہے اے پروردگار تیرا یہ بندہ آپ سے مجھے طلب کر رہا ہے آپ اس کو مجھ میں سکونت دیدیں اور دوزخ (بھی کہتی ہے اے پروردگار! تیرا یہ بندہ جو مجھ سے تیری پناہ مانگ رہا ہے آپ اس کو پناہ دیدیں)۔[2]

اللہ تعالیٰ کا گراں قدر سامان تجارت

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ مرفوعا روایت کرتے ہیں (کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا)

من خاف ادلج ومن ادلج بلغ المنزل ألا ان سلعة الله غالية ألا ان سلعة الله الجنة۔[1]

جس نے (منزل آخرت سے دور رہ جانے کا) خوف کیا اس نے رات کو (بھی عبادات کر کے آخرت کا) سفر کیا اور جس نے رات کو سفر کیا وہ (اپنی) منزل (مقصود) تک پہنچ گیا، سن لو اللہ تعالیٰ کا سامان تجارت بہت قیمتی ہے، سن لو اللہ تعالیٰ کا سامان تجارت (جنت) ہے۔

---

[1] مسند ابوداؤد طیالسی ۲۵۷۹، حادی الارواح ۱۲۸، صفۃ الجنۃ ابو نعیم ۱/ ۹۸، الکامل ۷/ ۲۶۳۱، مجمع الزوائد ۱۰/ ۱۷۱: وقال رواہ البزار وابو یعلی، ترغیب وترہیب۔

[2] صفۃ الجنۃ ابو نعیم ۱/ ۹۹، نہایہ ابن کثیر ۲/ ۵۰۱، حادی الارواح ۱۲۸، مسند الفردوس دیلمی ۲۱۳ بلفظہ۔

[3] ترمذی حدیث ۲۴۵۰، صفۃ الجنۃ ابن کثیر ۱۴۹، مستدرک (۴/ ۳۰۸)، مشکوۃ (۵۳۴۸)، اتحاف (۸/ ۴۴۱، ۱۰/ ۱۷۹، ۲۵۹، درمنثور (۱/ ۳۷) ترغیب وترہیب (۴/ ۲۶۲) حلیہ ابو نعیم ۸/ ۳۷۷، تفسیر ابن کثیر ۷/ ۴۸۱۔

حتی المقدور جنت کی طلب کرو

(حدیث) جناب کلیب بن جریرؓ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا اطلبوا الجنة جهد كم واهربوا من النار جهد كم فان الجنة لاينام طالبهاوان النار لاينام هاربها، وان الآخرة اليوم محفوفة بالمكاره وان الدنيا محفوفة باللذات والشهوات فلاتلهينكم عن الآخرة۔ [1]

(ترجمہ) جنت کواپنی پوری کوشش کر کے (یعنی نیک اعمال کے ساتھ) طلب کرو، اور دوزخ سے اپنی پوری کوشش کے ساتھ (یعنی گناہوں سے بچ کر) بھاگو، کیونکہ جنت کے طالب کو سونا (یعنی غافل نہیں ہونا) چاہیئے اور دوزخ سے بھاگنے والے کو بھی سونا (یعنی گناہ کے وقت دوزخ کو بھولنا) نہیں چاہیئے۔ بلاشبہ آخرت (جنت) آج (دنیا میں نفس وشیطان کی) ناپسندیدہ چیزوں (پر عمل کرنے) میں پوشیدہ کی گئی ہے، اور دنیا لذتوں اور خواہشوں کا گہوارہ ہے خبردار یہ تمہیں آخرت سے غافل نہ کردے۔

خدا کا واسطہ دے کر صرف جنت مانگو

(حدیث) حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

لايسأل بوجه الله الاالجنة۔ [2]

(ترجمہ) اللہ کا واسطہ دے کر کوئی شے نہ مانگی جائے سوائے جنت کے۔

(فائدہ) اس سے قارئین خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جنت کتنا قیمتی چیز ہے جس کو ہم نے دنیا کی خواہشات میں ضائع کرنا شروع کیا ہوا ہے۔ علامہ سخاوی فرماتے ہیں اس حدیث میں نہی تنزیہی ہے (یعنی اور نعمتیں بھی مانگ سکتا ہے)

---

[1] ابوبکر الشافعی، حادی الارواح ص ۱۳۰، نہایہ ابن کثیر ۲/ ۵۰۲، طبرانی کبیر ۱۹/ ۲۰۰،

[2] سنن ابوداؤد حدیث ۱۶۷۲، دیلمی حدیث ۷۹۸۶، المقاصد الحسنہ ۱۳۲۳، حادی الارواح ۱۲۹، صفۃ الجنہ لابن کثیر ۱۴۹ بحوالہ بزار وابوداؤد، فیض القدیر شرح الجامع الصغیر (۶/ ۴۵۱) مشکوۃ حدیث (۱۹۴۴)، کتاب الاذکار للنووی (۳۲۹)

دو بڑی چیزوں کو مت بھولو

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا

لاتنسوا العظیمتین . قلنا وما العظیمتان یا رسول اللہ؟ قال الجنة والنار۔[1]

(ترجمہ) تم دو عظیم چیزوں کو مت بھولنا۔ ہم (صحابہؓ) نے عرض کیا کونسی دو عظیم چیزیں یارسول اللہ؟ آپ نے ارشاد فرمایا جنت اور دوزخ کو۔

جنت اور دوزخ کا مطالبہ

(حدیث) حضرت عبدالملک بن ابی بشیر مرفوعاروایت کرتے ہیں (کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا)

مامن یوم الاوالجنة والنار تسألان فیقول الجنة یارب قد طابت ثماری واطردت انهاری واشتقت اولیائی . فعجل الی اهلی[2]

(ترجمہ) کوئی دن نہیں گذرتا مگر جنت اور دوزخ دونوں سوال کرتی ہیں جنت کہتی ہے اے میرے پروردگار! میرے پھل تیار ہو چکے میری نہریں جاری ہو چکیں، میں اپنے مکینوں کی مشتاق ہوں پس میرے اندر رہنے والوں کو جلدی سے بھیجد یجئے۔

کلثوم بن عیاضؒ کا وعظ

امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ حضرت کلثوم بن عیاض قشیریؒ نے ہشام بن عبدالملک (بادشاہ) کے زمانہ میں دمشق کے منبر پر کھڑے ہو کر یہ کہا تھا" جو شخص (اپنے نفس کی خواہشات کو چھوڑ کر) اللہ تعالیٰ (کے احکام کو) برتری دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی اس کو برتری عطاء کرتے ہیں، اس بندہ پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے جس نے اللہ تعالیٰ کی نعمت کے ساتھ اس کی اطاعت گذاری میں مدد حاصل کی اور اس نعمت سے گناہ پر مدد نہ پکڑی، کیونکہ جنتی پر کوئی وقت ایسا نہیں آئے گا مگر اس میں نعمت کا مزید اضافہ ہو جاتا

---

[1] ابو یعلی موصلی کمافی الکنی والاسماءللدولابی ۲ / ۱۶۴، ترغیب وترہیب ۴ / ۴۵۷، صفۃ الجنۃ ابو نعیم ۱ / ۹۴، النہایہ لابن کثیر ۲ / ۵۰۲، التاریخ الکبیر بخاری ۱ / ۴۱۷، حادی الارواح ۱۳۰۔

[2] حادی الارواح ۴۶، ۱۳۰، صفۃ الجنۃ ابو نعیم ۱ / ۱۲۲،

جائے گا۔ جس کو وہ صاحب نعمت جانتا بھی نہیں ہو گا، اسی طرح عذاب والے پر کوئی گھڑی ایسی نہیں آئے گی کہ وہ بھی عذاب کو نیا سمجھے گا اور اس کو نہیں جانتا ہو گا۔

(فائدہ) یہ کلثوم بن عیاضؒ ہشام بن عبدالملک کے زمانہ میں متولی رہے پھر ان کو ہشام نے مغرب میں جہاد پر روانہ کیا اور وہیں شہید ہو گئے۔ ا؎

اکابر کی ایک جماعت کا عمل

حافظ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ اکابر سلف کی ایک جماعت اللہ تعالیٰ سے جنت طلب نہیں کرتی تھی بلکہ وہ یہ کہتی تھی "ہمیں اتنا کافی ہے کہ وہ ہمیں دوزخ سے نجات دیدے"

انہیں حضرات میں سے ایک حضرت ابوالصہباء صلہ بن اشیم ہیں انہوں نے ایک رات سحری تک نماز پڑھی پھر اپنے ہاتھ اٹھائے اور کہا "اے اللہ مجھے دوزخ سے بچا کیا میرے جیسا جرات کر سکتا ہے کہ وہ آپ سے جنت کی طلب کرے۔

انہی حضرات میں سے ایک حضرت عطاء سلمیؒ بھی ہیں یہ بھی جنت کا سوال نہیں کرتے تھے، ان سے حضرت صالح المریؒ نے عرض کیا کہ مجھے حضرت ابان نے حضرت انس (ابن مالکؓ) سے حدیث بیان کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

یقول اللہ عزوجل انظروا فی دیوان عبدی فمن رایتموہ سالنی الجنة اعطیته ومن استعاذنی من النار اعذته۔ ۲؎

(ترجمہ) (قیامت کے دن) اللہ عزوجل (فرشتوں سے) ارشاد فرمائیں گے میرے بندے کے اعمالنامہ میں دیکھو، پس جس کو تم دیکھو کہ اس نے مجھ سے جنت طلب کی ہے تو میں اس کو جنت عطاء کروں گا اور جس نے میرے ساتھ دوزخ سے پناہ مانگی ہے میں اس کو پناہ دوں گا۔

تو حضرت عطاء نے جواب دیا مجھے تو اتنا کافی ہے کہ وہ مجھے دوزخ سے بچالے۔ ۳؎

ا؎ صفۃ الجنۃ لابن کثیر ۵۰ بحوالہ ابن عساکر۔

۲؎ حلیۃ الاولیاء ۶ / ۷۵ ا۔ ۶ ا۷ ا۔ ۲۲۶، صفۃ الجنۃ ابونعیم ا / ۱۰۰، اتحافات سنیہ (۸۶)

۳؎ حادی الارواح ص ۱۲۹۔

(تنبیہ) یہ بعض اکابر کے خاص احوال ہیں جن پر خوف غالب تھا ورنہ حکم وہی ہے جو آپ اوپر کی احادیث میں پڑھ آئے ہیں کہ جنت کو بھی طلب کرنا ہے اور دوزخ سے پناہ بھی مانگنی ہے اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوات والتسلیمات کا یہ طریقہ نقل فرمایا ہے۔

انهم کانوا یسارعون فی الخیرات ویدعوننا رغبا ورهبا وکانوا لنا خاشعین (الانبیاء آیت ۹۰)

یہ (انبیاء کرام علیہم السلام) نیک کاموں میں دوڑتے تھے اور (جنت کی) امید اور (دوزخ کے) خوف کے ساتھ ہماری عبادت کیا کرتے تھے اور ہمارے سامنے دب کر رہتے تھے۔

جنت کو تین حضرات کا شوق ہے

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اشتاقت الجنة الی علی وعمار و سلمان۔[1]

جنت حضرت علی حضرت عمار (بن یاسر) اور حضرت سلمان (فارسیؓ) کا شوق رکھتی ہے۔

---

[1] ابو نعیم صفۃ الجنۃ ۱/۱۲۰، سنن ترمذی حدیث ۳۷۹۷ وحسنہ، حاکم ۳/۱۳۷، ابن حبان فی المجروحین ۱/۱۲۱ عن ابی یعلی، علل متناہیہ ابن الجوزی ۱/۲۸۳، کامل ابن عدی ۲/۷۲۸، مجمع الزوائد ۹/۳۴۴، مشکوۃ الالبانی ۳/۱۷۵۶، صحیح الجامع الصغیر ۲/۷۵۷، بزار ۲۵۲۴۔

جنت نفس کے ناپسندیدہ اعمال کے پیچھے چھپی ہوئی ہے

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا
حفت الجنة بالمكاره و حفت النار بالشهوات۔[1]
جنت نفس کی ناپسندیدہ چیزوں کے پیچھے چھپائی گئی ہے اور دوزخ خواہشات اور لذات نفس کے پیچھے چھپائی گئی ہے۔

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
لماخلق الله الجنة والنار ارسل جبريل فقال انظر اليها والى ما اعددت فيها لاهلها فجاء فنظر اليها والى ماعد الله لاهلها فيها . فرجع اليه فقال وعزتك لايسمع بها احدالا دخلها فامربها فحجبت بالمكاره قال ارجع اليها فانظر اليها والى مااعددت لاهلها قال فرجع فاذاهى قد حجبت بالمكاره فرجع اليه فقال وعزتك لقد خشيت ان لا يدخلها احد قال اذهب الى النار فانظر اليها والى مااعددت لا هلها فيها فجاء فنظر اليها والى ما اعدالله لا هلها فيها فاذاهى يركب بعضها بعضا فرجع فقال وعزتك لايسمع بها احد فيدخلها فامر بها فحفت بالشهوات فرجع اليه فقال وعزتك لقد خشيت ان لاينجو منها احد الا دخلها۔[2]

(ترجمہ) جب اللہ تعالیٰ نے جنت اور دوزخ کو پیدا کیا تو جبریل علیہ السلام کو بھیجا اور فرمایا تم جنت کو دیکھو اور جو نعمتیں میں نے اس میں جنت والوں کیلئے تیار کی ہیں ان کو دیکھو تو وہ آئے اور جنت کو دیکھا اور ان کو نعمتوں کو جن کو اللہ تعالیٰ نے جنت والوں کیلئے جنت

---

[1] مسند احمد ۳ / ۱۵۳، ۲ / ۳۸۰، مسلم حدیث ۲۸۲۲، ترمذی حدیث ۲۵۵۹، تذکرہ فی احوال الموتی امور الآخرہ ۳۵۹ بحوالہ مسلم وبخاری۔ صفۃ الجنہ ابو نعیم ۱ / ۶۸، دارمی ۲۸۴۶، ۲ / ۲۴۵، شرح السنۃ بغوی ۴۱۱۴، تاریخ بغداد ۸ / ۱۸۴، اتحاف السادہ (۸ / ۶۲۶)،

[2] مسند احمد ۲ / ۳۳۲ ـ ۳۳۳، صفۃ الجنہ ابن کثیر ۱۵۲، ابوداؤد (۴۷۴۴)، ترمذی (۲۵۶۰)، نسائی ۷ / ۳، حاکم ۱ / ۲۷، بدور السافرہ حدیث ۱۶۵۷، البعث والنشور بیہقی (حدیث ۱۸۵)، ترغیب (۴ / ۴۶۳)، فتح الباری (۱۱ / ۳۲۰)۔

میں تیار کیا تھا دیکھا تو اللہ تعالیٰ کے پاس لوٹ گئے اور عرض کیا مجھے آپ کے غلبہ کی قسم جو شخص بھی اس کا سنے گا وہ ضرور اس میں داخل ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ نے جنت کو حکم کیا تو وہ (نفس کے) ناپسندیدہ اعمال (یعنی وہ اعمال جن کے کرنے سے نفس انسانی کو کوفت ہوتی ہے) میں چھپ گئی۔ اللہ تعالیٰ نے (حضرت جبریل علیہ السلام) فرمایا اب اس کے پاس پھر جایئے اور اس کو دیکھئے اور جو کچھ (تکالیف) اس کے رہنے والوں کیلئے تیار کی ہیں ان کو دیکھئے حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جبریل پھر گئے (اور دیکھا) تو وہ ناپسندیدہ کاموں میں چھپی ہوئی تھی تو وہ واپس اللہ میاں کے پاس لوٹ آئے اور عرض کیا مجھے آپ کی عزت کی قسم اب تو میں ڈرتا ہوں کہ اس میں کوئی ایک بھی داخل نہیں ہو سکے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا دوزخ کی طرف جایئے اور اس کو (بھی) دیکھئے اور جو کچھ میں نے دوزخیوں کیلئے دوزخ میں تیار کیا ہے (اس کو بھی دیکھئے) تو انہوں نے اس کو دیکھا اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے دوزخ والوں کیلئے تیار کیا تھا دوزخ میں اس کو بھی دیکھا تو وہ ایسی نظر آئی کہ اس کا ایک حصہ دوسرے پر بڑھ چڑھ رہا تھا تو یہ واپس آئے اور عرض کیا مجھے آپ کے غلبہ کی قسم جو بھی اس کا سنے گا اس میں داخل نہیں ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کو حکم دیا تو وہ خواہشات اور شہوات میں پوشیدہ ہو گئی پھر جب جبریل نے اس کی طرف پلٹ کر دیکھا تو عرض کیا مجھے آپ کے غلبہ کی قسم مجھے پکا خوف ہے کہ اس سے کوئی بھی نجات نہیں پا سکے گا ہر ایک اس میں داخل ہوگا۔

(فائدہ) واقعی جنت اور دوزخ کی صورت حال ایسی ہے مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے ایسے حضرات ایسے بھی پیدا فرمائے ہیں جو اللہ کے فضل و توفیق سے جنت والے اعمال کر کے دوزخ والے اعمال سے بچ کر جنت میں پہنچیں گے اللہ تعالیٰ ہم سب کو جنت میں اعلیٰ درجات پر فائز فرمائیں۔ آمین۔

جنت اور دوزخ میں زیادہ تر کون سے اعمال لے جائیں گے

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

اکثر مایلج به الانسان النار الاجوفان الفرج والفم . واکثر مایلج به الانسان الجنة تقویٰ الله عزوجل وحسن الخلق ۔[1]

---

[1] مسند احمد ۲ / ۳۹۲، صفۃ الجنۃ ابن کثیر ۱۵۲۔

(ترجمہ) سب سے زیادہ جو چیز انسان کو دوزخ میں لے جائے گی وہ دو جوف ہیں (۱) شرمگاہ (۲) مونہہ۔ اور زیادہ تر جو چیز انسان کو جنت میں لے جائے گی وہ (۱) اللہ تعالیٰ سے تقویٰ اختیار کرنا اور (۲) حسن خلق کا برتاؤ کرنا ہے۔

(فائدہ) یہ بات ظاہر ہے کہ دوزخ میں لے جانے والے جتنے کام ہیں ان کو انسان آسانی سے بغیر کسی پس و پیش کے کرلیتا ہے۔ لیکن جب کسی نیک کام کی باری آتی ہے تو اس کا کرنا نفس سرکش کو بہت ناگوار لگتا ہے اور سستی اور کاہلی سے بھی آدمی اپنی آخرت تباہ کرلیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ دین کی کامل اتباع کی توفیق نصیب کریں آمین۔

جنت کے مستحق حضرات کے خصائل

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

وسارعوا الی مغفرة من ربكم وجنة عرضها السماوات والارض اعدت للمتقين الذين ينفقون فی السراء والضراء والكاظمين الغيظ والعافين عن الناس والله يحب المحسنين . والذين اذا فعلوا فاحشة او ظلموا انفسهم ذكروا الله فاستغفروا لذنوبهم ومن يغفر الذنوب الا الله ولم يصروا على مافعلوا وهم يعلمون اولئك جزاؤهم مغفرة من ربهم وجنات تجری من تحتها الانهار خالدين فيها ونعم اجر العاملين)(آل عمران : ۱۳۳۔۱۳۶)

اور دوڑو اپنے رب کی مغفرت کی طرف، اور (دوڑو) جنت کی طرف (یعنی ایسے نیک کام اختیار کرو جس سے پروردگار تمہاری مغفرت کر دے اور تمہیں جنت عنایت کر دے وہ جنت ایسی ہے) جس کی وسعت ایسی (تو) ہے (ہی) جیسے سب آسمان وزمین (اور زیادہ کی نفی نہیں چنانچہ واقع میں زائد ہونا ثابت بھی ہے اور) وہ تیار کی گئی ہے خدا سے ڈرنے والوں کیلئے یہ ایسے لوگ (ہیں) جو کہ (نیک کاموں میں) خرچ کرتے ہیں فراغت میں بھی اور تنگی میں بھی، اور غصہ کو ضبط کرنے والے ہیں اور لوگوں (کی تقصیرات) سے درگذر کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ ایسے نیکوکاروں کو محبوب رکھتا ہے

اور (ان مذکورین کے اعتبار سے دوسرے درجہ کے مسلمان) ایسے لوگ (ہیں) کہ جب کوئی ایسا کام کر گذرتے ہیں جس میں دوسروں پر زیادتی ہو یا (کوئی گناہ کر کے خاص) اپنی ذات کا نقصان کرتے ہیں تو (فوراً) اللہ تعالیٰ (کی عظمت اور عذاب) کو یاد کر لیتے ہیں، پھر اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں (اہل حقوق بندوں سے بھی اور اللہ تعالیٰ سے بھی) اور وہ لوگ اپنے فعل (بد) پر اصرار نہیں کرتے اور وہ (ان باتوں کو) جانتے بھی ہیں (کہ ہم نے فلاں گناہ کیا ہے اس کی توبہ ضروری ہے) ان لوگوں کی جزاء بخشش ہے ان کے رب کی طرف سے اور (بہشت کے) ایسے باغ ہیں کہ ان کے (درختوں اور مکانوں کے) نیچے سے نہریں چلتی ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے ہوں گے ۔ اور (یہ) اچھا حق الخدمت ہے ان کام کرنے والوں کا (وہ کام استغفار اور حسن اعتقاد

ہے اور استغفار کا نتیجہ آئندہ اطاعت کی پابندی ہے، جس پر عدم اصرار دلالت کر رہا ہے)

خلاصہ یہ کہ جنت میں نیک لوگوں کا داخلہ ہوگا جو مؤمن بھی ہوں اور مسلمان بھی۔ جو لوگ کافر ہو کر فوت ہوں گے وہ اپنے اچھے کاموں کا بدلہ دنیا میں ہی وصول کر کے فوت ہوں گے ان کیلئے آخرت میں ان کے نیک کاموں کا کوئی اجر وثواب نہیں ملے گا۔

جنت دنیا کی تمام تکالیف بھلادے گی

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

یوتی باشد المؤمنین ضرا فی الدنیا فیقال اغمسوه غمسة فی الجنة . قال فینغمس غمسة فی الجنة فیقال هل رایت ضرا قط فیقول لا ۔[1]

(ترجمہ) روز قیامت دنیا میں سب مسلمانوں سے زیادہ دکھیارے کو پیش کیا جائے گا اور اس کیلئے حکم ہوگا کہ اس کو جنت میں ایک مرتبہ گھمادو، چنانچہ اس کو ایک مرتبہ جنت میں گھمایا جائے گا پھر اس سے پوچھا جائے گا کیا تو نے (دنیا، قبر وغیرہ میں) کبھی کوئی تکلیف دیکھی تھی؟ تو وہ (جنت کو دیکھنے سے اپنے تمام دکھ تکالیف بھول جائے گا اور) کہے گا کبھی نہیں۔

جنت کی نعمت کے مقابلہ میں مؤمن کے دنیاوی دکھ کوئی حیثیت نہیں رکھتے

حضرت موسیٰ علیہ السلام یا کسی اور نبی نے عرض کیا اے باری تعالیٰ! یہ آپ کی طرف سے کیا ہے؟ آپ کے دوست زمین میں جان کے خوف میں رہتے ہیں (بھوکے رہتے ہیں) قتل ہوتے ہیں، سولی چڑھائے جاتے ہیں، ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے جاتے ہیں، ان کو کھانے پینے کو کچھ نہیں ملتا اور اسی طرح سے ان پر بہت سی مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹتے رہتے ہیں جبکہ آپ کے دشمن زمین پر امن میں ہیں نہ وہ قتل ہوتے ہیں، نہ سولی چڑھتے ہیں، نہ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے جاتے ہیں اور جو چاہتے ہیں کھاتے ہیں اور جو چاہتے ہیں پیتے ہیں اور اس طرح دیگر ناز و نعم میں پلتے ہیں؟

---

[1] صفة الجنة ابو نعیم ۱/ ۲۱، مسند احمد ۳/ ۲۰۳، ۲۵۳، مسلم ۲۸۰۷، ابن ماجہ ۴۳۲۱، شرح السنة ۴۴۰۴، مصنف ابن ابی شیبہ ۱۳/ ۲۳۸، کتاب الزہد ابن مبارک ۶۶۲۔

اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا تم میرے اس بندہ کو جنت کی طرف لے چلو تاکہ یہ ان نعمتوں کو دیکھے کہ ان جیسی کبھی نہیں دیکھی گئیں یہ سامنے چنے ہوئے آبخورے دیکھے، برابر بچھے ہوئے غالیچے دیکھے اور جگہ جگہ پھیلے ہوئے مخمل کے نہالچے دیکھے، حور عین دیکھے، پھلوں کو دیکھے اور ایسے خدمتگاروں کو دیکھے گویا کہ وہ موتی کے دانے ہیں غلاف کے اندر۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا جب میرے بندوں کی آخری منزل یہ ہو ان کو دنیا کے دکھ کیا تکلیف پہنچائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا (اب) میرے (اس) بندے کو (باہر سے دوزخ) کی سیر کرانے کیلئے لے چلو تو ان کو دوزخ کی طرف لایا گیا تو اس کے سامنے دوزخ سے ایک گردن نکلی (جس کو دیکھ کر) یہ بندہ بے ہوش ہو گیا۔ پھر جب ہوش آیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو کچھ میں نے اپنے دشمنوں کو دنیا میں دیا ہے اس سے ان کو کوئی نفع نہ ہو گا جب ان کا انجام یہ ہو؟ تو اس اللہ کے بندہ نے عرض کیا (بالکل اس کافر کو دنیا کی نعمتوں کا) کوئی (فائدہ) نہیں [۱]

عظمتِ جنت

(حدیث) حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

لایسئل بوجہ اللہ الا الجنۃ ۔ [۲]

اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیکر صرف جنت کا سوال کیا جائے۔

(**فائدہ**) اللہ تعالیٰ کی ذات اتنی عظمتوں اور شان والی ہے جس کا کوئی حد و حساب نہیں اس کا واسطہ دیکر چھوٹی موٹی چیز مانگنے سے حضور ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ ہاں اگر آپ کو اس واسطہ سے سوال کرنا ہے تو پھر اس کے واسطہ سے جنت مانگی جائے۔ اس حدیث سے جنت کی عظمت کا پتہ چلتا ہے۔

(نوٹ) اس حدیث میں نہی تنزیہی ہے اللہ کا واسطہ دیکر دوسری نعمتیں اور عذاب سے پناہ بھی مانگنا جائز ہے (مستفاد از قول علامہ سخاوی)

---

[۱] صفۃ الجنۃ ابو نعیم ۱/ ۶۵-۶۶، مصنف ابن ابی شیبہ حدیث ۱۵۸۵۵ (۱۳/ ۱۱۵)

[۲] حادی الارواح ۳۵۳ بحوالہ ابو داؤد شریف (باب کراہیۃ المسئلہ کتاب الزکاۃ حدیث نمبر ۱۶۷۱) مشکوٰۃ ۱۹۴۴، کنز العمال ۱۶۷۳۱، اذکار نووی ۳۲۹

جنت کی معمولی سی جھلک بھی کیا ہے

(حدیث) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

لو ان مایقل ظفر ممافی الجنة بدا لتزخرفت له مابین خوافق السماوات والارض، [1]

جتنا (ایک قطرہ) کوئی ناخن (کسی چیز میں ڈوب کر) اٹھاتا ہے اتنا ہی جنت سے ظاہر ہو جائے تو اس کی وجہ سے تمام آسمان اور زمین کے کنارے جگمگا اٹھیں۔

ایک کوڑے جتنا جنت کا حصہ دینا و مافیہا سے بہتر ہے

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

موضع سوط احدکم فی الجنة خیر من الدنیا و مافیہا۔ [2]

(ترجمہ) تمہارے کوڑے کی مقدار جتنا جنت کا حصہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

---

[1] ترمذی ۲۵۲۸، احمد ۱/ ۱۶۹، ۱۷۱، زوائد زہد ابن مبارک ۴۱۶، شرح السنہ ۴۳۷۷، حادی الارواح ۳۵۴ واللفظ لہ، نہایہ ابن کثیر ۲/ ۴۴۲، صفۃ الجنہ ابن ابی الدنیا ۲۸۲ صفۃ الجنہ ابو نعیم ۲/ ۱۱۵، مشکوۃ (۵۶۳۷)، اتحاف (۱۰/ ۵۴۳)، ترغیب (۴/ ۵۵۸)، درمنثور (۱/ ۳۷)

[2] ترمذی (۳۲۹۲)، سنن دارمی (۲۸۲۳)، مسند احمد (۲/ ۴۳۸۔ ۲/ ۴۸۲)، ابن ابی شیبہ (۱۵۸۲۱) ۱۳/ ۱۰۱، (۱۰۸۶۷) ۱۳/ ۱۲۲، حاکم ۲/ ۲۹۹، شرح السنہ ۱۵/ ۲۰۹ (۴۳۷۲)، عبد الرزاق (۱۱/ ۴۲۱)، تاریخ واسط لبحشل ص ۱۴۳، الکنی دولابی ۲/ ۱۰۳۔ سہل بن سعد روی عنہ البخاری (۲۸۹۲، ۳۲۵۰)، (۵: ۶۴)، و مسلم (۱۸۸۱) والترمذی (۱۶۴۸) و ابن ماجہ (۴۳۳۰) واحمد (۳/ ۴۳۳، ۴۳۴)، ۵/ ۳۳۰، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹) و مسند حمیدی (۹۳۰) وشرح السنہ (۲۶۱۵) ۱۰/ ۳۵۱ وطبرانی کبیر (۵۷۴۸، ۵۷۵۳، ۵۷۷۸، ۵۸۳۵، ۵۸۳۶، ۵۸۵۸، ۵۸۶۱، ۵۸۸۶، ۵۹۱۷، ۵۹۵۹، ۵۷۱۶) و سنن سعید بن منصور (۲۳۷۸) و معجم شیوخ ابن جمیع صیداوی (۲۷۲) و نسائی ۶/ ۵ و ابن ابی شیبہ ۵/ ۲۸۴ و سنن دارمی، و احمد (۵/ ۳۳۵)، صفۃ الجنہ مقدسی (مخطوط ج ۳/ ق ۸۰) و زوائد ابن حبان (۲۶۲۹) و تاریخ جرجان ص ۱۴۶ فی ترجمۃ ابی سعید اسماعیل بن سعید بن عبد الواسع الخیاط و مجمع زوائد (۱۰/ ۴۱۵)، حلیۃ الاولیاء (۴/ ۱۰۸)، فیض القدیر (۵/ ۲۶۶) و عن انس بن مالک فی کبر تاریخ الکبیر للبخاری (۲/ ۲/ ۲۹۱) و ابن حبان فی المجر و حین ۱/ ۳۶۷ و ابن عدی فی الکامل ۲/ ۱۳۴۱، ۱۳۷۷) صفۃ الجنہ ابو نعیم (۵۳)، (۵۴)، (۵۵) (۵۶) وہذا التخریج کلہ من ش صفۃ الجنہ لابی نعیم۔

خلاصہ

حافظ ابن القیم الجوزیہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جنت کی صفات اور خوبیوں کو سامنے رکھ کر بطور ترغیب اور شوق دلانے کے جنت کی کچھ اس طرح سے عکس بندی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

ایسے عظیم الشان گھر کی عظمت کے کیا پوچھنے جس کو اللہ تعالیٰ نے بذات خود اپنے دست مبارک سے بنایا ہو اور اپنے محبوبان اور عشاق کا مستقر ٹھہرایا ہو۔ اس کو اپنی رحمت، شان اور رضامندی سے پر کیا ہو، اس کی نعمتوں کو عظیم کامیابی قرار دیا ہو۔ اس کی بادشاہی کو ملک کبیر بنایا ہو، اس میں خوبیوں کو کامل طور پر مخصوص کر دیا ہو اس کو ہر قسم کے عیب، آفت اور نقصان سے پاک کر دیا ہو۔

اگر تو اس کی زمین اور خاک کا پوچھے تو وہ کستوری اور زعفران کی ہے۔

اگر تو اس کی چھت کا پوچھے تو عرش رحمان کی ہے

اگر تو اس کی لپائی کے گارا کا پوچھے تو وہ خوشبودار کستوری کا ہے

اگر تو اس کی بجری کا پوچھے تو وہ لولو اور جواہر کی ہے

اگر تو اس کی عمارت کا پوچھے تو اس کی ایک اینٹ چاندی کی ہے اور ایک سونے کی ہے۔

اگر تو اس کے درختوں کا پوچھے تو ان میں سے ہر ایک درخت کا تنہ سونے اور چاندی کا ہے نہ کہ لکڑی کا

اگر تو اس کے پھل کا پوچھے تو مٹکوں کی طرح (بڑے بڑے) ہیں، جھاگ سے زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ میٹھے ہیں۔

اگر تو ان کے پتوں کا پوچھے تو وہ ایک باریک اور نفیس پوشاکوں سے بھی انتہاء درجہ کے حسین ہیں

اگر تو جنت کی نہروں کا پوچھے تو کچھ نہریں دودھ کی ہیں جن کا ذائقہ بدستور قائم ہے اور کچھ نہریں شراب کی ہیں جو پینے والوں کیلئے خوب لذیذ ہوں گی اور کچھ نہریں صاف ستھرے شہد کی ہیں

اگر تو ان کے طعام کا پوچھے تو وہ میوے ہیں جونسے چاہیں پسند کر لیں گے اور گوشت ہو

گا اڑتے جانوروں کا جس قسم کا جی چاہے گا۔
اگر تو ان کے پینے کی چیزوں کا پوچھے تو وہ تسنیم، زنجبیل اور کافور پئیں گے۔
اور اگر تو ان کے برتنوں کا پوچھے تو وہ سونے چاندی کے ہوں گے شیشے کی طرح صاف (کہ اندر کی چیز باہر نظر آئے گی)
اگر تو جنت کے دروازوں کی چوڑائی کا پوچھے تو دروازے کے دو پٹوں کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ ہے اس پر ایک دن ایسا آنے والا ہے کہ رش کی وجہ سے بھیڑ لگی ہو گی۔
اگر تو جنت کے درختوں کی ہوا چلنے کا پوچھے تو وہ اپنے سننے والے کو مسحور کر دے گی۔
اگر تو ان کے سایہ کا پوچھے تو ان میں سے ایک ہی درخت ایسا ہے کہ تیز ترین سو (گھڑ) سوار سو سال تک اس کے سایہ میں چلتا رہے تب بھی اس کو طے نہ کر سکے۔
اگر تو جنت کی چوڑائی اور کشادگی کا پوچھے تو سب سے کم درجہ کا جنتی اپنی مملکت، تخت، محلات اور باغات میں دو ہزار سال کی مسافت تک چلتا رہے۔
اگر تو جنت کے خیموں اور قبوں کا پوچھے تو (ان میں کا ہر ایک خیمہ ایسے خولدار موتی کا بنا ہوا ہے تمام خیموں میں مجموعی طور پر اس کی لمبائی ساٹھ میل ہے۔
اگر تو اس کے بالا خانوں اور کوٹھیوں کا پوچھے تو یہ ایسے بالا خانے ہیں جو ایک دوسرے کے اوپر بنائے گئے ہیں ان کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔
اگر تو ان محلات کی بلندیوں کا سوال کرے تو تو طلوع ہونے والے ستارے کو دیکھ لے یا افق آسمان میں غروب ہونے والے ستارے کو دیکھ لے جو مشکل سے نظر آتا ہے۔
اگر تو اہل جنت کے لباس کا پوچھے تو وہ ریشم اور سونے کا ہو گا۔
اگر تو اس کے بچھونوں کا پوچھے تو ان کا استر موٹے ریشم کا ہے جو بڑے سلیقہ سے بچھایا گیا ہے۔
اگر تو ان کی مسہریوں کا پوچھے تو وہ ایسے تخت ہیں جن پر سونے کے نگینوں سے شاہی مسہریوں کی چھت بنی ہوئی ہے نہ تو ان میں کوئی پھٹن ہے نہ سوراخ۔
اگر تو اہل جنت کی عمر کا پوچھے تو وہ حضرت آدم ابو البشر علیہ السلام کی شکل پر ۳۳ سال کی عمر میں ہوں گے۔
اگر تو جنت والوں کے چہروں کا اور ان کے حسن کا پوچھے تو وہ چاند شکل ہوں گے۔

اگر تو ان کے گیت کا پوچھے تو ان کی بیویاں حور عین خوش الحانی کریں گی اور ان سے زیادہ خوبصورت آواز فرشتوں اور انبیاء کرام علیہم السلام کی ہو گی اور ان سب سے بلند تر رب العالمین کے خطاب کا حسن ہو گا۔

اگر تو جنت والوں کی سواریوں کا پوچھے جن پر وہ سوار ہو کر ایک دوسرے کی ملاقات اور زیارتیں کریں گے تو وہ نہایت شان و شوکت اور اعلیٰ درجہ کی سواریاں ہوں گی جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی منشاء سے جس چیز سے چاہا پیدا کیا ہے یہ جنت والے ان پر سوار ہو کر جہاں چاہیں گے جنتوں کی سیر کریں گے۔

اگر تو ان کے زیور اور لباس کی زیب و زینت کا پوچھے تو کنگن تو سونے اور اعلیٰ درجہ کے موتیوں کے ہوں گے اور سروں پر شاہی تاج ہوں گے۔

اگر تو اہل جنت کے چھوکروں کا پوچھے تو وہ ہمیشہ رہنے والے ایسے لڑکے ہوں گے گویا کہ وہ (غایت حسن و جمال میں) حفاظت سے رکھے ہوئے موتی ہیں۔

اگر تو ان کی دلہنوں اور بیویوں کا پوچھے تو وہ نو خواستہ (نوجوان) عورتیں ہوں گی ہم عمر، جن کے اعضاء میں آب شباب گردش کرتا ہو گا، گلاب اور سیب جیسے رخسار ہوں گے، منظوم موتیوں کی شکل دانتوں میں سما رکھی ہو گی، کمر نرم و نازک ہو گی، جب چہرے کا جلوہ دکھائے تو سورج اس کے مکھڑے کی رعنائیوں میں لہلہاتا ہو، جب مسکرائے تو بجلی اس کے دانتوں سے چمک اٹھے۔ جب تیرا اس کی شیفتگی سے آمنا سامنا ہو تو دو خوبصورت ستاروں کے مقابلہ میں تو جو جی میں آئے کہہ سکتا ہے۔ جب وہ جنتی سے کلام کرے گی تو تو دو محبوبوں کی باہمی گفتگو کے متعلق کیا گمان کرتا ہے؟ جنتی اس جنت کی دلہن کے صحن رخسار میں دیکھے گا جیسے صاف شفاف آئینہ میں کسی چیز کو دیکھا جاتا ہے، گوشت کے اندر سے ہڈی کے اندر کا حصہ بھی نظر آئے گا نہ تو اس کے سامنے اس کی جلد پردہ بنے گی نہ اس کی ہڈی اور نہ ہی اس کی پوشاکیں۔ اگر (جنت کی یہ عورت) زمین پر جھانک لے تو آسمان و زمین کی فضا کو خوشبو سے معطر کر دے اور تمام مخلوقات کی زبانوں کو کلمہ تکبیر اور تسبیح پکارنے پر بے ساختہ مجبور کر دے اور اس کی وجہ سے دنیا کے دونوں کنارے سج جائیں۔ اور اپنے غیر کے دیکھنے سے تمام آنکھوں کو بند کرا دے اور ہاں سورج کی روشنی کو ایسے ماند کر دے جس طرح سے سورج ستاروں کی روشنی کو ماند کر دیتا ہے، اور روئے زمین پر بسنے والے سب اللہ حی و قیوم پر ایمان لے آئیں۔ اس

کے سر کا دوپٹہ دنیا اور اس کی سب چیزوں سے زیادہ قیمتی ہے اور اس سے صحبت تمام خواہشات سے زیادہ تڑپانے والی ہے، جتنا زمانوں پر زمانے بیتتے جائیں گے وہ حسن و جمال میں ترقی کرتی چلی جائے گی۔ طویل زمانہ گذرنے پر بھی اس کی محبت اور ملاپ میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا، وہ حمل، ولادت، حیض و نفاس سے پاک ہو گی، نزلہ، بلغم، پیشاب، پاخانہ اور دیگر گندگیوں سے بھی پاک ہو گی، اس کی جوانی نہ جائے گی، اس کا لباس پرانا نہ ہو گا، نہ اسکے حسن کی رعنائیاں ضعیف پڑیں گی، نہ اس کی صحبت کی چاشنی سے دل بھرے گا۔ اس کی نگاہِ (نازوادا وغیرہ) بس اپنے خاوند کی طرف ہی رہے گی اس لئے وہ کسی غیر کی طمع نہ کرے گی، ایسے ہی جنتی مرد کی نگاہ (اور چاہت) اس حور کی طرف رہے گی اور یہی اس کی انتہائے خواہش ہو گی اگر یہ اس کی طرف نظر کرے تو اس کو خوش کر دے گی۔

اگر حکم کرے تو تسلیم کرے گی۔ اگر اس سے دور جائے تو اس کی حفاظت کرے گی، یہ اس حور کے ساتھ ساتھ رہے گا خواہشات اور پاکدامنی کے ساتھ۔ یہ ایسی ہے جس کو کسی اور انسان اور جن نے ہاتھ تک نہ لگایا ہو گا۔ جب جنتی اس حور کو دیکھے گا اس کا دل سرور و لذتِ دیدار سے اچھل اچھل جائے گا، اور جب وہ جنتی سے بات کرے گی اس کے کانوں کو بکھرے ہوئے اور منظوم موتیوں سے سجا دے گی اور جب اپنا جلوہ دکھائے گی تو محل اور بالا خانہ کو چمکا دے گی۔

اگر تو ان کے سَن کا پوچھے تو ہم عمر سن شباب کی مناسب ترین عمر میں ہوں گی

اگر تو ان کے حسن و جمال کا پوچھے تو کیا تو نے سورج اور چاند دیکھا ہے؟

اگر تو آنکھ کی سیاہی کا پوچھے تو وہ صاف شفاف سفیدی میں خوبصورت سیاہی ہے خوبصورت گہرائی میں، اگر تو ان کے قدوں کا پوچھے تو کیا تو نے خوبصورت ٹہنیاں دیکھی ہیں۔

اگر تو ان کے رنگ روپ کا پوچھے تو گویا کہ وہ یاقوت و مرجان (جیسی) ہیں

اگر تو ان کے حسن تخلیق کا پوچھے تو وہ عورتیں ہیں گوری رنگت والی جن میں خوبیاں اور خوبصورتیاں سب جمع کر دی گئی ہیں، ان کو جمال ظاہری و باطنی سے سنوارا گیا ہے، وہ دلوں کی بہار ہیں آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔

اگر تو اس کے ساتھ عیش و نشاط اور مباشرت کی دلربائی کا اور وہاں کے مزہ کا پوچھے تو وہ

پیار کرنے والی، خاوندوں پر مرنے والی، خاوندوں کے حقوق کو حسن اسلوب سے اسی طرح سے ادا کرنے والی ہیں جس ذوق سے وہ چاہت کریں گے۔
تمہارا اس عورت کے متعلق کیا خیال ہے جب خاوند کے سامنے مسکرائے اور اپنی مسکراہٹ سے جنت جگمگا ڈالے، اگر وہ ایک محل سے دوسرے میں منتقل ہو تو یہ کہے کہ یہ (حسن کا) ایک سورج ہے جو اپنے فلک کے ایک برج میں منتقل ہوا ہے، جب اس سے گفتگو کی جائے گی تو اس گفتگو کے حسن پہ قربان، اگر وہ سینے سے لگائے گی تو اس کے لذت ملاپ اور معانقہ کی کیا انتہاء ہے اگر وہ سریلی آواز سے نغمہ سرائی کرے گی تو آنکھوں اور کانوں کو لبھادے گی، اگر وہ محبت پیار سے میل جول کرے گی اور اپنے سے مستفید کرے گی تو ایسی پیار بھری موانستہ اور استفادہ کو خوش آمدید، اگر وہ بوس و کنار کرے تو اس کے بوسہ سے زیادہ دل پسند کوئی شے نہیں، اگر اس سے صحبت کی جائے گی تو اس سے زیادہ لذت اور نشاط کہیں نہیں ہو گی۔
یہ تو جنت اور اس کی حوروں کا حال رہا، اگر تو یوم مزید کا پوچھے اور پروردگار عالم کی زیارت اور چہرہ کا تو اس کی کوئی صفت اور شان جاہ جمال کی بن نہیں آتی یہ تو صرف مشاہدہ سے ہی تعلق رکھتی ہے۔
اس کا بیان دیدار خداوندی کے بیان میں ملاحظہ فرمائیں۔

جنت کہاں ہے

(۱) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

ولقد رآه نزلة أخرى، عندسدرة المنتهىٰ، عندها جنة المأوى
(سورۃ النجم: ۱۳۔۱۵)

آنحضرت ﷺ نے (وحی لانے والے) فرشتہ کو ایک اور دفعہ بھی (اصل صورت میں) دیکھا سدرۃ المنتہیٰ کے پاس، اس کے پاس جنت الماوی ہے۔

(فائدہ) سدرۃ بیری کے درخت کو کہتے ہیں اور منتہی کے معنی انتہاء کی جگہ چنانچہ حدیثوں میں آیا ہے کہ یہ ایک بیری کا درخت ہے ساتویں آسمان میں، عالم بالا سے جو احکام اور رزق وغیرہ آتے ہیں وہ پہلے سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچتے ہیں پھر وہاں سے فرشتے زمین پر لاتے ہیں۔ اسی طرح سے جو اعمال اوپر جاتے ہیں وہ بھی سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچتے ہیں پھر وہاں سے اوپر اٹھا لئے جاتے ہیں، دنیا میں اس کی مثال ڈاک خانہ جیسی سمجھ لیں کہ خطوط کی آمد ورفت وہاں سے ہوتی ہے، اسی مقام کی عظمت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا عندھا جنۃ الماوی اسی کے پاس ہی جنت الماویٰ ہے "ماوی" کے معنی ہیں رہنے کی جگہ چونکہ جنت نیک بندوں کے رہنے کی جگہ ہے اس لئے اسے جنت الماویٰ فرمایا ہے[۱]

(۲) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

وفی السماء رزقكم وماتوعدون (سورۃ الذاریات: ۲۲)

اور تمہارا رزق اور جو تم سے (جنت کا) وعدہ کیا گیا آسمان میں (اوپر) ہے

مشہور تابعی مفسر حضرت مجاہدؒ وماتوعدون سے جنت مراد لیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ہم نے اس آیت کی تفسیر کے متعلق اہل علم سے یہی پڑھا ہے[۲]

۱۔ بیان القرآن ۱۱ / ۲۷ بتغیر

۲۔ حادی الارواح ۹۶

(حدیث) حضرت عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں میں نے اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے زیادہ شان والے نبی حضرت ابو القاسم ﷺ سے سنا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا
وان الجنة فی السماء[1]

جنت آسمان میں ہے

(فائدہ) عربی میں سماء اوپر کو بھی کہتے ہیں چونکہ قیامت کے بعد آسمان وزمین باقی نہیں رہیں گے جنت والے بلند درجات میں ہوں اور دوزخ والے انتہاء کی پستی میں ہوں گے اس لئے مختلف روایات کو جمع کرنے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ جنت اوپر ہوگی اور دوزخ نیچے ہوگی مگر جنت والے دوزخیوں کو جب چاہیں گے دیکھ سکیں گے۔
(امداد اللہ انور)
(حدیث) حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہوئے سنا
فان الجنة درجة بین کل درجتین منها مثل مابین السماء والارض واعلی درجة منها الفردوس وعلیها یکون العرش[2]
جنت کے سو درجے ہیں ان میں سے ہر دو درجوں کے درمیان آسمان وزمین کے درمیانی فاصلہ جتنا فاصلہ ہے اور ان سب درجات میں سے اعلیٰ درجہ فردوس ہے عرش اس پر ہوگا۔
(فائدہ) جنت کے درجات اوپر کو ہوں گے اس لئے جنت الفردوس والا درجہ سب سے اوپر اور عرش کے نیچے ہوگا، لہذا جب انسان اللہ تعالیٰ سے دعا کرے تو آنحضرت ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے جنت الفردوس کا سوال کرے۔
(فائدہ) ایک حدیث شریف میں ارشاد ہے کہ حافظ قرآن کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ارشاد فرمائیں گے **اقرا وارق فان منزلتك عند آخر آية تقرؤها**۔[3]

---

[1] حادی الارواح ۹۶، صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۱/۱۶۵)، مستدرک حاکم (۴/۵۶۸) وقال حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ واقرہ الذہبی۔
[2] صفۃ الجنۃ لابن کثیر ۳۸ بحوالہ طبرانی
[3] ابو داؤد حدیث نمبر ۱۴۶۴ کتاب الصلوۃ، ترمذی حدیث ۲۹۱۵ ثواب القرآن وقال حسن صحیح، ابن ماجہ حدیث ۳۷۸۰ فی الادب

قرآن پاک کی تلاوت کرتے جاؤاور اوپر چڑھتے جاؤ تمہاری وہی منزل ہو گی جہاں تم آخری آیت تلاوت کرو گے۔

(فائدہ) حفاظ قرآن کیلئے عظیم خوشخبری ہے کہ حفظ قرآن کی برکت سے ان کو حکم ہو گا کہ جنت میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام حاصل کرنے کیلئے تلاوت قرآن کرتے چلے جاؤ جہاں تک تم اپنے حفظ سے پڑھ سکو وہی تمہارا آخری مقام ہو گا، اس لئے قارئین کرام سے گذارش ہے کہ جو حضرات حافظ نہیں ہیں وہ قرآن پاک کو حفظ کر کے جنت کے آخری مقامات حاصل کریں اور جو حفظ کر چکے ہیں وہ اس کو خوب یاد رکھیں تاکہ وہ اس مضبوط حفظ کے ذریعہ سے جنت کا اعلیٰ مقام حاصل کر سکیں۔ ہم نے حفظ و حفاظ قرآن کی عظمت اور شان کے متعلق ایک جامع اور شاندار کتاب تیار کی ہے اگر قارئین حضرات اس کا مطالعہ کریں تو امید ہے کہ ان کو حفظ قرآن کی فضیلت حاصل ہو گی بلکہ اپنے گھر میں اور اعزہ کو بھی حفظ کی دولت نصیب ہو گی۔ ان شاء اللہ۔ (امداد اللہ)

جنت پیدا ہو چکی ہے

ارشاد خداوندی ہے

وسارعوا الی مغفرة من ربکم وجنة عرضها السموات والارض اعدت للمتقین (آل عمران : ۱۳۳)

(ترجمہ) اور مغفرت کی طرف دوڑو جو تمہارے پروردگار کی طرف سے نصیب ہو اور (دوڑو) جنت کی طرف (یعنی ایسے نیک کام کرو جس سے پروردگار تمہاری مغفرت کر دیں اور تم کو جنت عنایت ہو اور وہ جنت ایسی ہے، جس کی وسعت ایسی (تو) ہے (ہی) جیسے سب آسمان اور (اور زیادہ کی نفی نہیں چنانچہ واقع میں زائد ہونا بھی ثابت ہے اور) اور وہ تیار کی جاچکی ہے خدا سے ڈرنے والوں کیلئے

(فائدہ) اس آیت کے اخیر میں خط کشیدہ عبارت میں واضح طور پر موجود ہے کہ جنت تیار کی جاچکی ہے اور سورہ نجم آیت ۱۳ تا ۱۵ کی رو سے تمام علمائے اہل سنت کا متفقہ عقیدہ ہے کہ جنت بنائی جاچکی ہے[1]

اس مضمون کی مکمل تفصیلات دیگر مضامین کی احادیث میں موجود ہیں مکمل کتاب ملاحظہ کرنے سے اس کی معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔

امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں جنت اور دوزخ اب بھی موجود ہیں جنت نیکوں کیلئے تیار کی گئی ہے اور دوزخ کافروں کیلئے جیسا کہ قرآن کریم نے اس کی وضاحت فرمائی ہے اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث متواتر طور پر وارد ہوئی ہیں، یہی عقیدہ اہل السنّت والجماعت کا ہے جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ جنت اور دوزخ قیامت کے دن پیدا ہوں گی ان کو احادیث صحیحہ سے واقفیت نہیں (نہایہ ابن کثیر)

حضور ﷺ نے معراج میں جنت کو دیکھا ہے

(حدیث) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

بینما انا اسیر فی الجنة اذا انا بنهر حافتاه قباب اللؤلؤ المجوف . فقلت

---

[1] حادی الارواح ص ۳۵۔۳۶۔۴۰

ماهذا؟ قال: الکوثر الذی اعطاك ربك[1]

(ترجمہ) میں جنت میں چل رہا تھا کہ اچانک ایک نہر پر پہنچا جس کے دونوں کنارے خولدار موتی کے قبے تھے میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ (حضرت جبریل نے) فرمایا یہ وہ کوثر (نہر) ہے جو آپ کو آپ کے پروردگار نے عطاء فرمائی ہے۔

(فائدہ) اس مسئلہ میں کم وبیش سینکڑوں دلائل احادیث شریف میں وارد ہیں ہم نے بطور خلاصہ صرف ایک آیت اور ایک حدیث کے ذکر پر اکتفاء کیا ہے اہل طلب نہایہ ابن کثیر جلد دوم، البعث والنشور امام بیہقی اور حادی الارواح ابن قیم کی طرف رجوع فرمائیں نیز وجود جنت پر متفرق دلائل کتاب ہذا میں بہت جگہ ذکر کئے گئے ہیں ان کو بھی دیکھا جاسکتا ہے۔

---

[1] صفۃ الجنۃ ابن کثیر ۱۸۹ (نہایہ فی الفتن والملاحم) بحوالہ صحیح البخاری ۱۱/ ۴۶۴ فی الرقاق باب فی الحوض، البعث والنشور (حدیث ۱۲۶، ۲۰۴) ترمذی (حدیث ۳۳۶۰) وقال حسن صحیح، فتح الباری (۱۱/ ۴۶۴)، اتحاف السادہ (۱۰/ ۴۹۸)، مجمع الزوائد (۹/ ۷۴)، تفسیر ابن کثیر (۸/ ۵۲۰)

اب تو مجھے صرف جنت چاہیئے

عجیب حکایت

محمد بن سماک فرماتے ہیں کہ بنی امیہ میں موسی بن محمد بن سلیمان ہاشمی سب سے زیادہ عیاش اور بے فکر تھا۔ رات دن کھانے پینے پہننے اور خوبصورت لونڈیوں کے ساتھ مشغول ہونے اور آرام طلبی اور تن پروری کے سوا کوئی کام دین ودنیا کا نہیں کرتا تھا اور حسن صورت بھی اللہ تعالیٰ نے اسے اس درجہ عطا فرمایا تھا کہ دیکھنے والا بے اختیار سبحان اللہ بول اٹھتا تھا۔ چہرہ ایسا روشن تھا جیسے چودھویں رات کا چاند غرض اللہ تعالیٰ نے اس کو ہر طرح کی نعمت دنیاوی مرحمت فرمائی سال بھر میں تین لاکھ تین ہزار دینار (تقریباً ۱۸۱۸۰۰۰۰۰۔ ایک ارب اکیاسی کروڑ اسی لاکھ روپے) کی آمدنی تھی ان سب کو اپنے عیش وعشرت میں اڑا دیتا تھا۔ اس نے ایک بہت بلند بالا خانہ اپنے رہنے کے لئے بنا رکھا تھا اور اس کے دونوں طرف دریچے تھے ایک طرف کے دریچے تو شارع عام کی طرف کھلتے تھے جس سے شام کو بیٹھ کر آنے جانے والوں کی سیر کرتا تھا اور دوسری طرف کے دریچے چمنستان میں تھے اس طرف بیٹھ کر چمنستان سے دل بہلاتا تھا اور اس بالا خانہ کے اندر ایک ہاتھی دانت کا قبہ چاندی کی میخوں سے جڑا ہوا اور سونے سے ملمع کیا ہوا تھا اور اس میں ایک نہایت قیمتی تخت تھا اس پر وہ جلوہ افروز ہوتا اور بدن پر نہایت بیش بہا کپڑا اور سر پر موتیوں کا جڑاؤ عمامہ ہوتا اور ادھر ادھر بھائی برادر اور یاران جلسہ کا جمگھٹا اور پیچھے غلام وخادم کھڑے رہتے اور قبہ سے باہر گانے والی عورتیں رہتیں۔ قبہ میں اور ان عورتوں میں ایک پردہ حائل تھا، جب چاہتا انہیں دیکھتا اور جب راگ کو دل چاہتا تو پردہ ہلا دیتا وہ گانا شروع کر دیتیں اور جب بند کرنا چاہتا تو پردہ کی طرف اشارہ کر دیتا وہ چپ ہو جاتیں تھیں۔ غرض اسی شغل میں اس کی رات گزرتی۔ رات کو یاران جلسہ اپنے اپنے گھر چلے جاتے تھے اور وہ جس کے ساتھ چاہتا تھا خلوت کرتا تھا اور صبح کو شطرنج اور نرد کھیلنے والوں کا اکھاڑہ جمتا کوئی اس کے سامنے بیماری یا موت یا کسی ایسی شے کا جس سے غم پیدا ہو ذکر نہ کرنے پاتا، حکایات اور عجیب وغریب باتیں جن سے ہنسی دل لگی ہو اس کے سامنے ہوتیں اور ہر روز نئی نئی پوشاکیں اور قسم

قسم کی خوشبوئیں استعمال کرتا اسی حال میں اسے ستائیس برس گذر گئے۔
ایک رات کا قصہ ہے کہ وہ اپنے معمول کے موافق لہو و لعب میں مشغول تھا اور کچھ حصہ رات کا گذرا تھا کہ ایک نہایت دردناک آواز اپنے مطربوں کی آواز جیسی سنی اور اس کے سننے سے اس کے دل پر ایک چوٹ سی پڑی اور اپنے اس لہو و لعب کو چھوڑ کر اسکی طرف مشغول ہو گیا اور مطربوں کو حکم دیا کہ گانا بند کر دو اور قبہ کی کھڑکی سے وہ آواز سننے کے لئے منہ نکالا۔ کبھی تو وہ آواز کان میں آجاتی اور کبھی نہ آتی اپنے غلاموں کو آواز دی کہ اس آواز دینے والے کو یہاں لے آؤ اور خود شراب کے نشے میں چور تھا۔ غلام اس کی تلاش کے لئے نکلے رفتہ رفتہ اس تک پہنچے دیکھا کہ ایک جوان ہے نہایت لاغر ہے اس کی گردن بالکل سوکھ گئی ہے اور رنگ زرد اور لب خشک، پریشان بال، پیٹ اور پیٹھ دونوں ایک اور دو پھٹی پرانی چادریں اوڑھے ہوئے ننگے پاؤں مسجد میں کھڑا اپنے پاک پروردگار کے سامنے مناجات کر رہا ہے انہوں نے اسے مسجد سے نکالا اور لے گئے اور کچھ بات چیت اس سے نہ کی اسے لے جا کر سامنے کھڑا کر دیا اس نے دیکھ کر پوچھا یہ کون ہے؟ سب نے عرض کیا حضور یہ وہی آواز والا ہے جس کی آواز آپ نے سنی، پوچھا یہ کہاں تھا کہا کہ مسجد میں کھڑا ہوا نماز میں قرآن پڑھتا تھا، اس سے پوچھا تم کیا پڑھ رہے تھے کہا میں کلام اللہ پڑھ رہا تھا کہا ذرا ہم کو بھی سناؤ اس نے اعوذ اور بسم اللہ پڑھ کر

﴿ان الابرار لفی نعیم﴾ ﴿ علی الارائك ینظرون﴾ ﴿تعرف فی وجوههم نضرة النعیم﴾ ﴿یسقون من رحیق مختوم﴾ ﴿ختامه مسك و فی ذلك فلیتنافس المتنافسون﴾ ﴿ومزاجه من تسنیم﴾ ﴿عینا یشرب بها المقربون﴾

(یعنی بیشک نیک بندے آرام میں ہوں گے تختوں پر بیٹھے (سیر) دیکھ رہے ہوں گے، تو پہچانے گا ان کے چہروں پر تازگی نعمت کی۔ ان کو پلائی جائے گی خالص شراب سر بمہر، اس کی مہر (بجائے موم کے) مشک کی ہو گی، اور اس شراب میں رغبت کرنے والوں کو چاہئے کہ رغبت کریں اور اس میں تسنیم ملی ہوئی ہو گی، وہ ایک چشمہ ہے جس سے مقرب بندے پئیں گے)

یہ آیت پڑھ کر اور ترجمہ سنا کر اس سے کہا اے دھوکہ میں پڑے ہوئے وہاں کی نعمتوں کا کیا بیان ہے وہ کہاں اور تیرا یہ قبہ اور مجلس کہاں، چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ وہاں تخت ہیں ان پر بچھونے اونچے اونچے ہوں گے، اور ان کے استر استبرق کے ہوں گے،

اور سبز قالینوں اور قیمتی بچھونوں پر تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے ہوں گے، اور وہاں دو نہریں بہتی ہیں، اس میں ہر میوہ کی دو قسم ہیں، نہ وہاں کے میوے کبھی ختم ہوں گے نہ ان سے کوئی جنتی کو روکنے والا ہوگا، بہشت بریں کے پسندیدہ عیش میں رہیں گے، اور وہاں کوئی بیہودہ کلام نہ سنیں گے، اور اس میں اونچے اونچے تخت ہیں، اور آبخورے رکھے ہوئے ہیں، اور تکیے ایک قطار میں رکھے ہوئے ہیں، اور مخملی نہالچے بکھرے پڑے ہوں گے، ہمیشہ سایہ اور چشموں میں رہیں گے، اور جنت کے پھل دائمی ہیں، یہ سب تو متقیوں کے لئے ہے۔

اب کافروں کی سنئے! ان کے لئے آگ ہے اور آگ بھی ایسی کہ جس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گئے، اور عذاب کبھی ہلکا نہ کیا جائے گا، اسی میں ناامید پڑے رہیں گے، اور جب انہیں منہ کے بل گھسیٹیں گے تو ان سے کہا جائے گا یہ عذاب چکھو غرض کہ ان پر طرح طرح کا عذاب ہوگا۔

جب اس ہاشمی نے یہ سنا تو بے اختیار اٹھا اور اس جوان سے لپٹ کر چلا چلا کر رونے لگا اور اپنے سب لوگوں سے کہا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ اور خود اس جوان کو لے کر گھر کے صحن میں آکر ایک بورئے پر بیٹھ گیا اور اپنی جوانی کے رائیگاں جانے پر افسوس اور حسرت اور نفس کو ملامت کرتا رہا اور وہ جوان نصیحت کرتا رہا۔ صبح تک دونوں اسی میں مشغول رہے۔ ہاشمی نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا کہ کبھی حق تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کروں گا اور اپنی توبہ کو اس نے سب کے سامنے ظاہر کر دیا اور مسجد میں بیٹھ رہا۔ ہر وقت عبادت الٰہی میں رہنے لگا، اور تمام سونا چاندی کپڑے بیچ کر صدقہ کر ڈالے، اور تمام نوکر چاکر الگ کر دئے، اور غصب کی تمام جائیدادیں ان کے مالکوں کو واپس کر دیں اور کل جائیداد، لونڈی غلام بیچ ڈالے، اور جس کو آزاد کرنا چاہا آزاد کر دیا اور موٹے کپڑے پہن لئے اور جو کی روٹی کھانے لگا، پھر تو یہ حالت ہو گئی کہ ساری ساری رات بیداری میں گذرتا دن کو روزہ رکھتا اور بڑے بڑے صلحاء اس کی زیارت کو آتے اور اس سے کہتے بھائی اپنے نفس کو اتنی سختی میں نہ رکھ کچھ آرام بھی دے اللہ تعالیٰ کریم ورحیم تھوڑے سے کام کی بھی قدردانی فرماتا ہے، وہ جواب دیتا بھائیو! میں نے بڑے بڑے گناہ کئے ہیں رات دن اللہ کی نافرمانی میں رہا ہوں اور یہ کہہ کر خوب روتا۔

آخر کار پیادہ ننگے پاؤں اور بدن پر ایک بہت موٹا کپڑا پہنے ہوئے حج کے لئے گیا اور

سوائے ایک پیالہ اور توشہ دان کے کوئی چیز ساتھ نہ لی اسی حالت میں چلتے چلتے مکہ کو پہنچا اور حج کیا اور وہیں اقامت کی اور مر گیا، مکہ میں رہنے کے زمانہ میں یہ حالت تھی کہ رات کو حجر اسود کے پاس جاکر روتا اور گڑگڑاتا اور اپنے نفس پر گذشتہ افعال یاد کر کے نوحہ وزاری کرتا اور کہتا کہ اے میرے پروردگار اے میرے مولا! میری سینکڑوں خلوتیں غفلت میں گذر گئیں اور کتنے ہی برس گناہوں میں ضائع ہوئے اے میرے مولا میری نیکیاں تو سب جاتی رہیں اور حسرت وندامت باقی رہ گئی۔ اب جس دن آپ سے ملوں گا اور میرے نامہ اعمال کھولے جائیں گے اور دفتر کے دفتر گناہوں اور رسوائیوں کے ظاہر ہوں گے اس روز کیا ہوگا اور کس طرح منہ دکھاؤں گا۔ اے میرے مولا! اب میں تیرے سوا کہ سے التجا کروں اور کس کی طرف دوڑوں، کس پر بھروسہ کروں۔ میرے مولا! میں اس لائق تو ہوں نہیں کہ جنت کا سوال کروں میں تو آپ کے دریائے رحمت ناپیدا کنار اور آپ کے ابر فضل وعطا سے یہ سوال کرتا ہوں کہ میرے خطاؤں کو بخش دیجئے آپ ہی مغفرت والے ہیں۔ [1]

مال کے بدلہ میں جنت کے محل کی خریداری

جعفر بن سلیمانؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میرا اور مالک بن دینارؒ کا بصرہ میں گذر ہوا پھرتے پھرتے ایک عالی شان محل پر پہنچے اندر گئے تو دیکھا کہ اس پر مستری اور مزدور لگے ہوئے ہیں اور ایک طرف ایک نہایت خوبصورت نوجوان ہم نے کبھی ایسا حسین شخص نہ دیکھا تھا اس محل کی تعمیر کا انتظام کر رہا ہے اور معماروں اور مزدوروں سے کہہ رہا ہے کہ فلاں فلاں کام اس طرح کرو۔ یہ دیکھ کر مجھ سے مالک بن دینارؒ نے کہا دیکھتے ہو یہ جوان کیسا حسین ہے اور اس مکان کے بنانے پر کس قدر حریص ہے مجھے تو اس کی حالت پر رحم آتا ہے اور جی یہ چاہتا ہے کہ اس کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعا کروں کہ اس کو مخلص وبرگزیدہ بنادے۔ کیا عجب ہے کہ یہ نوجوان جنت کے جوانوں میں سے ہو جائے ہم اس گفتگو سے فارغ ہو کر اس جوان کے پاس گئے اور سلام کیا اس نے سلام کا جواب دیا مگر مالکؒ کو اس نے نہ پہچانا کچھ دیر بعد جب اس نے پہچانا تو تعظیم کے لئے کھڑا ہو گیا اور بہت آؤبھگت کی اور عرض کیا حضرت کیسے تکلیف فرمائی۔ مالکؒ نے فرمایا میں تم سے

---

[1] روض الریاحین من حکایات الصالحین امام یافعی یمنی

یہ پوچھتا ہوں کہ اس محل میں تمہارا کس قدر مال صرف کرنے کا ارادہ ہے۔ کہا ایک لاکھ درہم، مالکؒ نے کہا کہ یہ سب مال تم مجھے نہیں دے سکتے کہ میں اسے موقع پر خرچ کر دوں اور تمہارے لئے اس سے عمدہ محل کا ذمہ دار ہو جاؤں اور صرف محل ہی نہیں بلکہ اس کے ساتھ اس کا سامان، لونڈی، غلام، خادم سرخ یاقوت کے قبے خیمے سب ہوں گے اور محل کی مٹی زعفران اور مشک کی ہوگی اور تیرے اس محل سے پائیدار اور بہت وسیع ہوگا۔ ابدالاباد تک قائم رہے گا اور اس کو کسی معمار کا ہاتھ نہ لگا ہوگا صرف اللہ تعالیٰ کے کن (ہو) فرمانے سے بنا ہوگا۔ اس جوان نے کہا آپ مجھے آج رات کی مہلت دیجئے اور کل صبح پھر تشریف لائیے۔ مالکؒ نے فرمایا بہت بہتر۔ جعفرؒ فرماتے ہیں کہ مالک بن دینار کو تمام رات اس جوان کا خیال رہا جب صبح ہونے کے قریب ہوئی تو اللہ تعالیٰ سے اس کے لئے خوب دعا فرمائی اور صبح ہی ہم دونوں پھر اس کے پاس پہنچے دیکھا کہ جوان محل کے دروازہ پر بیٹھا ہے۔ جب اس نے مالکؒ کو دیکھا بہت خوش ہوا اور کہا کل کا وعدہ بھی یاد ہے مالکؒ نے فرمایا ہاں یاد ہے کیا تم ایسا کرو گے؟ کہا ہاں ضرور یہ کہکر اس نے مال کے توڑے منگائے اور ان کے سامنے رکھ دئے اور دوات قلم اور کاغذ منگایا مالکؒ نے اس کاغذ پر اس مضمون کا اقرار نامہ لکھ دیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ تحریر اس غرض سے ہے کہ مالک بن دینار فلاں بن فلاں کے لئے اللہ تعالیٰ سے ایک ایسا ایسا محل بمعاوضہ اس کے اس محل کے دلانے کا ضامن ہو گیا ہے اور اگر اس محل میں اس سے زیادتی ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور بمعاوضہ اس مال کے میں نے اس کے لئے ایک اور محل جنت میں اس کے محل سے زیادہ وسیع خرید کر لیا ہے اور وہ محل اللہ تعالیٰ کے سائے اور قرب میں ہوگا۔ فقط

یہ لکھ کر اس جوان کے حوالہ کیا اور وہ سب مال لے آئے اور دن بھر میں سب کا سب تقسیم کر دیا۔ شام کو مالک کے پاس رات کے گزارے کے سوا کچھ نہ تھا اس واقعہ کو چالیس دن نہ گذرے تھے کہ ایک روز مالک صبح کی نماز سے فارغ ہو کر تشریف لے جا رہے تھے کہ یکایک محراب پر جو نظر پڑی دیکھا تو وہی کاغذ جو انہوں نے جوان کو لکھ کر دیا تھا رکھا ہوا ہے کھول کر دیکھا تو اس کی پشت پر بغیر سیاہی کے یہ لکھا ہوا ہے کہ

"یہ اللہ عزیز حکیم کی طرف سے مالک بن دینار کے لئے برات اور فارغ خطی ہے جس محل کی تم نے ہمارے اوپر ضمانت کی تھی وہ ہم نے اس جوان کو دے دیا۔ ستر حصے اور

زیادہ دیا"۔ مالک یہ دیکھ کر حیران رہ گئے اور اسے لے کر اس جوان کے گھر گئے دیکھا تو اس کا دروازہ سیاہ ہے اور گھر سے رونے کی آواز آرہی ہے۔ ہم نے جوان کا حال پوچھا تو معلوم ہوا کہ وہ کل مر گیا ہے۔ پھر ہم نے غسل دینے والے کو بلا کر پوچھا کہ کیا تم نے اس جوان کو غسل دیا ہے ؟اس نے کہا ہاں میں نے ہی دیا ہے، مالک نے پوچھا اچھا بیان کرو اس کی موت کس طرح ہوئی کہا اس نے مرنے سے پہلے مجھ سے یہ کہا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھ کو تم غسل و کفن دینا اور ایک پرچہ دیا اور یہ کہا کہ اس پرچہ کو کفن میں رکھ دینا۔ میں نے اس پرچہ کو کفن میں رکھ دیا اور اسے دفن کر دیا۔ مالک نے وہ پرچہ جو محراب سے ملا تھا نکال کر دکھایا وہ دیکھ کر فوراً بول اٹھا کہ خدا کی قسم وہ یہی پرچہ تھا جو میں نے کفن کے اندر رکھ دیا تھا۔ اس کے بعد ایک جوان کھڑا ہوا اور مالک سے کہا میں آپ کو دو لاکھ درہم دیتا ہوں آپ میرے لئے بھی ایسے محل کے کفیل ہو جایئے فرمایا ہو گیا جو ہونا تھا وہ بات گئی اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے اس کے بعد مالک بن دینارؒ جب کبھی اس جوان کو یاد کرتے تھے روتے تھے اور اس کے لئے دعا فرماتے تھے۔ا؎

زندگی میں جنت کے گھر کی اطلاع

ایک شخص کہتے ہیں کہ ایک بزرگ نے مجھ سے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک شخص مجھ سے کہہ رہا ہے کہ ہم تیرا گھر بنا چکے ہیں اگر تو اسے دیکھے گا تو تیری آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی اور ایک ہفتے کے اندر اندر اسے صاف کرنے اور دھونی دینے کا میں نے حکم دے دیا ہے اور اس مکان کا نام دار السرور ہے تو خوش ہو جا۔ راوی کہتا ہے کہ جب ساتواں روز آیا اور وہ جمعہ کا روز تھا۔ وہ شخص سویرے سویرے اٹھ کر وضو کے لئے نہر پر گیا نہر میں اترنا چاہتا تھا کہ پاؤں پھسلا اور نہر میں ڈوب گیا۔ نماز کے بعد ہم نے اسے نکال کر دفنایا۔ تین دن کے بعد میں نے اسے خواب میں دیکھا کہ سبز ریشم کا لباس پہنے ہوئے تھا۔ میں نے اس سے حال دریافت کیا۔ تو کہنے لگا کہ حق تعالیٰ نے مجھے دار السرور میں اتارا جو میرے لئے تیار فرمایا تھا۔ میں نے پوچھا وہ کیسا مکان ہے اس کی کچھ تعریف تو کرو۔ کہا افسوس اس کی کوئی تعریف کر ہی نہیں سکتا کاش میرے اہل و عیال کو بھی معلوم ہو تا کہ ان کے لئے بھی میرے قریب مکان بنائے گئے ہیں

ا۔ روض الریاحین

جس میں ہر خواہش کی چیز موجود ہے میرے بھائیوں کے لئے بھی ہے اور تو بھی انہیں لوگوں میں ہے۔ ریحانہؒ کے اشعار ہیں۔

الھی لا تعذبنی فانی   اوامل ان افوز بخیر دار
وانت مجاور الابرار فیھا   فیاطو بی لھم فی ذی الجوار

(ترجمہ) الٰہی تو مجھے عذاب نہ کر کیونکہ میں جنت میں پہنچنے کی امیدوار ہوں۔ تو جس جنت میں نیکوں کا ہمسایہ ہے جن کو ایسا ہمسایہ ملے وہ بڑے ہی خوش نصیب ہیں۔ ا؎

جنت کی اطلاع ہو تو شوق سے جان نکل جائے

نقل ہے کہ حضرت یحییٰ ابن زکریا علیہ السلام نے ایک شب شکم سیر ہو کر جو کی روٹی کھائی اور اپنے ورد و ظائف کئے بغیر سو گئے حق تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی کہ اے یحییٰ کیا تم نے میرے دربار سے اچھا کوئی اور دربار پالیا ہے اور میری ہمسائیگی سے کوئی اچھا اور ہمسایہ پالیا ہے؟ قسم ہے میری عزت و جلال کی اگر تمہیں جنت الفردوس کی ذرا بھی اطلاع ہو جائے تو تمہارا جسم پگھل جائے اور روح جنت الفردوس کے اشتیاق میں نکل جائے اور اگر جہنم کی کچھ خبر ہو جائے تو تمہاری آنکھوں سے آنسو کے ہمراہ پیپ نکلے۔ اور بجائے ٹاٹ کے لوہا پہننے لگو۔ بعض لوگوں کے شعر ہیں۔ شعر؎

اقتنع بالقلیل یحیی غنیا   ان من یطلب الکثیر فقیر
ان خبز الشعیر بالماء والملح   لمن یطلب النجاۃ کثیر

(ترجمہ) تھوڑے پر قناعت کر امیرانہ زندگی بسر ہو گی۔ کیونکہ کثیر کا طالب ہر وقت محتاج اور فقیر رہتا ہے۔
نمک کے پانی کے ساتھ جو کی روٹی طالب نجات کے لئے بہت ہے۔ ۲؎

ایک ملک ایسا بھی ہے جو ویران نہ ہو اور نہ اس کا مالک مرے

گزشتہ زمانہ میں ایک بادشاہ نے ایک شہر بسایا اور نہایت خوبصورت بنوایا اور اسکی زیبائش اور زینت میں بہت سامال خرچ کیا پھر اس نے کھانا پکوا کر لوگوں کی دعوت کی اور کچھ

ا؎ روض الریاحین

۲؎ روض الریاحین

آدمی دروازے پر بٹھلائے کہ جو نکلے اس سے یہ پوچھا جائے کہ اس مکان میں کوئی عیب تو نہیں ہے چنانچہ سب نے یہی جواب دیا کہ کوئی عیب نہیں ہے۔ اخیر میں کچھ لوگ کمبل پوش آئے ان سے بھی سوال کیا گیا کہ تم نے اس میں کوئی عیب دیکھا؟ کہا دو عیب ہیں۔ پاسبانوں نے انہیں روک لیا اور بادشاہ کو اطلاع کی۔ بادشاہ نے کہا کہ میں ایک عیب پر بھی راضی نہیں ہوں انہیں حاضر کرو، پاسبانوں نے ان کمبل پوشوں کو بادشاہ کے سامنے حاضر کیا۔ بادشاہ نے دریافت کیا کہ وہ دو عیب کیا ہیں؟ کہنے لگے کہ "یہ مکان اجڑ جائے گا اور اس کا مالک مر جائے گا" بادشاہ نے سوال کیا کہ کیا ایسا بھی کوئی مکان ہے کہ کبھی ویران نہ ہو نہ اس کا مالک مرے؟ انہوں نے کہا ہاں ہے اور جنت اور اسکی نعمتوں کا ذکر اور شوق دلایا اور دوزخ اور اس کے عذاب سے ڈرایا۔ اور حق تعالیٰ کی عبادت کی رغبت دلائی۔ اس نے ان کی دعوت قبول کی اور اپنا ملک چھوڑ کر بھاگ گیا اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کی۔ رحمتہ اللہ علیہ۔ [1]

ایک حور اور اسکی حسین کنیزیں

شیخ عبدالواحد بن زیدؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے جہاد کی تیاری کی میں نے اپنے ساتھ والے رفیقوں سے کہا کہ جہاد کے فضائل میں ہر ایک شخص دو دو آیتیں پڑھنے کے لئے تیار ہو جائے، تو ایک شخص نے یہ آیت پڑھی

ان اللہ اشتری من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنہ

یعنی بے شک اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ان کی جان اور مال اس قیمت پر خریدی کہ ان کے لئے جنت ہے)

یہ آیت سن کر ایک لڑکا جو چودہ پندرہ برس کی عمر کا تھا اور اس کا باپ بہت سا مال چھوڑ کر مر گیا تھا کھڑا ہوا اور کہا اے عبدالواحد! کیا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی جان و مال جنت کے بدلے خرید لی؟ شیخ نے فرمایا ہاں! بیشک اس نے خریدی، اس نے کہا تو میں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اپنا مال اور جان جنت کے بدلے میں بیچ دی۔ میں نے کہا دیکھ خوب سوچ سمجھ لے تلوار کی دھار بڑی تیز ہوتی ہے اور تو بچہ ہے مجھے خوف ہے کہ شاید تجھ سے نہ ہو سکے اور عاجز ہو جائے۔ اس نے جواب میں کہا یا شیخ میں اللہ سے معاملہ

---

[1] ...بہشت ...حسین

کروں اور پھر عاجز ہو جاؤں اس کے کیا معنی، میں خدا تعالیٰ کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں نے اپنا سب مال اور جان فروخت کر دی۔ شیخ نے کہا میں اتنی بات کہہ کر بہت ہی پشیمان اور نادم ہوا اور اپنے جی میں کہا کہ دیکھو اس بچہ کی کیسی عقل ہے اور ہم کو باوجود بڑے ہونے کے عقل نہیں۔ مختصر یہ کہ اس لڑکے نے اپنے گھوڑے اور ہتھیار اور کچھ ضروری خرچ کے سوا کل مال صدقہ کر دیا۔ جب چلنے کا دن ہوا تو وہ سب سے پہلے ہمارے پاس آیا اور کہا یا شیخ السلام علیکم۔ شیخ کہتے ہیں میں نے سلام کا جواب دے کر کہا خوش رہو! تمہاری بیع نفع مند ہوئی پھر ہم جہاد کے لئے چلے، اس لڑکے کی یہ حالت تھی کہ راستہ میں دن کو روزہ رکھتا اور رات بھر نماز میں کھڑا رہتا اور ہماری اور ہمارے جانوروں کی خدمت کرتا جب ہم سوتے تھے تو ہمارے جانوروں کی حفاظت کرتا تھا۔ جب ہم روم کے شہر کے قریب پہنچے تو ہم نے دیکھا کہ وہ جوان چلا چلا کر کہہ رہا ہے کہ اے عینا مرضیہ تو کہاں ہے؟ میرے رفیقوں نے کہا شاید یہ مجنون ہو گیا میں نے اسے بلا کر پوچھا کہ بھائی کسے پکار رہے ہو اور عینا مرضیہ کون ہے تو اس نے ساری کیفیت بیان کی کہ میں کچھ غنودگی کی سی حالت میں تھا کہ میرے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ عینا مرضیہ کے پاس چلو میں اس کے ساتھ ہو لیا وہ مجھے باغ میں لے گیا کیا دیکھتا ہوں کہ نہر جاری ہے پانی نہایت صاف و شفاف ہے۔ نہر کے کنارے نہایت حسین حسین لڑکیاں ہیں کہ گراں بہا زیور و لباس سے آراستہ و پیراستہ ہیں جب انہوں نے مجھے دیکھا تو خوش ہوئیں اور آپس میں کہنے لگیں کہ یہ عینا مرضیہ کا خاوند ہے میں نے انہیں سلام کر کے پوچھا تم میں عینا مرضیہ کون سی ہے انہوں نے کہا ہم تو اس کی لونڈیاں باندیاں ہیں وہ تو آگے ہے میں آگے گیا تو ایک نہایت عمدہ باغ میں لذیذ و ذائقہ دار دودھ کی نہر بہتی دیکھی اور اس کے کنارے پر پہلی عورتوں سے زیادہ حسین عورتیں دیکھیں انہیں دیکھ کر تو میں مفتون ہو گیا وہ مجھے دیکھ کر بہت خوش ہوئیں اور کہا یہ عینا مرضیہ کا خاوند ہے میں نے پوچھا وہ کہاں ہے؟ کہا وہ آگے ہے ہم تو اس کی خدمت کرنے والی ہیں تم آگے جاؤ، میں آگے گیا دیکھا تو ایک نہر خالص مزے دار شراب کی جاری ہے اور اس کے کنارے ایسی حسین و جمیل عورتیں بیٹھی ہیں کہ انہوں نے پہلی سب عورتوں کو بھلا دیا۔ میں نے سلام کر کے ان سے پوچھا کہ عینا مرضیہ کیا تم میں ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ نہیں ہم سب تو اس کی کنیزیں ہیں وہ آگے ہے تم آگے

جاؤ۔ میں آگے گیا تو ایک چوتھی نہر خالص شہد کی بہتی دیکھی اور اس کے کنارے کی عورتوں نے پچھلی سب عورتوں کو بھلا دیا میں نے ان سے بھی سلام کر کے پوچھا کہ عینا مرضیہ کیا تم میں ہے؟ انہوں نے کہا اے ولی اللہ! ہم تو اس کی لونڈیاں باندیاں ہیں تم آگے جاؤ۔ میں آگے چلا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سفید موتی کا خیمہ ہے اور اسکے دروازے پر ایک حسین لڑکی کھڑی ہے اور وہ ایسے عمدہ عمدہ زیور و لباس سے آراستہ ہے کہ میں نے آج تک کبھی نہیں دیکھا جب اس نے مجھے دیکھا تو خوش ہوئی اور خیمہ میں پکار کر کہا اے عینا مرضیہ تمہارا خاوند آ گیا۔ میں خیمہ کے اندر گیا تو دیکھا ایک جڑاؤ سونے کا تخت بچھا ہوا ہے اس پر عینا مرضیہ جلوہ افروز ہے میں اسے دیکھتے ہی فریفتہ ہو گیا اس نے دیکھتے ہی کہا مرحبا مرحبا اے ولی اللہ اب تمہارے یہاں آنے کا وقت قریب آ گیا ہے۔ میں دوڑا اور چاہا کہ گلے سے لگا لوں۔ اس نے کہا ٹھہرو ابھی وقت نہیں آیا اور ابھی تمہاری روح میں دنیاوی حیات باقی ہے۔ آج رات انشاء اللہ تم یہیں روزہ افطار کرو گے۔ میں یہ خواب دیکھ کر جاگ اٹھا اور اب میری یہ حالت ہے کہ صبر نہیں ہوتا۔ شیخ عبدالواحد فرماتے ہیں کہ ابھی یہ باتیں ختم نہ ہوئی تھیں کہ دشمن کا ایک گروہ آیا اور اس لڑکے نے سبقت کر کے ان پر حملہ کیا اور نو کافروں کو مار کر شہید ہوا تو میں اس کے پاس آیا اور دیکھا کہ وہ خون میں لت پت ہے اور کھلکھلا کر خوب ہنس رہا ہے تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ اس کا طائر روح قفس عنصری سے پرواز کر گیا۔ [1]

---

[1] روض الریاحین

جنت کی نعمتوں کی تکمیل کے اسباب

جنتیوں میں سے سب سے زیادہ نعمتوں میں وہ حضرات ہوں گے جو خود کو اس دنیا میں حرام سے بچائیں گے۔ جس نے دنیا میں شراب پی وہ جنت میں شراب طہور سے محروم رہے گا، جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ جنت میں ریشم پہننے سے محروم رہے گا، جس نے دنیا میں سونے چاندی کے برتنوں میں کھایا پیا وہ ان میں جنت میں نہیں کھاپی سکے گا۔ جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا **انها لهم في الدنيا ولكم في الآخرة** [1] (یہ دنیا میں کافروں اور مشرکوں کیلئے ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں حلال ہیں) ہاں اگر کوئی مسلمان دنیا میں ان محرمات کا مرتکب ہوا پھر اس نے توبہ کرلی تو اس کو جنت میں وہ نعمتیں عطاء کی جائیں گی۔

پس جس شخص نے اپنی آرام و آسائش کی اور لذت کی ہر چیز کو استعمال کیا وہ جنت میں (کسی نہ کسی درجہ سے) ان سے محروم رہے گا جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس کی وضاحت فرمائی ہے۔ اسی وجہ سے حضرات صحابہ کرام اور ان کے متبعین حضرات اس سے بہت خوفزدہ رہتے تھے۔

امام احمدؒ نے حضرت جابر بن عبداللہؓ سے نقل کیا ہے کہ ان کو حضرت عمرؓ نے دیکھا جب وہ اپنے گھر والوں کیلئے گوشت خرید کر لے جا رہے تھے۔ آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ حضرت جابر نے فرمایا گوشت ہے اس کو میں نے گھر والوں کیلئے ایک درہم میں خریدا ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا تم میں سے جو بھی کسی چیز کو دل چاہے خرید لیتا ہے کیا تم نے اللہ تعالیٰ سے نہیں سنا وہ فرما رہے ہیں ﴿**اذهبتم طيباتكم في حياتكم الدنيا واستمتعتم بها**﴾ (الاحقاف : ۲۰) (تم اپنی لذت کی چیزیں اپنی دنیاوی زندگی میں حاصل کر چکے اور ان کو خوب برت چکے (اب یہاں جنت میں کامل لذتیں نہیں ملیں گی) [2]

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ بصرہ سے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کے ساتھ ایک

---

[1] بخاری (۵۸۳۱) فی اللباس، ابن ماجہ (۳۵۹۰) فی اللباس، مسلم (۲۰۶۷) فی اللباس،

[2] کتاب الزہد امام احمد (۱۵۳)، درمنثور (۶ / ۴۲)، حادی الارواح ص ۳۱۱)

وفد حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا یہ وفد والے حضرات کہتے ہیں کہ ہم روزانہ حضرت عمر کی خدمت میں جاتے اور ان کی پانی میں بھیگی ہوئی روٹی دیکھتے، کبھی ہم اس کو گھی لگی ہوئی دیکھ لیتے، کبھی تیل لگی ہوئی دیکھ لیتے، کبھی دودھ میں بھیگی ہوئی دیکھ لیتے، کبھی ہم گوشت کے سوکھے ٹکڑے دیکھ لیتے جن کو کوٹ کر پانی میں ابالا ہوتا تھا اور بہت کم ہم نے تازہ گوشت دیکھا تھا۔ ایک دن آپ نے فرمایا خدا کی قسم! میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ تم میرے کھانے کو پسند نہیں کر رہے، اللہ کی قسم! اگر میں چاہوں تو تم سے زیادہ رنگین کھانے کھا سکتا ہوں اور نفیس کھانے تیار کرا سکتا ہوں لیکن میں نے اللہ تعالیٰ سے سنا ہے اس نے اس قوم پر نکتہ چینی کی ہے جنہوں نے یہ کام کیا ہے اور فرمایا ہے۔ ﴿اذهبتم طيباتكم في حياتكم الدنيا واستمتعتم بها﴾ (الاحقاف: ۲۰)

(ترجمہ) تم اپنی لذت کی چیزیں اپنی دنیاوی زندگی میں حاصل کر چکے اور ان کو خوب برت چکے [۱]

(فائدہ) اس آیت کا تعلق کفار کے ساتھ ہے وہ چونکہ اپنی زندگی میں خود مختار ہو کر اپنی زندگی کو من مانی خواہشات کی تکمیل اور لذت میں گزار دیتے ہیں حتی کہ اتنا آزاد ہو جاتے ہیں کہ خود اپنے خالق کے وجود اور اس کے احکام کے بھی منکر ہو جاتے ہیں اور حلال و حرام میں کوئی تمیز نہیں کرتے اس لئے وہ آخرت کی ہر نعمت سے محروم رکھے جائیں گے بلکہ کفر و شرک کی سزا میں ہمیشہ دوزخ میں چلیں گے اور جو مسلمان حضرات ہیں وہ بھی اسلام و ایمان کی حالت میں اپنے آپ کو اسلامی اعمال و اخلاق اور لذت نفس میں جتنا آزاد کر کے دنیاوی زندگی میں لطف اندوز ہوں گے ان کیلئے جنت میں ان کی اتنی اتنی نعمتوں میں کمی ہوتی چلی جائے گی اسی وجہ سے صحابہ کرام عیش کوش زندگی گزارتے تھے کیونکہ ان کی نظر میں دنیا کی زندگی میں حصول لذت کوئی چیز نہیں تھی ان کی نگاہیں آخرت پر، جنت کی نعمتوں پر، اللہ کی رضا اور دیدار پر ٹکی ہوئی تھیں اس وجہ سے وہ اسلام کی تعلیم، ترویج اور غلبہ و تکمیل میں تمام مسلمانوں سے بڑھے ہوئے تھے (امداد اللہ)

---

[۱] کتاب الزہد امام احمد ص ۱۴۳ مختصراً، کتاب الزہد ابن المبارک (۵۷۹) مطولا، حلیۃ الاولیاء (۱/ ۴۹) مختصر الدر منثور (۶/ ۴۳) بحوالہ ابن سعد و عبد بن حمید، حادی الارواح ص ۳۱۱

ارشاد خداوندی و کان عرشه علی الماء (اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا) کی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے ایک جنت بنائی پھر اس سے نیچے ایک اور جنت بنائی پھر اس کو ایک ہی لولو سے جوڑ دیا پھر (حضرت ابن عباسؓ نے) یہ آیت پڑھی (ومن دونهما جنتان) (اور ان دو جنتوں کے نیچے دو جنتیں اور ہیں) اور یہ جنت وہ ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں فلاتعلم نفس مااخفی لهم من قرة اعین جزاء بما کانوا یعملون (سجدہ ۱۷) کوئی شخص نہیں جانتا جو ان کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک چھپائی گئی ہے یہ بدلہ ہے ان نیک اعمال کا جو وہ کرتے تھے) یہی وہ جنت ہے جس کا مخلوقات کو علم نہیں کہ اس میں کیا ہے ان جنت والوں کے پاس روزانہ تحفہ اور تحیہ پہنچا کرے گا۔[۱]

---

[۱] صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۲۰۳)، تفسیر ابن جریر (۱۲/ ۴-۵)، مستدرک (۲/ ۴۷۵)، کتاب العظمۃ (۲۱۴-۲۲۸)

ملک کبیر (بڑی سلطنت)

دس لاکھ خادموں کے ساتھ سفر

(حدیث) حضرت حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿ان ادنی اھل الجنة منزلة الذی یرکب فی الف من خدمه من الولدان المخلدین علی خیل من یاقوت احمرلھا اجنحة من ذھب (واذارأیت ثم رایت نعیما وملکا کبیرا﴾ ۱؎

(ترجمہ) جنت والوں میں ادنیٰ درجہ کا جنتی وہ ہے جو سرخ یاقوت کے گھوڑے پر سوار ہو گا جس کے پر سونے کے ہوں گے (اور) ہمیشہ رہنے والے دس لاکھ خدمتگار لڑکے ساتھ ہوں گے اے مخاطب اگر تو اس جگہ کو دیکھے تو تجھ کو بڑی نعمت اور بڑی سلطنت دکھلائی دے۔

فرشتے بھی اس کے پاس اجازت لیکر داخل ہوں گے

(آیت) واذارأیت ثم رأیت نعیما وملکا کبیرا کے تحت حضرت ابو سلیمان (دارانیؒ) فرماتے ہیں ملک کبیر ہے کہ جنتی کے پاس رب العزت کا قاصد تحفے اور ہدیے لیکر آئے گا مگر اس کے پاس نہیں پہنچ سکے گا جب تک کہ اندر آنے کی اس سے اجازت نہیں لے لے گا یہ دربان سے کہے گا تم اللہ کے دوست سے اجازت لے دو کیونکہ میں اس تک (بغیر اجازت) نہیں جا سکتا، تو وہ دربان دوسرے دربان سے کہے گا اور اسی طرح دربان کے بعد اور دربان ہوں گے تو وہ اس کو آنے کی اجازت دے گا۔ اس جنتی کے محل سے دارالسلام تک ایک دروازہ ایسا ہو گا جس سے وہ اپنے پروردگار کے پاس جب چاہے گا بغیر اجازت کے جا سکے گا۔ پس ملک کبیر (بڑی سلطنت) یہی ہے کہ رب العزت کا قاصد بھی اس جنتی کے پاس اس کی اجازت کے بغیر نہیں جا سکے گا جب کہ جنتی اپنے رب کے پاس جب چاہے گا حاضر ہو سکے گا۔ ۲؎

۱؎ بدور السافرہ (۲۱۴۹) بحوالہ ابن وہب

۲؎ بدور السافرہ (۲۱۴۸) بحوالہ بیہقی (البعث والنشور (۴۴۷)، صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۱۰۵) ۱/ ۱۴۰،

حسن وپاکیزگی کی کوئی صفت بیان نہیں جاسکتی

ارشاد خداوندی و رایت نعیما وملکا کبیرا کے متعلق حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اس سے اللہ تعالیٰ کا مقصود یہ ہے کہ کوئی بھی اس کی تعریف کرنے والا اس کے حسن وپاکیزگی کی تعریف نہیں کرسکتا۔[1]

بادشاہوں کی منازل

(حدیث) حضرت ابو سعیدؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان اللہ عزوجل احاط حائط الجنة لبنة من ذهب ولبنة من فضة ثم شقق فيها الانهار وغرس الاشجار فلما نظرت الملائكة الى سنها قالت طوبى لك منازل الملوك[2]

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے جنت کی دیوار ایک اینٹ سونے سے اور ایک اینٹ چاندی سے کھینچی، پھر اس میں نہریں نکالیں اور درخت گاڑے۔ جب فرشتوں نے جنت کے حسن کو دیکھا تو کہا (اے جنت!) تجھے بادشاہوں کی منازل مبارک ہوں۔

(نوٹ) مزید تفصیل جنت کے غلاموں، خدمتگاروں، حوروں وغیرہ کے ابواب میں بلکہ پوری کتاب میں ملاحظہ فرمائیں۔ اس کتاب میں مذکور جنت کی نعمتوں کا ایک ادنی سا حصہ بھی آج کسی بڑے سے بڑے حکمران کو حاصل نہیں ہے مگر پھر بھی اس کی شان وعظمت کے قصیدے پڑھے جاتے ہیں جب کوئی مسلمان جنت کی تمام اعلیٰ وافضل نعمتیں کامل طور پر حاصل کرے گا اس کی شاہی کا کیا مقام ہوگا۔

---

[1] صفۃ الجنۃ ابو نعیم ۱/ ۱۳۸۔

[2] رواہ الطبرانی وبزار مرفوعا والموقوف اصح (المتجر الرابح ۲۰۷۸)، اتحاف السادہ (۱۰/ ۵۳۱)، ترغیب وترہیب (۴/ ۵۱۳)، درمنثور (۱/ ۳۷)۔

جنت بہترین بدلہ اور بڑا اجر ہے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

(آیت نمبر ۱) ان المسلمین والمسلمات والمؤمنین والمؤمنات والقانتین والقانتات والصادقین والصادقات والصابرین والصابرات والخاشعین والخاشعات والمتصدقین والمتصدقات والصائمین والصائمات والحافظین فروجھم والحافظات والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات اعداللہ لھم مغفرۃ واجراً عظیما (احزاب : ۳۵)

(ترجمہ) بے شک اسلام کے کام کرنے والے مرد اور اسلام کے کام کرنے والی عورتیں اور ایمان لانے والے مرد اور ایمان لانے والی عورتیں (یعنی اسلام کے احکام پر عمل کرنے والے اور عمل کرنے والیاں، اور ایمان کے عقائد کے مطابق عقیدہ رکھنے والے مرد اور عورتیں)، اور فرمانبرداری کرنے والے مرد اور فرمانبرداری کرنے والی عورتیں (یعنی وہ نیک اعمال اپنی خوشی سے کرنے والے ہوں زبردستی سے نہیں)، اور راست باز مرد اور راست باز عورتیں (یعنی نیت اور عمل میں سچے ہوں ریاکار اور منافق نہ ہوں)، اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں (اس میں تواضع جو تکبر کی ضد ہے وہ بھی داخل ہے اور نماز اور عبادات میں توجہ قلب اور جوارح سے بھی داخل ہے)، اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں (اس میں زکوٰۃ اور صدقات فاضلہ سب داخل ہیں) اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں (اس میں روزہ فرض اور نفل سب آگیا)، اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور بکثرت خدا کی یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتیں، (جو اذکار مفروضہ کے علاوہ اذکار نافلہ بھی ادا کرتے ہیں) ان سب کیلئے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اجر عظیم (جنت) تیار کر رکھی ہے [۱]

۱۔ ماخوذ و ملخص از بیان القرآن حضرت تھانوی ۹ / ۵۰

(آیت نمبر ۲) انما اموالکم و اولادکم فتنة وان الله عنده اجر عظیم (سورۃ المائدہ : ۱۸، سورۃ الانفال : ۲۸، سورۃ التغابن : ۱۵)

(ترجمہ) (تم اس بات کو خوب جان لو کہ) تمہارے مال اور تمہاری اولاد ایک امتحان کی چیز ہے (کہ دیکھیں کون ان کی محبت کو ترجیح دیتا ہے اور کون اللہ تعالیٰ کی محبت کو ترجیح دیتا ہے سو تم ان کی محبت کو ترجیح مت دینا) اور (اگر ان کے منافع کی طرف نظر جائے تو تم) اس بات کو بھی یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے پاس (ان لوگوں کیلئے جو اللہ کی محبت کو ترجیح دیتے ہیں) بڑا بھاری اجر (وانعام موجود) ہے (جس کے سامنے یہ فانی منافع کچھ حیثیت نہیں رکھتے)

(فائدہ) قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بہت سے مقامات پر مختلف نیک اعمال کے بدلہ میں اجر عظیم عطاء کرنے کا وعدہ فرمایا ہے ہم ان کا ذکر یہاں اجمالی طور پر قارئین کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

(۱) وہ لوگ جو اللہ کے راستہ میں جہاد کرتے ہیں اور شہید ہو جاتے ہیں یا نمازی بنتے ہیں ان کیلئے اجر عظیم (جنت) ہے (سورۃ نساء ۷۴)

(۲) جو لوگ ایمان لانے کے بعد تقویٰ اختیار کرتے ہیں ان کیلئے بھی اجر عظیم ہے (آل عمران : ۱۷۹)

(۳) جو ایمان لائے اور عمل صالح کئے ان کیلئے بھی مغفرت اور اجر عظیم ہے (المائدہ / ۹)

(۴) جو لوگ رسول اکرم ﷺ کے پاس اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں انہیں لوگوں کے دلوں کا اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے ساتھ امتحان لیا ہے ان کیلئے بھی مغفرت اور اجر عظیم ہے (سورۃ حجرات ۳)

(۵) جن لوگوں نے گناہوں سے توبہ کی اور اپنی اصلاح کی اللہ کے ساتھ مضبوطی سے منسلک رہے اپنے دین کو خالص اللہ کیلئے اختیار کیا (نساء ۱۴۶)

(۶) راسخ فی العلم حضرات اور وہ حضرات جو حضور ﷺ پر اور آپ ﷺ سے سابقہ شریعتوں پر ایمان رکھتے ہیں نماز پڑھتے ہیں زکوٰۃ دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ (نساء ۱۶۲)

(۷) صحابہ کرام کیلئے (سورہ فتح ۲۹)

(۸) جو تنہائی میں خدا کے خوف سے گناہ کرنے سے ڈرے (یٰس ۱۱، سورۃ الملک ۱۲)

(۹) صدقہ خیرات کرنے والے کیلئے (سورۃ الحدید :۱۱۔۱۸)

(۱۰) صابرین صالحین کیلئے (سورہ ہود ۱۰۔۱۱)

(فائدہ) ان مذکورہ اعمال میں کچھ تو ایسے ہیں جن کا مجموعی طور پر ایک مسلمان میں پایا جانا ضروری ہے اور بعض فضیلت کے درجہ کے ہیں اگر وہ نہ بھی پائیں تب بھی جنت میں داخلہ مل جائے گا لیکن ایسے مذکورہ اعمال پر جنت کے اجر عظیم کا وعدہ یقینی ہے۔

دنیا کو سامان عیش و عشرت سمجھنے والوں کے لئے عبرت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

وفرحوا بالحیوۃ الدنیا وماالحیوۃ الدنیا فی الآخرۃ الامتاع (الرعد ۲۶)

(ترجمہ) اور یہ (کفار) لوگ دنیاوی زندگی پر (اور اس کے عیش و عشرت پر) اتراتے ہیں اور (ان کا اترانا بالکل فضول اور غلطی ہے کیونکہ) یہ دنیاوی زندگی (اور اس کی عیش و عشرت) آخرت کے مقابلہ میں بجز ایک معمولی سامان کے اور کچھ نہیں۔

ارشاد خداوندی ہے

وما الحیوۃ الدنیا الامتاع الغرور (سورۃ آل عمران / ۱۸۵، سورۃ الحدید / ۲۰)

(اور نہیں زندگی دنیا کی مگر سامان دھوکے کا)

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں دنیا کی حالت کو بہت معمولی اور اس کی شان کو بہت حقیر فرمایا ہے اور مزید یہ کہ یہ گھٹیا، فانی، بہت کم اور زائل ہونے والی ہے۔

حدیث شریف میں اس طرح وارد ہوا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

واللہ مالدنیا فی الآخرۃ الاکما یغمس احدکم اصبعه فی الیم فلینظربم ترجع الیه۔[۱]

(ترجمہ) اللہ کی قسم دنیا آخرۃ کے مقابلہ میں نہیں ہے مگر اس طرح کہ جیسے تم میں سے کوئی شخص اپنی انگلی کو دریا میں ڈبوئے پھر دیکھ لے اس (ڈبونے والے) کے پاس (وہ انگلی) کتنا (پانی) لائی ہے۔

---

[۱] مسلم کتاب الجنۃ ۵۵، مسند احمد ۴/ ۲۲۹، مصنف ابن ابی شیبہ ۱۳/ ۲۱۸، ترمذی، نسائی، البدور السافرہ ۱۶۰۶ص ۴۶۲، تفسیر ابن کثیر ۱/ ۵۲۵، جولات فی ریاض الجنات ۷۰۱، فتح الباری (۱۱/ ۲۳۲)۔

حضرت حسن بصریؒ کی نصیحت

حضرت حسن بصریؒ نے یہ آیت پڑھی قل متاع الدنیا قلیل (آپ فرمادیجئے (کہ) دنیا کی عیش و عشرت بہت معمولی سی ہے) حضرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحمت فرمائے جس نے اس آیت کے مطابق دنیا میں زندگی گذاری، دنیا ساری کی ساری اول سے لیکر آخر تک ایسے ہے جیسے کوئی شخص سو گیا اور اپنی نیند میں وہ دیکھا جو اسے پسند تھا پھر آنکھ کھل گئی۔

ایک شاعر کہتا ہے

الموت فی کل حین ینشد الکفنا ونحن فی غفلة عما یراد بنا

لاتر کنن الی الدنیا و زهرتها وان توحشت من اثوابها الحسنا

این الاحبة؟ والجیران مافعلوا؟ این الذین همو کانوا لها سکنا

سقاهم الموت کاسا غیر صافیة صیرهم تحت اطباق الثری رُهنا

(ترجمہ)

(۱) موت نے ہر وقت کفن باندھ رکھا ہے، اور ہم اس سے غفلت میں ہیں جس کا ہم سے مطالبہ کیا گیا ہے۔

(۲) دنیا اور اس کی زیب و زینت کی طرف ہرگز میلان نہ کرنا اور اس کے خوبصورت ناز و انداز سے دور بھاگنا

(۳) (تمہارے) وہ دوست کہاں ہیں تمہارے پڑوسیوں کا کیا ہوا؟ وہ لوگ کہاں گئے جو ان کے مکین تھے؟

(۴) ان کو موت نے ناپسندیدہ پیالہ (موت کا) پلادیا (اور) ان کو مٹی کے پاٹوں کے نیچے رہن رکھدیا۔

جنت کی زمین، گارا، کنکر اور عمارت

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

الجنة لبنة من ذهب ولبنة من فضة ترابها الزعفران وطينها المسك[1]

(ترجمہ) جنت کی تعمیر کی ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک چاندی کی، اس کی مٹی زعفران کی ہے اور گارا کستوری کا ہے۔

(حدیث) معراج کی طویل حدیث میں ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ادخلت الجنة فاذافيها جنابذ اللؤلؤ واذا ترابها المسك[2]

میں جنت میں داخل ہوا تو اس میں چمکدار موتیوں کے گنبد تھے اور اس کی زمین کستوری کی تھی۔

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے ابن صیاد نے جنت کی مٹی کے متعلق پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا

درمكة بيضاء مسك خالص۔[3]

(ترجمہ) نرم وملائم سفید روشن، خالص کستوری کی مٹی ہے۔

(فائدہ) پہلی حدیث میں جنت کی مٹی کو زعفران سے اور گارے کو کستوری سے بیان کیا گیا ہے جب کہ دوسری حدیث میں جنت کی مٹی کو کستوری سے بیان کیا گیا ہے۔

اس کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ جنت کی مٹی بھی پاکیزہ ہے اور اس کا پانی بھی پاکیزہ ہے اس لئے ان دونوں کو باہمی ملا کر ایک نئی خوشبو پیدا کی گئی جس کو کستوری کہا گیا۔

دوسرا مطلب یہ ہے کہ جنت کی مٹی رنگ کے اعتبار سے زعفران ہوگی اور خوشبو کے

---

[1] حادی الارواح ص ۱۸۴، مسند بزار (۳۵۰۹)، مسند احمد ۲/ ۳۰۵، ۴۴۵، ترمذی (۲۵۲۶)، دارمی ۲/ ۳۳۳، البدور السافرہ (۱۷۶۹)۔

[2] حادی الارواح ص ۱۸۴، بخاری ۳۴۹ فی الصلوٰۃ، احمد ۵/ ۱۴۴، مسلم ۱۶۳ فی الایمان باب ۷۴

[3] مسلم (۱۹۲۸)، (۹۳) فی الفتن باب ۱۹، مصنف ابن ابی شیبہ ۱۳/ ۹۶ (۱۵۸۰۳) البدور السافرہ (۱۷۷۲) تفسیر ابن کثیر (۷/ ۰۰۰)

اعتبار سے کستوری ہو گی اور یہ بہت ہی خوبصورت شے ہے کہ اس کی رعنائی اور چمک دمک زعفرانی رنگ میں ہو اور خوشبو کستوری جیسی ہو۔[1]

جنت کی زمین ہموار ہے

حضرت عبید بن عمیرؒ فرماتے ہیں کہ جنت کی زمین ہموار ہے، اس کی نہریں زمین کو چیر کر نہیں چلتیں[2]

جنت کی زمین پر رحمت کی ہوا چلنے سے جنتی کے حسن میں بے پناہ اضافہ

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اشاد فرمایا (ترجمہ) جنت کی زمین سفید ہے جس کے میدان کافور کی چٹانیں ہیں جن کو ریت کے ٹیلوں کی طرح کستوری نے احاطہ کر رکھا ہے۔ اس میں جاری نہریں چلتی ہیں، اس میں جنتی جمع ہوں گے بڑے درجہ کے بھی اور چھوٹے درجہ کے بھی اور آپس میں ایک دوسرے سے ملاقاتیں اور باہمی تعارف کرائیں گے (ان پر) اللہ تعالیٰ رحمت کی ہوا چلائیں گے تو وہ رحمت ان جنتیوں کو کستوری کی خوشبو سے معطر کر دے گی، پھر جب جنتی مرد اپنی بیوی کے پاس لوٹے گا اور وہ اپنے حسن اور پاکیزگی میں اور بڑھ چکا ہوگا تو وہ کہے گی جب آپ میرے پاس سے گئے تھے تو میں آپ (کے حسن) پر فریفتہ ہو رہی تھی لیکن اب میری آپ (کے حسن) پر فریفتگی کی حد ہو گئی ہے۔[3]

جنت کی تعمیرات

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ! جنت کی تعمیر کس طرح کی ہے؟

تو آپ نے ارشاد فرمایا

لبنة من فضة ولبنة من ذهب ملاطها مسك اذفر وحصباؤ هااللؤلؤ و الياقوت

---

[1] حادی الارواح ص ۱۷۴۔

[2] صفۃ الجنۃ ابو نعیم ۲ / ۶۹ اسند مقطوع

[3] صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۲۸) ص ۲۰، ترغیب و ترہیب ۴ / ۵۱۴، حادی الارواح ص ۱۸۶، البدور السافرہ (۱۷۷۷)

و ترابها الزعفران [1]

(ترجمہ) ایک اینٹ چاندی کی ہے اور ایک اینٹ سونے کی ہے اس کا گارا خوشبو اڑانے والی کستوری کا ہے۔ اس کے کنکر چمکدار موتی اور یاقوت کے ہیں اور اس کی مٹی زعفران کی ہے۔

جنت کی زمین چاندی کی ہے

(فائدہ) حضرت مجاہد (مشہور تابعی محدث و مفسرؒ) فرماتے ہیں کہ جنت کی زمین چاندی کی ہے [2]

اوپر کی روایات میں گذرا ہے کہ جنت کی مٹی زعفران اور کستوری کی ہو گی اور حضرت مجاہدؒ کے اس ارشاد میں ہے کہ جنت کی زمین چاندی کی ہو گی ان دونوں میں تطبیق یہ ہے کہ زمین تو چاندی ہی کی ہو گی مگر اوپر کی مٹی زعفران اور کستوری کی ہو گی (واللہ اعلم)

لوٹ پوٹ ہونے کی جگہ

(حدیث) حضرت سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان فی الجنة مراغامن مسك مثل مراغ دوابكم فی الدنیا۔ [3]

(ترجمہ) جنت کی زمین پر لوٹ پوٹ ہونے کی جگہ (بنائی گئی) ہے کستوری سے، تمہارے جانوروں کی زمین پر لوٹ پوٹ ہونے کی طرح کی۔

۱۔ ابن ابی شیبہ ۱۳ / ۹۵، ولہ شاہد عند احمد ۳ / ۴۴۵ والدارمی ۲ / ۳۳۳ فی الرقاق صفہ ۱۰۰ فی بناء الجنۃ، حادی الارواح ۱۸۶۔

۲۔ صفۃ الجنۃ ابو نعیم ۱ / ۵۲، ابن ابی شیبہ ۱۳ / ۹۵، ابن المبارک (زیادات نعیم بن حماد) ۲۲۹، البعث والنشور بیہقی (۲۸۶)، درمنثور ۶ / ۱۰۰، تفسیر مجاہد ۲ / ۷۱۲،

۳۔ مجمع الزوائد ۱۰ / ۴۱۲، ترغیب وترہیب ۴ / ۵۱۴، طبرانی کبیر ۶ / ۱۹۶ بسند جید، کنز العمال ۳۹۲۴۰، تاریخ اصبہان ۱ / ۱۱۶، کتاب العظمۃ ابو الشیخ (۵۹۴) البدور السافرہ (۱۷۷۴)۔

جنت کی چار دیواری

سونے چاندی اور کستوری کی دیوار

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں جنت کی چار دیواری ایک اینٹ سونے اور ایک اینٹ چاندی سے بنائی گئی، اس کے درجات یاقوت اور لولو کے ہیں۔ [1]

جنت کے ارد گرد سات فصیلیں اور آٹھ پل

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا

حول الجنة سبعة اسوار وثمانی قناطر محيطة بالجنة كلها: اول سورمنها فضة والثانی ذهب والثالث ذهب وفضة والرابع لؤلؤ والخامس ياقوت والسادس زبرجد والسابع نور يتلألأ، مابين كل سورين خمس مائة عام ولها ثمانية ابواب .و... وياقوت و زبرجد مابين المصرامين من كل باب مسيرة اربعين عاما۔ [2]

(ترجمہ) جنت کے ارد گرد سات فصیلیں اور آٹھ پل ہیں جنہوں نے تمام جنت کو گھیرے میں لے رکھا ہے سب سے پہلی چار دیواری چاندی کی ہے، دوسری سونے کی ہے، تیسری سونے اور چاندی کی ہے، چوتھی لولو کی ہے پانچویں یاقوت کی ہے، چھٹی زبرجد کی ہے، ساتویں ایسے نور کی ہے جو چمک رہا ہے۔ ہر دو فصیلوں کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے اور اس کے آٹھ دروازے ہیں۔۔۔۔۔۔ ایک یاقوت کا ہے ایک زبرجد کا ہے دروازے کے ہر دو پٹوں کے درمیان چالیس سال کے سفر کا فاصلہ ہے۔

جنت کی دیوار

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

۱؎ مصنف عبدالرزاق ۱۱/۴۱۶، زیادات زہد ابن المبارک ص ۷۲، رحلۃ الخلود ص ۲۴۶ بحوالہ حادی الانام الی دار السلام۔

۲؎ وصف الفردوس (۹) ص ۷ والحدیث ضعیف۔

ان اللہ عزو جل احاط حائط الجنة لبنة من ذهب ولبنة من فضة ثم شقق فیها الانهار وغرس فیها الاشجار فلما نظر الملائکة الی حسنها وزهرتها قالت طوباك فی منازل الملوك۔ ۱؎

(ترجمہ) بلا شبہ اللہ عزوجل نے جنت کی ایک دیوار کھینچی ہے جس کی ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک اینٹ چاندی کی ہے۔ پھر اس میں نہروں کو اس میں کھینچ کر چلایا ہے اور جنت میں درخت لگائے ہیں۔ جب فرشتوں نے جنت کے حسن اور چمک دمک کو دیکھا تو کہنے لگے (اے جنت) بادشاہوں (یعنی مسلمانوں) کے محلات کی تمہیں خوشخبری ہو۔

جنت کی زمین چاندی کی ہے آئینہ کی طرح

حضرت ابوزمیل نے حضرت ابن عباسؓ سے سوال کیا کہ جنت کی زمین کس چیز کی ہے؟ آپ نے فرمایا (یہ) چکنی سفید چاندی سے بنائی گئی ہے گویا کہ وہ آئینہ ہے ۲؎

(فائدہ) حضرت سعید بن جبیرؒ سے بھی ایسے ہی منقول ہے کہ جنت کی زمین چاندی کی ہے۔ ۳؎

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جنت کی دیوار کی ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک اینٹ چاندی کی ہے، اس کے درجات چمکدار موتی اور یاقوت کے ہیں۔ اس کے چھوٹے کنکر لولو (چمکدار موتی) کے ہیں اور مٹی زعفران کی ہے ۴؎

احد پہاڑ جنت کی ایک عظیم جانب ہوگا

(حدیث) حضرت سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

احد رکن من ارکان الجنة۔ ۵؎

۱؎ البعث والنشور (۲۸۸)، اتحاف السادہ بحوالہ طبرانی وابن مردویہ، لہ متابع فی البزار (۳۵۰۷)، البدور السافرہ (۱۷۷۱)، ترغیب وترہیب، (۴/ ۵۱۳)، درمنثور (۱/ ۳۷)

۲؎ البدور السافرہ (۱۷۷۳)، ابن ابی الدنیا (فی صفة الجنة۔ ۱۴۴)، ابوالشیخ کتاب العظمة (۲۰۱)

۳؎ البدور السافرہ (۱۷۷۵) بحوالہ ابو نعیم

۴؎ البدور السافرہ (۱۷۷۶) بحوالہ ابن المبارک وابن ابی الدنیا۔

۵؎ البدور السافرہ (۱۷۷۸)، الجامع الصغیر (۲۳۰) کنوز الحقائق مناوی ص ۵ علی ہامش الجامع الصغیر۔

(ترجمہ) احد (پہاڑ) جنت کے ارکان میں سے ایک رکن ہے۔

(فائدہ) علامہ مناوی رکن کا معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ احد پہاڑ جنت کے جوانب میں سے ایک عظیم جانب ہوگا یا یہ معنی ہے کہ احد پہاڑ کی اصل (جڑ) جنت میں ہے اور یہ واپس جنت میں لوٹا دیا جائے گا اور جنت کے ارکان میں سے ایک رکن (جانب عظیم) بن جائے گا۔ یا یہ معنی ہے کہ چونکہ احد پہاڑ حضور پاک ﷺ اور صحابہ کرام (اور اولیاء اللہ) سے محبت کرتا ہے اور جو جس کے ساتھ دنیا میں محبت کرتا ہے وہ اس کے ساتھ جنت میں ہوگا اس لئے یہ پہاڑ ان پاک باز حضرات کے ساتھ محبت کرنے کی وجہ سے جنت میں ایک رکن کی حیثیت سے رکھا جائے گا۱؎

احد پہاڑ جنت کے دروازہ پر ہوگا

(حدیث) حضرت سعید بن جبیرؒ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا **احد هذا جبل یحبنا ونحبه علی باب من ابواب الجنة۔** ۲؎

(ترجمہ) یہ احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں (یہ قیامت کے دن) جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر ہوگا۔

جنت عدن کی زمین، کنکر اور تعمیر وغیرہ

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

خلق الله عزوجل جنة عدن بیده: لبنة من درة بیضاء، ولبنة من یاقوتة حمراء، ولبنة من زبرجدة خضراء، ملاطها المسك، حشیشها الزعفران، حصباؤها اللؤلؤ وترابها العنبر۔ ۳؎

۱؎ مستفاد من فیض القدیر للمناوی (۱/ ۱۸۵)

۲؎ الجامع الصغیر (۱/ ۱۸۵ مع المناوی)، البدور السافرہ (۱۷۷۹)، ابن ماجہ (۳۱۱۵)، کنز العمال (۳۴۹۸۹)

۳؎ صفۃ الجنۃ لابن ابی الدنیا (۲۰) الترغیب والترہیب (۴/ ۵۱۳)، البدور السافرہ (۱۲۶۸) صفۃ الجنۃ لابن کثیر (۴۷) حاکم (۲/ ۳۹۲)، طبرانی کبیر (۱۲/ ۱۴۷)، مجمع الزوائد (۱۰/ ۳۹۷)، اتحاف السادہ (۱۰/ ۵۵۰)، اتحافات سنیہ (۲۲۳)، درمنثور (۱/ ۳۷، ۵، ۲، ۶، ۱۹۶)، الاسماء والصفات (۳۱۸)، تفسیر ابن کثیر (۵/ ۴۵۵)، کنز العمال (۳۹۲۳۵)، (۳۹۲۶۳) کامل ابن عدی (۵/ ۱۸۳۷)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو اپنے دست مبارک سے پیدا کیا۔ اس کی ایک اینٹ سفید چمکدار موتی کی ہے اور ایک اینٹ سرخ یاقوت کی ہے اور ایک اینٹ سبز زبرجد کی ہے۔ اس کا گارا کستوری کا ہے، اس کی خشک گھاس زعفران کی ہے، اس کے کنکر چمکنے والے موتی ہیں اور اس کی خاک عنبر کی ہے۔

جنت کا موسم، سائے، ہوائیں

جنت میں نہ گرمی ہو گی نہ سردی نہ سورج نہ چاند

ارشاد خداوندی "وظل ممدود" (اور سایہ ہو گا دراز) کی تفسیر میں حضرت عمرو بن میمونؒ فرماتے ہیں کہ اس سایہ کی لمبائی ستر ہزار سال کے (سفر کے) برابر ہو گی۔ ۱؎
حضرت شعیب بن جیحانؒ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت ابو العالیہ الریاحیؒ سورج طلوع ہونے سے پہلے (کہیں جانے کیلئے گھر وغیرہ سے) نکلے تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ جنت (کی روشنی) ایسی ہو گی پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی وظل ممدود (اور سایہ ہو گا دراز) ۲؎

نہ دھوپ ہو گی نہ سردی

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جنت معتدل ہو گی نہ تو اس میں گرمی ہو گی نہ سردی ہو گی۔ ۳؎
حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں جنتی حضرات نہ دھوپ محسوس کریں گے نہ ٹھنڈ۔ ۴؎

ہوا مشک اڑائے گی

(حدیث) حضرت مالک سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
اذاھبت الجنوب فی الجنۃ اثارت کثبان المسک۔ ۵؎
(ترجمہ) جب جنوب کی ہوا جنت میں چلے گی تو مشک کے ٹیلے بکھیر دے گی۔

۱؎ بیہقی (البدور السافرہ: ۱۸۳۱)۔
۲؎ بیہقی (البدور السافرہ: ۱۸۳۲)۔
۳؎ ابن المبارک (البدور السافرہ: ۱۸۳۳)، صفۃ الجنۃ (۱۲۷)، مصنف ابن ابی شیبہ (۱۳/۱۰۰) زہد عبداللہ بن احمد ص ۲۱۳، حسین مروزی فی زیادات الزہد لابن المبارک ص ۵۳۵، وصف الفردوس مرفوعا (۱۱)۔
۴؎ صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۱۲۸)۔
۵؎ وصف الفردوس (۱۸۳)۔

جنت کارنگ نور اور رونق

جنت کا رنگ سفید ہے

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا علیکم بالبیاض فان اللہ تعالیٰ خلق الجنۃ بیضاء فلیلبسہ احیاؤکم وکفنوا فیھا موتاکم[1]

(ترجمہ) تم سفید (رنگ) اختیار کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جنت کو سفید پیدا کیا ہے پس چاہیئے کہ تمہارے زندہ لوگ سفید رنگ پہنیں اور اسی میں اپنے مُردوں کو کفن دیا کرو۔

اللہ کی قسم جنت چمکنے والا نور ہے

(حدیث) حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے جنت کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا

ھی ورب الکعبۃ ریحانۃ تھتز ونور یتلألأ۔[2]

(ترجمہ) رب کعبہ کی قسم! یہ (جنت) ایک طرح کا پھولوں کا گلدستہ ہے مست کر دینے والا، اور نور ہے چمکنے والا۔

---

[1] صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۱/۱۶۴)، کامل ابن عدی (۲/۷۸۶۔۷۸۷)، تہذیب التہذیب (۳/۲۸۔۲۹) طبرانی کبیر (۱۱/۱۰۹)، مجمع الزوائد (۴/۶۶) و بطریق آخر کامل ابن عدی (۴/۱۴۷۹)۔ ورواہ ابو نعیم بلفظ آخر و طریق آخر (۱/۱۶۳) رقم ۱۲۹ ضعیف جدا واخرجہ الآجری فی الشریعۃ ص ۳۹۳ و ابو جعفر البختری فی ستہ مجالس (۱۱۵/۱،۱) وکامل ابن عدی (۷/۲۵۶۵)، وحادی الارواح دونوں روایتیں انتہائی ضعیف ہیں لیکن ایک دوسرے کی تقویت کے سبب کسی درجہ میں قابل قبول ہو گئی ہیں (امداد اللہ)

[2] صفۃ الجنۃ ابو نعیم ۲/۵۳، رامہرمزی (۱۰۷)، اتحاف السادۃ المتقین (۱۰/۵۴۸)، معالم التنزیل بغوی ۱/۴۲،

جنت کی رونق اور روشنی

(حدیث) حضرت عامر بن سعید اپنے والدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

لو ان مایقل ظفر ممافی الجنة بدا لتزخرفت له مابین خوافق السموات والارض، ولو ان رجلا من اهل الجنة اطلع فبدا سواره لطمس ضوؤه ضوء الشمس کما تطمس الشمس ضوء النجوم [1]

(ترجمہ) جو نعمتیں جنت میں ہیں اگر ان میں سے اتنی مقدار بھی ظاہر ہو جائے جتنا کہ ناخن کے ساتھ لگ کر کوئی چیز آتی ہے تو اس کی وجہ سے آسمانوں اور زمین کے کنارے جگمگا اٹھیں اور اگر جنتیوں میں سے کوئی شخص جھانک لے اور اس کا کنگن ظاہر ہو جائے تو اس کی روشنی سورج کی روشنی کو اس طرح سے ماند کر دے جس طرح سے سورج ستاروں کی روشنی کو ماند کر دیتا ہے۔

بغیر دھوپ کی روشنی

حضرت زمیل بن سماک کے والد نے حضرت ابن عباسؓ سے پوچھا جنت کا نور کیسا ہوگا؟ آپ نے فرمایا کیا تم نے وہ وقت نہیں دیکھا جو سورج نکلنے سے پہلے ہوتا ہے؟ جنت کا نور بھی ایسے ہوگا مگر اس میں نہ دھوپ ہوگی نہ سردی ہوگی۔ [2]

آگے پیچھے سے نور چلتا ہوگا

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

یوم تری المؤمنین والمؤ منات یسعی نورهم بین ایدیهم وبأیمانهم (سورۃ الحدید ۱۳۰)

---

[1] صفۃ الجنۃ ابو نعیم ۲ / ۵۴، ترمذی ۲۵۳۸ فی صفۃ الجنۃ، احمد ۱ / ۱۶۹، ۱۷۱، زوائد الزہد ابن مبارک (۴۱۶)، شرح السنہ (۴۳۷۷) نہایہ ابن کثیر (۲ / ۴۴۲)۔

[2] صفۃ الجنۃ ابو نعیم ۲ / ۵۴ (۲۱۱)، صفۃ الجنۃ ابن کثیر ۱۴۵، صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۱۳۴)، کتاب العظمۃ ابو الشیخ (۲۰۱)

(ترجمہ) جس دن (قیامت میں) آپ ﷺ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو دیکھیں گے کہ ان کا نور ان کے آگے اور ان کے داہنی طرف دوڑتا ہو گا۔
(فائدہ) یہ فضیلت مسلمانوں کو ان کے نیک اعمال کی وجہ سے قیامت کے دن عطاء ہو گی اور یہ معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو جو فضیلت اور شان بخشیں گے اس کو کسی نہ کسی شکل میں قائم دائم رکھیں گے جنت میں داخل ہونے کے بعد واپس نہیں لیں گے اس لئے جنت میں جنتیوں کا پورا جسم نور سے چمکتا ہو گا یا تو یہ نور ان کے حسین جسموں کا ہو گا یا ان کے اعمال صالحہ کا ہو گا یا جنت کا ہو گا (واللہ اعلم) (مؤلف)

جنتی کے جسم کی روشنی

حضرت محمد بن کعبؒ فرماتے ہیں کہ جنت میں بجلی کی طرح کی ایک چمک نظر آئے گی تو (نچلے درجہ کے جنتی حضرات کی طرف سے) پوچھا جائے گا یہ کیا تھا؟ تو (ان کو) بتایا جائے گا کہ یہ اعلیٰ درجات کے لوگوں میں سے ایک جنتی ہے جو ایک بالا خانہ سے دوسرے بالا خانے کی طرف منتقل ہوا ہے[۱]۔

جنت کی مختلف صفات

(حدیث) حضرت سعید بن المسیبؒ سے روایت ہے کہ جناب رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا
الجنة بيضاء تتلألأ واهلها بيض، لاينام اهلها لاشمش فيها ولاقمر ولاليل يظلم ولا بردفيها ولا حر يؤذيهم۔[۲]
(ترجمہ) جنت سفید چمکدار ہے اس کے ساکنین سفید رنگ کے ہوں گے، اس کے رہائشی سوئیں گے نہیں، نہ اس میں سورج ہو گا نہ چاند، نہ اندھیرا کرنے والی رات ہو گی اور نہ ہی اس میں ٹھنڈیا گرمی ہو گی جو جنتیوں کو ایذا پہنچائے۔

۱۔ صفۃ الجنۃ ابو نعیم ۲/۵۵ (۲۱۳)، مصنف ابن ابی شیبہ (۱۵۸۷۷) ۱۳/۱۲۵۔۱۲۶۔
۲۔ وصف الفردوس (۱۰)۔

جنت کے صبح وشام اور رات دن

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں
ولھم رزقھم فیھا بکرۃ وعشیا (سورۃ مریم : ۶۲)۔
(ترجمہ) اور ان کو ان کا کھانا صبح وشام ملا کرے گا۔
حضرت ضحاکؒ مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے جنتیوں کیلئے گردش کرنے والی اسی طرح کی گھڑیاں بنائی ہیں جیسے دنیا کی گھڑیاں گردش کرتی ہیں بغیر سورج کے اور چاند کے اور رات کے اور دن کے، بس صرف آخرت کا نور ہوگا جس میں اللہ تعالیٰ نے صبح، دوپہر اور شام کو مقرر کیا ہے کیونکہ صبح، دوپہر اور شام سے لوگ لطف اندوز ہوتے ہیں۔ چنانچہ جب اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کی خواہش کو تیز کریں گے اور ان کو رزق کی لذت کے ذائقے بخشنا چاہیں گے تو ان کے سامنے صبح وشام کی گردش کر دیں گے۔ ا۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں جنت میں صبح وشام نہیں ہوں گے مگر ان کے پاس (صبح وشام کے کھانے) رات دن کی مقدار کے مطابق پیش کئے جائیں گے ۲۔

حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں جنت والوں کو ہر گھڑی رزق پہنچایا جائے گا، صبح وشام بھی دیگر گھڑیوں کی طرح کی دو گھڑیاں ہوں گی وہاں رات نہیں ہوگی بلکہ روشنی اور نور ہوگا۔ ۳۔

صبح وشام کیسے معلوم ہوں گے

حضرت زہیر بن محمدؒ فرماتے ہیں جنت میں رات نہیں ہوگی یہ لوگ ہمیشہ نور میں رہیں گے، ان کیلئے رات کی مقدار پردے چھوڑ دینے سے معلوم ہوگی اور دن کی مقدار پردے اٹھا دینے سے معلوم ہوگی۔ ۴۔

ا۔ صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۲۱۹)۔

۲۔ صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۲۲۰)۔

۳۔ صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۲۲۱) اسنادہ صحیح، وکذا اخرجہ الطبری فی تفسیرہ (۸ / ۱۶ / ۱۰۲)

۴۔ صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۲۲۳) تفسیر طبری ۱۶ / ۱۰۲ باسناد جید۔

جنت کے قندیل اور فانوس

(حدیث) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ جنتیوں کے لیمپ اور چراغ کیسے ہوں گے ؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا

هي قناديل معلقة بالعرش تضيء لاهل الجنة فوق العرش لايطفأ نورها و لايقصر عنها أبصارهم من النظر [1]

(ترجمہ) یہ عرش سے لٹکنے والے فانوس ہوں گے عرش کے اوپر سے جنتیوں کیلئے روشنی پھیلائیں گے نہ تو ان کا نور بجھے گا اور نہ ہی ان کو دیکھنے سے جنتیوں کی آنکھیں خیرہ ہوں گی۔

۱۔ صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۲۱۴)، کامل ابن عدی (۱ / ۱۹۸، ۱۹۹)، تاریخ بغداد (۵ / ۷۹)

خوشبو

جنت کی خوشبو کتنی فاصلہ سے مہکتی ہے؟

(حدیث) حضرت ابو بکرؓ فرماتے ہیں میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا

ان ریح الجنة لیوجد من مسیرة مئة عام۔۱؎

(ترجمہ) جنت کی خوشبو سو سال کے فاصلہ سے پائی جائے گی۔

ایک روایت میں ہے کہ چالیس سال کے فاصلہ تک محسوس ہو گی۔۲؎

کون سے لوگ جنت کی خوشبو سے محروم رہیں گے

(حدیث) حضرت ابن عمروؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

(ترجمہ) جس (مسلمان) نے کسی معاہدی (ذمی کافر) کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکے گا جبکہ اس کی خوشبو ستر سال کی مسافت (فاصلہ) سے محسوس ہو گی ۳؎

ایک حدیث میں یوں ہے کہ جنت کی خوشبو پانچ سو سال کے فاصلہ سے محسوس ہو گی۔۴؎

(حدیث) حضرت معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

(ترجمہ) جس شخص کو اللہ تعالیٰ اپنی رعایا کا حکمران بنائے مگر اس نے رعایا کو نیکی کی تلقین نہ کی تو وہ جنت کی خوشبو نہیں پا سکے گا ۵؎

۱؎ صفة الجنة ابو نعیم ۲/۴۱، نہایہ ۲/۴۹۴، بیہقی ۸/۱۳۳، شرح السنہ ۱۰/۱۵۱۔ ۱۵۲، احمد ۵/۴۶، حاکم ۲/۱۲۶، عبدالرزاق ۱۰/۱۰۲، ابن ابی شیبہ (۷۹۹۳، ۷۹۹۴)، نسائی ۸/۲۵، ابن حبان ۱۵۳۲، (۱۰/۲۳۹)،

۲؎ بخاری) ۳۱۶۶) فی الجزیہ، حادی الارواح ص ۲۱۲،

۳؎ بدور السافرہ (۱۸۳۵)، بخاری (۱۲/۲۵۹ فتح الباری)

۴؎ حاکم ۱/۴۴، الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان ۹/۲۳۹، مسند احمد (۵/۵۰، ۵۱) بدور سافرہ (۱۸۳۶)،

۵؎ بخاری واللفظ لہ (۱۳/۱۲۷ فتح الباری)، مسلم (الامارۃ ۲۱) بدور سافرہ (۱۸۳۷)،

(ترجمہ) جس شخص نے والد کے علاوہ کسی اور کی طرف (اپنی ولدیت کی) نسبت کی تو وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکے گا جبکہ جنت کی خوشبو پانچ سو سال کے فاصلہ سے محسوس ہوگی۔ ا۔

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

(ترجمہ) جنت کی خوشبو پانچ سو سال کے سفر سے سونگھی جائے گی مگر اس کی خوشبو کو نیک عمل کا احسان جتلانے والا اور والدین کا نافرمان اور ہمیشہ شراب پینے والا نہیں سونگھ سکے گا۔ ۲۔

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ بہت سی عورتیں (باریک یا مختصر یا تنگ لباس پہنتی ہیں اور وہ اس حالت میں) ننگی (شمار ہوتی ہیں خود گناہ کی طرف) مائل ہوتی ہیں اور (دوسروں کو گناہ کی طرف) مائل کرتی ہیں۔ یہ جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ اس کی خوشبو پا سکیں گی جبکہ اس کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے پائی جائے گی۔ ۳۔

(حدیث) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

(ترجمہ) جنت کی خوشبو ایک ہزار سال کے فاصلہ سے بھی سونگھی جا سکے گی اللہ کی قسم اس کو والدین کا نافرمان، اور قطع رحمی کرنے والا، اور بوڑھا بدکار اور وہ شخص جو تکبر کی وجہ سے اپنی چادر اور شلوار کو (زمین پر) گھسیٹتا ہوگا نہیں سونگھ سکے گا۔ ۴۔

(حدیث) حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

(ترجمہ) جو عورت اپنے خاوند سے بلاوجہ طلاق کا مطالبہ کرے گی تو اس پر جنت کی خوشبو تک سونگھنا حرام ہے۔ ۵۔

ا۔ ابن ماجہ ۲۶۱۱، مسند احمد ۲ / ۱۷۱، باسناد صحیح، بدور السافرہ (۱۸۳۸)۔

۲۔ طبرانی صغیر ۱ / ۱۴۵، حلیہ ابو نعیم ۳ / ۳۰۷، بدور سافرہ (۱۸۳۹)۔

۳۔ مؤطا مالک ۳ / ۹۱۳ موقوفا، مسلم کتاب اللباس ۳۴ باب النساء الکاسیات حدیث (۱۲۵)۔

۴۔ بدور السافرہ (۱۸۴۱)۔

۵۔ ابوداؤد (۲۲۲۶)، ابن ابی شیبہ ۵ / ۲۷۱، ترمذی (   ) ابن ماجہ (۲۰۵۵)، سنن دارمی ۲ / ۱۶۲، ابن حبان (   )، بیہقی (۷ / ۳۱۶)، تفسیر ابن جریر، حاکم ۲ / ۲۰۰)، وحسنہ الترمذی و صححہ الحاکم علی شرط الشیخین ووافقہ الذہبیؒ، بدور السافرہ (۱۸۴۲)۔

(حدیث) حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

(ترجمہ) جو شخص اس حالت میں فوت ہوتا ہے کہ اس کے دل میں ایک مثقال کے برابر بھی تکبر موجود ہو تو اس شخص کیلئے جنت حلال نہیں ہوگی نہ تو وہ اس کی خوشبو سونگھ سکے گا اور نہ ہی اس کو دیکھ سکے گا۔۱؎

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

(ترجمہ) آخر زمانہ میں ایک قوم ایسی ہوگی جو کالا خضاب کرے گی جیسے کبوتروں کے پوٹے ہوتے ہیں یہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکیں گے۔۲؎

(فائدہ) حضرت انسؓ نے جنت کی خوشبو زمین پر پائی ہے جب کہ جنت سب آسمانوں سے اوپر ہے۔۳؎

(فائدہ) ان اعمال بد کی وجہ سے جنت کی خوشبو سے محروم رہنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ جنت میں داخل نہیں ہو سکیں گے ہاں جب یہ جہنم میں سزا پا چکیں گے یا اللہ کی رحمت سے ان کی بخشش ہو جائے گی یا یہ ان برے کاموں سے دنیا میں توبہ کرلیں گے اور ان کا گناہ معاف ہو جائے گا تو ان کو جنت کی خوشبو بھی پہنچے گی اور یہ جنت میں بھی جائیں گے۔

(فائدہ) یہ جو جنت کی خوشبو کا مختلف مسافتوں سے پایا جانا احادیث میں وارد ہوا ہے یہ مختلف لوگوں کے اعمال و درجات کے حساب سے ہے یا اللہ تعالیٰ کی منشا پر موقوف ہے وہ جس کو جتنے فاصلہ سے چاہے جنت کی خوشبو پہنچا دے یا جنت کی خوشبو سے پردے ہٹا دے۔

۱؎ مسند احمد ۴ / ۱۵۱ ابدور السافرہ (۱۸۴۳)۔

۲؎ ابوداؤد (۴۲۱۲)، نسائی ۸ / ۱۳۸، شرح السنہ بغوی ۱۲ / ۹۲، اسنادہ جید، ابن حبان (   ) حاکم (   )

۳؎ صفۃ الجنہ ابن کثیر ص ۱۴۴۔

جنت ہمیشہ رہے گی

(آیت نمبر ۱) ارشاد خداوندی ہے

واما الذین سعدوا ففی الجنة خالدین فیها مادامت السموات والارض الاماشاء ربك عطاءً غیر مجذوذ (سورۃ ہود آیت ۱۰۸)

(ترجمہ) اور پس وہ ولوگ جو نیک بخت ہیں وہ جنت میں ہوں گے (اور) وہ اس میں (داخل ہونے کے بعد) ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے جب تک آسمان وزمین قائم ہیں (گو جنت میں جانے سے پہلے کچھ سزا گناہوں کی بھگت چکے ہوں وہ بھی جنت سے کبھی نہ نکلیں گے) ہاں اگر خدا کو ہی (نکالنا) منظور ہو تو دوسری بات ہے (مگر یہ یقینی ہے کہ خدا یہ بات کبھی نہ چاہے گا پس نکلنا بھی کبھی نہ ہوگا بلکہ) وہ غیر منقطع عطیہ ہوگا۔

(آیت نمبر ۲) ارشاد خداوندی ہے

ان ھذا لرزقنا ماله من نفاد (سورۃ ص : ۵۴)

(ترجمہ) بے شک یہ (جنت) ہماری عطاء ہے جس نے کبھی ختم ہی نہیں ہونا۔

(آیت نمبر ۳) ارشاد خداوندی ہے

اکلها دائم وظلها (سورۃ الرعد آیت ۳۵)

(ترجمہ) اس (جنت) کا پھل اور سایہ ہمیشہ رہے گا۔

(آیت نمبر ۴) ارشاد باری تعالیٰ ہے

وماهم منها بمخرجین (سورۃ الحجر آیت ۴۸)

(ترجمہ) اور وہ (جنتی) اس (جنت) سے نکالے نہیں جائیں گے۔

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

من یدخل الجنة ینعم ولا یبؤس ویخلد ولا یموت۔[1]

جو شخص جنت میں داخل ہوگا وہ ہمیشہ نعمتوں میں رہے گا کبھی اکتائے گا نہیں اور ہمیشہ

---

[1] صفۃ الجنۃ ابن کثیر ۹۶ بحوالہ مسند احمد (۲/ ۳۷۰) حادی الارواح واللفظ لہ ۴۲۸ ومثلہ فی مسلم صفۃ الجنۃ حدیث (۲۸۳۶)، اتحاف السادہ (۱۰/ ۵۳۱)

رہے گا کبھی مرے گا نہیں۔

(حدیث) حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

ینادی منادی ان لکم ان تصحوا فلا تسقموا ابدا، وان لکم ان تحیوا فلاتموتوا ابدا، وان لکم ان تشبوا فلاتهرموا ابدا، وان لکم ان تنعموا فلاتباسوا ابدا فذلك قوله عزوجل (ونودوا ان تلکم الجنة اورثتموها بما کنتم تعملون (اعراف ۴۳) ۲۔

(ترجمہ) (جنت میں داخل ہونے کے بعد جنتیوں کو) ایک منادی ندا کرے گا کہ تمہارے لئے خوشخبری ہے کہ تم صحت مند رہو گے کبھی بیمار نہ ہو گے، اور تمہارے لئے یہ بھی خوشخبری ہے کہ تم زندہ رہو گے کبھی نہیں مرو گے، اور تمہارے لئے یہ بھی خوشخبری ہے کہ تم جوان رہو گے کبھی بوڑھے نہیں ہو گے، اور تمہارے لئے یہ بھی خوشخبری ہے کہ تم ناز اور نعمتوں میں رہو گے کبھی دکھ نہ دیکھو گے، اللہ تعالیٰ کا اسی کے متعلق ارشاد ہے کہ ان (جنت والوں) کو پکار کر کہا جائے گا کہ یہ جنت تم کو دی گئی ہے تمہارے اعمال (حسنہ) کے بدلہ میں۔

۲۔ البعث والنشور ۴۸۸ / ۷ ۲۶۵ مسلم ۴ / ۲۱۸۲، مسند احمد ۳ / ۹۵، ترمذی ۳۲۴۶، البدور السافرہ حدیث ۲۱۵۹، ریاض الصالحین ص ۷۷۷ بلفظ، مشکوۃ (۵۶۲۲)، (۵۶۲۳)، کنز العمال (۳۹۴۵۶)، تخریج عراقی (۴ / ۵۲)

جنت کے دربان اور محافظ

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

وسیق الذین اتقوا ربھم الی الجنۃ زمرا حتی اذا جاؤھا وفتحت ابوابھا وقال لھم خزنتھا سلام علیکم طبتم فادخلوھا خالدین (زمر : ۷۳)

(ترجمہ) اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے تھے وہ گروہ گروہ ہو کر جنت کی طرف روانہ کئے جائیں گے یہاں تک کہ جب اس (جنت) کے پاس پہنچیں گے اور اس کے دروازے (پہلے سے) کھلے ہوئے ہوں گے (تاکہ داخل ہونے میں ذرا بھی دیر نہ لگے) اور وہاں کے محافظ (فرشتے) ان سے (بطور اکرام اور ثنا کے) کہیں گے السلام علیکم تم مزہ میں رہو اور اس (جنت) میں ہمیشہ رہنے کے لئے داخل ہو جاؤ۔

(فائدہ) جنت کے تمام محافظ اور دربان فرشتوں کے سردار فرشتہ کا ذکر اس حدیث میں آپ پڑھیں گے جو صرف حضور ﷺ کے اکرام کیلئے خود جنت کا دروازہ کھولے گا۔[1] ایک حدیث مزید اس مضمون کی ذکر کی جاتی ہے جس سے جنت کے دربانوں کا علم حاصل ہوتا ہے۔

جناب صدیق اکبرؓ کو جنت کے سب دربان داخلہ کیلئے پکاریں گے

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص (اپنے مال میں سے) اللہ کے راستہ (جہاد یا ہر نیک موقع) میں جوڑا کر کے (یعنی جو چیز دے اس کا جوڑا کر کے دے جیسے دو اونٹ، دو بکریاں وغیرہ یا کوئی چیز بھی دے اور اس کے ساتھ کوئی اور چیز بھی ملا دے جیسے روپے دے تو ان کے ساتھ کپڑا بھی) دیدے تو اس کو ہر دروازہ سے جنت کے دربان پکاریں گے کہ اے فلاں ادھر سے

---

[1] مسلم ۷۹ کتاب الایمان ب ۸۵، مسند احمد ۳/ ۱۳۶، حادی الارواح ۱۴۸،

داخل ہو۔[1]

(فائدہ) جنت کے سب سے بڑے خازن محافظ، منتظم، نگران، دربان کا نام رضوان فرشتہ ہے اس کا یہ رضوان کا نام رضا سے ماخوذ ہے۔

ادنیٰ جنتی کے ہزار ناظم الامور اور ان کا حسن

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

بیناهو ــ يعني آخر من يدخل الجنة ــ يمضي فيها اذرأى ضوئًا فيخر ساجدا فيقال له مالك؟ فيقول اليس هذا ربي تجلى لي؟ فاذا هو برجل قائم فيقول : لاهذا منزل من منازلك واناقهرمان من قهارمتك ولك مثلي الف قهرمان، ثم يمشي امامه فيدخل ادنى قصوره لايشرف على شيء منها الاانفذ بصره اقصى مملكته، ومملكته مسيرة مائة سنة ـ[2]

(ترجمہ) اخیر میں جنت میں داخل ہونے والا چل رہا ہو گا کہ اچانک وہ ایک قسم کا نور دیکھے گا اور سجدہ میں گر پڑے گا۔ اس سے پوچھا جائے گا تجھے کیا ہوا؟ تو وہ کہے گا کہ کیا یہ میرے رب نے میرے سامنے تجلی نہیں فرمائی؟ تو اچانک اس کے سامنے ایک مرد

---

[1] بخاری ۱۸۹۷، ۲۸۴۱، ۳۲۱۶، ۳۶۶۶، مسلم ۱۰۲۷، مالک ۲/۴۹/۵۴۹، ترمذی ۳۶۷۴، نسائی ۴/۱۶۸، ۱۶۹، تحفۃ الاشراف ۹/۳۳۰، احمد ۴/۴/۲۶۸، البعث والنشور (۲۵۵)، معجم اسماعیلی مخطوط رقم (۱۲۰)، زہد ابن المبارک ۱۳۲۷، شرح السنہ ۱۶۳۵، مصنف عبدالرزاق ۱۱/۱۰۷، سنن الکبری ۹/۱۷۱، طبقات الشافعیہ امام سبکی ۴/۱۲۲۔ ۱۲۳، ۶/ ۳/ ۷۳، ۴۷، تمہید ابن عبدالبر ۷/ ۱۸۳، ۱۸۴، مشیخۃ ابن الجوزی رقم ۱۵، اخبار اصبہان لابی نعیم ۱/ ۲۹۲، صفۃ الجنۃ لابی نعیم رقم ۱۸۸(۲/ ۳۵) واللفظ لہ۔

[2] صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۴۴۱) واسنادہ جید قوی ولہ شاہد من حدیث ابن مسعود اخرجہ الطبرانی فی الکبیر (۹۷۶۳) وبیہقی فی البعث والنشور (۴۷۹) وکتاب السنہ لاحمد بن حنبل (۱۱۳۳)، وابن ابی الدنیا فی صفۃ الجنۃ (۳۱) والحاکم (۴/ ۵۸۹، ۵۹۶)، مجمع الزوائد (۱۰/ ۳۴۳) و الترغیب والترہیب (۴/ ۳۹۱۔ ۳۹۵)، المطالب العالیہ (۴۶۱۱)، ومن طریق ضعیف اخرجہ ابن خزیمۃ فی التوحید صفحہ ۲۳۹،

کھڑا ہو گا وہ عرض کرے گا نہیں (یہ آپ کا رب نہیں بلکہ) یہ محلات میں سے ایک محل ہے اور میں آپ کے خدمتگار نگرانوں میں سے ایک خدمتگار نگران امورِ خدمات ہوں اور آپ کیلئے میرے جیسے ایک ہزار خدمتگار ہیں پھر وہ جنتی اس خدمتگار کے آگے آگے چلے گا اور اپنے ادنی درجہ کے محل میں داخل ہو گا اور وہ جس شے پر نگاہ ڈالے گا (غایت لطافت و حسن کی وجہ سے) اس کی نظر اس کے تمام ملک (جنت) تک پہنچ جائے گی اور اس جنتی کی مملکت سو سال کے سفر کرنے کے برابر ہو گی۔

جنت کا راستہ

جنت کا راستہ ایک ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

وان هذا صراطي مستقيما فاتبعوه ولا تتبعوا السبل فتفرق بكم عن سبيله
(سورۃ انعام: ۱۵۳)

(ترجمہ) یہ دین (اسلام اور اس کے تمام احکام) میرا راستہ ہے جو کہ (بالکل) مستقیم ہے سو اس راہ پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گی۔

(فائدہ) اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اللہ کا دین ایک ہے باقی مذہب اور گمراہی کے راستے بہت ہیں صرف اللہ کے دین اسلام میں نجات ہے دوسرے کسی مذہب میں نہیں،

(حدیث) چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمارے سامنے ایک لکیر کھینچی اور فرمایا یہ اللہ کا راستہ ہے، پھر آپ نے اس لکیر کے دائیں اور بائیں بہت سی لکیریں کھینچیں اور فرمایا یہ بھی راستے ہیں ان میں سے ہر ایک راستہ سے شیطان گمراہ کرتا ہے۔ پھر آپ نے مذکورہ بالا آیت پڑھ کر (اپنی اس مثال کی وضاحت) فرمائی۔[1]

(حدیث) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے سامنے تشریف لائے اور فرمایا

انى رأيت في المنام كأن جبريل عندرأسي وميكا ئيل عندرجلي يقول أحدهما لصاحبه اضرب له مثلا فقال اسمع سمعت اذنك واعقل عقل قلبك انما مثلك ومثل امتك كمثل ملك اتخذ دارا، ثم بنى فيها بيتا ثم جعل مائدة ثم بعث رسولا يدعو الناس الى طعامه فمنهم من

---

[1] ابن حبان موارد الظمآن، نسائی سورۃ الانعام (حدیث ۱۷۴۱)، مجمع الزوائد ۷ / ۲۲ بحوالہ مسند احمد ومسند بزار

أجاب الرسول ومنهم من تركه فالله هوالملك والدار الاسلام والبيت الجنة وأنت يا محمد رسول فمن اجابك دخل الاسلام ومن دخل الاسلام دخل الجنة ومن دخل الجنة اكل مافيها۔ ا ے

(ترجمہ) میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ جبریل علیہ السلام میرے سرہانے کے پاس ہیں اور میکائیل میرے پاؤں کے پاس ان دونوں میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا تم ان (محمد ﷺ) کیلئے مثال بیان کرو تو اس نے (آپ ﷺ سے مخاطب ہو کر) کہا اپنے کانوں کی پوری توجہ سے سنو اور اپنے دل کی توجہ سے غور کرو، آپ کی مثال اور آپ کی امت کی مثال اس بادشاہ کی مثال جیسی ہے جس نے ایک محل بنایا ہو، اس میں کئی کمرے تعمیر کئے ہوں پھر دستر خواں بچھایا ہو، پھر ایک قاصد کو روانہ کیا ہو کہ وہ لوگوں کو کھانے کی طرف دعوت دے، پس ان میں سے کچھ لوگوں نے قبول کیا ہو اور کچھ نے انکار کیا ہو پس بادشاہ تو اللہ ہے اور محل اسلام ہے اور گھر جنت ہے اور اے محمد! آپ رسول (قاصد) ہیں پس جس نے آپ کی دعوت پر لبیک کہی وہ اسلام میں داخل ہو گیا اور جو اسلام میں داخل ہو گیا وہ جنت میں داخل ہو گیا اور جو جنت میں داخل ہو گیا اس نے اس سے کھایا جو کچھ اس میں موجود ہے۔

ا ے سنن ترمذی فی الامثال (حدیث ۲۸۶۰) ورواہ بغیر لفظ البخاری: (۷۲۸۱)، انظر فتح الباری (۱۳/ ۲۵۵)، حادی الارواح ص ۱۰۸، مستدرک حاکم (۴/ ۳۹۳) تفسیر ابن کثیر (۴/ ۱۹۸)، دلائل النبوۃ للبیھقی (۱/ ۳۷۰) تفسیر طبری (۱۱/ ۷۳) درمنثور (۳/ ۳۰۴)، کنز العمال (۲۶۴)۔

جنت اور دوزخ کا مناظرہ

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تحاجت النار والجنة فقالت النار اوثرت بالجبارين والمتكبرين، وقالت الجنة فمالي لايد خلني الا ضعفاء الناس و سقطهم . فقال الله تبارك و تعالىٰ للنار انما انت عذابي اعذب بك من اشاء . وقال للجنة انما انت رحمتي ارحم بك من اشاء ولكل واحدة منكما ملؤها فاما النار فلاتمتلئ حتى يضع الله تبارك و تعالىٰ رجله فيقول قط قط فهنالك تمتلئ وينزوى بعضها الى بعض فلايظلم من خلقه احدا واما الجنة فان الله تعالىٰ ينشئ لها خلقا۔[1]

(ترجمہ) جنت اور دوزخ نے آپس میں جھگڑا کیا تو دوزخ نے کہا مجھے ظالم جابر اور متکبر لوگوں کے ساتھ ترجیح دی گئی ہے (کہ اللہ ان لوگوں کو میرے اندر داخل فرمائیں گے) اور جنت نے کہا میں بھی کم نہیں ہوں میرے اندر بھی کمزور اور دنیا کے اعتبار سے گھٹیا (سمجھے جانے والے) لوگ داخل ہوں گے۔ تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے (فیصلہ کرتے ہوئے) دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے میں تیرے ساتھ جسے چاہوں گا عذاب دوں گا، اور جنت سے فرمایا تو میری رحمت ہے میں تیرے ساتھ جسے چاہوں گا رحمت سے نوازوں گا اور ہاں تم میں سے ہر ایک کیلئے پورا پورا بھراؤ ہے، پس دوزخ کی (قیامت کے دن) یہ حالت ہوگی کہ وہ سیر ہونے کا نام نہ لے گی حتیٰ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس میں اپنا پاؤں مبارک رکھیں گے اور فرمائیں گے بس بس تو وہ اس وقت جاکر کے سیر ہو گی اور اس کا ایک حصہ دوسرے میں سمٹ جائے گا مگر اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم نہیں کریں گے (کہ دوزخ کو بھرنے کیلئے ناحق طور پر لوگوں کو دوزخ میں ڈالدیں) اور جنت کی یہ حالت ہوگی کہ اس (کور جانے) کیلئے ایک نئی مخلوق پیدا کریں گے۔

---

[1] البدور السافرہ ۳۹۹ حدیث ۱۲۹۲، عبدالرزاق ۲۰۸۹۳، بخاری ۸ / ۵۹۵ مع الفتح، مسلم (الجنة ۳۶) احمد ۲ / ۳۱۴، حادی الارواح ۷۷ ۴، النسائی فی الکبری، تحفۃ الاشراف (۸۱ ۷ ۱۳) فی النعوت نحوہ تذکرۃ القرطبی بلفظ ۳۶۰، اتحاف السادۃ (۸ / ۳۳۹)، مشکوۃ (۵۶۹۴) درمنثور (۶ / ۱۰۷)، ابو عوانہ (۱ / ۱۸۷)، معالم التنزیل (۵ / ۱۰)، شرح السنۃ (۱۵ / ۲۶۶)، تفسیر ابن کثیر (۵ / ۵۰، ۷ / ۳۸۲)، الجامع لاحکام القرآن قرطبی (۱۰ / ۴۰۷)

جنت کون سے دنوں میں کھولی جاتی ہے

جنت کے دروازے دو دن کھلتے ہیں

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا
تفتح ابواب الجنة فی کل یوم اثنین و خمیس۔ ۱؎
(ترجمہ) جنت کے دروازے ہر سوموار اور جمعرات میں کھولے جاتے ہیں۔

جنت الفردوس ہر سوموار اور جمعرات کو کھلتی ہے

شمر بن عطیہؒ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے جنت الفردوس کو اپنے دست مبارک سے پیدا کیا اور اس کو وہ ہر جمعرات کو کھولتے اور فرماتے ہیں تو میرے اولیاء (دوستوں) کیلئے اپنی پاکیزگی میں اور بڑھ جا، میرے اولیاء (دوستوں) کیلئے حسن میں اور بڑھ جا۔ ۲؎

حضرت شمر بن عطیہ ہی فرماتے ہیں کہ جنت الفردوس ہر جمعرات اور سوموار کو کھولی جاتی ہے پھر اس شخص کی بخشش کر دی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا، اور اس شخص کی بخشش نہیں ہوتی جس کے درمیان اور اس کے بھائی کے درمیان دشمنی ہو۔ ۳؎

۱؎ ادب مفرد (۴۱۱)، مسلم (۲۵۶۵)، ابوداؤد (۴۹۱۶)، ترمذی (۲۰۲۳)، مالک (۲/ ۹۰۸)، احمد (۲/ ۲۲۸، ۳۸۹، ۴۰۰، ۴۶۵، شرح السنہ (۳۵،۲۳، ۳۵۲۴)، ۱۳/ ۱۰۲۔ ۱۰۳، تاریخ بغداد (۳/ ۳۶۴، ۱۴/ ۳۱۴)، ضعفاء عقیلی (۳/ ۹۲)، بیہقی (۳/ ۳۴۶، ۴/ ۳۱۰)، عبدالرزاق (۲۰۲۲۶)، امالی الشجری (۱/ ۵۷۴)، ترغیب وترہیب (۲/ ۱۲۵، ۳/ ۴۵۸) مشکوۃ، (۲۰۲۹)۔

۲؎ صفۃ الجنۃ ابو نعیم۔

۳؎ صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۲/ ۲۸)

جنت کے دروازے

قرآن پاک میں دروازوں کا ذکر

فرمان خداوندی ہے

(۱)وسیق الذین اتقوا ربھم الی الجنة زمرا حتی اذا جاؤھا وفتحت ابوابھا (سورۃ زمر: ۷۳)

(ترجمہ)اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے تھے وہ گروہ گروہ ہو کر جنت کی طرف (شوق دلا کر جلدی) روانہ کئے جائیں گے یہاں تک کہ جب اس (جنت) کے پاس پہنچیں گے اور اس کے دروازے (پہلے سے کھلے ہوئے پائیں گے تاکہ جنت میں داخل ہونے میں ذرا بھی دیر نہ لگے)۔

(۲)جنٰت عدن مفتحة لھم الابواب(سورۃ ص / ۵۰)

(ترجمہ)ہمیشہ رہنے کے باغات ہیں جن کے دروازے ان (جنتیوں) کیلئے کھلے ہوئے ہوں گے۔

(۳) والملائکة یدخلون علیھم من کل باب(سورۃ رعد، آیت ۲۳)

(ترجمہ)اور فرشتے ان کے پاس ہر (سمت کے) دروازہ سے آتے ہوں گے۔

(فائدہ) قرآن پاک کی مذکورہ تینوں آیات سے صرف جنت کے دروازوں کو ذکر کیا گیا ہے ان کی تعداد نہیں بتلائی گئی تعداد کی وضاحت احادیث میں وارد ہوئی ہے جس کو ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔

آٹھ دروازے

(حدیث) حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا للجنة ثمانیة ابواب، سبع مغلقة وباب مفتوحة للتوبة حتی تطلع الشمس من نحوہ۔[۱]

---

[۱] البدور السافرہ ص ۹۲۴ بحوالہ ابو یعلی، طبرانی، ابن ابی الدنیا، ص الجنة ابن ابی الدنیا ص ۴۷۔ مجمع الزوائد ۱۰/ ۱۹۸۔ صفة الجنة ابو نعیم ۱۶۹ طبرانی کبیر ۱۰/ ۲۵۴، حاکم ۴/ ۲۶۱، اتحاف السادہ (۱۰/ ۵۲۵)، ترغیب وترہیب (۴/ ۸۹) حاوی للفتاوی (۲/ ۱۸۹)، درمنثور (۵/ ۳۴۲)

(ترجمہ) جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ سات بند ہیں ایک توبہ کیلئے کھلا ہوا ہے یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو۔

(حدیث) حضرت عتبہ بن عبد فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا

للجنة ثمانية ابواب ، ولجهنم سبعة ابواب ۔[1]

(ترجمہ) جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور جہنم کے سات

(فائدہ) ان دونوں حدیثوں میں جنت کے آٹھ دروازوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ بعض علماء نے جنت کے آٹھ اور جہنم کے سات دروازوں سے یہ استدلال فرمایا ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے غضب سے وسیع ہے اس لئے جنت کے دروازے جہنم کے دروازوں سے زیادہ ہیں کیونکہ جنت اللہ کی رحمت ہے اور دوزخ اللہ کا عذاب ہے۔

اب ذیل میں اور بہت سی احادیث بیان کی جاتی ہیں جن میں جنت کے آٹھ دروازوں کا بالعموم ذکر پایا جاتا ہے چونکہ ان کے ساتھ ہر دروازے سے متعلق کوئی نہ کوئی خصوصیتِ عمل وغیرہ موجود ہے اس لئے مختلف عنوانات کے تحت ان کو ذکر کیا جارہا ہے۔

جنت کے دروازوں کے نام

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

للجنة ثمانية ابواب باب المصلين وباب الصائمين وباب الصادقين وباب المتصدقين وباب القانتين وباب الذاكرين وباب الصابرين وباب الخاشعين وباب المتوكلين۔[1]

(ترجمہ) جنت کے آٹھ دروازے ہیں (۱) باب المصلین (نمازیوں کا دروازہ) (۲) باب الصائمین (روزہ داروں کا دروازہ) (۳) باب الصادقین (صادقین کا دروازہ) (۴) باب المتصدقین (باہم دوستی رکھنے والوں کا دروازہ) (۵) باب القانتین (عاجزی اور زاری دکھانے والوں کا دروازہ) (۶) باب الذاکرین (یاد خدا کرنے والوں کا دروازہ) (۷) باب الصابرین (صبر کرنے والوں کا دروازہ) (۸) باب الخاشعین (عاجزی کرنے والوں کا

دروازہ)(۹) باب المتوکلین (توکل کرنے والوں کا دروازہ)

(فائدہ) شروع حدیث میں جنت کے آٹھ دروازے بیان کئے گئے ہیں جبکہ ان کی تفصیل میں نو دروازوں کا ذکر ہے یا تو باب القانتین اور باب الخاشعین سے ایک ہی دروازہ مراد ہے اور اس کے نام دو ذکر کئے گئے ہیں یا راوی کو غلطی لگی ہے۔

اے صفۃ الجنۃ ابو نعیم ج ۲ / ۱۶، جہاد ابن مبارک حدیث ۷، طیالسی ۲۰۴۱ دارمی ۲۴۱۶، ابن حبان ۱۶۱۴، طبرانی کبیر ۱۷ / ۱۲۶، سنن بیہقی ۹ / ۱۴۴، البعث ابن ابو داؤد (۶) مسند احمد ۴ / ۱۸۵، ابن سعد (۷ / ۴۳۰)، کنز العمال (۱۴ / ۵۴۶) بحوالہ ابن نجار۔

جنت کے مختلف دروازے

باب ریان

(حدیث) حضرت سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
ان فی الجنة بابا یقال له الریان، یدخل منه الصائمون فید خلون منه فاذا
دخل آخرهم اغلق فلم یدخل منه احد۔[1]

(ترجمہ) جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام ریان ہے۔ اس سے صرف روزہ دار ہی
داخل ہوں گے جب ان میں کا آخری شخص داخل ہو چکے گا تو اس کو بند کر دیا جائے گا پھر
اس سے کوئی داخل نہ ہو سکے گا۔

(فائدہ) روزے تو نماز پڑھنے والے حضرات بھی رکھتے ہیں شاید کہ اس دروازے سے
روزہ داروں کے گذرنے کی تخصیص ان روزہ داروں کیلئے ہو گی جو ہمیشہ روزہ رکھنے
والے ہوں گے یا خوب آداب و تقاضوں کے مطابق فرض روزے رکھتے ہوں گے۔

مختلف اعمال کے دروازوں کے نام

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
من انفق زوجین من ماله فی سبیل الله دعی من ابواب الجنة . وللجنة
ابواب : فمن کان من اهل الصلوة دعی من باب الصلوة، ومن کان اهل
من الصیام دعی من باب الریان، ومن کان من اهل الصدقة دعی من باب
الصدقة ، ومن کان من اهل الجهاد دعی من باب الجهاد . فقال ابوبکر:
یارسول الله ماعلی احدمن ضرورة من ایها دعی فهل یدعی احد منها

---

[1] تذکرة القرطبی (۲ / ۴۵۸)، مسند احمد (۵ / ۳۳۳)، ابن ماجہ (۱۶۴۰) فی الصیام، صفۃ الجنۃ ابن کثیر ص ۲۹، بدور سافرہ (۱۷۲۸)، بخاری (۴ / ۱۱۲۔ فتح الباری)، مسلم (الصیام ۱۱۵۲)، حادی الارواح ص ۸۵، البعث والنشور (۲۵۲)، صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۲۲۷)، مجمع الزوائد (۳ / ۱۸۰)، اتحاف (۱۰ / ۵۳۳)۔

کلھا؟ قال نعم وارجوان تکون منھم ۔۱؎

(ترجمہ) جس آدمی نے اپنے مال میں سے اللہ کے راستہ میں دو چیزیں ملا کر صدقہ کیں اس کو جنت کے سب دروازوں سے داخلہ کیلئے پکارا جائے گا۔ جبکہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں، جو شخص نمازیوں میں سے ہوگا اس کو باب الصلوۃ سے بلایا جائے گا، جو روزہ داروں میں سے ہوگا اس کو باب الریان سے بلایا جائے گا، جو صدقہ کرنے والوں میں سے ہوگا اس کو باب الصدقہ سے بلایا جائے گا، جو مجاہدین میں سے ہوگا اس کو باب الجہاد سے بلایا جائے گا۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! ان میں سے لازماً کسی نہ کسی کو کسی دروازہ سے بلایا جائے گا کوئی ایسا شخص بھی ہوگا جس کو ان سب دروازوں سے بلایا جائے گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ ان میں سے ہیں۔

(نوٹ) دو چیزیں ملا کر صدقہ کرنے کا معنی یہ ہے کہ جو چیز صدقہ میں دیں اس کو جوڑا کر کے دیں اگر دو مختلف چیزیں بھی ملا کر صدقہ میں دیں گے تو یہ بھی اس حدیث کا مصداق ہوگا۔

باب الفرح

بچوں کو خوش رکھنے والے کا دروازہ

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

للجنۃ باب یقال لہ الفرح لایدخل فیہ الا من فرح الصبیان ۲؎

(ترجمہ) جنت کا ایک دروازہ ہے جس کا نام باب الفرح ہے اس سے وہی داخل ہوگا جو بچوں کو خوش رکھے گا۔

۱؎ مسند احمد (۲/۲۶۸)، بخاری (صوم ۴)، صحیح ابن خزیمہ (۲۴۸۰)، البدور السافرہ (۱۷۳۰) تذکرہ القرطبی ص ۴۵۹، صفۃ الجنۃ ابن کثیر ص ۲۹، صفۃ الجنہ ابن ابی الدنیا (۴۳)، حادی الارواح۔ ص ۸۶، البعث والنشور (۱۴۶۔۱۴۷)، احیاء العلوم (۵۶۹ مع الاتحاف)، مسلم (۱۰۲۷) فی الزکاۃ، ترمذی (۳۶۷۴)۔

۲؎ مسند الفردوس دیلمی (۴۹۸۵)، لآلی مصنوعہ ۲/۴۴، البدور السافرہ (۱۷۳۵)۔

باب الضحیٰ

چاشت کی نماز پڑھنے والوں کا دروازہ

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان فی الجنة بابا یقال له باب الضحی فاذاکان یوم القیامة نادی مناد این الذین کا نوایدیمون علی صلوة الضحی؟ هذا بابکم فادخلوه برحمة الله تعالیٰ۔[1]

(ترجمہ) جنت کا ایک دروازہ ہے جس کا نام باب الضحیٰ ہے، جب قیامت کا دن ہوگا ایک منادی ندا کرے گا کہاں ہیں وہ لوگ جو ہمیشہ صلوۃ الضحیٰ پڑھنے کی پابندی کرتے تھے؟ یہ آپ حضرات کا دروازہ ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ساتھ اس سے داخل ہو جاؤ۔

ہر عمل کا ایک دروازہ

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

لکل اهل عمل باب من ابواب الجنة یدعون منه بذلك العمل۔[2]

(ترجمہ) ہر طرح کے عمل کرنے والے کیلئے جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اسی عمل کی وجہ سے ان کو اس سے بلایا جائے گا۔

اکثر عمل والے دروازہ سے جنتی کو پکارا جائے گا

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

اذاکان یوم القیامة دعی الانسان باکثر عمله فاذا کانت الصلوة افضل

1۔ البدور السافرہ (۱۷۳۴)، اتحاف السادۃ (۱۴/۵۷۰)، دیلمی مسند الفردوس (۷۸۸)، تذکرۃ القرطبی (۲/۴۵۶) حوالہ آجری ابو الحسن فی کتاب النصیحۃ، مجمع الزوائد (۲/۲۳۹)، ترغیب (۱/۴۶۷)۔

2۔ مسند احمد ۲/۴۴۹ باسناد حسن، البدور السافرہ (۱۷۳۲)، مجمع الزوائد (۱۰/۳۹۸)، اتحاف السادہ (۴/۱۹۱)، درمنثور (۱/۱۸۰)

دعی بھاو ان کان صیامه افضل دعی به و ان کان الجهاد افضل دعی به .
فقال ابوبکرؓ یا رسول اللہ ! اثم احدیدعی بعملین قال نعم انت۔[1]
(ترجمہ) جب قیامت کا دن ہو گا تو انسان کو اس کے اکثر عمل کے لحاظ سے پکارا جائے گا اگر اس کی نماز اچھی تھی تو اس سے پکارا جائے گا، اگر اس کا روزہ اچھا تھا تو اس سے پکارا جائے گا، اگر اس کا جہاد اچھا تھا تو اس سے پکارا جائے گا۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا وہاں کوئی شخص ایسا بھی ہو گا جس کو دو عملوں کے ساتھ پکارا جائے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں آپ ہوں گے۔

جنت کے دروازوں کی کل تعداد

اہل علم کی ایک جماعت کی تحقیق یہ ہے کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں (۱) باب الصلوۃ (۲) باب الجہاد (۳) باب الصدقہ (۴) باب الریان (۵) باب التوبہ اس کا نام باب محمد اور باب الرحمت بھی ہے (۶) باب الکاظمین الغیظ (۷) باب الراضین (۸) باب الایمن الذی یدخل منه من لاحساب علیه حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے نوادر الاصول میں ان ابواب کا اضافہ کیا ہے (۱) باب الحج (۲) باب الصلہ (۳) باب العمرۃ۔ یہ کل گیارہ دروازے ہو گئے۔
ایک دروازہ باب الضحیٰ ہے، ایک باب امت محمد ہے یہ کل تیرہ ہو گئے
ایک دروازہ باب الفرح ہے اسی طرح سے علامہ قرطبیؒ نے اٹھارہ دروازے گنائے ہیں۔[2]
آپ نے مذکورہ احادیث میں ایک حدیث یہ بھی پڑھی ہے کہ ہر طرح کے نیک عمل کرنے والے کیلئے جنت کا ایک مخصوص دروازہ ہو گا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ چند بڑے اعمال صالحہ کیلئے ان کی عظمت شان کی وجہ سے کچھ دروازے ایسے بھی ہیں جن کی وضاحت تفصیل کے ساتھ احادیث مبارکہ میں بیان نہیں کی گئی۔ یا یہ کہ جو دروازے

۱ـ مسند بزار (   )، البدور السافرہ (۱۷۳۱) وحسنہ، مجمع الزوائد (۱۰/۲۹۸)، درمنثور (۵/۳۴۳)
۲ـ مستفاد من تذکرۃ القرطبی (۲/۷۴۵ تا ۴۵۹)

احادیث میں مذکور ہیں دروازے تو اتنے ہی ہوں مگر دیگر اعمال صالحہ میں سبقت کرنے والوں کو بھی ضمناً انہیں دروازوں سے گذارا جائے اور عظمت شان کیلئے ان ہی اعمال کے ساتھ ان دروازوں کے بھی نام رکھ دیئے جائیں۔ واللہ اعلم۔

دروازوں کا حسن و جمال

ارشاد خداوندی "مفتحة لهم الابواب" کھلے ہوئے ہوں گے جنتیوں کیلئے (جنت کے) دروازے

اس آیت کی تفسیر میں حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ ان کا ظاہر کا حصہ اندر سے اور اندر کا حصہ باہر سے نظر آتا ہوگا۔ جب ان کو کہا جائے گا کہ کھل جاؤ، بند ہو جاؤ، کچھ بولو تو وہ ان باتوں کو سمجھتے ہوں گے اور جنتیوں سے گفتگو کرتے ہوں گے ا۔

(فائدہ) ابن جریر طبریؒ ۲۔ اور حضرت قتادہؒ نے بھی ایسی ہی تفسیر فرمائی ہے۔ ۳۔

ا۔ تفسیر حسن بصری (۲ ۳۹۰)، درمنثور (۵ ۳۱۸) بحوالہ ابن جریر و ابن المنذر [illegible] جریر طبری (۲۳ / ۱۱۲)، ابن فورک ۳ / ۹۶، تفسیر قرطبی (۱۵ / ۲۱۹)، وصف الفردوس [illegible] (۱۸)

۲۔ ابن جریر طبری (تفسیر ۲۳ / ۱۱۲)،

۳۔ حادی الارواح ص ۹۲، ص الجنہ ابو نعیم (۱۷۳)

حضور ﷺ جنت کا کُنڈا کھٹکھٹائیں گے

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جناب سید دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا انا اول من یاخذ بحلقة باب الجنة ولا فخر ۔ا؎

(ترجمہ) جنت کے دروازے کا کنڈا سب سے پہلے میں ہلاؤں گا اور اس میں کوئی فخر اور تکبر کی بات نہیں۔

(فائدہ) شفاعت کی طویل حدیث میں حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا فآخذ بحلقة باب الجنة فاقعقعها۔ ۲؎ میں جنت کے دروازہ کا کنڈا پکڑوں گا اور اس کو کھٹکھٹاؤں گا۔ یہ حدیث اس بات میں بالکل واضح ہے کہ جنت کے دروازے کے کنڈے کا جسم ہے جس کو کھٹکایا جائے گا اور اس میں حرکت پیدا ہوگی۔ ۳؎

جنت کا دروازہ کھٹکھٹانے کا وظیفہ

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جس شخص نے لا اله الا الله الملك الحق المبين روزانہ سو مرتبہ پڑھا وہ محتاجی سے محفوظ رہے گا، قبر کی وحشت سے محفوظ رہے گا، غنا حاصل ہوگا، اور اسی کے ساتھ جنت کا دروازہ کھٹکھٹائے گا۔ ۴؎

۱؎ ترمذی نحوہ (۳۶۱۶) فی المناقب، حادی الارواح ص ۹۲، صفۃ الجنہ ابو نعیم (۱۸۲)، احمد (۳/ ۲۴۷)، سنن دارمی (۱/ ۲۷)، زہد ابن المبارک (۲/ ۱۱۲)، کنز العمال (۲۶۳۴)، (۳۱۹۶۵)، اتحاف السادہ (۱۰/ ۴۹۷)

۲؎ ترمذی (۳۱۴۸) فی التفسیر وقال حدیث حسن صحیح۔ حادی الارواح ص ۹۲، صفۃ الجنہ ابو نعیم (۱۸۳)،

۳؎ حادی الارواح ص ۹۲

۴؎ تاریخ بغداد (۱۲/ ۳۸۵)، حادی الارواح ص ۹۳، صفۃ الجنہ ابو نعیم (۱۸۵)، حلیۃ الاولیاء (۸/ ۲۸۰)، الاربعین فی شیوخ الصوفیہ لابی سعد المالینی مخطوط (ورق ۹)، علل متناہیہ (۲/ ۳۵۳)، میزان الاعتدال (۳/ ۳۵۳) فی ترجمۃ الفضل بن غانم، داعی الفلاح باذکار المساء والصباح للسیوطی (مخطوط ورق ۵۳) بحوالہ رواۃ عن مالک خطیب بغدادی و کتاب الدعوات للمستغفری، کتاب العلل دار قطنی مخطوط (سوال نمبر ۳۰۸)

جنت میں داخلہ کے وقت باب امت پر رش

(حدیث) سیدنا ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آقائے دوعالم سرور کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا

باب امتی الذی یدخلون منه الجنة عرضه مسیرة الراکب المجود ثلاثا، ثم انهم لیضغطون علیه حتی تکاد مناکبهم تزول۔[1]

(ترجمہ) میری امت کا وہ دروازہ جس سے وہ جنت میں داخل ہوں گے اس کی چوڑائی تیز ترین سوار کے تین رات دن کے مسلسل سفر کے برابر ہے، پھر ان لوگوں کی اس دروازہ پر (رش کی وجہ سے) ایسا ہجوم ہوگا قریب ہوگا کہ ان کے کندھے اتر جائیں۔

(فائدہ) باب امت کا ایک نام باب الرحمت بھی ہے اور اس امت سے مراد حضور ﷺ کی وہ امت ہے جنہوں نے آپ کو تسلیم کیا اور آپ کی اتباع کی۔[2]

ایک حدیث میں یہ بھی وارد ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ جناب نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں

اتانی جبریل فاخذ بیدی فارانی باب الجنة الذی تدخل منه امتی ۔[3]

(ترجمہ) میرے پاس حضرت جبریل تشریف لے آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس سے میری امت داخل ہوگی۔

---

[1] ترمذی (۲۵۴۸)، کنز العمال (۳۹۳۱۱)، البدور السافرہ (۱۷۵۹)، البعث والنشور (۲۵۹)، میزان الاعتدال (۱/ ۶۲۸ فی ترجمۃ خالد بن ابی بکر وقال الذہبی حدیث منکر)، جامع الصغیر (۳۱۱۲)، مسند ابو یعلی، حادی الارواح ص ۹۰، ۹۳، صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۱۷۹)، صفۃ الجنۃ ابن کثیر ص ۳۲، اتحاف السادہ (۱۴/ ۵۷۳)، کنز العمال (۳۹۳۱۱)۔

[2] فیض القدیر شرح الجامع الصغیر (۳/ ۱۹۲)

[3] سنن ابو داؤد (۴۶۵۲) فی السنہ، حادی الاروح ص ۹۳، اتحاف السادۃ (۱۰/ ۵۲۵)، مشکوۃ (۶۰۲۴)، کنز العمال (۳۲۵۵۱)

جنت کے دروازوں کی چوڑائی

سات لاکھ آدمی بیک وقت داخل ہو سکیں گے

(حدیث) حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

لیدخلن الجنة من امتی سبعون الفاً، او سبعمائة الف —— شك فی احدی العددین متماسکین، اخذ بعضهم بیدبعض، لا یدخل اولهم حتی یدخل آخرهم، وجوههم علی صورة القمر لیلة البدر۔[1]

(ترجمہ) میری امت میں سے ستر ہزار یا سات لاکھ ان دونوں عددوں میں سے ایک میں راوی کو شک ہے۔ ایک دوسرے کو تھام تھام کر جنت میں داخل ہوں گے انہوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ سے پکڑ رکھا ہو گا۔ ان میں کا پہلا شخص اس وقت تک جنت میں داخل نہ ہو گا جب تک کہ ان میں کا آخری شخص داخل نہ ہو گا۔ ان کے چہرے چودھویں کے چاند جیسے ہوں گے۔

(فائدہ) اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ستر ہزار یا سات لاکھ جنتی ایک ساتھ جنت کے دروازہ سے داخل ہوں گے اسی سے جنت کے دروازہ کی وسعت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ایک دروازہ سے بیک وقت تقریباً سات لاکھ آدمیوں کے گذرنے کی وسعت ہے۔

---

[1] بخاری شریف (۱۱ / ۴۱۶۔ فتح الباری)، ابو عوانہ (۱ / ۱۴۱)، مسلم (الایمان ۳۷۳)، بدور سافرہ (۱۷۶۴)، ترغیب و ترہیب (۴ / ۴۹۹)، مسند احمد (۵ / ۱۸۱)، طبرانی کبیر (۶ / ۱۷۵)، مجمع الزوائد (۱۰ / ۴۰۷)، فتح الباری (۱۱ / ۴۰۶، ۴۱۶)، کنز العمال (۳۴۵۱۶)، (۳۸۹۷۳)، (۳۴۰۱۹)، تفسیر ابن کثیر (۲ / ۷۹، ۸۱۔ ۷ / [illegible])، تہذیب تاریخ دمشق (۴ / ۱۹۱)،

ہر دروازے کے دو پٹوں کے درمیان چالیس سال چلنے کی مسافت

(حدیث) حضرت حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

للجنة ثمانية ابواب، بين كل مصراعين من ابوابها مسيرة اربعين سنة ۔[1]

(ترجمہ) جنت کے آٹھ دروازے ہیں اس کے ہر دروازے کے دو پٹوں کے درمیان چالیس سال (تک سفر کرنے) کا فاصلہ ہے۔

(حدیث) حضرت معاویہ بن حیدہؓ سے روایت ہے کہ جناب سید دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا

مابين مصراعين من مصاريع الجنة اربعين عاماً ولياتين عليه يوم وانه لكظيظ ۔[2]

(ترجمہ) جنت کے (دروازوں کے) پٹوں میں سے دو پٹوں کے درمیان چالیس سال (چلنے) کا فاصلہ ہے، اس پر ایک دن ایسا بھی آنے والا ہے کہ اس پر خوب رش پڑے گا۔

۱؎ زوائد زہد ابن المبارک للمروزی (۱/۵۳۵)، بدور سافرہ (۱۷۶۵)، وصف الفردوس (۱۷)، مجمع الزوائد (۱۰/۱۹۸)، مطالب عالیہ (۳۲۴۰)، کنز العمال (۱۰۱۹۲)، امالی الشجری (۲/۱۱۱)، اتحاف السادہ (۸/۵۲۶)۔

۲؎ مسند احمد (۵/۳) بدور سافرہ (۱۷۶۲)، حادی الارواح ص ۸۹، مجمع الزوائد (۱۰/۳۹۷)، صفۃ الجنہ ابن کثیر ص ۳۲) صفۃ الجنہ ابو نعیم (۱۷۸)، حلیۃ الاولیاء (۶/۲۰۵)، منتخب عبد بن حمید (۴۱۱)، البعث والنشور (   )، موارد الظمآن (۲۶۱۸)، البعث ابن داؤد (۶۱)، کامل ابن عدی (۲/۵۰۰)، درمنثور ۵/۳۴۳، اتحاف السادہ (۱۰/۵۲۷)۔

دو دروازوں کا درمیانی فاصلہ

(حدیث) حضرت لقیط بن عامرؓ وفد کی شکل میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! جنت اور جہنم کیا ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا

لعمر الهك: ان للنار سبعة ابواب مامنهن بابان الايسير الراكب بينهما سبعين عاما وان للجنة ثمانية ابواب مامنهن بابان الايسير الراكب بينهما سبعين عاما ۔[1]

(ترجمہ) تیرے معبود کی قسم! دوزخ کے سات دروازے ہیں ان میں سے ہر دو دروازوں کے درمیان سوار آدمی ستر سال تک چل سکتا ہے اور جنت کے آٹھ دروازے ہیں ان میں سے ہر دو دروازوں کے درمیان سوار آدمی ستر سال تک چل سکتا ہے۔

(فائدہ) یاد رہے کہ یہ ایک دروازہ کے درمیانی دو پٹوں کا فاصلہ نہیں بلکہ اوپر نیچے کے دو دروازوں کے درمیان کا فاصلہ بتانا مقصود ہے مذکورہ بالا عنوان سے بھی یہی بات سمجھیں۔

---

[1] معجم طبرانی کبیر (۱۹ / ۲۱۳)(۴۷۷)، عبداللہ فی زیادات مسند احمد ۴ / ۱۳ ـ ۱۴، مجمع الزوائد (۱۰ / ۳۴۰) وقال احد طریقی عبداللہ: اسنادہ متصل ورجالہ ثقات (حادی الارواح ص ۹۵)

جنت کے دروازے اوپر نیچے کو ہیں

جس طرح سے جنت کے درجات ایک دوسرے کے اوپر ہیں ان کے دروازے بھی اسی طرح سے ہیں چنانچہ اوپر کی جنت کا دروازہ بھی نچلی جنت سے اوپر ہے، اور جیسے ہی کوئی جنت اونچی ہو گی اتنی ہی زیادہ وسیع ہو گی اور سب سے اوپر والی سب سے زیادہ وسیع ہو گی اور جنت کے دروازوں کی وسعت جنت کی وسعت کے اعتبار سے ہو گی شاید کہ اسی وجہ سے جنت کے دروازوں کے ہر دو پٹوں کے درمیانی فاصلے کے بیان میں اختلاف واقع ہوا ہے کیونکہ بعض دروازے بعض کے اوپر ہیں [1]

---

[1] مستفاد من حادی الارواح ص ۹۳

ہر مؤمن کی جنت کے چار دروازے ہوں گے

حضرت فزاری فرماتے ہیں کہ ہر مؤمن کیلئے (اس کی) جنت کے چار دروازے ہوں گے ایک دروازہ سے اس کی زیارت کیلئے فرشتے حاضر ہوا کریں گے۔ ایک دروازہ سے اس کی حور عین بیویاں داخل ہوں گی، ایک دروازہ اس کے اور دوزخیوں کے درمیان بند رہے گا جب وہ چاہے گا اس کو کھول کر ان کی طرف دیکھ لے گا تاکہ اس کیلئے (جنت کی) نعمت کی قدر میں اضافہ ہو۔ ایک دروازہ اس کے اور دار السلام کے درمیان حائل ہوگا یہ جب چاہے گا اس سے اپنے رب کے حضور حاضر ہو سکے گا۔[1]

مؤمنین کو دوزخ کا مشاہدہ کرانے کی وجہ

اللہ کی مؤمنین کو دوزخ کے دکھلانے کی کیا حکمت ہو سکتی ہے اس کے مختلف جواب دئے گئے ہیں (۱) تاکہ وہ جنت کی قدر کو اور اس خطرناک عذاب کو جو ان سے دفع کیا گیا کو پہچانیں کیونکہ نعمت کی تعظیم دانشمندی کے لحاظ سے واجب ہے (۲) یہ بھی وجہ بتائی گئی ہے کہ دوزخ نے اپنے پروردگار سے شکایت کی تھی کہ یارب! میں نے تو آپ کی نافرمانی کبھی نہیں کی پھر آپ نے مجھے جبارین اور متکبرین (کافروں وغیرہ) کا مسکن کیوں بنادیا؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں سب سے پہلے تمہیں انبیاء اور صلحاء کی زیارت کراؤں گا (اور تو ان کو پل صراط سے گذرتے وقت دیکھ لے گی) (۳) ایک جواب یہ بھی دیا گیا ہے کہ تاکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نار نمرود سے جو نجات عطاء فرمائی اس (کی آگ کی طرح) کا مؤمنین اپنی آنکھوں سے معائنہ کرلیں۔ (۴) ایک جواب یہ بھی دیا گیا ہے کہ تاکہ کفار مؤمنوں کی آن بان بھی دیکھ لیں کہ ان کے جوہر اصلی (ایمان اور اعمال صالحہ) کی وجہ سے نہ تو ان میں آگ کوئی اثر پیدا کررہی ہے اور نہ ان کو خراب کررہی ہے۔ (۵) ایک جواب یہ بھی دیا گیا ہے کہ تاکہ مؤمنین اللہ تعالیٰ

۱۔ حادی الارواح ص ۹۲ بحوالہ ابو الشیخ ولکن لم اجدہ فی کتاب العظمۃ لہ۔ صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۱۷۴)۔

کے کمال قدرت کا مشاہدہ کر سکیں (کہ آگ میں سے گذرنے کے باوجود وہ ان پر اپنا کوئی اثر نہیں کر سکی) اور ایک گروہ دوزخ میں آہ و فریاد کر رہا ہے اور ایک گروہ سے خود آگ فریاد کر رہی ہے (کہ یہ اہل اللہ مجھ سے فوراً نکل جائیں ایسا نہ ہو کہ میری طاقت عذاب و تکلیف کم یا ختم ہو جائے)۱۔

۱۔ کنز المدفون ص ۳

جنت کے دروازہ کی ایک عبارت

قرضہ دینے والے کا ثواب صدقہ دینے والے سے زیادہ ہے

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ آقائے دو عالم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

رأیت لیلة اسری بی علی باب الجنة مکتوب: الصدقة بعشرامثالها والقرض بثمانیة عشر فقلت لجبریل مابال القرض اکثر من الصدقة؟ قال لان السائل یسال وعنده والمستقرض لایستقرض الامن حاجة۔[1]

(ترجمہ) جس رات مجھے معراج کرائی گئی میں نے جنت کے دروازہ پر یہ لکھا ہوا دیکھا "صدقہ کا ثواب دس گنا ہے اور قرض کا اٹھارہ گنا"۔ میں نے جبریل سے پوچھا قرض میں ایسی کونسی بات ہے کہ وہ ثواب کے اعتبار سے صدقہ کرنے سے بڑھا ہوا ہے؟ فرمایا کیونکہ مانگنے والا مانگتا ہے جب کہ اس کے پاس کچھ موجود ہوتا ہے جبکہ قرض خواہ قرضہ نہیں مانگتا مگر ضرورت کے وقت۔

(حدیث) حضرت ابو امامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

دخل رجل الجنة فرأی مکتوبا علی بابها الصدقة بعشر أمثالها والقرض بثمانیة عشر[2]

(ترجمہ) ایک شخص جنت میں داخل ہوا تو اس نے جنت کے دروازہ پر یہ لکھا ہوا دیکھا۔ "صدقہ کا اجر دس گناہ ہے اور قرضہ دینے کا اٹھارہ گنا

---

[1] تذکرة القرطبی (۲/۴۵۹)، ابن ماجہ (   )، بیہقی (   )، المتجر الرابح (   )، اتحاف السادة (۵/۵۰۱) تلخیص الحبیر (۳/۱۲۶)، کنز العمال (۴ ـ ۱۵۳)، ترغیب و ترہیب (۲/۴۱)۔

[2] المتجر الرابح ص ۲۴۱ بحوالہ طبرانی، تذکرة القرطبی ص ۴۵۹ بحوالہ مسند طیالسی (   )، طبرانی (۸/۲۹۷)، مجمع الزوائد (۴/۱۲۶)

(فائدہ) یہ جنت میں داخل ہونے والے شخص خود حضور ﷺ ہی ہیں جیسا کہ اوپر کی حدیث اس کی تائید کر رہی ہے۔

(فائدہ) جو شخص صدقہ خیرات اور زکوٰۃ کثرت سے نکالے گا اور ضرورت مندوں کو قرضہ مہیا کرے گا وہ انشاء اللہ جنت کے "باب الصدقہ" سے جنت میں داخل ہوگا۔

جنت کی چابی

جنت کی چابی کلمہ طیبہ ہے

(حدیث) حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا

مفاتیح الجنة شهادة ان لا اله الا الله ا ؎

(ترجمہ) جنت کی چابی لا الہ الا اللہ کی شہادت دینا ہے۔

چابی کے دندانے

حضرت وہب بن منبہ سے سعید بن رمانہ نے پوچھا کیا لا الہ الا اللہ جنت کی چابی نہیں ہے؟ انہوں نے فرمایا کیوں نہیں لیکن ہر چابی کے دندانے ہوتے ہیں (کلمہ طیبہ کے دندانے عقائد اور اعمال صالحہ ہیں) جو شخص جنت کے دروازہ پر چابی (کلمہ) کے دندانے (اعمال صالحہ) کے ساتھ آیا تو اس کیلئے جنت کا دروازہ کھولدیا جائے گا اور جو شخص دروازہ پر چابی کو دندانوں کے ساتھ نہ لایا اس کیلئے دروازہ نہیں کھلے گا ۲ ؎

جہاد کی تلواریں جنت کی چابیاں ہیں

حضرت یزید بن شجرہؓ فرماتے ہیں (جہاد کی) تلواریں جنت کی چابیاں ہیں۔ ۳ ؎

ا ؎ صفۃ الجنہ ابو نعیم (۲ / ۳۸)، مسند احمد ۵ / ۲۴۲، نہایہ ابن کثیر ۲ / ۳۶۷، زوائد بزار (۲)، مجمع الزوائد (۱ / ۱۶ـ ۱۰ / ۸۲) کلمۃ الاخلاص (ص ۱۴) لابن رجب، الترغیب الی فضائل الاعمال لابن شاہین مخطوط (ق ع)، ابن السکن وطبری کمافی الاصابہ (۲ / ۴۴۵)، کامل ابن عدی (۲ / ۲۱۴۲)، مشکوۃ (۴۰) کنز العمال (۱۸۲۵)، درمنثور (۵ / ۳۴۳)، بدایہ والنہایہ (۵ / ۱۰۱)

۲ ؎ صفۃ الجنہ ابو نعیم (۲ / ۳۹)، حلیہ ۴ / ۶۶، بخاری معلقا (۳ / ۱۰۹)، تاریخ کبیر (۱ / ۱ / ۹۵) تغلیق التعلیق (۲ / ۴۵۳ـ ۴۵۴)، کشف الخفاء (۲ / ۲۱۵) البدور السافرہ (۱۷۵۵)

۳ ؎ صفۃ الجنہ ابو نعیم (۲ / ۴۰)، حادی الارواح، ابو الشیخ ابن حبان۔

نماز جنت کی چابی ہے

(حدیث) حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

مفتاح الصلوۃ الوضوء ومفتاح الجنۃ الصلوۃ ۔۱؎

(ترجمہ) نماز کی چابی وضو ہے اور جنت کی چابی نماز ہے۔

لاحول ولاقوۃ جنت کا دروازہ (چابی) ہے

(حدیث) حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

الا ادلک علی باب من ابواب الجنۃ؟ قلت بلی قال لاحول ولاقوۃ الا باللہ ۔۲؎

(ترجمہ) کیا میں تمہیں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ (عمل، چابی) کے متعلق نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں ۔ فرمایا **لاحول ولا قوۃ الا باللہ** (جنت کا دروازہ ہے)

حکایت

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا حضرت ملک الموت علیہ السلام ایک شخص (کی روح نکالنے) کیلئے آئے اور اس کے اعضاء میں سے ہر عضو میں تلاش کیا تو ان میں کہیں نیکی نہ پائی پھر اس کا دل چیر کر دیکھا تو اس میں بھی کوئی نیکی نہ ملی پھر اس کا جبڑا کھول کر دیکھا تو اس کی زبان کے ایک کنارہ کے ساتھ یہ کلمہ چپکا ہوا تھا وہ **لا الہ الا اللہ** پڑھ رہا تھا۔ تو اس فرشتے نے کہا تیرے لئے جنت واجب ہو گئی کیونکہ تو نے کلمہ اخلاص (یعنی کلمہ طیبہ کلمہ توحید) پڑھ لیا ہے۔۳؎

۱؎ تذکرۃ القرطبی (۲/۵۲۱) بحوالہ ابوداؤد طیالسی، مسند احمد (۳/۳۴۰)، ترمذی (۴)، طبرانی صغیر (۱/۲۱۴)، البدور السافرہ (۱۷۵۴)، بیہقی (۲/۱۸۰، ۳۸۰)

۲؎ مسند احمد (۳/۴۲۲، ۵/۲۲۸، ۲۴۲، ۲۴۴)، ترمذی ۳۵۷۶، حاکم (۴/۲۹۰)

۳؎ تذکرۃ القرطبی (۲/۵۲۲) بحوالہ طبرانی، تاریخ بغداد (۹/۱۲۵)، اتحاف السادۃ (۱۰/۲۷۵)، کنز العمال (۱۷۷۰)۔

والد جنت کادرمیانہ دروازہ ہے

(حدیث) حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ یہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا۔ **الوالد اوسط ابواب الجنة۔** ١ے والد جنت کادرمیانہ دروازہ ہے۔ (یعنی والد کو دنیا میں خوش کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا)

ایک دروازہ پر لکھی ہوئی عبارت

(حدیث) حضرت انسؓ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔

رأیت لیلة اسری بی علی باب الجنة مکتوبا : الصدقة بعشرة امثالها والقرض بثمانیة عشر . فقلت لجبریل مابال القرض افضل من الصدقة ؟ قال لان السائل یسال وعنده شیء والمستقرض لا یستقرض الامن حاجة ٢ے

(ترجمہ) جس رات مجھے معراج کرائی گئی میں نے جنت کے دروازہ پر یہ لکھا ہوا دیکھا۔ صدقہ کا ثواب دس گنا ہے اور قرضہ دینے کا اٹھارہ گنا۔ میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا قرضہ دینا صدقہ کرنے سے افضل کیوں ہے؟ انہوں نے عرض کیا کیونکہ سائل جب مانگتا ہے تو عام طور پر اس کے پاس کچھ موجود ہوتا ہے جبکہ قرضہ مانگنے والا قرضہ ضرورت ہی کے وقت طلب کرتا ہے۔

مساکین اور فقراء سے محبت

(حدیث) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

مفتاح الجنة حب المساکین والفقراء۔ ٣ے

١ے البدور السافرہ (١٧٥٦)، احمد (٦ / ٤٤٥، ٤٤٨، ٤٥١)، ترمذی (١٩٠٠)، ابن ماجہ (٣٦٦٣)، مشکل الآثار (٢ / ١٥٨)، ابن ابی شیبہ (٨ / ٣٥٢)، شرح السنہ (١٣ / ١٠)، کنز العمال (٤٥٤٨٩)، در منثور (٤ / ١٧٣)، ترغیب وترہیب (٣ / ٣١٦)، مسند حمیدی (٣٩٥)

٢ے ابن ماجہ (٢٤٣١)، کنز العمال (٤٧ ١٥٣)، البدور السافرہ (١٧٥٧)، اتحاف السادہ (٥ / ٥٠١)، ترغیب وترہیب (٢ / ٤١)، در منثور (٤ / ١٥٣) حلیہ ابو نعیم (٨ / ٣٣٣)، کامل ابن عدی (٣ / ٨٨٣)

٣ے اتحاف السادة المتقین (٩ / ٢٨٣)

مساکین اور فقراء سے محبت کرنا جنت کی چابی ہے۔
(فائدہ) مسکین وہ ہے جس کی ملکیت میں کچھ نہ ہو اور فقیر وہ ہے جس کے پاس نصابِ زکوٰۃ سے کم مال ہو۔

جنت کے دروازوں سے گذرنے کے مستحق بنانے والے اعمال

ایمان کا انعام

(حدیث) حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

من مات یؤمن باللہ والیوم الآخرقیل له ادخل الجنة من ای ابواب الجنة الثمانية شئت۔ [1]

(ترجمہ) جو شخص اس حالت میں فوت ہوا کہ وہ اللہ تعالیٰ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا تھا اسے کہا جائے گا جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے چاہے جنت میں داخل ہو جا۔

جنت کے آٹھواں دروازے کھل گئے

(حدیث) حضرت جریر (بن عبداللہ بجلیؓ) سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

من مات لایشرك باللہ شیئالم یتند بدم حرام دخل الجنة من ای ابواب الجنة شاء۔ [2]

(ترجمہ) جو آدمی فوت ہوا اس حالت میں کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا تھا (اور) قتل ناحق نہ کیا تھا تو جنت کے دروازوں میں سے جس دروازہ سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے گا۔

صحیح عقائد رکھنے والا مسلمان جنت کے جس دروازہ سے چاہے داخل ہو سکے گا

(حدیث) حضرت عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

من قال اشهدان لا اله الا اللہ وحده لاشریك له وان محمدا عبده و رسوله

---

[1] صفۃ الجنۃ ابو نعیم ج ۲ صفہ ۹، بدور السافرہ ص ۴۹۳، مسند احمد ۱/۶، طیالسی ۱/۲۰، مجمع الزوائد (۱/۳۲، ۴۹)، کنز العمال (۳۴۵)

[2] بدور السافرہ ص ۴۹۵ بحوالہ طبرانی اوسط۔ طبرانی کبیر ۲/۳۵۰۔

وان عیسی عبداللہ ورسولہ وابن امتہ و کلمتہ القاھا الی مریم وروح منہ وان الجنۃ حق والنار حق . ادخلہ اللہ تعالیٰ من ای ابواب الجنۃ الثمانیۃ شاء۔ا؎

(ترجمہ) جس آدمی نے یہ کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور حضرت عیسیٰ (علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام) اللہ کے بندے اور اس کے رسول اور اس کی بندی کے بیٹے ہیں اور اس کا کلمہ (پیدائش) ہے حضرت مریم (علیہا السلام) کی طرف جس کو (بواسطہ حضرت جبریل علیہ السلام) پہنچایا اور اللہ کی طرف سے ایک جان (دار چیز) ہیں۔ جنت (بھی) حق ہے اور دوزخ (بھی) حق ہے۔ آٹھ دروازوں میں سے جس سے چاہے گا اسے اللہ تعالیٰ داخل فرمائیں گے۔

اچھی طرح سے وضو کرنے والا

(حدیث) حضرت عمر بن خطابؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا **مامنکم من احد یتوضأ فیبلغ اوفیسبغ الوضوء ثم یقول "اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریك لہ واشھدان محمداعبدہ ورسولہ" الافتحت لہ ابواب الجنۃ الثمانیۃ یدخل من ایھا شاء۔۲؎**

(ترجمہ) تم میں سے جس نے وضو کیا (اور اعضائے وضو تک) پانی کو اچھی طرح سے

ا؎ بدور السافرہ ص ۴۹۳ بحوالہ بخاری مسلم (کتاب الایمان ۴۶)، ترمذی (۳۴۷۳)، کنز العمال (۳۷۲۴)، (۳۸۹۸)، ابوعوانہ (۱/۶)، زہد ابن المبارک (۵۸)، تاریخ بغداد (۷/۹۲)، کامل ابن عدی (۳/۹۳۰)

۲؎ حادی الارواح ص ۸۶، مسلم کتاب الطہارۃ ۲۳۴۔ ترمذی ۵۵۔ ابو نعیم ۲/۷، مسند احمد ۴/۱۴۵، ابن ابی شیبہ ۱/۳، مسند ابو عوانہ ۱/۲۲۴، ابوداؤد ۱۶۹، نسائی ۱/۹۲، ابن ماجہ ۴۷۰، بیہقی ۱/۷۸، عبدالرزاق ۱/۴۵، صحیح ابن حبان ۲/۲۷۵، ابویعلی ۱/۱۶۲، دارمی ۱/۱۴۷، بدور السافرہ ص ۴۹۲، صفۃ الجنۃ ابن کثیر ۲۸، تذکرۃ القرطبی ۴۵۷، بعث و نشور بیہقی ص ۱۴۸، اتحاف السادۃ المتقین (۲/۳۶۷)،

پہنچایا (وضو سے فراغت پر کہا "اشهد ان لا اله الا الله وحده لاشريك له و اشهد ان محمدا عبده و رسوله" (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں حضرت محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں) تو اس کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھولدئے جاتے ہیں ان میں کے جس سے چاہے گا داخل ہو جائے گا۔

تین قسم کے مقتولین کا انجام

(حدیث) حضرت عقبہ بن عبد سلمیؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

القتلى ثلاثة رجال رجل مؤمن جاهد بنفسه وماله في سبيل الله حتى لقى العدو وقاتلهم حتى يقتل ذاك الشهيد الممتحن في خيمة الله تحت عرشه لايفضله النبيون الابدرجة النبوة . ورجل مؤمن فرق على نفسه من الذنوب والخطايا جاهد بنفسه وماله حتى لقى العدو فقاتلهم حتى يقتل تلك تحت مصمصة ذنوبه و خطاياه وان السيف محاء للخطايا وادخل من اى ابواب الجنة شاء فان لها ثمانية ابواب ولجهنم سبعة ابواب وبعضها افضل من بعض ورجل منافق جاهد في سبيل الله بنفسه وماله حتى اذالقى العدو قاتل حتى يقتل فذلك في النار ان السيف لايمحو النفاق ۔[1]

(ترجمہ) مقتول تین قسم کے ہیں (۱) وہ آدمی جس نے اپنی جان اور اپنے مال کے ساتھ خدا کی راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ دشمنان (خداوندی) سے مڈبھیڑ ہو گئی اور ان سے جہاد کیا حتی کہ شہید کر دیا گیا، یہ امتحان لیا ہوا شہید ہے جو خیمہ میں اللہ کے عرش کے نیچے ہو گا، اس سے انبیاء کرام درجہ نبوت کے علاوہ فضیلت نہ رکھتے ہوں گے (لیکن

---

[1] البعث والنشور ۷ نہ ؛، البدور السافرہ ۳۱۵ ۷ ا، طیالسی ۷ ۱۲۶، بیہقی ۹ / ۱۶۴، کتاب الجہاد ابن مبارک ص ۲۲ ۔ ابن حبان (۷ / ۸۵ الاحسان)، احمد ۴ / ۱۸۵، دارمی ۲ / ۲۰۶، طبرانی کبیر (۱۷/ ۱۲۶)، ترغیب (۲ / ۳۱۶)، در منثور (۳ / ۱۹۰)

درجہ شہادت کو جتنا بھی اعلیٰ تسلیم کر لیا جائے مگر درجہ نبوت شہادت کے اس درجہ سے بے مثال گنا اعلیٰ و افضل ہے)۔(۲) اور ایک وہ آدمی ہے جس نے اپنے نفس سے گناہوں اور خطاؤں کو دور ہٹایا اور اپنے نفس اور مال کے ساتھ جہاد کیا حتیٰ کہ جب وہ دشمنان خداوندی کے بالمقابل ہوا اور ان سے جنگ کی یہاں تک شہید ہو گیا، یہ اپنے گناہ اور خطاؤں کی طہارت کے تحت ہو گا۔ اور یہ تلوار خطاؤں کو مٹانے والی ہے اور داخل کیا جائے گا جنت کے جس دروازہ سے چاہے گا۔ کیونکہ اس کے آٹھ دروازے ہیں اور جہنم کے سات دروازے ہیں بعض بعض سے افضل ہیں (۳) اور ایک آدمی منافق ہے جس نے اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال سے جہاد کیا جب دشمن سے ٹکر ہوئی اس سے جنگ کی یہاں تک کہ قتل کر دیا گیا پس یہ دوزخ میں جائے گا کیونکہ (جو تلوار اس کی گردن پر چلی ہے اس کے) نفاق کو نہیں مٹا سکتی۔

جنت کے آٹھوں دروازے کھولنے والے اعمال

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت ابو سعیدؓ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

مامن عبد يصلى الصلوات الخمس ويصوم رمضان ويخرج الزكاة ويجتنب الكبائر السبع الا فتحت له ابواب الجنة الثمانية يوم القيامة۔[1]

(ترجمہ) جو آدمی پانچوں نمازیں ادا کرتا ہے، رمضان المبارک کے روزے رکھتا ہے، زکوٰۃ نکالتا ہے سات بڑے گناہوں سے بچتا ہے تو اس کے لئے روز قیامت جنت کے آٹھوں دروازے کھول دئے جائیں گے۔

(فائدہ) سات بڑے گناہوں کی تفصیل حضرت ابو سعید خدریؓ کی دوسری روایت میں اس طرح سے ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

الكبائر السبع : الاشراك بالله وقتل النفس التى حرم الله الا بالحق ، وقذف

---

[1] بدور سافرہ ۱۷۴۰، نسائی ۵ / ۸، تاریخ کبیر بخاری ۴ / ۳۱۶، ابن جریر ۵ / ۲۵، ابن حبان (۳ / ۱۲۳ ۔ الاحسان) ترغیب (۱ / ۵۱۵)، درمنثور (۲ / ۱۴۵، ۵ / ۳۴۳)، ابن جریر طبری (۵ / ۲۵)، تفسیر ابن کثیر (۲ / ۲۳۶) تاریخ کبیر بخاری (۴ / ۳۱۶)۔

المحصنة والفرار من الزحف واكل الربا واكل مال اليتيم والرجوع الى الاعرابية بعد الهجرة ۔[1]

(ترجمہ) بڑے گناہ سات ہیں (صحابہ کرام) نے عرض کیا اے اللہ کے رسول وہ کونسے ہیں؟ فرمایا (وہ ہیں) اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک (معبود) بنانا، کسی انسان کو قتل کرنا جس (کے قتل) کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے مگر حق میں (جیسے قصاص میں یا مرتد ہونے کی سزا میں اور رجم میں)، پاکدامن عورت پر زنا کی تہمت لگانا، کافروں کے مقابلہ میں جہاد کے دن بھاگ جانا، سود کھانا، یتیم کا مال (ناحق طور پر) کھانا اور (دار الکفر سے) ہجرت کے بعد عورت کی طرف (دار الحرب اور دار الکفر) میں لوٹ جانا۔

(فائدہ) ان بڑے گناہوں کے علاوہ بھی بڑے گناہ ہیں جن کو آپ ﷺ نے حسب موقعہ ارشاد فرمایا اور علماء اسلام نے ان کو اپنی اپنی کتب میں یکجا فرمایا تفصیل کیلئے الزواجر علامہ ابن حجر مکی اور رسالہ الکبائر علامہ ابن نجیم اور الکبائر علامہ ذہبی ملاحظہ فرمائیں۔

بچپن میں مرنے والے بچے جنت کے دروازوں پر ملیں گے

(حدیث) حضرت عقبہ بن عبد السلمیؓ فرماتے ہیں میں نے آپ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا

مامن عبد یموت له ثلاثة من الولد لم یبلغوا الحنث الا تلقوه من ابواب الجنة الثمانية من ايها شاء دخل ۔[2]

(ترجمہ) جس مسلمان کے تین بچے نابالغی میں فوت ہو جائیں تو وہ اس کو جنت کے آٹھوں دروازوں پر ملیں گے ان میں سے جس سے چاہے گا (جنت میں) داخل ہو سکے گا۔

---

[1] الجامع الصغیر حدیث نمبر ۶۴۵۰، کنز العمال ۷۸۰۵، طبرانی کبیر (۴۸/۱۷) مجمع الزوائد (۱/۱۰۴)، اتحاف السادہ (۵۳۱/۸)

[2] البعث والنشور ۲۵۸، ابو نعیم ۲/ ۱۵، بدور سافرہ ۱۷۴۲، حادی الارواح ص ۸۶، صفۃ الجنۃ ابن کثیر ص ۳۰، ابن ماجہ (۱۶۰۴)، مسند احمد ۴/ ۱۸۳، طبرانی کبیر ۱۷/ ۱۲۵، ۱۱۹، المعرفۃ والتاریخ ۲/ ۲۴۳، تہذیب الکمال ۲/ ۵۷۶، ترغیب وترہیب ۳/ ۷۵، درمنثور (۳۴۳/۵)۔

پیاسے کو پانی پلانا

(حدیث) حضرت معاذ بن جبلؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

من سقی عطشانا فارواه فتح له ابواب الجنة كلها . فقيل له (ادخل منها، و) من اطعم مؤمنا حتی شبعه ادخله الله بابا من ابواب الجنة لايدخله الامن كان مثله۔ ا؎

(ترجمہ) جس نے پیاسے کو پانی پلایا اور اسے سیراب کر دیا اس کیلئے جنت کے سب دروازے کھولدئے جائیں گے اور اسے کہا جائے گا ان میں سے (جس سے چاہے) داخل ہو جا، (اور) جس نے کسی مؤمن کو کھانا کھلایا حتی کہ اسے سیر کرادیا اللہ تعالیٰ اسے جنت کے دروازوں میں سے اس دروازہ سے داخل کریں گے جس سے کوئی داخل نہ ہو سکے گا سوائے اس کے جو (عمل میں) اس جیسا ہوگا۔

تین کاموں کا بدلہ

(حدیث) حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ثلاث: من جاء بهن مع ايمان دخل من ای ابواب الجنة شاء وزوج من الحور العين ماشاء : من ادی دين صاحبها حفيا وعفی عن قاتله وقرأفی دبر كل صلاة مكتوبة عشر مرات " قل هو الله احد" قال ابوبكرؓ: واحداهن يارسول الله؟ فقال واحداهن۔ ۲؎

(ترجمہ) تین (عمل) ایسے ہیں جو شخص ان کو ایمان کے ساتھ (روز قیامت میں) لایا جنت کے جس دروازہ سے چاہے گا داخل ہوگا اور جس حورعین کو طلب کرے گا عطاء کی

ا؎ بدور السافرہ حدیث نمبر ۱۷۴۴، ۱۷۴۳ بحوالہ طبرانی کبیر، مجمع الزوائد (۳ / ۱۳۱)، کنز العمال (۱۶۳۸۲)۔

۲؎ بدور السافرہ حدیث ۱۷۴۸ بحوالہ ابو یعلی و طبرانی اوسط (مسند ابو یعلی ۳ / ۳۳۲) حلیۃ ابو نعیم ۶ / ۲۴۳، مجمع الزوائد (۶ / ۳۰۱)، اتحاف السادہ (۸ / ۴۱)، مطالب عالیہ (۳۴۰۳)، درمنثور (۶ / ۴۱۱)، کنز العمال (۴۳۲۲۰)، ترغیب و ترہیب (۳ / ۳۰۵)، تخریج احیاء العلوم للعراقی (۳ / ۱۷۹)، تفسیر ابن کثیر (۸ / ۵۴۵)۔

جائے گی (وہ تین عمل یہ ہیں)(۱) جس نے اپنے قرضخواہ کو اس کا قرض اکرام کے ساتھ ادا کیا، (۲) اپنے (مقتول کے) قاتل کو معاف کیا (۳) اور ہر فرض نماز کے بعد دس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھی۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول (اگر کوئی) ان میں سے ایک کام کرلے تو فرمایا اور (اگر کوئی) ان میں سے ایک کام کرلے تو بھی۔

دو بیٹیوں یا بہنوں یا پھوپھیوں یا خالاؤں کی کفالت کا انعام

(حدیث) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

من كن له بنتين او اختين اوعمتين اوخالتين وعالهن فتحت له ثمانية ابواب الجنة۔ ا؎

(ترجمہ) جس (مسلمان) کی دو بیٹیاں ہوں یا دو بہنیں ہوں یا دو پھوپھیاں ہوں یا دو خالائیں ہوں اور اس نے ان کی کفایت معاش کی، تو اس کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھولدئے جائیں گے۔

چالیس احادیث کی حفاظت کا انعام

(حدیث) حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

من حفظ على امتى اربعين حديثا ينفعهم الله تعالى . قيل له ادخل من اى ابواب الجنة شئت۔ ۲؎

(ترجمہ) جس نے میری امت کیلئے چالیس حدیثیں یاد کیں (یا محفوظ کیں یا پہنچائیں) جن سے اللہ تعالیٰ نے ان کو نفع پہنچایا، (روز قیامت) اسے کہا جائے گا جنت کے جس دروازہ سے چاہے داخل ہو جا۔

عورت کے چار کاموں کا انعام

(حدیث) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ا؎ بدور السافرہ ۱۵۷ ا، مجمع الزوائد ۳ / ۱۲۲۔

۲؎ حلیۃ الاولیاء ۴ / ۱۸۹، بدور السافرہ ۱۵۰ ا، درمنثور (۵ / ۳۴۳)، شرف اصحاب الحدیث (۲۳)، علل متناہیہ (۱ / ۱۱۲)

اذاصلت المرأة خمسها وصامت شهرها وحفظت فرجها واطاعت زوجها، قیل لها ادخلی من ای ابواب الجنة شئت۔ا؎

(ترجمہ) جو عورت پانچوں نمازیں پڑھتی رہی، رمضان المبارک کے روزے رکھتی رہی، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرتی رہی اور اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرتی رہی اسے (روز قیامت) کہا جائے گا جنت کے جس دروازہ سے چاہے داخل ہو جا۔

ا؎ دیلمی فردوس ۱/۲۹۷، مسند احمد ۱/۱۹۱، ابن حبان (۶/۱۸۴۔ الاحسان)، ترغیب و ترہیب (۳/۵۲، ۲۸۲)، مجمع الزوائد (۴/۳۰۵)، تفسیر ابن کثیر (۲/۲۵۷)، درمنثور (۲/۱۵۲)، کنز العمال (۴۵۱۲۵)، (۴۵۱۲۶)۔

ایک نیکی کی قدر و قیمت

ایک نیکی ہدیہ کرنے سے دونوں جنت میں

امام غزالیؒ تحریر فرماتے ہیں کہ ایک شخص کو روز قیامت پیش کیا جائے گا اس کو اپنے لئے کوئی ایسی نیکی نہیں ملے گی جس سے اس کی ترازو بھاری ہو سکے چنانچہ اس کی ترازو برابر برابر رہے گی۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اس کو فرمائیں گے لوگوں کے پاس جاؤ اور اس شخص کو ڈھونڈو جو تمہیں ایک نیکی دیدے اور میں اس کے بدلہ میں تجھے جنت میں داخل کر دوں چنانچہ وہ تمام مخلوقات کے درمیان گھومے گا اور کسی ایک شخص کو بھی ایسا نہ پائے گا جو اس سے اس معاملہ میں گفتگو کرے بس وہ یہی کہے گا مجھے ڈر ہے کہ میرا اعمال نامہ ہلکا نہ ہو جائے اس لئے میں اس نیکی کا آپ سے زیادہ محتاج ہوں تو وہ مایوس ہو جائے گا تب اس کو ایک شخص کہے گا تو کیا ڈھونڈ تا ہے؟ تو وہ کہے گا صرف ایک نیکی حالانکہ میں ایسی قوم کے پاس سے بھی گذرا ہوں کہ ان کے پاس ہزار (ہزار) نیکیاں تھیں لیکن انہوں نے مجھے دینے سے بخل کیا۔ تو اس کو وہ شخص کہے گا میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے سامنے حاضر تھا اور میں نے اپنے اعمال نامہ میں صرف ایک نیکی پائی تھی میرا یقین ہے وہ میری کوئی ضرورت پوری نہیں کر سکتی اس کو تم مجھ سے بطور ہبہ کے لے جاؤ تو وہ اس نیکی کو لے کر خوشی اور سرور کے ساتھ چل پڑے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے تیرا کیا حال ہے؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ اس کے حال کو خوب جانتے ہوں گے۔ وہ عرض کرے گا اے پروردگار میرے ساتھ ایسا اتفاق ہوا۔ پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس کے اس ساتھی کو پکاریں گے جس نے اس کو نیکی ہبہ کی تھی اور اس سے فرمائیں گے میرا کرم تیرے کرم سے وسیع ہے اپنے اس بھائی کے ہاتھ سے پکڑو اور دونوں جنت میں چلے جاؤ۔ [1]

---

[1] تذکرۃ فی احوال الموتی وامور الآخرۃ ۳۱۹ بحوالہ کشف علم الآخرۃ امام غزالی

والد کو ایک نیکی بخشنے والے کی بخشش

اسی طرح سے ایک شخص کی میزان عمل کے دونوں پلڑے برابر ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے تم جنت والوں میں سے نہیں ہو اور نہ ہی دوزخ والوں میں سے ہو تو اس وقت ایک فرشتہ ایک کاغذ لیکر آئے گا اور اس کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھے گا اس کاغذ میں "اف" لکھی ہو گی تو یہ ٹکڑا نیکیوں پر بھاری ہو جائے گا کیونکہ یہ (والدین کی) نافرمانی کا ایسا کلمہ ہے جو دنیا کے پہاڑوں سے بھی زیادہ بھاری ہو جائے گا چنانچہ اس کو دوزخ میں لے جانے کا حکم کیا جائے گا۔ کہتے ہیں کہ وہ شخص مطالبہ کرے گا کہ اس کو اللہ تعالیٰ کے پاس واپس لے چلیں تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اس کو لوٹا لاؤ۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے اے نافرمان بندے! کس وجہ سے تم میرے پاس واپس آنے کا مطالبہ کر رہے تھے؟ وہ عرض کرے گا الٰہی آپ نے تو دیکھ لیا میں دوزخ کی طرف جارہا ہوں اور اس سے مجھے کوئی جائے فرار نہیں میں اپنے والد کا نافرمان تھا حالانکہ وہ بھی میری طرح دوزخ میں جارہا ہے آپ اس کی وجہ سے میرے عذاب کو بڑھا دیں اور اس کو دوزخ سے نجات دیدیں۔ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہنس پڑیں گے اور فرمائیں گے تو نے دنیا میں تو اس کی نافرمانی کی اور آخرت میں اس کے ساتھ نیک سلوک کیا اپنے باپ کا ہاتھ پکڑو اور دونوں جنت میں چلے جاؤ۔[1]

[1] تذکرۃ القرطبی ص ۳۱۹، بحوالہ کشف علم الآخرۃ امام غزالی۔

جنت اور اس کی قیمت

جنت کی ایک قیمت جہاد ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

ان اللہ اشتری من المؤمنین أنفسهم وأموالهم بأن لهم الجنة یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون وعداعلیه حقا فی التوراة والإ نجیل والقرآن ومن أوفی بعهده من اللہ فاستبشروا ببیعکم الذی با یعتم به وذلك الفوز العظیم(سورة التوبہ ۱۱۱)

(ترجمہ)بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے انکی جانوں کو اور ان کے مالوں کو اس بات کے عوض میں خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی (اور خدا کے ہاتھ مال و جان کے بیچنے کا مطلب یہ ہے کہ)وہ لوگ اللہ کی راہ میں (یعنی وہ بیع جہاد کرنا ہے خواہ اس میں قاتل ہونے کی نوبت آئے یا مقتول ہونے کی)اس (قتال) پر (ان سے جنت کا) سچا وعدہ کیا گیا ہے تورات میں (بھی)اور انجیل میں (بھی)اور قرآن میں (بھی)،اور (یہ مسلم ہے کہ) اللہ سے زیادہ اپنے عہد کو کون پورا کرنے والا ہے۔(اور اس نے اس بیع پر وعدہ جنت کا کیا ہے) تو (اس حالت میں) تم لوگ (جو کہ جہاد کر رہے ہو) اپنی اس بیع (مذکور) پر جس کا تم نے (اللہ تعالیٰ سے) معاملہ ٹھہرایا ہے خوشی مناؤ (کیونکہ اس بیع پر تم کو حسب وعدہ مذکورہ جنت ملے گی)اور یہ (جنت ملنا)بڑی کامیابی ہے (تم کو یہ سودا ضرور کرنا چاہئے)

کلمہ طیبہ

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا جنت کی قیمت کیا ہے ؟ آپ نے ارشاد فرمایا"لا الہ الا اللہ"۔ [1]

---

[1] صفة الجنة ابو نعیم اصبہانی ۱ / ۷۷، کامل ابن عدی ۶ / ۲۳۴۷، ابن مردویہ کما فی الجامع الصغیر سیوطی ۳ / ۳۳۸ مع المناوی حدیث (۳۵۶۰ من حدیث انس مرفوعا و عبد بن حمید فی تفسیرہ مرسلا والحدیث رمز السیوطی بصحتہ وقال ابن القیم فی حادی الارواح وشواہد ہذا الحدیث کثیرة جدا ص ۱۲۲، وکنز العمال ۷، ۱۵، ۹۰، ۱۷۔

(فائدہ) یعنی کلمہ طیبہ پڑھنااور پھر اس پر اس کے تمام تقاضوں سمیت عمل کرنا چنانچہ اسی مختصر جواب میں شریعت کی پوری تفصیل پوشیدہ ہے ورنہ اگر کوئی زبان سے کلمہ کا ورد کرے اور کام کفر و شرک کے کرے تو وہ دوزخ میں جائے گا اور اسی طرح سے سب کام اسلام کے کئے لیکن کوئی سا ایک عقیدہ کفر کا رکھتا تھا تو وہ بھی دوزخ میں جائے گا (مؤلف)۔

جنت کے اعمال

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک دیہاتی حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ آپ مجھے ایسے عمل کی تعلیم دیدیں جب میں اس پر عمل کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں ؟ تو آپ نے فرمایا

تعبداللہ ولا تشرك به شيئا وتقيم الصلوة المكتوبة وتوتی الزكوة المفروضة وتصوم رمضان

اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک مت بناؤ، فرض نمازیں قائم کرو، فرض زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔

تو اس نے کہا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں اس طریقہ سے کبھی کوئی چیز نہیں بڑھاؤں گا اور نہ اس سے کچھ کم کروں گا۔ جب وہ پیٹھ پھیر کر جانے لگا تو جناب سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا

من سره ان ينظر الى رجل من اهل الجنة فلينظر الى هذا ۔[1]

جس آدمی کو یہ بات اچھی لگے کہ وہ جنت والے لوگوں میں سے کسی آدمی کو دیکھے تو وہ اس کو دیکھ لے

مرتے وقت کلمہ طیبہ

(حدیث) حضرت عثمان بن عفان فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

---

[1] بخاری ۳ / ۲۱۰ باب وجوب الزکاۃ، مسلم (۱۴) باب ۴ بیان الایمان الذی یدخل بہ الجنۃ، حادی الارواح ۱۲۲۔

من مات وهو يعلم: ان لا اله الا الله دخل الجنة۔ ا؎

(ترجمہ) جو آدمی اس حالت میں فوت ہوا کہ وہ یقین رکھتا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ نہیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(فائدہ) اس حدیث کی وضاحت میں گذشتہ سے پیوستہ حدیث کا فائدہ پھر پڑھ لیں نیز اس حدیث کا لفظ وھو یعلم یہ بتا رہا ہے کہ اس کا عقیدہ کلمہ طیبہ کے مطابق درست تھا تو وہ ان درست عقائد کی بنا پر جنت میں جائے گا یا کوئی اجمالی طور پر صحیح عقیدہ رکھتا تھا مگر ایمانیات کی تفصیل کا اس کو علم نہیں ہو سکا تو وہ بھی جنت میں جائے گا۔ اس حدیث میں اس میت کیلئے بھی خوشخبری ہے جس کے گھر والے موت کے وقت کلمہ شہادت کی تلقین کی بجائے مردہ کے فراق و غم میں رونا پیٹنا شروع کر دیتے ہیں اور میت کلمہ طیبہ ادا نہیں کر سکی تو ایسی صورت میں مرنے والا صحیح عقیدہ لیکر دنیا سے رخصت ہوگا اور جنت میں داخل ہوگا۔

مرتے وقت کلمہ پڑھنے والا جنت میں

(حدیث) حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

من کان آخر کلامه لا اله الا الله، دخل الجنة۔ ۲؎

(ترجمہ) جس انسان کا آخری کلام لا اله الا الله ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(فائدہ) اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ زندگی میں چاہے جتنے گناہ بھی کئے ہوں بس اگر آخر میں کلمہ پڑھ لیا تو سیدھے جنت میں چلے گئے، نہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر موقوف ہے چاہے تو بخش دے اور سیدھا جنت پہنچا دے چاہے گناہوں کی سزا دینے کے بعد جنت میں داخل کرے ہاں اتنا ضرور ہے کہ وہ اس کی برکت سے جائے گا جنت میں۔ ہاں وہ شخص جو مرنے کے وقت ہی مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا تو اس کے اس کلمہ کی

ا؎ مسلم ۱۵، ۱۶، ۱۸ فی الایمان باب ۴، حادی الارواح ۱۲۲، البدور السافرہ ۱۶۲۱، مسند احمد ۱/ ۶۵ ت ۶۹، الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان ۱/ ۲۱۲، حلیۃ الاولیاء ۷/ ۱۷۴،

۲؎ سنن ابو داؤد ۳۱۱۶ باب التلقین، حاکم ۱/ ۳۵۱ وصححہ ووافقہ الذہبی، حادی الارواح ۱۲۲،

برکت سے تمام گناہ جو حالت کفر میں کئے کفر سمیت مٹ جائیں گے اور وہ سیدھا جنت میں جائے گا۔

صحیح عقائد کی برکت سے جنت کے تمام دروازے کھل جائیں گے

(حدیث) حضرت عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

من قال اشهدان لا اله الا الله وحده لاشريك له وان محمدا عبده و رسوله وان عسىٰ عبدالله و رسوله و كلمته القاها الى مريم و روح منه وان الجنة حق و ان النار حق ادخله الله من اى ابواب الجنة الثمانية شاء۔ ا؎

(ترجمہ) جس شخص نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور حضرت عیسیٰ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اس کا کلمہ ہیں جس کو اللہ نے مریم پر ڈالا تھا اور اللہ کی طرف سے روح تھے اور بے شک جنت حق ہے اور بے شک دوزخ حق ہے تو اس کو اللہ جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے چاہے گا داخل کر دیں گے۔

کلمہ کے معتقد کو بشارت

(حدیث) آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوہریرہؓ کو اپنے نعلین مبارک عطاء فرمائے اور ارشاد فرمایا

اذهب بنعلى هاتين فمن لقيت من وراء هذا الحائط يشهد ان لا اله الا الله مستيقنا بها قلبه فبشره بالجنة۔ ۲؎

(ترجمہ) میرے یہ دونوں جوتے لے جاؤ اور اس دیوار کے پیچھے جس سے تمہاری ملاقات ہو (اور) وہ یہ گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا دل اس پر

ا؎ بخاری ۳۴۳۵ باب ۴۷، مسلم ۲۸، کتاب الایمان ب ۱۰

۲؎ مسلم ۳۱، ۵۲ فی الایمان باب ۱۰ مطولاً۔

یقین رکھتا ہو تو تم اس کو جنت کی خوشخبری سنادو۔

(فائدہ) مسلم شریف میں یہ حدیث طویل الفاظ میں منقول ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ باہر نکل کر یہ خوشخبری سنا ہی رہے تھے کہ حضرت عمرؓ تشریف لائے اور ناراضگی کا اظہار کیا اور حضرت ابو ہریرہؓ کو پکڑ کر حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کیا اور پوچھا کیا آپ نے اس کا حکم فرمایا ہے؟ تو آپ نے فرمایا ہاں تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر یہ ہو گیا تو لوگ توکل کر کے بیٹھ رہیں گے (نیکی کے کام چھوڑ دیں گے)، تو آنحضرت ﷺ نے یہ اعلان رکوادیا۔

اس لئے اب بھی حضرت عمر فاروقؓ کی حکمت عملی کو عمل میں لائیے توکل کر کے بیٹھ رہنے کی بجائے عمل صالح کی کوشش فرمائیے کیونکہ جنت تو اللہ کی رحمت سے ملتی ہے مگر جنت میں ترقی درجات عموماً انہیں نیک اعمال کی کثرت کے مطابق ملیں گے ج جیسا کہ ترمذی شریف کی حدیث میں ہے

ان اهل الجنة اذا دخلوها نزلوا فيها بفضل اعمالهم ۔الحدیث۔[1]

یعنی جب جنت والے جنت میں داخل ہوں گے تو وہ اس میں اپنے اعمال کی فضیلت کے حساب سے داخل ہوں گے۔ زیادہ اور افضل اعمال والے افضل درجات میں داخل ہوں گے اور کم اور ادنیٰ اعمال والے ادنیٰ درجات میں داخل ہوں گے۔

---

[1] سنن ترمذی حدیث ۲۵۴۹ کتاب الجنة باب فی سوق الجنة

جنت میں داخلہ اللہ کی رحمت سے ہوگا

رحمت خداوندی کی وسعت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

و رحمتی وسعت کل شیء فساکتبھا للذین یتقون ویؤتون الزکاۃ والذین ھم بآیاتنا یؤمنون (سورۃ اعراف :۱۵۶)

اور میری رحمت تمام اشیاء کو محیط ہو رہی ہے (باوجود اس کے کہ ان میں بہت سی مخلوق سرکش اور معاند ہے جو اس کی مستحق نہیں مگر ان بھی ایک گونہ رحمت ہے گو دنیا ہی میں سہی، پس میری رحمت غیر مستحقین کیلئے بھی عام ہے) میں اس رحمت کو کامل طور پر ان لوگوں کیلئے ضرور لکھوں گا جو خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان اللہ کتب کتابا یوم خلق السموات والارض ان رحمتی تغلب غضبی و فی روایۃ فھو موضوع عندہ فوق العرش ۔[1]

(ترجمہ) بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا یہ لکھ دیا تھا کہ میری رحمت میرے غضب سے زیادہ ہے اور ایک روایت میں (یہ اضافہ بھی ہے) کہ (اللہ تعالیٰ نے اپنا یہ فیصلہ لکھ کر) اپنے پاس عرش پر رکھ دیا ہے۔

قیامت میں رحمت کی وسعت

(حدیث) حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان للہ مائۃ رحمۃ انزل منھا واحدۃ بین جمیع الخلق فبھا یترا حمون وبھا تعطف الوحوش علی اولادھا واخرتسعۃ وتسعین رحمۃ یرحم بھاعبادہ یوم القیامۃ ۔[1]

---

[1] نہایہ فی الفتن والملاحم (۲۵۱)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں ان میں سے مخلوقات کے درمیان صرف ایک رحمت نازل کی ہے اسی ایک رحمت کی وجہ سے یہ مخلوقات آپس میں ایک دوسرے پر ترس کھاتی ہیں اور اسی کی وجہ سے تمام وحشی جانور اپنی اولاد پر شفقت کا معاملہ کرتے ہیں اور ننانوے رحمتیں اللہ تعالیٰ نے مئوخر کر دی ہیں ان کے ساتھ قیامت کے دن اپنے بندوں پر رحمت کا معاملہ کریں گے۔

آخرت میں عذاب کس کو ہو گا

(حدیث) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان الام لا تلقی ولد ھا فی النار فاکب رسول اللہ ﷺ یبکی ثم رفع رأسه الینا فقال ان اللہ عزوجل لا یعذب من عبادہ الاالمار المتمرد الذی یتمرد علی اللہ ویابی ان یقول لا الہ الا اللہ۔ ۲؎

(ترجمہ) ماں اپنے بچے کو کبھی آگ میں نہیں ڈالتی۔ اس کے بعد حضور اکرم ﷺ خوب روتے رہے پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھا کر ہماری طرف توجہ کی اور ارشاد فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی کو عذاب نہیں دیں گے (یعنی دوزخ میں نہیں ڈالیں گے) مگر سرکش متکبر کو اور وہ جو کلمہ لاالہ الااللہ پڑھنے سے انکار کرے۔

(فائدہ) یہ حدیث سند کے اعتبار سے ضعیف ہے اگر اس کا مضمون درست ہو تو اس حدیث کو پڑھ کر قارئین رحمت خداوندی کو دیکھ کر گناہوں میں ملوث نہ ہوں ورنہ رحمت کے سہارے پر گناہوں پر سرکشی کرنے والوں میں شریک ہو جائیں گے اور سرکش پر رحمت نہ ہونے اور دوزخ میں جانے کا آپ اسی حدیث میں پڑھ چکے ہیں

۱؎ نہایہ فی الفتن (۲۵۰)، ابن ماجہ ۴۲۹۳، ۳۵، ۳۷، مسلم ۴۹، ۴، حسن الظن باللہ (۵)، مسند احمد (۲/ ۵۲۶)، مستدرک (۱/ ۵۶۔ ۴/ ۲۴۸)، مجمع الزوائد (۱۰/ ۲۱۴، ۳۸۵)، تفسیر ابن کثیر (۳/ ۸۰)، تفسیر معالم التنزیل بغوی (۲/ ۱۵۱)، مشکوٰۃ (۲۳۶۵)، (۲۳۶۶)، زہد ابن مبارک (۳۱۲)، اتحاف السادہ (۹/ ۱۸۳، ۱۰/ ۵۵۷)، درمنثور (۳/ ۱۳۰)

۲؎ نہایہ (۲۵۲)

ابلیس کو بھی رحمت کی امید ہونے لگے گی

(حدیث) حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے دین کے معاملہ میں گناہ میں ملوث ہونے والا اور احمق حماقت میں مبتلا بھی ضرور جنت میں داخل ہوگا، اور مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے وہ شخص بھی جنت میں ضرور داخل ہوگا جس کے چوتڑوں کو آگ جلادے گی، اور مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اتنا وسیع پیمانہ پر رحمت کا معاملہ فرمائیں گے کہ ابلیس کو بھی رحمت کی امید ہونے لگے گی کہ شاید اس کو بھی رحمت حاصل ہو جائے۔[1]

مؤمن کی بخشش کا بہانہ

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں "اللہ تعالیٰ قیامت کے دن گناہگار بندے کو اپنے قریب بلائیں گے اور اس پر اپنے بازو کا پردہ ڈالیں گے اور تمام مخلوقات سے اس کو چھپالیں گے اور پردے ہی میں اس کا اعمالنامہ عطاء کریں گے اور فرمائیں گے (اے آدم زاد اپنے) اعمالنامہ کو پڑھو۔ تو وہ (اپنے اعمالنامہ کو پڑھتے ہوئے) نیکی کو پڑھے گا تو اس کی وجہ سے اس کا چہرہ روشن ہو جائے گا اور دل خوش ہو جائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے میرے بندے کیا تمہیں (اس نیکی کا علم ہے تو وہ عرض کرے گا ہاں اے پروردگار میں (اس کو) جانتا ہوں تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں نے تم سے اس نیکی کو قبول کیا تو وہ سجدہ میں گر پڑے گا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اپنا سر اٹھاؤ اس نیکی کو اپنے اعمالنامہ میں رہنے دو۔ پھر وہ شخص (اعمالنامہ پڑھتے ہوئے اپنے) گناہ کے پاس سے گذرے گا تو اس کی وجہ سے شرم کے مارے خود ہی) اس کا چہرہ سیاہ ہو جائے گا اور اس سے اس کا دل گھبرا جائے گا تو اللہ تعالیٰ پوچھیں گے اے میرے بندے اس (گناہ) کو پہچانتے ہو؟ تو وہ عرض کرے گا ہاں یارب پہچانتا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں

---

[1] نہایہ ابن کثیر (۲/۲۵۳) بحوالہ طبرانی

اس گناہ کو تم سے زیادہ جانتا ہوں میں نے اس کو تمہاری خوشی کیلئے معاف کیا چنانچہ وہ بندہ نیکی کے پاس سے گذرتا رہے گا اس کی نیکی قبول ہوتی رہے گی اور سجدہ میں جاتا رہے گا اور گناہ کے پاس سے گذرتا رہے گا اس کا گناہ معاف کیا جاتا رہے گا اور وہ (اس کے شکرانہ میں) سجدہ میں گرتا رہے گا۔ پس مخلوقات اس کی کسی حالت (شرمندگی اور خوشی) کو نہیں دیکھیں گے سوائے سجدوں کے، حتی کہ مخلوقات ایک دوسرے کو ندا کریں گی خوشخبری ہو اس بندے کیلئے جس نے اللہ تعالیٰ کی کبھی نافرمانی نہیں کی۔ کیونکہ ان کو اس صورتحال کا پتہ نہ چلے گا کہ اس مؤمن کا اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیانہ کیا معاملہ گذرا اور یہ اللہ تعالیٰ کے سامنے رکا رہا ہے۔ [1]

(فائدہ) علامہ ابن قیم فرماتے ہیں کہ جنت میں مسلمانوں کا داخلہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وجہ سے ہوگا۔ جیسا کہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے لن یدخل احدکم الجنة بعمله کہ تم میں سے کوئی شخص جنت میں اپنے اعمال کی بناء پر داخل نہیں ہوگا [2]

لیکن جنت کے اعلیٰ درجات نیک اعمال کی کثرت کے مطابق عطاء کئے جائیں گے جیسا کہ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث میں مروی ہے کہ ان اهل الجنة اذا دخلوها نزلوا فيها بفضل اعمالهم [3] (یعنی جب جنت والے جنت میں داخل ہوں گے تو اس میں اپنے اعمال صالحہ کے مراتب کے مطابق فائز ہوں گے)۔

اللہ کی رحمت پر یقین رکھنے والا نوجوان

(حکایت) حضرت ابو غالبؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو امامہؓ کی خدمت میں ملک شام میں آتا جاتا رہتا تھا ایک دن میں حضرت ابو امامہ کے پڑوسی جوان کے پاس گیا جو

---

[1] البدور السافرہ حدیث (۸۵۰) بحوالہ زوائد زہد عبداللہ بن احمد بن حنبلؒ (۵۱)، نہایہ ابن کثیر (۲/۲۴۷) بحوالہ ابن ابی الدنیا۔

[2] اتحاف السادہ (۲/۱۹۷) بخاری (۷/۱۵۷) مسلم ب ۱۷، حدیث ۷۵، فتح الباری (۱۰/۱۲۷)، مجمع الزوائد (۱۰/۳۵۶) طبرانی (۷/۳۶۹)

[3] ترمذی (۲۵۴۹)، ابن ماجہ ۴۳۳۶، مشکوۃ ۵۶۴۷، کنز العمال ۳۹۲۸۳، ترغیب ۵۳۹/۴۔

بیمار ہو رہا تھا اس کے پاس اس کا چچا بھی موجود تھا وہ اس جوان سے کہہ رہا تھا اے خدا کے دشمن! میں نے تمہیں یہ کام کرنے کو نہیں کہا تھا میں نے تجھے اس کام سے نہیں روکا تھا تو اس نوجوان لڑکے نے کہا اے چچا جان! اگر اللہ تعالیٰ مجھے میری ماں کے سپرد کر دیں تو وہ میرے ساتھ کیا معاملہ کرے گی؟ چچا نے کہا وہ تجھے جنت میں داخل کر دے گی تو لڑکے نے کہا میرا پروردگار اللہ تعالیٰ میری ماں سے زیادہ شفیق اور اس سے زیادہ مجھ پر مہربان ہے بس یہی بات کہتے ہی اس کی جان نکل گئی۔ جب اس کے چچا نے اس کے کفن دفن کا انتظام کیا اور اس پر نماز جنازہ پڑھ لی اور ارادہ کیا کہ اس کو قبر میں اتارے تو میں بھی اس کے چچا کے ساتھ قبر میں اترا جب اس نے لحد کو درست کیا تو اس کی چیخ نکل گئی اور گھبرا گیا میں نے اس سے پوچھا تمہیں کیا ہوا اس نے بتایا کہ اس کی قبر بہت وسیع ہو گئی اور نور سے بھر گئی ہے میں اسی سے دہشت زدہ ہو گیا تھا۔[1]

دو دوزخیوں پر رحمت

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو لوگ جہنم میں داخل ہوں گے ان میں سے دو شخصوں کی چیخ و پکار بہت بڑھ جائے گی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ حکم فرمائیں گے کہ ان دونوں کو دوزخ سے باہر نکالو جب ان کو دوزخ سے باہر نکال لیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ ان دونوں سے پوچھیں گے تمہاری چیخ و پکار کس وجہ سے بڑھ گئی ہے؟ وہ عرض کریں گے ہم نے یہ اس لئے کیا ہے تاکہ آپ ہم پر رحم کریں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میری رحمت تمہارے لئے یہ ہے کہ تم یہاں سے چلے جاؤ اور جہاں پر تم دوزخ میں تھے اپنے آپ کو وہیں گرا دو تو وہ چل پڑیں گے ان میں سے ایک تو اپنے آپ کو دوزخ میں گرا دے گا تو اس کیلئے دوزخ ٹھنڈی سلامت بنا دی جائے گی اور دوسرا آدمی (دوزخ کے کنارے) کھڑا ہو جائے گا اپنے آپ کو (دوزخ میں) نہیں گرائے گا تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس سے پوچھیں گے تمہیں کس چیز نے منع کیا تو نے اپنے آپ کو کیوں نہیں گرایا جس طرح سے تیرے ساتھی نے (اپنے آپ کو دوزخ میں) گرا لیا ہے؟ تو وہ عرض کرے گا اے میرے رب مجھے آپ سے امید نہیں

---

[1] تذکرۃ القرطبی (۲/ ۳۵۷)

ہے کہ آپ مجھے دوزخ سے نکالنے کے بعد دوبارہ اس میں ڈالدیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ہم تیرے ساتھ تیری امید کا معاملہ کریں گے۔ چنانچہ یہ دونوں اللہ کی رحمت کی وجہ سے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ ا؎

ایک اور دوزخی جنت میں

(حدیث) حضرت فضالہ بن عبیدؓ اور حضرت عبادہ بن صامتؓ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب قیامت کا دن ہو گا اور اللہ تعالیٰ مخلوق کے فیصلہ سے فارغ ہو جائیں گے اور صرف دو آدمی بچ جائیں گے ان کو دوزخ میں جانے کا حکم دیا جائے گا تو ان (کے اللہ تعالیٰ سے رخصت ہو جانے کے بعد) ان میں سے ایک واپس مونہہ موڑ کر دیکھے گا تو اللہ جبار تبارک و تعالیٰ فرمائیں گے اس کو واپس لاؤ تو اس کو واپس لایا جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا تو نے واپس مونہہ موڑ کر) کیوں دیکھا ہے ؟ تو وہ عرض کرے گا مجھے آپ سے یہ امید تھی کہ آپ مجھے جنت میں داخل کریں گے تو اس کو جنت میں داخل کرنے کا حکم دیا جائے گا۔ تو وہ (خوشی میں آکر) کہے گا مجھے میرے پروردگار نے اتنا عطاء کیا ہے کہ اگر میں تمام جنت والوں کی دعوت کروں تو جو کچھ میرے پاس (میری جنت میں) ہے اس سے کچھ بھی کم نہ ہو (راویان حدیث حضرت فضالہؓ اور عبادہؓ) فرماتے ہیں جب حضور ﷺ نے اس حدیث کو ذکر کیا تو آپ کا چہرہ انور خوشی سے دمک اٹھا تھا۔ ۲؎

ا؎ تذکرۃ القرطبی (۲/ ۳۵۷) بحوالہ ترمذی

۲؎ تذکرۃ القرطبی (۲/ ۳۵۸) بحوالہ ابن المبارک، مسند احمد ۵/ ۳۳۰، ۶/ ۲۱، مجمع الزوائد (۱۰/ ۳۸۴، اتحاف السادہ ۹/ ۱۷۲، کنز العمال ۳۹۴۳۴۔

جنت کی رجسٹری اور داخلہ کیلئے الٰہی اجازت نامہ (ویزا)

جنت کی رجسٹری

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

کلا ان کتاب الأبرار لفی علیین. وما ادراك ماعليون. کتاب مرقوم. يشهده المقربون (المطففين ۱۸ تا ۲۱)

ہرگز ایسا نہیں (بلکہ) نیک لوگوں (کے جنتی ہونے) کا شاہی فرمان علیین میں (لکھ کر رکھدیا گیا) ہے اور آپ کو کیا معلوم علیین میں رکھا ہوا شاہی فرمان کیا ہے وہ ایک صحیفہ ہے لکھا ہوا (جس کے اجراء کے وقت) مقرب (فرشتے اور انبیاء) موجود تھے (کہ اس شخص کو ہم جنت میں داخل کریں گے) [1]

جنت کا پاسپورٹ (داخلہ کا اجازت نامہ)

(حدیث) حضرت سلمان فارسیؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا لایدخل الجنة احد الابجواز بسم الله الرحمن الرحيم هذا كتاب من الله لفلان بن فلان ادخلوه جنة عالية قطوفها دانية۔ [2]

(ترجمہ) کوئی شخص بھی جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا مگر (اس) اجازت نامہ کے ساتھ بسم الله الرحمن الرحيم هذا كتاب من الله لفلان بن فلان ادخلوه جنة عالية قطوفها دانية۔

اس اجازت نامہ کا ترجمہ یہ ہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فلاں بن فلاں کیلئے اجازت نامہ ہے (اے فرشتو!) اس کو اس جنت میں داخل کردو جو بڑی شان والی ہے اور اس کے میوے جھکے ہوئے ہیں (یعنی اس کی نعمتیں سہل الحصول ہیں)

۱؎ مستفاد من حادی الارواح ص ۱۰۳

۲؎ طبرانی کبیر حدیث (۶۱۹۱)، حادی الارواح (۱۰۶)، مجمع الزوائد (۱۰ / ۳۹۸) بحوالہ معجم کبیر واوسط، تذکرۃ القرطبی (۲ / ۴۶۹) بحوالہ مسند احمد کنز العمال حدیث ۳۹۳۵۳، کامل ابن عدی (۱ / ۳۲۸)

(فائدہ) علامہ قرطبی اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ شاید کہ یہ اجازت ان مسلمانوں کیلئے ہے جو حساب کے بعد جنت میں داخل ہوں گے۔

جنتیوں کو اپنے منازل اور مساکن کی پہچان

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

والذین قتلوا فی سبیل اللہ فلن یضل اعمالھم سیھدیھم و یصلح بالھم . ویدخلھم الجنۃ عرفھالھم (سورۃ محمد : ۴ تا ۶) جو لوگ اللہ کی راہ (یعنی جہاد) میں مارے جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو ہرگز ضائع نہ کرے گا، اللہ تعالیٰ ان کو (منزل) مقصود تک پہنچادے گا اور ان کی حالت (قبر اور حشر اور پل صراط اور تمام مواقع آخرت میں) درست رکھے گا اور ان کو جنت میں داخل کرے گا جس کی ان کو پہچان کرادے گا (کہ ہر جنتی اپنے اپنے مقررہ مکان پر بغیر کسی تلاش اور تفتیش کے بے تکلف جا پہنچے گا)

حضرت مجاہدؒ مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جنت والے اپنے گھروں کو اور اپنے محلات کو اس طرح سے پہچانیں گے کہ بھولیں گے نہیں گویا کہ یہ جب سے پیدا کئے گئے انہیں محلات میں رہ رہے تھے، ان محلات کا کسی سے نہیں پوچھیں گے۔[1]

حضرت مقاتل بن حیانؒ فرماتے ہیں ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ وہ فرشتہ جو انسانوں کے اعمال کی حفاظت کا ذمہ دار ہے وہ جنت میں آگے آگے چلے گا اور جنتی اس کے پیچھے پیچھے چلے گا حتی کہ وہ جنتی اپنی آخری منزل تک پہنچ جائے گا اور فرشتہ اس جنتی کو ہر اس چیز کی پہچان کرادے گا جو اس کو اللہ تعالیٰ نے جنت میں عطاء کی ہو گی۔ پھر جب وہ اپنی منزل میں اور اپنی بیویوں کے پاس داخل ہو گا تو یہ فرشتہ واپس آجائے گا۔ (یہ تفسیر ضعیف درجہ کی ہے)[2]

اپنی بیویوں اور گھروں کو جنتی خود بخود جانتے ہوں گے

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

والذی بعثنی بالحق ماانتم فی الدنیا باعرف بازواجکم و مساکنکم من اھل

---

[1] تفسیر مجاہد (۲ / ۵۹۸) مطولاً، حادی الارواح ۱۹۶۔

[2] در منثور (۶ / ۴۸) بحوالہ ابن ابی حاتم، حادی الارواح ۱۹۶۔

الجنة بازواجهم ومساكنهم اذا دخلوا الجنة۔[1]

(ترجمہ) مجھے اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے تم دنیا میں اپنی بیویوں اور گھروں کو جنت والوں سے زیادہ نہیں پہچانتے جتنا کہ وہ اپنی بیویوں اور محلات کو پہچانتے ہوں گے جب وہ جنت میں داخل ہوں گے۔

(نوٹ) مذکورہ روایات میں بظاہر اختلاف نظر آتا ہے کہ جنت والے اپنی منازل کو خود پہچانیں گے یا ان کو بتایا جائے گا۔ اس کے متعلق تفصیل یہ ہے کہ جنت والے خود بخود اپنی منازل اور ازواج کو اللہ کے حکم سے جانتے ہوں گے لیکن کچھ خاص جنتی ایسے ہوں گے جن کے اعزاز اور اکرام کیلئے آگے آگے فرشتہ چلتا ہوگا اور خوشی اور سرور کے اضافے میں تائید مزید کیلئے نشاندہی کرتا ہوگا۔

---

[1] مسند اسحاق بن راہویہ، البعث والنشور ۲۲۹، المطالب العالیہ (۲۹۹۱)، الدر المنثور ۵/ ۳۳۹، ۳۴۲)، تفسیر ابن کثیر ۳/ ۲۷۶، ۲۸۲، صفۃ الجنۃ ابو نعیم ۳/ ۱۴۳،

جنت میں داخلہ کے خوبصورت مناظر اور استقبال

یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفدا (مریم: ۸۵)

(جس دن ہم نیک لوگوں کو وفد کی شکل میں رحمان کا مہمان بنائیں گے)

اس آیت کے متعلق حضرت علیؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ وفد تو سوار لوگوں کو کہا جاتا ہے؟ تو جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے جب یہ جنتی لوگ اپنی قبروں سے اٹھیں گے تو ان کے استقبال میں سفید اونٹ (سواری کیلئے) پیش کئے جائیں گے جنکے پر لگے ہوں گے اور ان پر سونے کے کجاوے (سجے) ہوں گے، ان کے جوتوں کا تسمہ نور سے چمکتا ہوگا، ان اونٹوں کا ہر قدم تا حد نظر پر پڑتا ہوگا، اس طرح سے یہ جنت تک پہنچیں گے تو اچانک سرخ یاقوت کا کنڈا سونے کے کواڑوں پر نظر آئے گا اور یہ فوراً ہی جنت کے دروازہ کے ایک درخت پر پہنچیں گے جس کی جڑ سے دو چشمے پھوٹ رہے ہوں گے جب یہ ان میں سے ایک چشمہ سے پئیں گے انکے چہروں پر نعمتوں کی چمک دمک کوند جائے گی اور جب دوسرے چشمہ سے (غسل اور) وضو کریں گے تو ان کے بال کبھی پراگندہ نہیں ہوں گے، پھر یہ جنت کے کنڈے کو کواڑ پر ہلائیں گے تو کاش کہ اے علی تم اس کواڑ کے کنڈے کی ہلنے کی آواز کو سن لو (کہ کتنا راحت اور سرور سے لبریز ہوگی) تو اس کنڈے کے ہلنے کی آواز ہر حور تک پہنچے گی جس سے اس کو معلوم ہوگا کہ اس کا خاوند اب آیا ہی چاہتا ہے تو وہ جلدی میں پھرتی کے ساتھ اٹھے گی اور اپنے متولی (فرشتہ) کو روانہ کرے گی تو وہ اس جنتی کیلئے (اس کی مخصوص جنت کا) دروازہ کھولے گا، اگر اللہ تعالیٰ اس جنتی کو (میدان محشر میں اپنے زیارت کرا کے) اپنی پہچان نہ کراتے تو وہ متولی کے نور اور رعنائی کو دیکھ کر (اس کو خدا سمجھ کر) سجدہ میں گر جاتا، چنانچہ وہ فرشتہ بتائے گا کہ میں آپ کے کاموں کا متولی اور خادم بنایا گیا ہوں پھر وہ اس جنتی کو اپنے پیچھے پیچھے لے کر چلے گا تو وہ اس فرشتے کے پیچھے پیچھے چلتا ہوا اپنی بیوی کے پاس پہنچ جائے گا تو وہ جلدی سے اٹھے گی اور خیمہ سے نکل کر اس سے بغل گیر

ہو گی اور کہے گی آپ میری محبت ہیں میں آپ کی محبت ہوں، میں راضی رہنے والی ہوں میں کبھی ناراض نہیں ہوں گی میں نعمتوں اور لذتوں میں قائم دائم رہوں گی کبھی خستہ حال نہیں ہوں گی میں ہمیشہ نوجوان رہوں گی کبھی بوڑھی نہیں ہوں گی، پھر وہ ایسے محل میں داخل ہوگا جس کی بنیاد سے لیکر چھت تک ایک لاکھ ہاتھ کی اونچائی ہوگی جو لولو اور یاقوت کے پہاڑ پر بنایا گیا ہوگا، اس کے کچھ ستون سرخ ہوں گے اور کچھ ستون سبز ہوں گے اور کچھ ستون زرد ہوں گے، ان میں سے کوئی ستون بھی دوسرے ستون کی ہم شکل نہیں ہوگا، پھر وہ (جنتی) اپنے آراستہ پیراستہ تخت کے پاس آئے گا تو اس پر ایک (اور مخصوص) تخت ہوگا جس پر ستر پلنگ (الگ الگ) سجے ہوں گے جن پر ستر دلہنیں ہوں گی، ہر دلہن پر ستر پوشاکیں ہوں گی (پھر بھی) ان کی پنڈلی کا گودا جلد (اور پوشاکوں) کے اندر سے نظر آتا ہوگا، جنتی ان کے ساتھ صحبت کو ایک رات کی مقدار میں پورا کر سکے گا۔ ان جنتیوں کے محلات کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ایسے پانی کی نہریں جو پاکیزہ اور صاف ہوں گی اس میں کوئی گدلا پن نہیں ہوگا، اور کچھ نہریں صاف ستھرے شہد کی ہوں گی جو شہد کی مکھیوں کے پیٹ سے نہیں نکلا ہوگا، اور کچھ نہریں ایسی شراب کی ہوں گی جو پینے والوں کیلئے سراپا لذت ہوگی اس کو لوگوں نے اپنے پاؤں تلے روند کر نہیں نچوڑا ہوگا، اور کچھ نہریں ایسے دودھ کی ہوں گی جن کا ذائقہ کبھی تبدیل نہیں ہوگا اور یہ جانوروں کے پیٹوں سے نہیں نکلا ہوگا، جب یہ کھانے کی خواہش کریں گے ان کے پاس سفید رنگ کے پرندے آئیں گے اپنے پروں کو اوپر اٹھائیں گے تو یہ ان کے اطراف سے کھائیں گے جونسے قسم (کے کھانے) چاہیں گے، پھر (جب جنتی کھا چکیں گے تو) وہ اڑ کر چلے جائیں گے۔ جنت میں پھل بھی ہوں گے (بوجھ سے) جھکے ہوئے جب جنتی ان کی خواہش کریں گے تو وہ ٹہنی خود ان کی طرف مڑ جائے گی تو وہ جس قسم کے پھل چاہیں گے کھائیں گے کھڑے ہو کر چاہیں یا بیٹھ کر چاہیں یا ٹیک لگا کر، اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وجنی الجنتین دان (اور ان جنتوں کے میوے جھکے ہوئے ہیں)، اور ان جنت والوں کے خادم موتیوں کی طرح (خوبصورت اور حسین ہوں گے) [1]

---

[1] حادی الارواح ۱۹۸ و اللفظ لہ، ابن ابی الدنیا: صفۃ الجنۃ (۷)، البدور السافرہ (۲۱۵۳)۔

عظیم الشان اونٹوں کی سواریاں

(آیت مبارکہ)یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفدا (مریم ۸۵)(جس دن ہم نیک لوگوں کو وفد کی شکل میں رحمان کا مہمان بنائیں گے) کی تفسیر میں حضرت نعمان بن سعدؓ بیان کرتے ہیں "تمہیں معلوم ہونا چاہیئے اللہ کی قسم ان حضرات کو وفد کی شکل میں پیدل نہیں چلایا جائے گا بلکہ ان کے پاس ایسے اونٹ لائے جائیں گے جنکی مثل کبھی کسی مخلوق نے نہیں دیکھے، ان پر کجاوے سونے کے ہوں گے اور لگامیں زبرجد کی ہوں گی (یہ اس شان و شوکت کے ساتھ) ان پر سوار ہو کر آئیں گے اور (اپنی اپنی) جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔ ا ؎

(حدیث) حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ سے تقویٰ اختیار کیا ان کو جنت کی طرف گروہ در گروہ لایا جائے گا جب یہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر پہنچیں گے وہاں پر ایک درخت کو دیکھیں گے جس کی جڑ سے دو چشمے جاری ہو رہے ہوں گے تو یہ لوگ ان میں سے کسی ایک کی طرف ایسے تیزی کے ساتھ جائیں گے گویا کہ ان کو وہاں جانے کا حکم دیا گیا ہے یہ اس سے پئیں گے تو جو کچھ ان کے پیٹوں میں تکلیف، گندگی یا بیماری ہو گی ختم ہو جائے گی۔ پھر یہ دوسرے چشمہ کی طرف جائیں گے اور اس سے غسل کریں گے تو ان پر نعمتوں کی بہار آجائے گی اور ان کے جسموں میں اس کے بعد کوئی تغیر تبدل نہیں ہو گا اور نہ ہی ان کے بال پراگندہ ہوں گے (بلکہ ایسے محسوس ہوں گے) گویا کہ انہوں نے تیل لگا (کر بالوں کو سلجھا) رکھا ہے۔ پھر یہ جنت کے دربانوں تک پہنچیں گے تو وہ (دربان بطور اکرام اور شا کے) کہیں گے سلام علیکم طبتم فادخلوھا خالدین (الزمر : ۷۳) (السلام علیکم تم مزہ میں رہو، سو اس (جنت) میں ہمیشہ رہنے کیلئے داخل ہو جاؤ)، پھر ان کا استقبال لڑکے کریں گے اور وہ اس طرح سے ان کے گرد گھومتے ہوں گے جس طرح سے دنیا والوں کے بچے (خوشی کے مارے) اس دوست کے گرد گھومتے ہیں جو کافی عرصہ کے بعد

۲؎ حادی الارواح ۱۹۹، درمنثور ۴/ ۲۸۵ بحوالہ ابن مردویہ۔

واپس آیا ہو اور یہ کہیں گے کہ آپ خوش ہو جایئے اس انعام واکرام سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کیلئے تیار کیا ہے۔ پھر ان لڑکوں میں سے ایک لڑکا اس جنتی کی حور عین بیویوں میں سے کسی ایک کے پاس جا کر کہے گا وہ فلاں آگیا ہے پھر وہ اس جنتی کا وہ نام لے گا جس کے ساتھ وہ دنیا میں بلایا اور پکارا جاتا تھا۔ تو وہ کہے گی کیا تو نے اس کو دیکھا ہے ؟ تو وہ کہے گا (ہاں ہاں) میں نے اس کو دیکھا ہے وہ میرے پیچھے آرہا ہے۔ چنانچہ ان حوروں میں سے ایک خوشی سے اچھل کر اٹھے گی حتی کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ تک آجائے گی، جب یہ جنتی اپنے (ایک) محل تک پہنچے گا تو اس کی تعمیر کی بنیاد پر نگاہ دوڑائے گا تو وہ قیمتی موتی کی چٹان ہو گی جس کے اوپر سبز اور زرد اور سرخ اور ہر رنگ کا ایک محل قائم ہو گا، پھر وہ اپنی نگاہ محل کی چھت پر ڈالے گا تو وہ بجلی کی طرح (منور) ہو گی اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو دیکھ کر برداشت کرنے کی جنتی میں قوت نہ رکھی ہوتی تو وہ (بجلی کی چمک سے) اپنی آنکھوں کے اندھے ہونے کی تکلیف سے دوچار ہو جاتا۔ پھر وہ اپنا سر گھمائے گا تو اپنی بیویوں کو دیکھے گا اور چنے ہوئے آبخوروں کو دیکھے گا اور برابر بچھے ہوئے غالیچوں کو دیکھے گا اور جگہ جگہ پھیلے ہوئے ریشم کے نہالچوں کو دیکھے گا پھر یہ ان نعمتوں کو دیکھ کر اور ٹیک لگا کر کہے گا الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ شکر ہے اللہ تعالیٰ کا جس نے ہم کو یہاں تک پہنچادیا اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت عطاء نہ کرتے تو ہم یہاں تک کبھی نہ پہنچ سکتے تھے۔ پھر (جب سب جنتی اپنی اپنی جنتوں میں پہنچ جائیں گے تو) ایک منادی ندا کرے گا تم یہاں زندہ رہو گے کبھی نہیں مرو گے، تم ہمیشہ جوان رہو گے کبھی بوڑھے نہیں ہو گے۔ تم ہمیشہ تندرست رہو گے کبھی بیمار نہیں ہو گے۔[1]

---

[1] حادی الارواح ۱۹۹، صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۸)، صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۲/۱۲۸)، تفسیر طبری (۱۰/۲۴/۳۵_۳۶)، تفسیر ابن کثیر ۷/۱۱۴، زوائد زہد ابن المبارک للمروزی (۱۴۵۰)، صفۃ الجنۃ ضیاء المقدسی (۳/۸۷_۸۸/۱) المطالب العالیہ ۴/۴۰۰ وقال ہذا حدیث صحیح، البدور السافرہ (۲۱۵۲) بحوالہ ابن ابی الدنیا وہ بیہقی وابن ابی حاتم

جنت میں موت ہوتی تو خوشی سے مر جاتے

حضرت حمید بن ہلال فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب انسان جنت میں داخل ہو گا تو اس کی شکل جنت والوں کی سی بنادی جائے گی اور ان کا لباس پہنایا جائے گا اور ان کے زیور پہنائے جائیں گے اور اس کو اس کی بیویاں اور خدمتگار دکھائے جائیں گے تو وہ خوشی سے ایسا متوالا ہو گا کہ اگر موت آنا ہوتی تو وہ خوشی سے متوالا ہونے سے مر جاتا۔ لیکن اس کو کہا جائے گا کیا تو نے اپنی اس خوشی کی شیفتگی کو دیکھا ہے یہ تیرے لئے ہمیشہ قائم رہے گی (بلکہ اور بڑھے گی کم کبھی نہ ہو گی) ا؎

ستر ہزار خادم استقبال کریں گے

حضرت ابو عبدالرحمٰن جبلیؒ فرماتے ہیں کہ جب انسان پہلی پہل جنت میں داخل ہو گا تو ستر ہزار خادم اس کا استقبال کریں گے (ان کی شکلیں ایسی ہوں گی) گویا کہ وہ (بکھرے ہوئے) موتی ہیں۔ ۲؎

ابو عبدالرحمٰن معافریؒ فرماتے ہیں کہ جنتی کیلئے اس کے استقبال میں دو صفیں بنائی جائیں گی وہ ان لڑکوں اور خادموں کی ان دونوں صفوں کے آخری کناروں کو (طویل صف ہونے کی وجہ سے) نہیں دیکھ سکے گا حتی کہ جب یہ ان کے درمیان سے گذرے گا تو یہ غلمان اس کے پیچھے پیچھے چلیں گے۔ ۳؎

فرشتہ جنت کی سیر کرائے گا

حضرت ضحاکؒ فرماتے ہیں جب مؤمن جنت میں داخل ہو گا تو اس کے آگے ایک فرشتہ داخل ہو گا جو اس کو جنت کی گلیوں کی سیر کرائے گا اور اس سے کہے گا دیکھ لیں

ا؎ زوائد زہد ابن المبارک (۴۲۹) نسخہ نعیم بن حماد، حادی الارواح (۲۰۰)، صفۃ الجنۃ ابو نعیم ۲ / ۱۳۹، حلیۃ الاولیاء ۲ / ۲۵۲،

۲؎ زوائد زہد ابن المبارک (۴۲۷)، حادی الارواح (۲۰۱)

۳؎

آپ جتنا دیکھ سکتے ہیں۔ وہ کہے گا میں نے اکثر محلات چاندی اور سونے کے اور بہت سے ہمدم انیس دیکھے ہیں تو فرشتہ اس کو کہے گا یہ سب آپ کیلئے ہیں۔ حتی کہ جب یہ ان کے پاس پہنچے گا تو وہ ہر دروازہ سے اور ہر جگہ سے اس کا استقبال کریں گے اور کہیں گے ہم آپ کیلئے ہیں ہم آپ کیلئے ہیں۔ پھر وہ فرشتہ اس جنتی کو کہے گا چلئے۔ پھر پوچھے گا آپ نے (اب) کیا دیکھا؟ تو وہ کہے گا میں نے اکثر رہائش گاہیں خیموں کی شکل میں اور بہت سے ہمدم انیس دیکھے ہیں تو وہ کہے گا یہ سب آپ کیلئے ہیں۔ جب یہ ان کے قریب جائے گا تو وہ سب اس کا استقبال کریں گے اور کہیں گے ہم آپ کیلئے ہیں ہم آپ کیلئے ہیں۔ [1]

بے ریش، بے بال، سرمگیں تیس سال کی عمر میں ہوں گے

(حدیث) حضرت معاذ بن جبلؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا

یدخل اھل الجنة الجنة جردا مردا مکحلین بنی ثلاثین سنة۔ [2]

(ترجمہ) جنتی جنت میں اس حالت میں جائیں گے کہ ان کے جسموں پر بال نہیں ہوں گے، ان کی داڑھی بھی نہیں ہو گی، آنکھوں کی پتلیاں اور سرمہ لگانے کی جگہیں سرمگیں ہوں گی، تیس سال کی عمر میں ہوں گے۔

(فائدہ) یعنی صرف مردوں اور عورتوں کے سر کے بال ہوں گے باقی جسم بالوں سے صاف ہو گا۔

جنت میں جانے کی اجازت پر خوشی سے عقل جانے کا خطرہ ہو گا

حضرت ابن عباسؓ کے خادم حضرت کثیر بن ابی کثیرؒ فرماتے ہیں۔ ہر ایک جنتی انسان کے ساتھ ایک فرشتہ مقرر کیا جائے گا جب جنتی کو جنت کی خوشخبری سنائی جائے گی اور بتایا جائے گا کہ آپ کیلئے جنت کا فیصلہ کیا گیا ہے تو فرشتہ اس کے دل پر ہاتھ رکھے گا اگر وہ ایسا نہ کرے تو جو انتہاء کی خوشی اس مؤمن کو پہنچے گی اس خوشی کے مارے جو چیز اس کے سر میں ہے (یعنی عقل) وہ نکل جائے (اور انسان دیوانہ ہو جائے)

---

[1] حادی الارواح (۳۰۱) بحوالہ ابو نعیم، ترمذی (۲۵۴۶)، ترغیب و ترہیب (۴ / ۵۰۰)، اتحاف السادہ (۱۰ / ۵۵۰)، کنز العمال (۳۹۳۲۹)

[2] مجمع الزوائد (۱۰ / ۳۹۸) بحوالہ مسند احمد

جنت میں داخلہ کے بعد کے اعلانات وانعامات

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

ینادی مناد ان لکم ان تصحوا فلاتسقموا ابدا، وان لکم ان تحیوا فلا تموتوا ابداوان لکم ان تشبوا فلاتھرموا ابدا، وان لکم ان تنعموا فلاتبا سوا ابدا . وذلک قول اللہ عزوجل (ونودوا ان تلکم الجنة اور ثتموھا بما کنتم تعملون(الاعراف : ۴۳)[۱]

ایک منادی ندا کرے گا تمہارے لئے یہ طے کیا گیا ہے کہ تم صحت مند رہو گے کبھی بیمار نہیں ہو گے، اور تمہارے لئے یہ بھی طے کیا گیا ہے کہ تم زندہ رہو گے کبھی نہیں مرو گے، اور تمہارے لئے یہ بھی طے کیا گیا ہے کہ تم جوان رہو گے کبھی بوڑھے نہیں ہو گے، اور تمہارے لئے یہ بھی طے کیا گیا ہے کہ نعمتوں ہی میں رہو گے کبھی خستہ حال نہیں ہو گے اللہ تعالیٰ کا اس کے متعلق ارشاد ہے کہ ان (جنت والوں) سے پکار کر کہا جائے گا کہ یہ جنت تم کو دی گئی ہے تمہارے اعمال (حسنہ اور عقائد صحیحہ) کے بدلہ میں۔

(حدیث) حضرت صہیبؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے تو ایک منادی پکار کر کہے گا اے جنت والو! تمہارے لئے اللہ کے پاس ایک وعدہ ہے وہ پوچھیں گے کونسا وعدہ؟ کیا اس نے ہماری نیکیوں کو وزنی نہیں کیا اور ہمارے چہروں کو روشن نہیں کیا اور ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا اور ہمیں دوزخ سے نجات نہیں دی؟ تو اللہ تعالیٰ اپنا پردہ ہٹائیں گے اور وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے۔ قسم بخدا! اللہ تعالیٰ نے جنت والوں کو اپنے دیدار سے زیادہ محبوب کوئی نعمت ایسی عطاء نہیں فرمائی جو جنت والوں کو اس سے زیادہ محبوب ہو۔[۲]

۱؎ مسلم ۲۸۳۷ فی الجنہ ب ۸، ترمذی (۳۲۴۶)، فی التفسیر ب ۴۱، سنن الکبری نسائی، تحفۃ الاشراف (۳۹۶۳)،

۲؎ مسلم (۱۸۱) فی الایمان ب ۸۰ فی اثبات رؤیۃ المؤمنین، مسند احمد ۴ / ۶،۳۳۲ / ۱۵۔۱۶، ابن ماجہ (۱۸۷) فی المقدمہ

حضرت ابو تمیمہ ہجینیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب ابو موسیٰ اشعریؓ سے سنا جب کہ آپ بصرہ کے منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ کہہ رہے تھے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جنت والوں کے پاس ایک فرشتہ روانہ کریں گے۔ وہ فرشتہ پوچھے گا اے جنت والو! جو وعدہ اللہ تعالیٰ نے تم سے کیا تھا اس کو تم سے پورا کر دیا؟ تو وہ غور کریں گے پھر زیوروں، پوشاکوں، نہروں اور پاکیزہ بیویوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے کہ ہاں اللہ تعالیٰ نے ہم سے جو وعدہ کیا تھا اس کو ہمارے لئے پورا فرما دیا ہے، (فرط محبت میں) جنتی یہ بات تین مرتبہ کہیں گے۔ پھر دوبارہ دیکھیں گے تو جس جس چیز کا وعدہ ان سے کیا گیا تھا اس سے کوئی چیز کم نہیں پائیں گے، پھر کہیں گے ہاں (اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ ہم سے پورا فرمایا ہے) تو وہ فرشتہ کہے گا کہ ایک نعمت باقی رہ گئی ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے (للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ۔ یونس: ۲۶) وہ لوگ جنہوں نے نیک اعمال کئے ان کیلئے "الحسنی" اور "زیادۃ" ہے سن لو! "الحسنی" جنت ہے اور "زیادہ" اللہ تعالیٰ کے چہرہ مبارک کی زیارت اور دیدار ہے۔ [1]

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ جنتیوں سے فرمائیں گے اے جنت والو! وہ عرض کریں گے لبیک وسعدیک ہمارے پروردگار۔ اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کیا راضی ہو گئے؟ وہ عرض کریں گے ہم کیوں نہ راضی ہوں جبکہ آپ نے ہمیں وہ کچھ عطاء فرمایا جو آپ نے اپنی مخلوق میں کسی اور کو عطاء نہیں کیا۔ تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے میں تمہیں اس سے بھی افضل نعمت عطاء کرنا چاہتا ہوں۔ وہ پوچھیں گے اے ہمارے پروردگار! اس سے زیادہ افضل اور کونسی نعمت ہے؟ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے میں تم پر اپنی رضامندی کو نازل کرتا ہوں اب اس کے بعد میں تم پر کبھی ناراضی اور غصہ نہیں کروں گا۔ [2]

---

[1] زوائد زہد ابن المبارک (۴۱۹)، تفسیر طبری ۱۱/ ۶۷، حادی الارواح ۲۱۷۔

[2] بخاری (۶۵۴۹) فی الرقاق ب ۶۱ و فی صفۃ الجنۃ (۷۵۱۸) فی التوحید باب ۳۸ کلام الرب مع اہل الجنۃ، مسلم (۲۸۲۹) فی الجنۃ باب (۲) احلال الرضوان، سنن الکبری نسائی، تحفۃ الاشراف (۴۱۶۲)، حادی الارواح ۲۱۷۔

کافروں کی منازلِ جنت مسلمانوں کو وراثت میں دیدی جائینگی

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
مامنکم من احد الاله منزلان : منزل فی الجنة و منزل فی النار . فاذامات فدخل النار ورث اهل الجنة منزله فذلك قوله تعالىٰ (اولئك هم الوارثون)[1]
(ترجمہ) تم میں سے ہر ایک آدمی کی دو منزلیں ہیں ایک منزل جنت میں ہے اور ایک دوزخ میں ہے۔ جب (کوئی کافر) مر جاتا ہے اور دوزخ میں داخل ہوتا ہے تو جنت والے اس کی (جنت کی) منزل کے وارث ہو جاتے ہیں اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ یہی لوگ ہی وارث ہیں (جو جنت الفردوس کے وارث بنیں گے)

جنت کی وراثت سے کون محروم ہوگا

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
من فرمن میراث وارثه قطع الله میراثه من الجنة۔[2]
(ترجمہ) جو شخص اپنے وارث کو میراث دینے سے بھاگے گا اللہ تعالیٰ جنت میں اس کی میراث کو ختم کر دیں گے۔
(فائدہ) یعنی جو شخص کسی وارث کو اس کے حق وراثت سے محروم کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا وارث نہیں بنائیں گے ہاں اگر توبہ کر لے اور وارث کو اس کا حق ادا کر دے تو معافی ہو سکے گی۔

---

[1] التذکرۃ فی احوال الموتی و امور الآخرہ (۲/۴۳۵)، سنن ابن ماجہ (۴۳۴۱)، البدور السافرہ (۲۱۶۱)، مجمع الزوائد و قال اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین، درمنثور (۵/۶) کنز العمال (۲۹۱۳)، تفسیر طبری (۵/۱۸)، تفسیر ابن کثیر (۵/۴۵)، تفسیر قرطبی (۲/۱۰۸)، (۶/۴۶)۔

[2] ابن ماجہ (۲۷۰۳)، البدور السافرہ (۲۱۶۲)، کنز العمال (۴۶۰۸۲)، کشف الخفاء (۲/۲۴۸)

جنت میں داخل ہونے کے بعد کلمات شکر

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جنتی جب جنت میں داخل ہو کر اپنے اپنے مقامات پر پہنچ جائیں گے تو یہ کہیں گے **الحمد للہ الذی اذھب عنا الحزن** سب تعریفات اس اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جس نے ہم سے رنج و غم کو دور کیا، اس رنج و غم سے ان کی مراد یہ ہو گی کہ ہم نے میدان محشر میں جو ہولناکیاں، زلزلے، سختیاں اور کربناکیاں دیکھی ہیں (ان سے محفوظ رہنے اور جنت جیسی پر آسائش منازل میں پہنچ جانے پر ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں)، اس کے بعد وہ کہیں گے **ان ربنا لغفور شکور**، بے شک ہمارا رب بخشش کرنے والا قدر دان ہے اس نے ہمارے بڑے بڑے گناہ معاف کر دیئے اور ہمارے نیک اعمال کی قدر دانی کرتے ہوئے ہمیں آرام و راحت عطاء کی۔ ۱؎

حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں کہ یہ اولیاء کرام دنیا میں (اعمال صالحہ کی پابندی اور نفس کشی میں جو) مشقت اٹھاتے اور غمزدہ ہوتے تھے (جب جنت میں پہنچ کر ان سب پابندیوں سے آزاد اور راحتوں سے لطف اندوز ہوں گے تو یہ کہیں گے) **الحمدللہ الذی اذھب عنا الحزن** (تمام تعریفیں اس اللہ کی ہیں جس نے ہم سے غم کو دور کیا۔ ۲؎

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب سید دو عالم حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا **کل اھل النار یری مقعدہ من الجنة فیقول لو ان اللہ ھدانی فتکون علیه حسرة . قال و کل اھل الجنة یری مقعدہ من النار فیقول لولا ان اللہ ھدانی فیکون له شکرا** ۔ ۳؎

۱؎ صفۃ الجنۃ ابو نعیم ۲ / ۱۲۰ (۲۷۲)۔

۲؎ صفۃ الجنۃ ابو نعیم ۲ / ۱۲۰ (۲۷۳)، تفسیر ابن جریر طبری (۱۰ / ۲۲ / ۱۳۹) ترجمۃ مفہومہ۔

۳؎ مجمع الزوائد (۱۰ / ۳۹۹) وقال رواہ احمد ورجالہ رجال الصحیح، (مسند احمد (۲ / ۵۱۲)، حاکم (۲ / ۴۳۵)، درمنثور (۳ / ۸۵،۵ / ۳۴۳)، تفسیر طبری (۸ / ۱۳۴)، تفسیر ابن کثیر ۳ / ۴۱۲،۷ / ۱۰۱،۲۲۶)، تاریخ بغداد (۵ / ۲۴)

(ترجمہ) ہر دوزخی کو اس کا جنت کا ٹھکانہ دکھایا جائے گا تو وہ کہے گا کاش کہ اللہ تعالیٰ مجھے ہدایت دیتے (اور میں اس میں داخل ہوتا) چنانچہ اس جنت سے محروی کی حسرت اس پر سوار رہے گی۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (اسی طرح سے) ہر جنتی کو اس کا دوزخ کا ٹھکانہ دکھایا جائے گا تو کہے گا اگر اللہ تعالیٰ مجھے ہدایت نہ دیتے (تو میں آج اس جگہ دوزخ میں ہوتا) پس یہ اس کیلئے شکر کا مقام ہوگا۔

منازل انبیاء، اولیاء اور شہداء

آنحضرت ﷺ کی عالیشان جنت

(حدیث) جناب عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ جناب سید دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا

اذا سمعتم المؤذن فقولوامثل مایقول ثم صلواعلی ، ثم سلوا اللہ لی الوسیلة فانها منزلة فی الجنة لا تنبغی الالعبد من عباداللہ وارجو ان اکون اناهو، فمن سال لی الوسیلة حلت علیه الشفاعة۔[1]

(ترجمہ) جب تم مؤذن سے (اذان) سنو تو ویسے ہی (کلمات) کہو جو وہ کہے پھر مجھ پر درود بھیجو، پھر میرے لئے اللہ تعالیٰ سے (مقام) وسیلہ کا سوال کرو کیونکہ یہ جنت میں ایک درجہ ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کے لائق ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہوں گا۔ پس جس (مسلمان) نے میرے لئے (مقام) وسیلہ کی دعا کی اس کیلئے (قیامت کے دن میری) شفاعت لازم ہو گی۔

انبیاء، شہداء اور صدیقین کی جنت

(حدیث) حضرت ابو الدرداءؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

جنة عدن لایدخل فیها الا الانبیاء والشهداء والصدیقون وفیها مالم یره احد ولا خطر علی قلب بشر۔[2]

(ترجمہ) جنت عدن میں صرف انبیاء کرام، شہداء عظام اور حضرات صدیقین داخل ہوں گے۔ اس جنت میں ایسی ایسی نعمتیں ہوں گی جن کو کسی شخص نے نہیں دیکھا اور نہ

---

[1] مسند احمد (۲/۱۶۸)، مسلم (الصلوۃ ۱۱)، ابو داؤد (۵۳۳) فی الصلوۃ، ترمذی (۳۶۱۴)، نسائی (۲/۲۵-۲۶) ابن السنی (۹۱) فی عمل الیوم واللیلۃ، وبیہقی (۱/۴۱۰)، البدور السافرہ (۲۱۴۳) حادی الارواح ص ۲۰۶، ص ۱۱۵۔

[2] البدور السافرہ (۲۱۴۴)، طبرانی (   )، مجمع الزوائد (   )

کسی انسان کے وہم و گمان میں ان کا خیال گذرا ہو گا۔

جنت میں شہید کے مقامات

حضرت مقدام بن معدی کرب ؓ فرماتے ہیں کہ جناب سید دو عالم محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان للشهيد عندالله لست خصال يغفرله عند اول دفعة من دمه ويرى مقعده في الجنة ويحلى حلة الايمان ويجار من عذاب القبر و يامن من الفزع الاكبر ويوضع على راسه تاج الوقار واليا قوتة منه خير من الدنيا وما فيها ويزوج ثنتين وسبعين زوجة من الحور العين ويشفع في سبعين انسانا من اقاربه۔ [1]

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہید کیلئے چھ انعامات ہیں، خون کے پہلے قطرہ کے گرتے ہی اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے، جنت میں اس کو اس کا ٹھکانا دکھادیا جاتا ہے، اس کو ایمان کی پوشاک پہنادی جاتی ہے، اس کو عذاب قبر سے محفوظ کر دیا جاتا ہے، (قیامت کے دن) بڑی گھبراہٹ کے وقت امن میں ہو گا۔ اس کے تاج کا ایک موتی دنیا و مافیہا سے زیادہ قیمتی ہے، اس کی شادی بہتر (۷۲) حور عین سے کی جائے گی اور اس کے ستر قریبی رشتہ داروں کے حق میں اس کی شفاعت قبول کی جائے گی (اور ان کو اس کی شفاعت کی وجہ سے جنت میں داخل کیا جائے گا)

(فائدہ) صدیق وہ حضرات ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر کسی مخبر کی خبر دینے سے ایمان لاتے ہیں سوائے نور ایمانی کے جس کو وہ اپنے دل میں موجود پاتے ہیں اور کسی دلیل کی وجہ سے ایمان نہیں لاتے، ان کے ایمان لانے میں کوئی تردد اور شک نہیں ہوتا۔ [2] صدیق کی ایک تعریف یہ کی گئی ہے کہ جس کے قول و فعل میں تضاد نہ ہو۔ [3] ایک تعریف یہ کی گئی کہ صدیق وہ حضرات ہیں جو معرفت میں

---

[1] مسند احمد (۴/۱۳۱)، مجمع الزوائد (۵/۲۹۳) بحوالہ احمد و بزار و طبرانی ورجال احمد و طبرانی ثقات۔ ترمذی وصححہ (۱۶۶۳) فی فضائل الجہاد و ابن ماجہ (۲۷۹۹) فی الجہاد، نہایہ ابن کثیر (۲/۳۷۹)، تذکرۃ القرطبی (۲/۴۷۸)۔

[2] جامع کرامات الاولیاء ۱/۸۶۔

[3] حضرت مولانا محمد ادریس انصاریؒ

انبیاء علیہم السلام کے قریب ہیں اور ان کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص کسی چیز کو دور سے دیکھ رہا ہو۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کسی نے پوچھا کہ کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے؟ آپ نے فرمایا میں کسی ایسی چیز کی عبادت نہیں کر سکتا جس کو نہ دیکھا ہوں، پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو لوگوں نے آنکھوں سے تو نہیں دیکھا لیکن ان کے قلوب نے حقائق ایمان کے ذریعہ دیکھ لیا ہے اس دیکھنے سے حضرت علیؓ کی مراد اسی قسم کی رویت ہے کہ ان کی معرفت علمی مثل دیکھنے کے ہے۔ ا؎

شہداء کون ہیں

اور شہداء وہ حضرات ہیں جو مقصود کو دلائل و براہین کے ذریعہ سے جانتے ہیں مشاہدہ سے نہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص کسی چیز کو آئینہ میں قریب سے دیکھ رہا ہو۔ ۲؎ شہید کی ایک تعریف یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو مقام شہادت (یعنی مشاہدہ تجلیات باری تعالیٰ) سے سرفراز فرمایا اور ان کو اپنے مقربین سے بنایا ہے یہ بساط علم کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ کے ساتھ اہل حضور میں شامل ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں "**شهد الله انه لا اله الاهو و الملائكة واولوا العلم قائمابالقسط**" اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان اہل علم کو فرشتوں کے ساتھ بساط علم کی بنا پر جمع کیا ہے پس یہ حضرات بارگاہ الٰہی سے توحید کی حقیقت اور عنایت ازلی کے وارث ہوئے ہیں ان کی شان عجیب اور امر انوکھا ہوتا ہے، یہ وہ شہداء ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں عام کر کے ذکر کیا ہے یہ حضرات اللہ تعالیٰ کو جاننے والے ہیں اور اس علم کے بعد ایمان لاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے (اپنے انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ سے) نازل فرمایا ہے اور صدیق نور میں شہید سے زیادہ تمام ہوتا ہے کیونکہ اس کا اللہ تعالیٰ کی واحدانیت کا اقرار کرنا علم سے ہوتا ہے ایمان سے نہیں ہوتا اس لئے یہ ایک گونہ ایمان میں صدیق سے کم مرتبہ ہے اور مرتبہ علم میں صدیق سے اوپر ہے پس یہ رتبہ علم میں بڑھا ہوا ہے اور رتبہ ایمان و تصدیق میں صدیق سے کم ہے۔ ۳؎

ا؎ تفسیر معارف القرآن ۲/ ۷۴۔

۲؎ تفسیر معارف القرآن ۲/ ۷۴۔

۳؎ جامع کرامات الاولیاء ۱/ ۸۷

مذکورہ بالا حدیث کے اولین مصداق جہاد فی سبیل اللہ میں شہید ہونے والے ہیں مذکورہ بالا حضرات جن کی ہم نے اوپر تعریف لکھی ہے وہ بھی ان درجات کے مستحق ہوسکتے ہیں۔ واللہ اعلم و علمہ اتم واحکم۔

(حدیث) حضرت ابوالدرداءؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ینزل اللہ تعالی فی الساعة الثانیة من اللیل الی عدن وھی دارہ التی لم یرھا عین ؤلم یخطر علی قلب بشر وھی مسکنه ولا یسکنھا معه من بنی آدم غیر ثلاثة : النبیین والصدیقین و الشھداء۔ [1]

(ترجمہ) اللہ تبارک و تعالیٰ ہر رات کی دوسری گھڑی میں جنت عدن کی طرف نزول فرماتے ہیں یہ (جنت عدن) اللہ تعالیٰ کا (بنایا ہوا) ایسا گھر ہے جس کو نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا ہے اور نہ ہی کسی انسان کے وہم و گمان میں آیا ہے، یہ اس کا مسکن ہے اور اس کے ساتھ انسانوں میں سے کوئی نہیں رہ سکتا سوائے تین قسم کے حضرات کے (۱) انبیاء علیہم السلام (۲) حضرات صدیقین (۳) شہداء

ایک شہید کا تین حوروں سے نکاح

محمد وراقؒ فرماتے ہیں کہ مبارک نامی ایک حبشی تھے وہ جائز کام کیا کرتے تھے ہم ان سے کہا کرتے تھے اے مبارک تم نکاح نہیں کرو گے؟ تو وہ جواب دیتے تھے کہ میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ حور سے میرا نکاح کردے۔

راوی کہتے ہیں کہ ہم ایک جہاد میں شریک ہوئے جس میں دشمن ہم پر حملہ آور ہوا اور اس میں مبارک شہید ہوئے جب ہم ان پر سے گذرے تو ہم نے دیکھا کہ ان کا سر الگ پڑا تھا اور دھڑ ایک طرف تھا اور وہ پیٹ کے بل گرے ہوئے تھے ان کے ہاتھ سینہ

۱۔ طبرانی (   )، مسند بزار (   )، مجمع الزوائد (۱۰ / ۴۱۲)، ضعفاء عقیلی (۲ / ۹۳، ۹۴) (۵۵۲)، کتاب التوحید ابن خزیمہ ص ۱۳۵، تفسیر طبری (۸ / ۱۵ / ۱۳۹)، الرد علی الجہمیہ دارمی ص ۳۲، النزول للدار قطنی ص ۱۵۷ (۷۳)، شرح اصول اہل السنہ والجماعۃ اللالکائی (۳ / ۴۴۲) (۷۵۶)، علل متناہیہ لابن جوزی (۱ / ۲۵) (۲۱)، صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۸) (۱ / ۳۶) واللفظ لہ۔

کے نیچے تھے ہم نے ان سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے کتنی حوروں کے ساتھ تمہارا بیاہ کیا۔ انہوں نے سینہ کے نیچے سے ہاتھ نکال کر تین انگلیوں سے اشارہ کیا یعنی تین حوروں سے۔ [1]

حضرت خدیجہ، حضرت مریم اور حضرت آسیہ کے درجات

(حدیث) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ ہماری اماں خدیجہ رضی اللہ عنہا (جنت میں) کس درجہ میں ہیں؟ آپ نے فرمایا قصب (چمکدار موتی یا قوت کے ساتھ مزین چمکدار زبرجد) کے محل میں جس میں نہ تو کوئی فضول بات ہے نہ کسی قسم کی اکتاہٹ حضرت مریم اور آسیہ کے ساتھ۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کیا اس قصب (سرکنڈے) کے محل میں؟ فرمایا نہیں بلکہ وہ در، لولو اور یاقوت کے جڑاؤ والے محل میں ہے۔ [2]

بعض اکابر اولیاء کے درجات

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے ایک شاگرد فرماتے ہیں جب امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے وفات پائی تو میں نے انہیں خواب میں دیکھا کہ وہ اکڑ کر چل رہے ہیں میں نے کہا اے بھائی کیسی چال ہے؟ فرمایا کہ یہ دارالسلام (جنت) میں خدام (اللہ کے برگزیدہ حضرات) کی چال ہے۔ میں نے کہا حق تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ فرمایا میری مغفرت فرمائی اور سونے کے جوتے پہنائے اور ارشاد ہوا کہ یہ سب اس بات کا انعام ہے جو تم نے کہا تھا کہ قرآن اللہ کا کلام ہے حادث نہیں ہے اور حکم ہوا کہ جہاں چاہو چلو پھرو۔ میں جنت میں داخل ہوا تو دیکھتا ہوں کہ سفیان ثوری کے دو سبز پر ہیں اور ایک درخت سے دوسرے درخت پر اڑتے پھرتے ہیں اور یہ آیت تلاوت کرتے ہیں۔ **الحمدللہ الذی صدقنا وعدہ واورثنا الارض نتبوامن الجنۃ حیث نشاء فنعم اجر العاملین**۔ یعنی حمد و شکر ہے اس اللہ عزوجل کا جس نے ہم سے اپنا وعدہ پورا وفا کیا اور ہمیں جنت کی زمین کا وارث بنایا ہم جنت میں جہاں چاہتے ہیں داخل ہوتے ہیں یہ

---

[1] روض الریاحین

[2] البدور السافرہ (۲۱۴۵) بحوالہ طبرانی (   ) مجمع الزوائد (   )

نیک عمل کرنیوالوں کی بڑی اچھی جزا ہے۔ میں نے پوچھا کہ عبدالواحد وراقؒ کی کیا خبر ہے۔ فرمایا میں نے انہیں دریائے نور میں کشتی نور پر سوار ہو کر حق تعالیٰ کی زیارت کرتے چھوڑا ہے۔ میں نے کہا حضرت بشر بن حارث کا کیا حال ہے۔ کہنے لگے واہ واہ ان کے مثل کون ہو سکتا ہے۔ میں نے انہیں حق تعالیٰ کی طرف دیکھا کہ حق تعالیٰ ان کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے تھے کہ اے شخص تو نہیں جانتا کہ تیرا کیا مرتبہ ہے اور اے وہ شخص جو نہ پیتا تھا اب پی لے اور اے وہ شخص جو نہیں کھاتا تھا اب سیر ہو لے۔ ا؎

صرف اللہ کا دیدار کرنے سے ہوش آئے گا

بعض بزرگوں سے منقول ہے کہ میں نے حضرت معروف کرخیؒ کو دیکھا کہ وہ گویا عرش کے نیچے ہیں اور حق سبحانہ و تعالیٰ ملائکہ سے فرمارہے ہیں یہ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا آپ خوب جانتے ہیں اے پروردگار۔ فرمایا یہ معروف کرخی ہیں جو میری محبت کے نشہ میں بیہوش تھے اور میرے دیدار کے بغیر انہیں ہوش نہیں آئے گا۔ ۲؎

نور کی کرسی اور موتیوں کی بارش

امام ربیع بن سلیمانؒ کہتے ہیں میں نے امام شافعیؒ کو وفات کے بعد خواب میں دیکھا۔ اور پوچھا اے ابو عبداللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ فرمایا مجھے نور کی کرسی پر بٹھا کر مجھ پر چمکتے ہوئے تازہ موتی نثار کئے۔ ۳؎

نورانی لباس اور تاج

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے شیخ ابو اسحاق ابراہیم ابن علی ابن یوسف شیرازیؒ کو وفات کے بعد خواب میں دیکھا کہ نہایت سفید لباس پہنے اور تاج اوڑھے ہوئے تھے۔ میں نے پوچھا حضرت یہ سفید لباس کیسا ہے؟ کہا یہ عبادت کی بزرگی ہے۔ میں نے کہا

ا؎ روض الریاحین

۲؎ روض الریاحین

۳؎ روض الریاحین

اور تاج؟ کہا وہ علم کی عزت ہے۔[1]

آدھی جنت کا وارث

بعض بزرگوں سے روایت ہے کہ انہوں نے بشر بن حارث کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا اور سوال کیا کہ حق تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ فرمایا اللہ نے میری مغفرت کی اور آدھی جنت میرے لئے حلال کر دی اور ارشاد فرمایا کہ تو دنیا میں کھاتا پیتا نہ تھا اب خوب کھا پی لے اور فرمایا اے بشر میں نے اس قدر تیری عزت و حرمت لوگوں کے دلوں میں پیدا کر دی تھی کہ اگر اس کے شکریہ میں تو انگاروں پر سجدہ کرے تو بھی اس کا حق ادا نہ کر سکے۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب میں نے تمہاری روح قبض کی اس وقت دنیا میں تم سے زیادہ میرا کوئی پیارا نہ تھا (امام یافعی مؤلف روض الریاحین فرماتے ہیں کہ اس سے حضرت خضر علیہ السلام) کے اس قول کی تائید ہوتی ہے کہ بشر نے اپنا مثل نہیں چھوڑا۔

---

[1] روض الریاحین

جنت کا افضل ترین درجہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام وسیلہ

(حدیث) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا

اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما یقول، ثم صلوا علی فانه من صلی علی صلوة واحدة صلی اللہ علیه عشرا ثم سلوالی الوسیلة فانها منزلة فی الجنة لاتنبغی الا لعبد من عباد اللہ وارجوا ان اکون انا هو فمن سال لی الوسیلة حلت علیه الشفاعة۔ [1]

(ترجمہ) جب تم مؤذن سے (اذان) سنو تو ویسے ہی جواب دو جیسے وہ (اذان) کہے، پھر مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔ پھر میرے لئے وسیلہ کا سوال کرو کیونکہ یہ جنت میں ایسا درجہ ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندہ کو حاصل ہوگا اور مجھے امید ہے کہ وہ (بندہ) میں ہوں گا۔ پس جس شخص نے میرے لیے وسیلہ کی دعا کی اس کیلئے (میری) شفاعت ثابت ہوگئی۔

وسیلہ کی دعا یہ ہے

(حدیث) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو اذان سننے کے بعد یوں کہے،

---

[1] صحیح مسلم (۳۸۴) فی الصلوۃ، ابوداؤد (۵۳۳) فی الصلوۃ، ترمذی (۳۶۱۲) فی المناقب، حادی الارواح ص ۱۱۵، ص ۲۰۶، مسند احمد (۲/ ۱۶۸)، نسائی (۲/ ۲۵-۲۶)، عمل الیوم واللیلہ ابن سنی (۹۱)، بیہقی (۱/ ۴۱۰)، البدور السافرہ (۲۱۴۳)، ابن خزیمہ (۴۱۸)، شرح السنہ (۲/ ۲۸۴)، مشکوٰۃ (۶۵۷)، ابن ابی شیبہ (۱/ ۲۲۶)، ترغیب وترہیب (۱/ ۸۳)

اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلوة القائمة آت محمدا الوسيلة والفضيلة وابعثه مقاما محمودا الذی وعدته۔ تو قیامت کے دن اس کے لئے شفاعت لازم ہو جاتی ہے (مقام محمود سے شفاعت عظمیٰ مراد ہے) [1]

حضور ﷺ کا دیوانہ حضور کے ساتھ

(حدیث) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم آپ مجھے میری جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں، آپ مجھے گھر والوں سے بھی زیادہ عزیز ہیں، آپ مجھے میری اولاد سے بھی زیادہ عزیز ہیں اور فلاں چیز سے بھی زیادہ عزیز ہیں۔ میں اپنے گھر میں بیٹھا ہوا تھا۔ پھر میں نے آپ کو یاد کیا اور صبر نہ ہو سکا تو آپ کے پاس چلا آیا اور آپ کی زیارت کر لی۔ لیکن جب میں اپنی موت اور آپ کی وفات کو یاد کرتا ہوں تو مجھے معلوم ہوتا ہے کہ آپ جب جنت میں داخل ہوں گے تو آپ کو انبیاء کرام علیہم السلام کی منازل جنت میں فائز کیا جائے گا اور میں جب جنت میں داخل ہوں گا تو مجھے ڈر ہے کہ آپ کی زیارت سے شرف بار نہیں ہو سکوں گا (تو آنحضرت ﷺ نے اس کی یہ بات سن کر) اس کو کوئی جواب نہ دیا حتیٰ کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لے کر نازل ہوئے۔

ومن يطع الله والرسول فاؤلئك مع الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين وحسن اولئك رفيقا (سورۃ النساء : ۶۹)

(ترجمہ) اور جو شخص اللہ اور رسول کی تابعداری کرے گا تو ایسے اشخاص بھی ان حضرات کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صلحاء اور یہ حضرات بہت اچھے رفیق ہیں۔ [2]

(فائدہ) حضور ﷺ کے جنت کے درجہ کو وسیلہ اس لئے کہا گیا ہے کیونکہ اللہ تبارک

---

[1] بخاری (۶۱۴) فی الاذان، مسلم (۳۸۴)، ابو داؤد (۵۲۹) فی الصلوۃ، ترمذی (۲۱۱) فی الصلوۃ باب ۱۵۷، حادی الارواح (۱۱۶)

[2] طبرانی صغیر (۱/ ۲۶)، مجمع الزوائد (۷ / ۷)، طبرانی اوسط ( ) درمنثور (۲ / ۱۸۲) بحوالہ ابن مردویہ وابو نعیم فی الحلیۃ۔ صفۃ الجنۃ ضیاء مقدسی وحسنہ

تعالیٰ کے عرش کے قریب ترین درجات میں سے ہے اور ہاں لغت میں وسیلہ کا لفظ قرب کے معنی سے مشتق ہے۔ا؎

ا؎ حادی الارواح (۱۱۷)

ادنیٰ جنتی کے منازل اور درجات

(حدیث) حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے

ان موسی سال ربه ما ادنی اهل الجنة منزلة؟ فقال رجل يجيء بعد ما ادخل اهل الجنة الجنة فيقال له ادخل الجنة فيقول : رب كيف وقد نزل الناس منازلهم و اخذوا اخذاتهم ؟ فيقال له اترضى ان يكون لك مثل ملك ملك من ملوك الدنيا؟ فيقول رضيت رب . فيقول له لك ذلك ومثله و مثله و مثله ، فقال في الخامسة رضيت رب فيقول : هذالك و عشرة امثاله، ولك ما اشتهت نفسك ولذت عينك . فيقول رضيت رب قال رب فاعلاهم منزلة؟ قال اولئك الذين اردت غرست كرامتهم بيدى و ختمت عليها فلم ترعين ولم تسمع اذن ولم يخطر على قلب بشر۔[1]

(ترجمہ) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے سوال کیا کہ جنت میں سب سے ادنیٰ درجہ کا کونسا جنتی ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ شخص جو جنتیوں کے جنت میں داخل ہو جانے کے بعد پیش ہوگا اس کو حکم ہوگا کہ تو بھی جنت میں داخل ہو جا۔ وہ عرض کرے گا یارب کس طرح جبکہ لوگ اپنی اپنی منازل تک پہنچ گئے ہیں اور اپنے اپنے انعامات اور مقامات حاصل کر چکے ہیں؟ اس سے کہا جائے گا کیا تو اس پر راضی ہے کہ تجھے دنیا کے بادشاہوں میں سے کسی ایک بادشاہ کی سلطنت کے برابر جنت دیدی جائے؟ وہ عرض کرے اے رب میں راضی ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے تمہیں یہ بھی دیا اور اتنا اور ، اور اتنا اور ، اور اتنا اور ، اور اتنا اور (جب اللہ تعالیٰ پانچویں مثل کا فرمائیں گے) تو وہ بول اٹھے گا یارب میں راضی ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے (جا) یہ سب تیرے لئے ہے اور اس کا دس گنا مزید بھی، اور تیرے وہ بھی ہے جو تیرا

---

[1] مسلم (۱۸۹) فی الایمان باب ۸۴، حادی الارواح ص ۲۰۷، صفۃ الجنۃ ابن کثیر ص ۱۴۱، تذکرۃ القرطبی (۲/۴۹۰) صحیح ابن حبان (۷۳۸۳)، ترغیب و ترہیب (۴/۵۰۱)، المتجر الرابح (۲۱۲۹)۔

دل چاہے اور تیری آنکھوں کو لذت پہنچے۔ وہ عرض کرے گا میں راضی ہو گیا (میں راضی ہو گیا)۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے رب ان جنتیوں میں سے اعلیٰ درجہ کا کون ہو گا؟ ارشاد فرمایا وہ لوگ جو میری مراد ہیں جن کو میں نے چاہا ہے ،ان کی عزت و شان میں اضافہ کیلئے میں نے اپنے ہاتھوں سے باغات سجائے ہیں ،اور ان پر (ان مستحقین کیلئے تقسیم کر کے) مہریں لگا دی ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ ہی کسی انسان کے دل سے ان کا کوئی خیال گذرا ہے۔

ادنیٰ جنتی اپنی جنت کو ہزار سال کی مسافت سے دیکھے گا

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
ان ادنی اهل الجنة منزلة لمن ينظر الى جنانه وازواجه و نعيمه وخدمه و سرره مسيرة الف سنة، واكرمهم على الله من ينظر الى وجهه غدوة وعشية ثم قرأ رسول الله ﷺ وجوه يومئذ ناضرة الى ربها ناظرة (سورۃ القیامۃ / ۲۳)[1]
(ترجمہ) ادنیٰ درجہ کا جنتی وہ ہو گا جو اپنے باغات کو ،اپنی بیویوں کو ،اپنی نعمتوں کو ،اپنے خدمتگاروں کو اور اپنے حجلہ ہائے عروسی اور شاہی تختوں کو ایک ہزار سال کی مسافت تک دیکھے گا اور ان میں سے اعلیٰ درجہ کا وہ جنتی ہو گا جو اللہ تعالیٰ کے رخ انور کو صبح و شام دیکھتا ہو گا (اور سب سے اعلیٰ درجہ پر وہ جنتی ہو گا جو جب چاہے گا اللہ تعالیٰ کا دیدار کر سکے گا) پھر جناب رسالت مآب ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) اس دن کچھ چہرے (جنت کی نعمتوں سے) تر و تازہ ہوں گے ،اپنے پروردگار کا دیدار کرتے ہوں گے۔

---

[1] ترمذی (۲۵۵۳) فی صفۃ الجنۃ ، منتخب عبد بن حمید (۸۱۹)، حادی الارواح ص ۲۰۷، احمد ۲ / ۶۴، صفۃ الجنۃ ابن کثیر ص ۴۰، تذکرۃ القرطبی ص ۴۹۱، الفتح الربانی (۲۴ / ۱۹۸)، مجمع الزوائد و قال رواہ احمد وابو یعلی والطبرانی۔ نہایہ ابن کثیر، ترغیب و ترہیب (۴ / ۵۰۷)

ادنیٰ جنتی کی جاہ و حشمت اور قدر و منزلت

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان ادنی اهل الجنة منزلة ان له لسبع درجات وهو على الساد سة وفوقه السابعة وان له ثلاث مئة خادم و يغدى عليه ويراح كل يوم بثلاث مئة صحفة و لا اعلمه الاقال من ذهب في كل صحفة لون ليس في الآخر وانه ليلذ اوله كما يلذ آخره وانه ليقول يارب لواذنت لي اطعمت اهل الجنة و سقيتهم لم ينقص مماعندى شيء و ان له من الحور العين لاثنتين و سبعين زوجة سوى ازواجه من الدنيا وان الواحدة منهن لياخذ مقعدها قدر ميل من الارض۔[1]

(ترجمہ) ادنیٰ درجے کے جنتی کے جنت کے سات درجات ہوں گے یہ چھٹے پر رہتا ہوگا، اس کے اوپر ساتواں درجہ ہوگا، اس کے تین سو خادم ہوں گے، اس کے سامنے روزانہ صبح و شام سونے چاندی کے تین سو پیالے کھانے کے پیش کئے جائیں گے، ہر ایک پیالہ میں ایسے قسم کا کھانا ہوگا جو دوسرے میں نہیں ہوگا اور جنتی اس کے شروع میں ایسے ہی لذت پائے گا جیسے کہ اس کے آخر سے، اور وہ یہ کہتا ہوگا یارب اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں تمام جنت والوں کو کھلاؤں اور پلاؤں جو کچھ میرے پاس ہے اس میں کمی نہ ہوگی، اس کی حور عین میں سے بہتر بیویاں ہوں گی ان میں سے ہر ایک کی سرین زمین پر ایک میل کے برابر ہوگی۔

دس ہزار خادم

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا

ان اسفل اهل الجنة اجمعين درجة لمن يقوم على راسه عشرة آلاف خادم

---

[1] مسند احمد ۲/ ۵۳۷، مجمع الزوائد (۱۰/ ۴۰۰) وقال رواہ احمد ورجالہ ثقات علی ضعف فی بعضہم۔ حادی الارواح ص ۲۰۸، البدور السافرہ (۲۰۳۵)، الفتح الربانی (۲۴/ ۱۹۹)

لکل واحد صحفتان واحدة من ذهب والاخری من فضة فی کل واحدة لون لیس فی الاخری مثله یا کل من آخرها مثل مایا کل من اولها یجد لآخرها من الطیب واللذة مثل الذی یجد لاولهاثم یکون ذلك ریح المسك الاذفر لایبولون ولا یتغوطون ولا یتمخطون اخوانا علی سرر متقابلین ۔[1]

(ترجمہ) تمام جنتیوں میں سب سے کم درجہ کا جنتی وہ ہو گا جس کی خدمت میں دس ہزار خادم کمر بستہ ہوں گے، ہر ایک کے ہاتھ میں دو دو پیالے ہوں گے ایک سونے کا دوسرا چاندی کا، پھر ہر ایک میں ایسے رنگ کا کھانا ہو گا کہ اس طرح کا دوسرے میں نہیں ہو گا۔ اس کے آخر سے بھی وہ ویسے ہی (دلچسپی) سے کھائے گا جس طرح اس کے شروع سے کھائے گا، اس کے آخر میں ایسی خوشبو اور لذت پائے گا جیسا کہ اس کے شروع میں پائے گا پھر اس کا یہ کھانا خالص مشک بن کر (پسینہ کی شکل میں) نکلے گا نہ تو یہ پیشاب کرتے ہوں گے، نہ پاخانہ، نہ ہی بلغم پھینکتے ہوں گے، بھائی بھائی ہوں گے، تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھتے ہوں گے۔

ادنیٰ جنتی کیلئے روئے زمین کے برابر جنت

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں آخر میں داخل ہونے والا وہ شخص ہو گا جس کے پاس سے اس کا پروردگار عزوجل گذرے گا اور اسے حکم دے گا کھڑا ہو اور جنت میں داخل ہو جا تو وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے تیوری چڑھا کر متوجہ ہو کر عرض کرے گا آپ نے میرے لیے کیا چھوڑا ہے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ہاں تیرے لئے اتنا (دنیا کے) برابر ہے جس پر سورج طلوع ہوا کرتا تھا یا غروب ہوا کرتا تھا۔[2]

---

[1] مجمع الزوائد (۱۰/۴۰۱) بحوالہ طبرانی اوسط (   ) ورجالہ ثقات۔ صفۃ الجنہ ابن ابی الدنیا (۲۰۶)، زوائد زہد ابن المبارک (۱۵۳۰)، البدور السافرہ (۲۱۱۷)، ترغیب وترہیب (۴/۵۰۸)۔

[2] مجمع الزوائد (۱۰/۴۰۲) بحوالہ طبرانی وقال رجالہ رجال الصحیح غیر ھبیرۃ بن مریم وہو ثقۃ۔ ترغیب وترہیب (۴/۵۰۳)

ادنیٰ جنتی کے سات محلات

(حدیث) جناب سید کائنات علیہ افضل الصلوات والتحیات نے ارشاد فرمایا

ان ادنی اهل الجنة منزلة من له سبع قصور: قصر من ذهب و قصر من فضة وقصر من در وقصرمن زمرد و قصر من یاقوت و قصر لا تدرکه الابصار وقصر علی لون العرش فی کل قصر من الحلی والحلل والحور العین مالا یعلمه الا الله عزوجل۔ [1]

(ترجمہ) جنتیوں میں سے ادنیٰ درجہ کا شخص وہ ہوگا جس کے سات محلات ہوں گے ایک سونے کا ہوگا، ایک محل چاندی کا ہوگا، ایک محل موتی کا ہوگا، ایک محل زمرد کا ہوگا، ایک محل یاقوت کا ہوگا، ایک محل ایسا ہوگا جس کا آنکھیں ادراک نہیں کر سکیں گی، ایک محل عرش کے رنگ کا ہوگا۔ ہر محل میں زیورات اور پوشاکیں اور حورعین ہوں گی جن کو اللہ عزوجل کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔

دس لاکھ خادم

مراسیل حسن بصریؒ میں مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے

ان ادنی اهل الجنة منزلة الذی یرکب فی الف الف من خدمه. الحدیث۔ [2]

(ترجمہ) ادنیٰ درجہ کا جنتی وہ ہوگا جو اپنے دس لاکھ خدام کے ساتھ سوار ہوتا ہوگا۔

اسی ہزار خادم، ۷۲ بیویاں اور عظیم الشان قبہ

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جناب سید کائنات فخر موجودات ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان ادنی اهل الجنة منزلة الذی له ثمانون الف خادم واثنتان وسبعون زوجة

---

[1] عیون الاخبار قتبیؒ (تذکرۃ القرطبی ص ۴۹۱)
[2] تذکرۃ القرطبی (ص ۴۹۱)

وينصب له قبة من لؤلؤ وزبرجد وياقوت كما بين الجابية الى صنعاء۔ [1]

(ترجمہ) جنتیوں میں سب سے کم درجہ کا جنتی وہ ہو گا جسکے اسی ہزار (۸۰۰۰۰) خادم ہوں گے اور بہتر (۷۲) بیویاں ہوں گی، اور اس کیلئے ایک قبہ لولو اور یاقوت اور زبرجد کا قائم کیا جائے گا (جس کی لمبائی) جابیہ (ملک شام میں دمشق شہر کے پاس ایک شہر کا نام ہے) سے صنعاء (ملک یمن کے دار الخلافہ جتنی ہو گی)

ایک ہزار عظیم الشان محلات

حضرت ابن عمرؓ سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا "ادنیٰ درجہ کا جنتی وہ ہو گا جس کے ایک ہزار محلات ہوں گے، ہر دو محلات کے درمیان ایک سال تک چلنے کا فاصلہ ہو گا، یہ جنتی ان کے دور کے حصوں کو بھی ویسے ہی دیکھتا ہو گا جس طرح سے ان کے قریب کے حصوں کو دیکھتا ہو گا۔ ہر محل میں حور عین ہوں گی، پھولدار پودے ہوں گے، (خدمتگار) لڑکے ہوں گے، جس شے کی وہ خواہش کرے گا اس کو پیش کر دی جائے گی۔ [2]

مزید تفصیل کیلئے جنت کے محلات، خدام و غلمان اور حوروں وغیرہ کے ابواب ملاحظہ فرمائیں ان میں بھی متفرق طور پر ادنیٰ اور اعلیٰ جنتی کے مختلف انعامات اور نعمتوں کا حسین ذکر موجود ہے۔

---

[1] ترمذی (   )، تذکرۃ القرطبی (ص۴۹۱)، صفۃ الجنۃ لابن ابی الدنیا (۲۱۱)، صحیح ابن حبان (۷۳۵۸)، ترغیب وترہیب (۴/ ۵۰۸)۔

[2] صفۃ الجنۃ لابن ابی الدنیا (۳۴)، مصنف ابن ابی شیبہ (۱۳/   ) ترغیب وترہیب (۴/ ۵۰۸)

کم عمل اولاد اور بیوی اپنے زیادہ عمل والے والد اور شوہر کے درجہ میں جنت میں جائیں گے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

والذین آمنوا واتبعتھم ذریتھم بایمان الحقنا بھم ذریتھم وما التنا ھم من عملھم من شیء کل امرئ بما کسب رھین (سورۃ الطّور: ۲۱)

(ترجمہ) اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں ان کا ساتھ دیا ہم ان کی اولاد کو بھی ان کے ساتھ شامل کر دیں گے اور ہم ان کے عمل میں سے کوئی چیز کم نہیں کریں گے ہر شخص اپنے اعمال میں محبوس رہے گا۔

اولاد والدین کے درجہ جنت میں

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا **ان اللہ لیرفع ذریۃ المؤمن الیہ فی درجۃ وان کانوا دونہ فی العمل لتقر بھم عینہ ثم قرأ (والذین آمنوا واتبعتھم ذریتھم بایمان الحقنابھم ذریتھم وما التناھم من عملھم من شیء) قال مانقصنا الآباء کما اعطینا البنین** [1]

(ترجمہ) اللہ تبارک و تعالیٰ مؤمن کی اولاد کو مؤمن کے درجہ میں اس کے ساتھ ملادیں گے اگرچہ وہ (نیک) عمل میں اس سے کم (درجہ ہوں تاکہ ان کے قریب کرنے) سے اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی (**والذین آمنوا واتبعتم ذریتھم بایمان الحقنا بھم ذریتھم وما التنا ھم من عملھم من شیء** فرمایا جو کچھ ہم اولاد کو درجہ میں بلند کریں گے وہ والدین (کے مرتبہ اور اعمال) سے کم کر کے نہیں دیں گے۔

---

[1] حاکم ۲/ ۴۶۸، تفسیر ابن جریر ۲۷/ ۲۴، مجمع الزوائد ۷/ ۱۱۴ ونسبہ للبزار وقال وفیہ قیس بن الربیع، ثقہ ... الثوری وفیہ ضعف، حادی الارواح ص ۴۸۰، کنز العمال (۳۰۴۵)، جمع الجوامع ... الخفاء (۲/ ۲۰۶)، مشکل الآثار (۲/ ۱۵) تفسیر قرطبی (۱۷/ ۶)۔

اولاد اور بیوی، والد اور شوہر کے درجہ کی جنت میں

(حدیث) شریک سالم افطس سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں شریک (راوی) فرماتے ہے کہ میرا گمان ہے کہ ابن عباسؓ نے اس حدیث کو حضور ﷺ سے نقل کیا تھا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

اذادخل الرجل الجنة سال عن ابويه وزوجته و ولده فيقال انهم لم يبلغو درجتك اوعملك فيقول يارب قدعملت لي ولهم فيومر بالحا قهم به ثم تلا ابن عباسؓ والذين آمنوا واتبعتهم ذريتهم بايمان الى آخر الآية ۔[1]

(ترجمہ) جب آدمی جنت میں داخل ہوگا تو اپنے والدین اور بیوی بچوں کے متعلق پوچھے گا (کہ وہ کہاں ہیں؟) تو اس کو بتلایا جائے گا کہ وہ (نیک اعمال کر کے) آپ کے درجہ تک یا آپ کے عمل تک نہیں پہنچے، تو وہ عرض کرے گا یارب میں نے تو اپنے لئے اور ان کیلئے (سب کیلئے) عمل کیا تھا (تاکہ آپ اپنے فضل کے ساتھ ان کو بھی میرے ساتھ جنت میں جگہ عطاء فرمائیں گے) چنانچہ ان سب حضرات کو اس جنتی کے ساتھ درجات میں پہنچادیا جائے گا۔ پھر حضرت ابن عباسؓ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں ان کا ساتھ دیا (تو ہم ان کی اولاد کو بھی ان کے ساتھ جنت میں شامل کر دیں گے)

کم عمل والدین زیادہ عمل کی اولاد کی جنت کے درجہ میں

کلبی حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ اگر والدین اولاد کے مقابلہ میں اعلی درجہ میں ہوں گے تو ان کی اولاد کو ان کے والدین کے درجہ میں فائز کیا جائے گا، اور اگر بیٹے والدین سے مرتبہ میں بڑھے ہوئے ہوں گے تو والدین کو ان بیٹوں کے درجہ میں فائز کیا جائے گا۔[2]

---

[1] طبرانی فی الصغیر (۶۴۰) والکبیر (۱۲۲۴۸)، مجمع الزوائد ۷ / ۱۱۴ وقال فیہ عبدالرحمٰن بن غزوان وھو ضعیف۔ حادی الارواح ص ۴۸۰، درمنثور (۶ / ۱۱۹)، تفسیر ابن کثیر (۷ / ۴۰۸)، کنز العمال (۳۹۳۳۳)، البدور السافرہ (۱۷۱۶) بحوالہ ابن مردویہ وضیاء۔ معارف القرآن (۸ / ۱۸۰)،

[2] حادی الارواح ص ۴۸۲

اولاد اپنے والدین میں سے بہتر کے درجہ میں ہوگی

حضرت سعید بن جبیرؒ سے مؤمنین کی اولاد کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا وہ اپنے والدین میں سے بہتر کے پاس ہوں گے اگر باپ ماں سے بہتر تھا تو وہ باپ کے ساتھ ہوں گے اور اگر ماں باپ سے بہتر تھی تو وہ ماں کے ساتھ ہوں گے ۔ [1]

---

[1] البدور السافرہ (۱۷۱) بحوالہ ابو نعیم۔

اولاد کی دعا سے درجات میں ترقی حاصل ہوگی

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان اللہ لیرفع الدرجة للعبد الصالح فی الجنة فیقول یارب انی لی هذه فیقول باستغفار ولدك لك۔[1]

(ترجمہ) بلا شبہ اللہ تبارک و تعالیٰ نیک آدمی کا جنت میں درجہ بلند فرمائیں گے تو وہ عرض کرے گا اے رب! میرے لئے یہ درجہ کہاں سے بڑھ گیا؟ تو وہ ارشاد فرمائیں گے کہ تمہارے لئے تمہارے بیٹے کے استغفار کی وجہ سے (تمہارا درجہ بلند کیا گیا ہے)

(فائدہ) یہ حدیث اصل میں تو حقیقی اولاد کی دعا اور استغفار کیلئے وارد ہوئی ہے اگر اولاد کے معنی میں روحانی اولاد کو ضمناً شامل کر دیا جائے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قوی امید ہے کہ وہ روحانی اولاد مثلاً شاگرد اور مرید بلکہ عام مؤمن کی دعا سے بھی مؤمن کا درجہ جنت میں بڑھایا جائے گا اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان کی دعا کو قبول فرمائیں گے تو (امداد اللہ)

---

[1] مسند احمد ۲ / ۵۰۹، مجمع الزوائد (۱۰ / ۲۱۰) وقال رواہ احمد والطبرانی فی الاوسط ورجالہما رجال الصحیح غیر عاصم بن بھدلہ وقد وثق، والبیہقی فی السنن الکبری (۷ / ۷۹) وفیہ بدعاء ولدک لک۔ حادی الارواح ص ۴۷۹، مجمع الزوائد (۱۰ / ۲۱۰)، مشکوۃ (۲۳۵۴)، اتحاف السادۃ (۵ / ۵۹)، تفسیر ابن کثیر (۷ / ۴۰۹)۔

شفاعت سے جنت حاصل کرنے والے

(فائدہ) بعض دوزخیوں کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کریں گے، بعض کو آنحضرت ﷺ کی شفاعت کی وجہ سے جنت میں داخل کریں گے، بعض کو اولیاء کرام کی شفاعت کی وجہ سے بعض کو علماء کی شفاعت کی وجہ سے بعض کو شہداء کی شفاعت کی وجہ سے بعض کو حفاظ کی شفاعت کی وجہ سے جنت میں داخل کریں گے۔ نیز اہل جنت کے درجات کو حضرات انبیاء علیہم السلام اور اولیاء عظام وغیرہ کی شفاعت سے بھی ترقی دی جائے گی۔

درجات جنت

(تعداد — عظمت وشان — مستحقین)

مؤمنین کے درجات مختلف ہیں

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

انما المؤمنون الذين اذاذكر الله وجلت قلوبهم واذاتليت عليهم آياته زادتهم ايمانا وعلى ربهم يتوكلون . الذين يقيمون الصلوة وممارز قناهم ينفقون . اولئك هم المؤمنون حقالهم درجات عندربهم ومغفرة ورزق كريم (سورۃ الانفال ۲۔۴)

(ترجمہ) بس ایمان والے تو ایسے ہوتے ہیں کہ جب (ان کے سامنے) اللہ تعالیٰ کا ذکر آتا ہے تو (اس کی عظمت کے استحضار سے) ان کے قلوب ڈر جاتے ہیں، اور جب اللہ کی آیات ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ آیتیں ان کے ایمان کو اور زیادہ (مضبوط) کر دیتی ہیں، اور وہ لوگ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں، جو کہ نماز کی پابندی کرتے ہیں اور ہم نے ان کو جو کچھ دیا ہے وہ اس میں سے خرچ کرتے ہیں (زکوٰۃ وصدقات وغیرہ میں بس)، سچے ایمان والے یہ لوگ ہیں ان کے لئے بڑے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور (ان کے لئے) مغفرت ہے اور عزت کا رزق ہے۔

حضرت ضحاکؒ "**لهم درجات مماعملوا**" کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ بعض جنتی بعض سے افضل ہوں گے جس جنتی کو فضیلت بخشی گئی ہو گی وہ تو اپنے کم درجہ والے کو دیکھ سکے گا اور کم درجہ کا جنتی اعلیٰ درجہ والے کو نہیں دیکھ سکے گا (تاکہ اس کو یہ صدمہ نہ ہو کہ) اس پر بھی لوگوں میں سے کسی کو فضیلت بخشی گئی ہے۔[1]

(فائدہ) اس کا یہ مطلب بالکل نہیں کہ اپنے سے اعلیٰ درجہ کے جنتی کی زیارت بھی نہ ہو

---

[1] زوائد زہد امام ابن مبارک (حدیث ۲۴۶)، صفۃ الجنۃ لابن ابی الدنیا (۱۹۴)، حادی الارواح ص ۱۱۰۔

سکے گی زیارت ضرور ہو گی مگر اس کی تفصیل اہل جنت کی باہمی ملاقات کے باب میں پڑھئے۔

اعلیٰ درجہ کے بعض مؤمنین کے مقامات

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان اهل الجنة ليتراء ون اهل الغرف من فوقهم كما يتراء ون الكوكب الدرى الغابر من الافق من المغرب اوالمشرق لتفاصل مابينهم . قالوا يا رسول الله تلك منازل الانبياء لا يبلغها غيرهم؟ قال بلى والذى نفسى بيده رجال آمنوا بالله وصدقوا المرسلين[1]۔

(ترجمہ) جنت والے اپنے اوپر بالا خانوں میں رہنے والوں کو اپنے اعمال کی کمی بیشی کی وجہ سے ایسے دیکھیں گے جس طرح سے (لوگ) مغرب یا مشرق کے افق میں غائب ہونے والے چمکدار ستارے کو دیکھتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا یہ انبیاء کرام کی منازل ہوں گی جن میں ان کے سوا کوئی نہیں پہنچ سکے گا؟ فرمایا کیوں نہیں مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے (ان غرف یعنی بالا خانوں میں) وہ لوگ رہیں گے جو اللہ پر ایمان (کامل اور اعلیٰ درجہ کا) لائے اور اس کے رسولوں کی تصدیق کی (کامل طور پر)

متحابین فی اللہ کے درجات

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان المتحابين لترى غرفهم فى الجنة كالكوكب الطالع الشرقى اوالغربى

---

[1] بخاری حدیث ۳۲۵۶ فی بدء الخلق، مسلم ۲۸۳۱، حادی الارواح ص ۱۱۱، طبرانی کبیر (۶/ ۱۷۳، ۲۲۸)، جمع الجوامع (۶۳۰۵، ۶۳۰۶)، اتحاف السادہ (۱۰/ ۵۲۸، ۵۲۹)، تفسیر ابن کثیر (۴/ ۱۱۶)، (۷/ ۸۲)، (۸/ ۴۸)، تفسیر قرطبی (۱۳/ ۳۵۹)، (۱۹/ ۲۶۳)، زہد ابن المبارک (۲/ ۱۲۶)، کنز العمال (۳۹۳۲۲)، (۳۹۳۲۳)، (۳۹۳۹۸)، تخریج عراقی (۴/ ۵۲۱)، ترغیب وترہیب (۴/ ۵۱۰)

فیقال من ھولاء؟ فیقال ھولاء المتحابون فی اللہ عزوجل ۔ا؎
(ترجمہ) آپس میں (اللہ تعالیٰ کیلئے) محبت کرنے والے (مسلمانوں) کو جنت کے غرفات میں ایسے (بلندوبالا) دیکھا جائے گا جیسے مشرق یا مغرب میں طلوع ہونے والے ستارے کو دیکھا جاتا ہے۔ ان (غرفات) کو دیکھ کر پوچھا جائے گا یہ حضرات کون ہیں؟ تو کہا جائے گا یہ حضرات خالص اللہ عزوجل کیلئے آپس میں محبت کرتے تھے۔

جنت کے سو درجے

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
ان الجنة مائة درجة، ولو ان العالمین اجتمعوا فی احداھن لوسعتھم۔۲؎
(ترجمہ) جنت کے سو درجے ہیں اگر تمام جہان ان میں سے کسی ایک میں جمع ہو جائیں تب بھی وہ درجہ ان سے وسیع رہے۔

جنت کے درجات آیات قرآن کے برابر ہیں

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا یقال لصاحب القرآن اذا دخل الجنة اقرأ واصعد فیقرأ ویصعد بکل آیة درجةً حتی لیقرأ آخر شیء معه ۔۳؎
(ترجمہ) حافظ قرآن جب جنت میں داخل ہوگا (تو اس کو) کہا جائے گا پڑھتا جا اور چڑھتا جا تو وہ پڑھے گا اور ہر آیت کی جگہ ایک درجہ اوپر چڑھے گا حتی کہ اس کو جتنا یاد ہو گا اس کا آخری حصہ بھی پڑھ لے گا۔
(فائدہ) اس سے معلوم ہوا کہ حافظ قرآن (جو قرآن پر عمل بھی کرتا ہو) جنت کے

ا؎ مسند احمد ۳/۸۷، مجمع الزوائد (۱۰/۴۲۲) وقال رجال احمد رجال الصحیح، جمع الجوامع (۵۸۵۸)، کنز العمال (۲۴۷۰۶)، درمنثور (۳/۳۱۱)

۲؎ مسند احمد ۳/۲۹، ترمذی ۲۵۳۲، صفۃ الجنۃ ابو نعیم ۲/۷۰، ابو یعلی ۲/۵۳۰ (۱۳۹۸) بدور السافرہ (۱۷۰۰)۔

۳؎ مسند احمد ۲/۱۹۲، ۳/۴۰، حادی الارواح ۱۱۳۔

اعلیٰ درجات پر فائز ہوگا بشرطیکہ اس کو قرآن پاک کا کافی حصہ یاد ہو لاپرواہی سے بھول نہ جائے (تفصیل کیلئے ہماری فضائل حفظ القرآن ملاحظہ کریں جو اس موضوع میں اردو زبان کی واحد مفصل اور مدلل کتاب ہے۔ (امداد اللہ)

نیز اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنت کے درجات سو سے زائد ہیں اور اگر سو درجات ہیں جیسا کہ دیگر احادیث میں وارد ہے تو پھر ان سو درجات میں مزید بہت سے درجات ہوں گے جن کی طرف اس حدیث شریف میں وضاحت فرمائی گئی ہے۔

مجاہدین کے درجات

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا

مائة درجة فی الجنة مابین الدرجتین مابین السماء والارض اوابعد ممابین السماء والارض، قلت یارسول اللہ لمن؟ قال للمجاهدین فی سبیل اللہ۔[1]

(جنت کے سو درجات میں ہر دو درجوں کے درمیان آسمان و زمین کے فاصلہ کے برابر فاصلہ ہے یا آسمان و زمین سے بھی زیادہ فاصلہ جتنا فاصلہ ہے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ یہ درجات کن کیلئے ہوں گے؟ فرمایا اللہ کے راستہ (یعنی اسلام) میں جہاد کرنے والوں کیلئے۔

(فائدہ) اس حدیث کا اصل مصداق مجاہدین ہیں۔ جو لوگ اسلام کی سربلندی کیلئے دنیا میں جتنے طریقوں سے محنت کر رہے ہیں دوسرے درجہ میں وہ بھی اس کے مصداق ہیں۔

جنت کے دو درجوں کا درمیانی سفر

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان الجنة مائة درجة مابین کل درجة مسیرة مائة عام۔[2]

---

[1] عبد بن حمید فی المنتخب (۹۲۲)، حادی الارواح ۱۱۴،

[2] صفة الجنة ابو نعیم ۲ / ۶۳، مسند احمد ۲ / ۲۹۲، ترمذی ۲۶۴۹ مع شرح تحفة الاحوذی، البعث ابن ابی داؤد (ق ۱۱)، مجمع البحرین ۴ / ۴۷ ۴ بحوالہ طبرانی اوسط،

(ترجمہ) جنت کے سو درجات ہیں (ان میں سے) ہر درجہ کا درمیانی فاصلہ سو سال چلنے کے برابر ہے۔

(فائدہ) ایک حدیث میں جناب رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جنت کے ہر دو درجوں کا درمیانی فاصلہ آسمان وزمین کے فاصلہ کے برابر ہے۔ [1]

اور ایک حدیث میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعا روایت ہے کہ ہر دو جنتوں کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے۔ [2]

فائدہ سے اوپر کی حدیث اور اس میں سو سال اور پانچ سو سال کا کوئی تضاد نہیں ہے یہ ہلکی اور تیز چال پر موقوف ہوگا۔

ادنی جنتی کے درجات

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان ادنی اھل الجنة لمن له سبع درجات هو على السادسة و فوقه السابعة۔ [3]

(ترجمہ) ادنٰی درجہ کے جنتی کے سات درجات ہوں گے یہ ان میں سے چھٹے درجہ میں ہوگا ساتواں درجہ اس سے اوپر ہوگا۔

معلوم ہوا کہ نچلے چھ درجات ادنی درجہ کے جنتیوں کیلئے ہوں گے۔ ساتویں درجہ سے جنت کے اعلیٰ درجات شروع ہوتے ہیں۔

سب سے اعلیٰ درجہ

(حدیث) حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان فی الجنة مائة درجة بين كل درجتين كما بين السماء والارض، والفردوس اعلاها درجة ومن فوقها يكون العرش، ومنها تفجر انهار الجنة

۱۔ صفۃ الجنۃ ابو نعیم ۲ / ۶۴، مسند احمد ۵ / ۳۱۶، ۳۲۱، مصنف ابن ابی شیبہ ۱۳ / ۱۳۸ (۱۵۹۲۳)، منتخب عبد بن حمید (۱۸۲)، ترمذی (۲۵۳۱)، حاکم ۱ / ۸۰، تفسیر طبری، کتاب التوحید ابن خزیمہ ص ۱۰۷،

۲۔ صفۃ الجنۃ ابو نعیم ۲ / ۶۷، الجامع الصغیر ۱ / ۴۵ او صححہ، مجمع الزوائد ۱۰ / ۴۱۹ بحوالہ معجم اوسط وضعفہ،

۳۔ مسند احمد ۲ / ۵۳۷، نہایہ ابن کثیر ۲ / ۴۳۰۔ ۴۳۱، مجمع الزوائد ۱۰ / ۴۰۰، ابو نعیم صفۃ الجنۃ ۲ / ۶۸،

الاربعة فاذا سالتم الله فاسالوه الفردوس۔ ا؎

(ترجمہ) جنت کے سو درجے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان آسمان وزمین کے فاصلہ جتنا فاصلہ ہے، اور فردوس ان سے اعلیٰ درجہ کی ہے، اس سے اوپر عرش ہے اسی سے جنت کی چاروں نہریں پھوٹیں گی پس جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو اس سے فردوس مانگا کرو۔

فردوس عرش سے کتنا قریب ہے

(حدیث) حضرت ابو امامہ ؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

سلوا الله الفردوس فانه سرة الجنة وان اهل الجنة يسمعون اطيط العرش۔ ۲؎

(ترجمہ) تم اللہ تعالیٰ سے فردوس مانگا کرو کیونکہ یہ جنت کا عمدہ حصہ ہے (اس فردوس کے) رہنے والے جنتی عرش کی چرچراہٹ (کی آوازیں) سنیں گے۔

جنت کے درجات کس چیز کے ہیں؟

(حدیث) جناب نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں

فی الجنة مائة درجة بين كل درجتين مابين السماء والارض، اول درجة منها دورها و بيوتها وابوابها و سررها ومغاليقها من فضة، والدرجة الثانية: دورها وبيوتها وابوابها وسررها ومغاليقها من ذهب، والدرجة الثالثة: دورها و بيوتها وابوابها وسررها ومغاليقها من ياقوت و لؤلؤ وزبرجد، وسبع وتسعون درجة لايعلم ماهي الا الله ۔ ۳؎

(ترجمہ) جنت کے سو درجے ہیں ان میں کے ہر درجہ کا درمیانی فاصلہ آسمان وزمین کے فاصلہ کے برابر ہے، ان میں سے پہلے درجہ کے گھر، کمرے، اس کے دروازے

ا؎ البدور السافرہ ۴۸۵ بحوالہ ترمذی (۲۵۳۱) وحاکم و بیہقی (البعث والنشور ۲۴۸)، مسند احمد ۵/۳۱۶، حاکم ۱/۸۰،

۲؎ البدور السافرہ (۱۶۹۹) بحوالہ طبرانی (۸/۲۹۴)، مجمع الزوائد (۱۰/۳۹۸)، کنز العمال (۳۱۸۴)، اتحاف السادہ (۹/۱۸۹)، درمنثور (۴/۲۵۴) حاکم (۲/۷۱ ۳)

۳؎ البدور السافرہ (۱۷۰۱) بحوالہ ابن وہب و بمثلہ رواہ ابو نعیم فی صفۃ الجنۃ ۲/۲۳۴۔

پلنگ اوران کے تالے (سب) چاندی کے ہوں گے اور دوسرے درجہ کے گھر کمرے، اس کے دروازے اس کے پلنگ اور اس کے تالے سونے کے ہوں گے اور تیسرے درجہ کے گھر اس کے کمرے اس کے دروازے۔ اس کے پلنگ اور اس کے تالے یاقوت، لولو اور زبرجد کے ہوں گے اور باقی ستانوے درجے کس چیز سے بنے ہیں سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔

درجات بلند کرنے والے اعمال

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا **الادلکم علی مایمحو اللہ بہ الخطایا ویرفع بہ الدرجات؟ قالوا بلی یا رسول اللہ قال اسباغ الوضوء علی المکارہ و کثرۃ الخطی الی المساجد و انتظار الصلوۃ بعد الصلوۃ فذلکم الرباط۔** [1]

(ترجمہ) کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ خطائیں مٹاتے ہیں اور درجات بلند کرتے ہیں؟ (صحابہ کرام) نے عرض کیا یا رسول اللہ کیوں نہیں؟ فرمایا وضو کو سردی اور تکالیف کے وقت اچھی طرح سے کرنا، مسجد تک زیادہ قدم کر کے جانا، نماز پڑھ کر اگلی نماز کی انتظار میں رہنا۔ یہ ہے گناہوں سے بچنے کا موقعہ اور طریقہ۔

حافظ کا درجہ جنت

(حدیث) حضرت ابن عمروؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمایا **یقال لصاحب القرآن اقرأ وارق ورتل کما کنت ترتل فی الدنیا فان منزلتك عند آخر آیۃ تقرأ ھا۔** [2]

---

[1] البدور السافرہ (۱۷۰۳) بحوالہ مسلم (الطہارۃ ۴۱)، ترمذی ۵۱، ابن جریر ۴ / ۱۴۸، ابن خزیمہ ۵، ابن حبان، بیہقی ۳ / ۶۲، حلیہ ابو نعیم ۸ / ۲۴۸

[2] مسند احمد ۲ / ۱۹۲، ابوداؤد (۱۴۶۴)، ترمذی (۲۹۱۵)، ابن حبان، حاکم ۱ / ۵۵۲ ـ ۵۵۳) البدور السافرہ (۱۷۰۵) بیہقی (۲ / ۵۲) ترغیب (۲ / ۳۵۰)، امالی الشجری (۱ / ۱۱۰) مشکوٰۃ (۲۱۳۴) لآلی مصنوعہ (۱ / ۱۲۶)

(ترجمہ) حافظ قرآن کو فرمایا جائے گا پڑھتے جاؤ اور (جنت کے درجے) چڑھتے جاؤ اور (قرآن اس طرح سے) ترتیل سے (ٹھیر ٹھیر کر) پڑھو جس طرح سے تم دنیا میں ترتیل کے ساتھ پڑھا کرتے تھے بلاشبہ (جنت میں) تمہاری منزل اس آخری آیت پر ہوگی جس کو تو پڑھے گا۔

(فائدہ) اس لئے حفاظ قرآن کو چاہیئے کہ وہ قرآن پاک کو دنیا میں خوب یاد رکھیں اور اپنی اولاد کو بھی قرآن کا حافظ بنائیں اللہ تعالیٰ اولاد کے حفظ قرآن کی برکت سے آپ کو بھی جنت کے اعلیٰ درجات نصیب فرمائیں گے جیسا کہ آپ اس کتاب میں پڑھیں گے۔

تلاوت کرنے والے غیر حافظ کے درجات

(حدیث) فضالہ بن عبیدؓ اور تمیم داریؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا

من قرأعشر آيات في كل ليلة كتب له قنطار و القنطار خيرمن الدنيا وما فيها فاذاكان يوم القيامة يقول ربك: اقرأ وارق بكل آية درجة حتى ينتهى الى آخر آية معه ، يقول ربك للعبد: اقبض فيقبض العبد بيده يارب انت اعلم، فيقول بهذا الخلد وبهذ النعيم۔[1]

(ترجمہ) جو شخص ہر رات دس آیات تلاوت کرے گا اس کیلئے ایک قطار (ثواب کا) لکھا جائے گا اور ایک قطار (کا ثواب) دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب سے بہتر ہے۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو تیرا رب فرمائے گا پڑھ اور چڑھ ہر آیت کے بدلہ میں ایک درجہ ہے حتی کہ وہ اپنی حفظ شدہ آخری آیت تک پہنچ جائے گا تو تیرا رب بندہ سے فرمائے گا لے تو بندہ رب تعالیٰ کے ہاتھ سے پکڑ لے گا اور کہے گا یارب آپ ہی خوب جانتے ہیں (کہ میں کیا لوں) تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے یہ دائمی جنت اور یہ (دائمی) نعمتیں لے۔

ہر آیت جنت کا ایک درجہ ہے

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ قرآن پاک کی ہر آیت جنت کا ایک درجہ ہے

---

[1] طبرانی (البدور السافرہ: ۱۷۰۷)، طبرانی (۲/۳۸)، مجمع الزوائد (۲/۲۶۷، ۲۶۸)، ترغیب (۱/۴۳۹)، اتحافات سنیہ (۲۷۹)، کنزالعمال (۲۱۴۵۸)، امالی الشجری (۱/۷۷)

اور تمہارے (دنیاوی) گھروں کیلئے چراغ ہے ا۔ (یہ موقوف حدیث مرفوع کے حکم میں ہے کیونکہ غیر مدرک بالقیاس ہے)

عدد آیات سے اوپر کوئی درجہ نہیں

(حدیث) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

عدد درج الجنة علی عدد آی القرآن لیس فوقه درجة۔ ۲۔

(ترجمہ) جنت کے درجات کی تعداد قرآن پاک کی آیات کی تعداد کے برابر ہے اس سے زائد کوئی درجہ نہیں ہے۔

(فائدہ) علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں جس شخص نے تمام قرآن پاک ازبر کر لیا اس نے آخرت کے تمام درجات کو حاصل کر لیا، اور جس نے اس سے تھوڑا سا پڑھا تو وہ جنت کے درجات میں بھی اسی قدر بلند ہو سکے گا۔ ۳۔

دوستوں میں افضل عمل والے کا درجہ

(حدیث) حضرت ابو المتوکل ناجیؒ فرماتے ہیں کہ جناب رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان الدرجة فی الجنة فوق الدرجة کمابین السماء والارض، وان العبد لیرفع بصره فیلمع له برق یکاد یخطف بصره فیفزع لذلك فیقول ماھذا؟ فیقال ھذا نور اخیك فلان فیقول اخی فلان کنا نعمل فی الدنیا جمیعا و قدفضل علی ھکذا فیقال انه کان افضل منك عملاثم یجعل فی قلبه الرضی حتی یرضی۔ ۴۔

(ترجمہ) جنت کا ہر درجہ دوسرے درجہ سے اوپر جیسے آسمان و زمین کے درمیان (کی صورت) ہے انسان کبھی اپنی نظر بلند کرے گا تو اس کو ایک بجلی چندھیا دے گی قریب

ا۔ البدور السافرہ (۱۷۰۶) بحوالہ ابن المبارک

۲۔ شعب الایمان بیہقی، البدور السافرہ (۱۷۰۸)

۳۔ التذکار فی افضل الاذکار۔ البدور السافرہ ص ۴۸۸ محقق۔

۴۔ کتاب الزہد ابن المبارک۔ البدور السافرہ (۱۷۰۹)

ہو گا کہ اس کی نظر کو اچک لے تو وہ اس سے گھبرا کر پوچھے گا یہ کیا ہے؟ تو (اس کو) کہا جائے گا یہ تمہارے فلاں بھائی کا نور ہے۔ وہ کہے گا میرا فلاں بھائی! ہم دونوں دنیا میں اکٹھے (نیک) عمل کرتے تھے پھر اس کو اتنا فضیلت بخشی گئی؟ تو اس کو کہا جائے گا کہ وہ عمل کے اعتبار سے تجھ سے افضل تھا پھر اس جنتی کے دل میں بھی رضا ڈال دی جائے گی حتی کہ یہ راضی ہو جائے گا۔

(فائدہ) حضرت عوف بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے جنت کیلئے ایک مخلوق پیدا کی ہے (انسانوں میں سے،) ان کو اتنی عطائیں کریں گے کہ وہ سیر ہو جائیں گے، ان کے اوپر اعلیٰ درجات میں بھی لوگ ہوں گے جب یہ ان کو دیکھیں گے تو ان کو پہچان لیں گے اور عرض کریں گے اے ہمارے پروردگار! یہ تو ہمارے بھائی ہیں ہم ان کے ساتھ رہتے تھے ان کو آپ نے (کیوں) فضیلت عطاء فرمائی ہے؟ تو ان سے کہا جائے گا ہرگز نہیں ہرگز نہیں یہ لوگ بھوکے ہوتے تھے جب تم رجے ہوتے تھے اور یہ پیاسے ہوئے تھے جب تم سیراب ہوتے تھے، یہ کھڑے ہو کر (راتوں کو) عبادت کرتے تھے جب تم سوئے ہوتے تھے اور یہ بے گھر ہوتے تھے جب کہ تم گھروں میں محفوظ ہوتے تھے۔[1]

دنیاوی تکالیف سے درجے بلند ہوتے ہیں

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان الرجل ليكون له عندالله المنزلة الرفيعة فما يلبغها بعمل فمايزال الله تعالىٰ يبتليه بمايكره حتى يبلغها۔[2]

(ترجمہ) کسی شخص کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی قدر و منزلت ہوتی ہے لیکن وہ اس مرتبہ کو (اپنے) عمل سے نہیں پہنچ پاتا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کی ناپسندیدہ تکلیف میں

---

[1] البدور السافرہ (۱۷۱۰) بحوالہ ابن مبارک و ابو نعیم، صحیح ابن حبان (۶۹۲)، مطالب عالیہ (۴۴۲۰)، ترغیب ۴ / ۲۸۳۔

[2] البدور السافرہ (۱۷۱۱) بحوالہ ابو یعلی بسند جید (۱۰ / ۴۸۲ ـ ۴۸۷)، ابن حبان ۴ / ۲۴۸ ـ الاحسان)، اتحاف السادہ ۵ / ۳۱۵، کنز العمال (۶۸۰۳)، تاریخ اصفہان (۲ / ۲۹۲)

مبتلا کر دیتے ہیں حتی کہ وہ اس مرتبہ پر فائز ہو جاتا ہے۔

غمگیوں کا خاص درجہ

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان اله فی الجنة درجة لاينالها الا اصحاب الهموم۔ ۱ے

(ترجمہ) جنت میں ایک درجہ ایسا ہے جس کو غم واندوہ والے حضرات کے سوا کوئی نہیں پاسکے گے۔

جنت کا ایک خاص درجہ

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان فی الجنة درجة لاینا لها الاثلثة امام عادل، وذورحم وصول، و ذوعیال صبور۔ ۲ے

(ترجمہ) جنت میں ایک درجہ ایسا ہے جس کو تین قسم کے لوگوں کے سوا کوئی حاصل نہیں کر سکے گا (۱) عادل حکمران (۲) صلہ رحمی کرنے والا (۳) صابر عیال دار

جمعہ کی برکت سے درجات میں ترقی

(حدیث) حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

احضروا الجمعة وادنوا من الامام فان الرجل لایزال یتباعد حتی یؤخر فی الجنة وان دخلها۔ ۳ے

(ترجمہ) نماز جمعہ میں حاضری دیا کرو اور امام کے قریب بیٹھا کرو کیونکہ آدمی دور ہوتا جاتا ہے حتی کہ جنت میں بھی مؤخر کر دیا جائے گا اگرچہ اس میں داخل ہو چکے گا۔

۱ے البدور السافرہ (۱۷۱۲) بحوالہ دیلمی

۲ے البدور السافرہ (۱۷۱۲) بحوالہ اصبہانی۔

۳ے مسند احمد (۵/۱۰-۱۱)، ابو داؤد (۱۱۹۸)، حاکم (۱/۲۸۹)، بیہقی (۳/۲۳۸)، البدور السافرہ (۱۷۱۸)۔

دنیاوی درجات کی بلندی سے درجات جنت میں انحطاط

(حدیث) حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
ماعبد یحب ان یرفع فی الدنیا درجة فارتفع الاوضعه الله تعالیٰ فی الآخرة درجة اکبر منها واطول ثم قرأ وللآخرة اکبر درجات واکبر تفضیلا۔[1]
(ترجمہ) جو بندہ یہ پسند کرتا ہے کہ دنیا میں اس کا درجہ بلند کر دیا جائے تو اس کو اس درجہ پر فائز کر دیا جاتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کو آخرت کے بڑے اور لمبے (چوڑے) درجہ سے گرا دیتے ہیں۔ پھر جناب نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی (ترجمہ) اور آخرت کے بڑے درجات ہیں اور بڑی فضیلت ہے۔
(فائدہ) حضرت ابن عمرؓ سے منقول ہے کہ کوئی بندہ بھی جو دنیا کی کوئی چیز پالیتا ہے اللہ کے نزدیک اس کے درجات میں کمی آجاتی ہے اگرچہ اللہ تعالیٰ اس پر کرم نواز ہوتا ہے۔[2]

غلام اور آقا کے درجات کا فرق

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آدمی اور اس کا غلام (بعض دفعہ اکٹھے) جنت میں داخل ہوں گے لیکن اس کا غلام اس سے بڑے درجہ پر فائز ہوگا تو وہ آدمی کہے گا یارب یہ تو دنیا میں میرا غلام تھا (پھر اس کو مجھ سے بڑا درجہ کیوں عطا کیا؟) تو اس سے کہا جائے گا یہ تم سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتا تھا۔[3]
(لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہر دفعہ غلام ہی بازی لے جائے، کبھی آقا آگے کبھی غلام)

دل پسند کھانے پر جنت کے درجات کی کمی

حضرت ابراہیم تیمیؒ فرماتے ہیں جو شخص کوئی ایسا لقمہ کھائے جو اس کو خوش کر دے اور یا

۱۔ حلیۃ الاولیاء (۴ / ۲۰۴)، البدور السافرہ (۱۷۱۹)

۲۔ البدور السافرہ (۱۷۲۰) بحوالہ سعید بن منصور وابن ابی الدنیا بسند صحیح

۳۔ البدور السافرہ (۱۷۲۱) بحوالہ کتاب الزہد امام احمد۔ مسند احمد (۴ / ۲۳۵)، نسائی (۶ / ۲۷)، ابوداؤد (۳۹۶۷)۔

کوئی ایک ایسا گھونٹ (کسی چیز کا) پی لے جو اس کو خوش کر دے اس کی وجہ سے اس کا آخرت کا حصہ کم ہو جاتا ہے۔ ا؎

(فائدہ) اس ارشاد سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی نعمتوں کی لذت آخرت کی نعمتوں کو کم کرنے والی ہے اسی لئے بہت سے اکابر اولیاء دنیاوی لذتوں سے کنارہ کش رہ کر اللہ کی عبادت ہی میں مشغول رہتے تھے اور گذارے کی روزی پر قناعت کرتے تھے۔

تین لوگ اعلیٰ درجات نہیں پا سکتے

(حدیث) حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

ثلاث من کن فیه لم ینل الدرجات العلی : من تکهن او استقسم او رده عن سفر طیرة۔ ۲؎

(ترجمہ) تین چیزیں جس میں ہوں گی وہ بلند درجات تک نہیں پہنچ سکتا (۱) جس نے کہانت (نجومی کا پیشہ کیا یا عمل کیا یا اس پر اعتقاد) کیا (۲) یا تیر نکالنے کے ذریعہ سے اپنے لئے خیر یا شر کا فیصلہ کیا (۳) یا قرعہ اندازی کر کے یا کوئی پرندہ اڑا کر اپنے سفر کیلئے فال لیا۔

(فائدہ) آج کل نجومیوں اور پامسٹوں کا دھندا پاکستان وغیرہ میں بڑے زور سے چل رہا ہے اور بعض اخبارات میں ایک مستقل مضمون بنام "آپ کا یہ ہفتہ کیسا گذرے گا" چھپتا ہے اس کا پڑھنا ٹھیک نہیں ہے اور اس پر یقین کرنا حرام بلکہ کفر ہے۔ لہذا آپ بھی غور کریں کہیں آپ تو اس میں مبتلا نہیں۔

مجاہد کا بلند درجہ

(حدیث) حضرت کعب بن مرہؓ فرماتے ہیں میں جناب رسول اکرم ﷺ سے سنا آپ

ا؎ البدور السافرہ (۱۷۲۲) بحوالہ ابو نعیم

۲؎ البدور السافرہ (۱۷۲۳) بحوالہ طبرانی، تاریخ بغداد (۵ / ۲۰۱)، علل دارقطنی (۳ / ۲۸۲)، جامع بیان العلم وفضلہ (۱ / ۱۳۵)، حلیہ ابو نعیم (۵ / ۱۷۴)، در منثور (۴ / ۳۰۳)،

نے ارشاد فرمایا **من بلغ العدو بسهم رفع الله له درجة اما انها لسيت بقبة امك مابين الدرجتين مائة عام** ۔ا؂
(ترجمہ) جس نے تیر سے دشمن خدا کا مقابلہ کیا اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کریں گے سن لو یہ تیری ماں کا (بنایا ہوا) قبہ نہیں ہے (بلکہ اس کے) دو درجوں کے درمیان سو سال کا فاصلہ ہے۔

درجات بلند کرانے کے اعمال

(حدیث) حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
من سره ا ن يشرف له البنيان وترفع له الدرجات فليعف عمن ظلمه ويعطه من حرمه ويصل من قطعه ۔۲؂
(ترجمہ) جس شخص کو یہ بات اچھی لگتی ہے کہ اس کے لئے جنت کی عظمت کو دوبالا کیا جائے اور اس کے لئے درجات کو بلند کیا جائے تو اسے چاہئے کہ اپنے ظلم کرنے والے کو معاف کرے اور جو محروم کرے اس کو دے اور جو قطع رحمی کرے اس سے جوڑے۔
(فائدہ) اس طرح کی ایک روایت طبرانی اور بزار میں حضرت عبادہ بن صامتؓ سے بھی منقول ہے۔ ۳؂

اولاد کے استغفار سے ترقی درجات

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں (مردہ) انسان کا ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے تو وہ عرض کرتا ہے اے رب! یہ میرا درجہ کہاں سے بلند ہو گیا؟ تو اسکو کہا جاتا ہے تیری اولاد کے استغفار کی وجہ سے۔ ۴؂

۱؂ البدور السافرہ (۱۷۲۵) بحوالہ نسائی وابن حبان ۔ احمد (۴/۲۳۵)، نسائی (۶/۲۷) ابو داؤد (۳۹۶۷)، ابن ابی شیبہ (۵/۳۰۹)، درمنثور (۳/۱۹۴)
۲؂ البدور السافرہ (۱۷۲۶)، بحوالہ حاکم (۲/۲۹۵)، ترغیب (۳/۳۰۷)، مجمع الزوائد (۸/۱۸۹)، درمنثور (۲/۷۳)، تفسیر ابن کثیر (۲/۱۰۳)
۳؂ البدور السافرہ (۱۷۲۷)
۴؂ صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۱۸۵)

مجاہدین ستر درجہ بلند درجات میں

حضرت محیریزؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کو گھر بیٹھنے (والے جہاد نہ کرنے) والوں پر اپنی طرف سے بڑے اجر عظیم کے درجات سے نوازا ہے۔ فرمایا یہ (درجات) ستر درجہ (بلند) ہیں ہر دو درجوں کے درمیان تیز ترین رفتار سے دوڑنے والے گھوڑے کے ستر سال کی مسافت جتنا فاصلہ ہے۔ ا؎

عالم کی عابد پر فضیلت کے درجات

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

فضل العالم علی العابد سبعون درجة بین کل درجة حضر الفرس سبعین عاما۔ ۲؎

(ترجمہ) عالم کی عابد پر ستر درجہ فضیلت ہے (اور) ہر درجہ کے درمیان گھوڑے کے ستر سال تک تیز دوڑنے کا فاصلہ ہے۔

جنت کے زیادہ درجات کیوں؟

علامہ نیشاپوریؒ فرماتے ہیں جنت کے درجات آٹھ اور دوزخ کے سات اس لئے ہیں کہ جنت اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور دوزخ اللہ تعالیٰ کا انصاف ہے اور فضل ہمیشہ انصاف سے زیادہ ہی ہوا کرتا ہے اور یہ وجہ بھی ہے کہ دوزخ سزا ہے اور سزا میں اضافہ کرنا ظلم ہے اور ثواب میں اضافہ ہوتا رہتا ہے اور ایک وجہ سے بھی ہے کہ خیر کے درجات آٹھ ہیں اور شر کے سات۔ ۳؎

ا؎ صفة الجنة ابن ابی الدنیا (۱۸۹)

۲؎ المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح (۱۷) بحوالہ اصبھانی، مجمع الزوائد (۱/۱۲۲)، اتحاف السادہ ۱/۸۳، ۷/۲۵۷)، کنز العمال (۲۸۷۴۰)، (۲۸۷۹۶)، (۲۸۹۱۴)، مطالب عالیہ (۳۰۷۳) تہذیب تاریخ دمشق (۷/۱۲۷)، حلیہ (۹/۴۵)

۳؎ کنزالمدفون ص ۱۳۴۔

تعداد جنات

جنات الفردوس چار ہیں

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

ولمن خاف مقام ربہ جنتان (سورۃ الرحمٰن : ۴۶) جو اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونے سے ڈر گیا (اور گناہ کرنے سے رک گیا تو اس کیلئے) دو جنتیں ہیں (ایک سونے کی اور ایک چاندی کی)، اس کے بعد اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں **ومن دونھما جنتان** (سورۃ الرحمٰن : ۶۲) ان (گذشتہ) دو جنتوں کے نیچے دو جنتیں اور ہیں۔

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ جنتوں کی تعداد چار ہے جیسا کہ اس سے علامہ ابن قیمؒ نے بھی استدلال کیا ہے اس کی دلیل میں درج ذیل حدیث بھی ملاحظہ فرمائیں۔

(حدیث) حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

جنات الفردوس اربع: جنتان من ذهب آنيتهما وحليتهما وما فيهما، وجنتان من فضة آنيتهما وحليتها وما فيهما ومابين القوم وبين ان ينظروا الى ربهم الارداء الكبرياء على وجهه في جنة عدن۔[1]

(ترجمہ) دو جنتیں ایسی ہیں کہ ان کے برتن ان کے زیور اور جو کچھ ان میں ہے سونے کا ہے، اور دو جنتیں ایسی ہیں کہ ان کے برتن، ان کے زیور اور جو کچھ ان میں ہے چاندی کا بنا ہوا ہے۔ جنت والوں کے درمیان اور اس کے درمیان کہ وہ اپنے پروردگار کا دیدار کریں صرف ایک کبریائی کی چادر ہوگی اللہ کے چہرہ مبارک پر جنت عدن میں۔

(فائدہ) اس حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ جنات الفردوس کی تعداد چار ہے ان میں دو جنتیں سونے کی ہوں گی اور دو چاندی کی، یہ چار جنتیں اونچے درجہ کی ہوں

---

[1] مسند احمد ۴ / ۴۱۶، وطیالسی، دارمی ۲ / ۳۳۳، ابو عوانہ ۱ / ۱۵۷، البعث والنشور بیہقی حدیث ۲۳۹، مجمع الزوائد ۱۰ / ۳۹۷، ۳۹۸، وقال رواہ احمد ورجالہ رجال الصحیح۔ البدور السافرہ ۱۶۹۰، صفۃ الجنہ ابو نعیم (۴۳۷) واسنادہ صحیح، الفتح الربانی (۲۴ / ۱۹۱)

گی اس لئے کہ ان کے اور اللہ تعالیٰ کے دیدار کے درمیان کبریائی کی چادر ہو گی ان جنتوں والے جب چاہیں گے اللہ تعالیٰ کا دیدار کر سکیں گے۔ دیگر بہت سی روایات میں آپ پڑھیں گے کہ اکثر جنتیں ایسی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کے دیدار کا ایک وقت مقرر ہو گا تو معلوم ہوا کہ وہ جنتیں ان کے علاوہ ہیں۔

جنت الفردوس کی شان و شوکت

(حدیث) حضرت عمرو بن سلامہؒ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان اللہ تعالی کبس عرصة جنة الفردوس بیدہ، ثم بناھالبنة من ذھب مصفی ولبنة من مسك مزری وغرس فیھا من جید الفاکھة وطیب الریحان وفجر فیھا انھارھا ثم اوفی ربنا علی عرشه فنظر الیھا فقال وعزتی لاید خلك مدمن خمرو لامصر علی زنا۔[1]

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے جنت الفردوس کا میدان اپنے دست مبارک سے بنایا پھر اس پر خالص سونے کی اینٹ سے اور خوب مہکنے والی مشک کی اینٹ سے اس کی تعمیر کی۔ اس میں عمدہ اقسام کے میوؤں کے درخت لگائے، عمدہ خوشبو پیدا کی، اس میں نہریں چلائیں پھر ہمارے پروردگار نے اپنے عرش پر جلوہ افروز ہو کر اس کی طرف دیکھا اور فرمایا مجھے میرے غلبہ کی قسم! تجھ میں دائمی شراب پینے والا اور زناکاری پر ڈٹا رہنے والا داخل نہیں ہو سکے گا۔

جنت کی نہریں جبل الفردوس سے نکلتی ہیں

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں فردوس ایک پہاڑ ہے اسی سے جنت کی نہریں نکلتی ہیں۔[2]

اللہ تعالیٰ جنت الفردوس کو ہر رات حسن میں اضافہ کا حکم دیتے ہیں

(حدیث) حضرت حسان بن عطیہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

[1] صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۲۲۰)۔

[2] وصف الفردوس ص ۲۱ (۵۹)

ينظر الجبار عزوجل الى الفردوس فى سحر كل ليلة فيقول : ازدادى طيبا الى طيبك قد افلح المؤمنون۔[1]

(ترجمہ) اللہ جبار عزوجل جنت الفردوس کی طرف ہر رات سحری کے وقت نظر کرتے ہیں اور (اس کو) حکم دیتے ہیں کہ اپنے حسن کے ساتھ مزید حسین ہو جائے بے شک وہی لوگ کامیاب ہیں جو مؤمن ہیں۔

جنت الفردوس عرش کے نیچے ہے

(حدیث) جناب سرور کائنات حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرماتے ہیں

سلوا الله الفردوس فانها سرة الجنة واعلى الجنة منه تتفجر انهار الجنة وان اهل الفردوس ليسمعون اطيط العرش۔[2]

(ترجمہ) تم اللہ تعالیٰ سے جنت الفردوس کا سوال کیا کرو کیونکہ یہ جنت کا عمدہ اور اعلیٰ حصہ ہے اسی سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں اور یہ جنت الفردوس والے (عرش کے قریب ہونے کی وجہ سے) عرش کی چرچراہٹ کی آواز بھی سنیں گے۔

(فائدہ) علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ کہا گیا ہے کہ جنتیں سات ہیں (۱) دار الجلال (۲) دار السلام (۳) دار الخلد (۴) جنت عدن (۵) جنت الماویٰ (۶) جنت نعیم (۷) جنت الفردوس اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ فقط چار ہیں حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کی سابقہ حدیث کی بنا پر۔ علامہ حلیمیؒ نے بھی اسی کو اختیار کیا اور فرمایا ہے دو جنتیں مقربین کی ہوں گی اور دوسرے درجہ کی دو جنتیں حضرات اصحاب الیمین کی لیکن ہر جنت میں کئی درجات، منزلیں اور دروازے ہوں گے۔[3]

---

[1] وصف الفردوس (۶۰)۔

[2] وصف الفردوس (۵۵) ص ۲۱، مجمع الزوائد (۱۰/ ۳۹۸) بحوالہ طبرانی وبزار۔ الفتح الربانی (۲۴/ ۱۹۱)، نہایہ ابن کثیر ورواہ البخاری بمعناہ۔ بزار (۳۵۱۲)، (۳۵۱۳)، (۳۵۱۴)، حاکم (۲/ ۳۷۱)، طبرانی کبیر (۸/ ۲۹۴)، کنز العمال (۳۱۸۴)، اتحاف السادة (۹/ ۱۸۹) درمنثور (۴/ ۲۵۴)

[3] تذکرة القرطبی صفحہ ۴۴۰، البدور السافرہ ص ۴۸۰، وصف الفردوس ص ۲۰، بستان الواعظین

جنت کے نام اور ان کی خصوصیات

باعتبار ذات کے ایک جنت ہے مگر باعتبار صفات کے اس کے کئی نام ہیں جس طرح سے اسمائے باری تعالیٰ، اسمائے قرآن، اسماء النبی ﷺ اسمائے قیامت اور اسماء دوزخ بہت ہیں مگر مقصود ان میں ذات واحد ہوتی ہے۔ (مگر ہاں اس کے درجات بہت ہیں)

(۱) جنت

یہ جنت کا مشہور نام ہے جو اس گھر اور اس کی تمام انواع و اقسام کی نعمتوں، لذتوں، راحتوں، سرور اور آنکھوں کی ٹھنڈکوں پر استعمال ہوتا ہے، جنت عربی میں باغ کو کہتے ہیں اور باغ بھی ایسا جس کے درخت اور پودے گھنے ہوں اور داخل ہونے والا ان میں چھپ جائے۔

(۲) دار السلام

اللہ تعالیٰ نے جنت کا ایک نام دار السلام بھی رکھا ہے دیکھئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں **لھم دارالسلام عندر بھم** (انعام : ۱۲۷) مؤمنین کیلئے ان کے رب کے پاس دار السلام ہے اور ایک جگہ ارشاد فرمایا **واللہ یدعو الی دارالسلام** (سورۃ یونس : ۲۵) اور اللہ تعالیٰ (لوگوں کو) دار السلام کی طرف بلاتا ہے۔

جنت اس نام کی سب سے زیادہ مستحق ہے کیونکہ یہ ہر آفت اور مکروہ چیز سے امن و سلامتی کا گھر ہے یہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ایک نام "سلام" بھی ہے جس نے اس کو سلامتی والا بنایا ہے اور اس کے مکینوں کو مامون و محفوظ فرمایا ہے، یہ جنت والے آپس میں بھی "سلام" کا تحفہ پیش کریں گے اور فرشتے بھی ان کے سامنے جس دروازہ سے داخل ہوں گے وہ بھی ان کو **سلام علیکم** کہیں گے اور رب رحیم کی طرف سے بھی سلام پیش کیا جائے گا اور جنت والے درست بات کریں گے اس میں کوئی لغو، بے ہودگی اور بے کارپن نہیں ہوگا۔

(۳) دارالخلد

جنت کا یہ نام اس لئے رکھا گیا ہے کیونکہ اہل جنت ہمیشہ کیلئے اس میں رہیں گے وہاں سے کبھی نہ نکلیں گے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں **عطاء غیر مجذوذ** (سورۃ ھود ۱۰۸) عطاء ہے تیری رب ختم نہ ہونے والی۔ بعض وہ لوگ جو دوام جنت کے قائل نہیں وہ گمراہی میں ہیں وہ قرآن پاک کو صحیح طریقہ سے پڑھ کر ہدایت حاصل کریں۔

(۴) دارالمقامہ

اللہ تعالیٰ جنت والوں کی زبانی قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں

وقالوا الحمد لله الذی اذھب عنا الحزن ان ربنا لغفور شکور . الذی احلنا دارالمقامة من فضله لا یمسنا فیھا نصب ولا یمسنا فیھا لغوب

(سورۃ فاطر ۳۴۔۳۵)

(ترجمہ) اور کہیں گے کہ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے ہم سے غم کو دور کیا بے شک ہمارا پروردگار بڑا بخشنے والا بڑا قدر دان ہے۔ جس نے ہم کو اپنے فضل سے ہمیشہ رہنے کے مقام (دارالمقامہ) میں لا اتارا جہاں پر نہ ہمیں کوئی کلفت پہنچے گی اور نہ کوئی ہم کو خستگی پہنچے گی۔

حضرت مقاتل اس آیت میں دارالمقامہ کی تفسیر دارالخلود کے ساتھ کرتے ہیں جس میں جنتی ہمیشہ رہیں گے نہ ان کو موت آئے گی اور نہ ہی ان کو اس سے نکالا جائے گا۔

(۵) جنت الماویٰ

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں **عندھا جنة الماوی** (سورۃ النجم : ۱۵) (یعنی سدرۃ المنتھی کے پاس ہی جنت الماوی ہے۔ عربی میں ماویٰ ٹھکانے کو کہتے ہیں یعنی رہنے کی جگہ صرف جنت ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ یہی وہ جنت ہے جہاں تک حضرت جبریل اور حضرات ملائکہ جاکر رکتے ہیں اور حضرت مقاتل اور کلبی کہتے ہیں کہ یہ وہ جنت ہے جس میں شہداء کی ارواح جاکر رہتی ہیں، کعب کہتے ہیں کہ جنت الماوی وہ جنت ہے جس میں سبز رنگ کے پرندے رہتے ہیں انہیں میں شہداء کی

روحیں چرتی پھرتی ہیں، حضرت عائشہ اور حضرت زربن حبیش فرماتے ہیں کہ یہ دیگر جنتوں کی طرح ایک جنت ہے لیکن درست یہ ہے کہ یہ بھی جنت کے ناموں میں سے ایک نام ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں **واما من خاف مقام ربه ونهى النفس عن الهوى . فان الجنة هي الماوى** (سورۃ النازعات آیت ۴۰۔۴۱) پس جو شخص اپنے رب کے سامنے پیش ہونے سے ڈر گیا اور نفس کو اس کی خواہشات سے باز رکھا پس جنت ہی اس کو ٹھکانا ہے۔

(٦) جنات عدن

یہ بھی جنت کا ایک نام ہے اور صحیح یہ ہے کہ یہ تمام جنتوں کا مجموعی نام ہے اور سب جنتیں جنات عدن ہیں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں **جنات عدن التي وعد الرحمن عباده بالغيب** (مریم ٦١) ان جنات عدن میں جن کا رحمان نے اپنے بندوں سے غائبانہ وعدہ فرمایا ہے (وہ اس کے وعدہ کی ہوئی چیز کو ضرور پہنچیں گے) اور ارشاد ہے **و مساكن طيبة في جنات عدن** (الصف : ١٢) جنتی جنات عدن (ہمیشہ کی جنتوں) میں پاکیزہ گھروں میں رہیں گے۔

(فائدہ) حضرت عبدالملک بن حبیب قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ "دارالجلال" اور دارالسلام" اللہ عزوجل کی طرف منسوب ہیں لیکن جنت عدن جنت کا درمیانی اور بلند حصہ ہے اور تمام جنتوں سے اونچی ہے، حضرت ابن عباسؓ اور حضرت سعید بن المسیبؒ فرماتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے جس سے اس کا عرش سجا ہے باقی جنتیں اس کے اردگرد ہیں لیکن یہ ان سب سے افضل، بہتر اور زیادہ قریب ہے۔ [1]

(٧) دارالحیوان

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں **وان الدار الآخرة لهي الحيوان** (سورۃ عنکبوت ٦٤) (بلاشبہ دارالآخرۃ ہی دارالحیوان ہے) مفسرین کے نزدیک دار آخرت سے دار حیوان اور دارالحیاۃ مراد ہے یعنی جنت میں دائمی زندگی ہوگی موت نہیں ہوگی اس آیت کا ایک

---

[1] وصف الفردوس ص ۲۰، صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۹)، (۱۲)، بستان الواعظین ص ۱۸۷۔

بھی ہے کہ آخرت کی زندگی ہی اصل زندگی ہے اس میں نہ کبھی فتور آئے گا نہ کبھی فنا یعنی جنت کی زندگی دنیا کی زندگی کی طرح نہیں ہوگی۔

(۸) فردوس

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات کانت لھم جنات الفردوس نزلا (سورۃ کہف ۱۰۷) بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے ان کی مہمانی کیلئے جنات الفردوس (فردوس کے باغ) ہوں گے۔

فردوس ایک ایسا نام ہے جو تمام جنت پر بھی بولا جاتا ہے اور جنت کے افضل اور اعلیٰ درجہ پر بھی بولا جاتا ہے لیثؒ فرماتے ہیں کہ فردوس انگوروں کے باغ والی جنت ہے، حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ یہ ایسی جنت ہے جو درختوں سے لپٹی ہوئی ہے (یعنی بہت درختوں والی ہے اور گھنے درختوں والی ہے)

اگر چہ فردوس بول کر تمام جنت مراد لی جاسکتی ہے مگر درحقیقت یہ جنت کے اعلیٰ وارفع درجہ کا نام ہے اسی لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا **اذا سالتم اللہ فاسلوہ الفردوس** [۱] جب تم اللہ تعالیٰ سے (جنت کا) سوال کرو تو اس سے جنت الفردوس مانگا کرو۔

(۹) جنات النعیم

اللہ تعالیٰ نے جنات النعیم کا ذکر اس آیت میں فرمایا ہے

ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات لھم جنات النعیم (لقمان ۸)

(ترجمہ) بلاشبہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے ان کے لئے جنات النعیم (نعمتوں والی جنتیں) ہیں۔

یہ بھی تمام جنتوں کا مجموعی نام ہے کیونکہ جنت کے کھانے، پینے، لباس اور صورتیں، پاکیزہ ہوائیں، خوبصورت مناظر، وسیع مکانات وغیرہ جیسی ظاہری اور باطنی نعمتوں

---

[۱] ترمذی (۲۵۳۱) واسنادہ صحیح، البدور السافرہ (۱۶۹۶) بحوالہ ترمذی وحاکم وبیہقی، البعث والنشور (۲۴۷) بحوالہ بخاری ۴/ ۱۹، ابن ماجہ ۴۳۳۱، بزار ۴/ ۱۹۱، مجمع الزوائد ۱۰/ ۳۹۸۔

سب کو مشتمل ہے۔

(۱۰)المقام الامین

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ان المتقین فی مقام امین فی جنات وعیون (سورہ دخان ۵۱۔۵۲)

(بے شک خدا سے ڈرنے والے مقام امین (امن کی جگہ) میں رہیں گے یعنی باغوں میں اور نہروں میں، اللہ تعالیٰ مزید فرماتے ہیں یدعون فیھا بکل فاکھة آمنین (سورہ دخان : ۵۵) وہاں اطمینان سے ہر قسم کے میوے منگاتے ہوں گے۔

ان دونوں مقامات میں اللہ تعالیٰ نے مکان اور طعام کے امن کو جمع فرمایا ہے چنانچہ وہ مکان سے نکلنے کا خوف کریں گے نہ نعمتوں سے علیحدگی کا اور نہ موت کا۔

(۱۱)مقعد صدق

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے ان المتقین فی جنات ونھر فی مقعد صدق (سورة القمر ۵۴۔۵۵) بے شک پرہیزگار لوگ باغوں میں اور نہروں میں ہوں گے ایک عمدہ مقام (مقعد صدق) میں اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے جنتوں کا نام مقعد صدق ذکر کیا ہے۔[۱]

(۱۲)طوبیٰ

حضرت سعید بن مسجوحؒ فرماتے ہیں کہ ہندی زبان میں جنت کا نام طوبیٰ ہے۔[۲]

جنت عدن اور دار السلام کی افضلیت

(حدیث) ابن عبد الحکمؒ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جنة عدن اعظم من الجنة بتسع مائة الف جزء ودار السلام اعظم من عدن

۱۔ یہ سب تفصیل کمی بیشی کے ساتھ حادی الارواح ۱۳۱ تا ۱۳۸ سے ماخوذ ہے (امداد اللہ)

۲۔ وصف الفردوس (۶۱) ص ۲۲۔

بتسع مائة الف جزء۔ ۱ـ

(ترجمہ) "جنت عدن" جنت کے باقی درجات سے نولاکھ گنا بڑی ہے اور جنت "دارالسلام" جنت عدن سے نولاکھ گنا بڑی ہے۔ ۲ـ

۱ـ وصف الفردوس (۶۱) ص ۲۲

۲ـ جنت کے ان تمام ناموں کے متعلق تمام تفصیل حادی الارواح ص ۱۳۱ تا ۱۳۸ سے ماخوذ ہے اور بعض مقامات پر ابن قیمؒ کے بیان کردہ مضامین اور احادیث کے حوالہ جات بعض کتابوں سے نقل کر دیئے گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے بعض جنتوں کو اپنے ہاتھ سے بنایا

سب سے افضل جنت

جس طرح سے اللہ تعالیٰ نے تمام فرشتوں سے حضرت جبریل کو، تمام انسانوں سے حضرت محمد ﷺ کو، آسمانوں سے اوپر والے آسمان کو، شہروں سے مکہ کو، مہینوں سے اشہر حرم کو، راتوں سے لیلۃ القدر کو، دنوں سے جمعہ کو، رات سے اس کے درمیانی حصہ کو اوقات سے نماز کے اوقات کو فضیلت بخشی ہے اسی طرح سے اللہ تعالیٰ نے جنتوں میں سے ایک جنت کو اپنے لئے منتخب کیا اس کو اپنے لئے منتخب کیا اس کو اپنے عرش سے قرب کی خصوصیت بخشی اپنے ہاتھ سے اس میں پودے لگائے اور وہ جنت تمام جنتوں کی سردار کہلائی، اللہ کی ذات پاک ہے جو چاہتی ہے مخلوقات کی تمام اقسام و انواع میں کسی ایک کو افضلیت کا شرف بخشتی ہے۔

کن چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ مبارک سے پیدا کیا

(حدیث) حضرت عبداللہ بن حارثؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

خلق اللہ تبارک و تعالیٰ ثلاثۃ اشیاء بیدہ خلق آدم بیدہ و کتب التوراۃ بیدہ وغرس الفردوس بیدہ ثم قال وعزتی وجلالی لاید خلھا مدمن خمر ولا الدیوث . قالوایارسول اللہ قدعرفنا مدمن الخمر فما الدیوث؟ قال الذی یقر السوء فی اھلہ۔[1]

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے تین چیزیں اپنے ہاتھ مبارک سے پیدا فرمائیں (۱) حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے بنایا (۲) تورات کو اپنے ہاتھ سے لکھا، اور جنت الفردوس کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا، پھر فرمایا مجھے میرے غلبہ اور جلال کی قسم اس میں شراب کا

---

[1] الدارمی۔ حادی الارواح ۱۴۵، کنز العمال (۱۵۱۳۷) بحوالہ خرائطی فی مساوی الاخلاق، اتحاف السادۃ (۹ / ۵۰۲، ۱۰ / ۵۵۰)، در منثور (۵ / ۳۲۱)

عادی اور دیوث داخل نہیں ہو سکے گا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم شراب کے عادی کو تو جانتے ہیں یہ دیوث کون ہے؟ فرمایا وہ شخص جو بدکاری کو اپنی بیوی میں برقرار رکھے۔

حضرت شمر بن عطیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جنت الفردوس کو اپنے ہاتھ سے بنایا وہ اس کو ہر جمعرات کو کھولتا ہے اور حکم دیتا ہے تو میرے اولیاء (دوستوں) کیلئے پاکیزگی اور عمدگی کے لحاظ سے اور زائد ہو جا۔[1]

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

خلق الله جنة عدن بيده لبنة من درة بيضاء، ولبنة من ياقوتة حمراء و لبنة من زبرجد خضراء ملاطها المسك وحصباؤها اللؤلؤ وحشيشها الزعفران ثم قال لها انطقى فقالت قد افلح المؤمنون فقال الله عزوجل و عزتى وجلالى لايجاورنى فيك بخيل ثم تلا رسول الله ﷺ ومن يوق شح نفسه فاولئك هم المفلحون۔[2]

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو اپنے دست مبارک سے بنایا اس کی ایک اینٹ سفید موتی کی ہے اور ایک اینٹ سرخ یاقوت کی ہے اور ایک سبز زبرجد کی ہے، اس کا گارا کستوری کا ہے اس کی بجری لولو موتی ہیں اور اس کی گھاس زعفران کی ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا (اب) تو بول! تو اس نے کہا بلاشبہ وہی لوگ کامیاب ہوئے جو مؤمن ہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے میرے غلبہ اور جلال کی قسم! کوئی بخیل تیرے اندر داخل ہو کر میرا پڑوسی نہیں بنے گا۔ پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

۱۔ ابو الشیخ، حادی الارواح ۱۴۶،

۲۔ حادی الارواح (۱۴۶) بحوالہ ابن ابی الدنیا، درمنثور ۶ / ۱۹۶ بحوالہ ابن ابی الدنیا فی ذم البخل، والبدور السافرہ (۱۶۶۸) بحوالہ ابن ابی الدنیا فی صفۃ الجنۃ (۲۰)، حاکم (۲ / ۳۹۲)، طبرانی کبیر (۱۲ / ۱۴۷)، مجمع الزوائد (۱۰ / ۳۹۷)، اتحاف السادۃ (۱۰ / ۵۵۰)، اتحافات سنیہ (۲۲۳)، ترغیب وترہیب (۳ / ۳۸۰)، (۴ / ۵۱۳)، الاسماء والصفات (۳۱۸)، تفسیر ابن کثیر (۵ / ۴۵۵)، کنز العمال (۳۹۲۳۵)، (۳۹۲۶۳)، کامل ابن عدی (۵ / ۱۸۴۷)۔

(ترجمہ) اور جو شخص طبیعت کے بخل سے محفوظ رکھا گیا پس ایسے ہی لوگ کامیاب ہوں گے۔

(فائدہ) ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت الفردوس جس کا دوسرا نام جنت عدن ہے کو اپنے ہاتھ مبارک سے پیدا کیا ہے اور یہی سب جنتوں سے افضل جنت ہے خوشخبری ہے ان حضرات کیلئے جو اس کے لائق نیک عمل کر کے اس کے وارث بنیں گے اور عرش بریں اور اس کے درمیان کوئی فاصلہ نہ ہوگا یہ جب چاہیں گے اللہ تعالیٰ کی زیارت کر سکیں گے، دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ قارئین کو اور اس ناچیز مؤلف کو اس جنت کا وارث بنائے (آمین)

اہل جنت کی تعداد و صفوف

(حدیث) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

اهل الجنة عشرون ومائة صف، امتی منها ثمانون ۔[1]

(ترجمہ) اہل جنت کی (قیامت کے دن) ایک سو بیس (۱۲۰) صفیں ہوں گی (ان میں) سے میری امت کی اسی (۸۰) صفیں ہوں گی۔

(نوٹ) آج کل غیر مقلد نام نہاد اہل حدیث، اہل سنت والجماعت احناف کو یہ کہتے پھرتے ہیں کہ آپ مقلد ہیں اس لئے مشرک ہیں اور مشرک کی بخشش نہیں ہوگی وہ دوزخ میں جائیں گے صرف ہم جنت میں جائیں گے۔ اگر وہ اپنی عقل کے ناخن لیں تو ان کو یہ حدیث واضح طور پر بتا رہی ہے کہ سب سے زیادہ تعداد امت محمدیہ کی جنت میں جانے والی ہوگی اور ان کی اسی (۸۰) صفیں ہوں گی اس تعداد کا آپ پہلی امتوں سے مقابلہ کر کے دیکھ لیں کہ امت محمدیہ تعداد میں ان سے کتنی زیادہ ہے کیا یہ تمام غیر مقلد مل کر سابقہ امتوں کی تعداد کا مقابلہ کر سکتے ہیں جبکہ یہ پیدا ہی انگریز کے دور سے ہوئے ہوں اور مکہ مدینہ میں تیرہویں صدی سے پہلے ان کا کوئی وجود نہ ملتا ہو اور اہل

---

[1] صفۃ الجنہ ابو نعیم (۲۳۹)، معجم کبیر طبرانی (۱۰۳۵۰)، معجم صغیر (۱/ ۳۴)، مجمع البحرین (۴/ ۴۸۱)، مسند ابو یعلی (۲/ ۲۴۹)، مجمع الزوائد (۱۰/ ۴۰۳)، کشف الاستار (۴/ ۲۰۱)، فوائد سمویہ (۳/ق ۹)، ابن ابی شیبہ (۱۰/ ۴۷۱)، ابو بکر ابن الانباری فی مجلس من امالیہ (ق ۲)، مسند احمد (۱/ ۴۵۳)، مشکل الآثار امام طحاوی (۱/ ۱۵۶)، مستدرک حاکم (۱/ ۸۲)، ولہ شاہد: احمد ۵/ ۳۴۷، ۳۵۵، ترمذی (۲۵۴۶)، ابن ماجہ (۴۲۸۹)، دارمی (۲۸۳۸)، فیض القدیر (۲۷۶۲)، مشکاۃ (۵۶۴۴)، البعث والنشور، اخبار اصفہان (۱/ ۲۷۵)، کامل ابن عدی (۴/ ۱۴۲۰)، زوائد زہد ابن المبارک للمروزی (۱۵۷۲)، معالم التنزیل بغوی (۱/ ۴۰۵)، حاکم (۱/ ۸۱۔ ۸۲) وقال صحیح علی شرط مسلم ووافقہ الذہبی، عقود الجواہر المنیفہ ص ۳۰۔ ۳۱، انظر مزید التخریج من ہامش صفۃ الجنہ لابی نعیم (۲/ ۷۹)۔

سنت والجماعت احناف نے دوسری صدی سے لیکر تقریباً بارہویں صدی تک مسلسل مکہ اور مدینہ کے مراکز میں امامت اور حکومت کی ہو۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت عطاء فرمائے اور عوام الناس کو ان کی طرف سے پیش کئے جانے والے حدیث رسول اللہ کے نام سے صرف زبانی دعوی سے محفوظ رکھے۔ ان کی حقیقت کو سمجھنے کیلئے مناظر اسلام حضرت مولانا محمد امین صاحب صفدر اوکاڑوی دامت برکاتہم کی کتب اور رسائل کا مطالعہ کریں جو ان کو سمجھنے کیلئے بہت کافی ہیں۔

بغیر حساب کے جنت میں داخل ہونے والے

ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں جانے والے

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا

یدخل الجنة من امتی زمرة هم سبعون الفاتضیء وجوههم اضاء ة القمر لیلة البدر، فقام عکاشة بن محصن الاسدی یرفع نمرة علیه . فقال یا رسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنی منهم فقال رسول اللہ ﷺ اللهم اجعله منهم . ثم قام رجل من الانصار فقال یا رسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنی منهم فقال سبقك بها عکاشة.[1]

(ترجمہ) میری امت میں سے ایک جماعت جنت میں داخل ہوگی یہ (تعداد میں) ستر ہزار ہوں گے، ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے۔ حضرت عکاشہ بن محصنؓ جنہوں نے اپنے اوپر دھاریدار چادر لے رکھی تھی عرض کیا یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے ان حضرات میں شامل کردیں۔ تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! اس کو ان حضرات میں شامل کردے۔ پھر انصار صحابہ میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اس نے بھی عرض کیا یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کردے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا عکاشہ تم سے سبقت کر گیا۔

چودھویں کے چاند کی طرح چہرے روشن ہوں گے

(حدیث) حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

---

[1] بخاری (۶۵۴۲)، مسلم (۲۱۶، ۳۶۹) فی الایمان ، احمد (۱/۳۲۱، ۲/۳۵۱)، ابو عوانہ (۱/۱۴۰)، طبری (۱۶/۳۸)، زہد ابن المبارک (۵۵۰)

ليد خلن الجنة من امتى سبعون الفا اوقال سبع مئة الف آخذ بعضهم ببعض حتى يدخل اولهم وآخرهم الجنة . وجوههم على صورة القمر ليلة البدر ۔[1]

(ترجمہ) میری امت میں سے ستر ہزار حضرات کا حضور ﷺ نے ارشاد فرمایایا سات لاکھ کا یہ جنت میں اس حالت میں داخل ہوں گے کہ ان میں کے ہر ایک نے ایک دوسرے کو پکڑ رکھا ہوگا یہاں تک ان کا پہلا شخص آخری شخص کے ساتھ ہی جنت میں داخل ہو گا۔ ان کے چہرے چودہویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے۔

(یہ پہلا گروپ ہوگا جو بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہوگا)

ستر ہزار اور اللہ تعالیٰ کی تین لپیں مسلمانوں کی بغیر حساب جنت میں

(حدیث) ابو امامہ باہلیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ارشاد فرما رہے تھے۔

وعدنى ربى ان يدخل الجنة من امتى سبعين الفالا حساب عليهم ولاعذاب مع كل الف سبعون الفا وثلاث حثية من حثياته ۔[2]

(ترجمہ) میرے رب نے میرے ساتھ وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت میں سے ستر ہزار کو جنت میں داخل فرمائیں گے نہ تو ان کا حساب ہوگا نہ ان کو عذاب ہوگا (اور) ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار اور اللہ تعالیٰ کی لپوں میں سے تین لپیں (مسلمانوں میں سے بغیر حساب کے اور بغیر سزا کے جنت میں جائیں گے)

(فائدہ) اللہ تعالیٰ کی لپوں کا کوئی مخلوق اندازہ نہیں کر سکتی لہذا اس حدیث سے کثرت سے امت محمدیہ کی بخشش کی خوشخبری ملتی ہے۔

---

[1] بخاری (۶۵۴۳)، مسلم (۲۱۹، ۳۷۳) فی الایمان، احمد (۵/۲۸۱)، طبرانی کبیر (۶/۱۷۵)، ابو عوانہ (۱/۱۴۱) تہذیب تاریخ دمشق (۴/۱۹۱)۔

[2] حدیث صحیح، احمد ۵/۲۶۸، ترمذی ۲۴۳۷، طبرانی کبیر ۸/۹/۱۲۹، ۱۳۰، کتاب السنہ ابن ابی عاصم ۱/۲۶۱، شرح السنہ ۱۵/۱۶۴، مسند الفردوس ۱۱۳۷، العاقبہ ۲۹۰،

4900070000 مسلمان بغیر حساب جنت میں

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

یدخل الجنة من امتی سبعون الفامع کل واحد من السبعین الفا سبعون الفا۔ [1]

میری امت میں سے ستر ہزار (مسلمان مرد و عورتیں بغیر حساب و عذاب کے) جنت میں جائیں گے اور ان ستر ہزار میں سے ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار (4900000000) لوگ اور بھی (بلا حساب وبلا عذاب جنت میں جائیں گے)

بغیر حساب جنت میں جانے والوں کی پوری تعداد کا اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے

(حدیث) حضرت عبدالرحمٰن بن ابو بکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمایا "میرے اللہ عزوجل نے میری امت میں سے ستر ہزار حضرات ایسے عطاء فرمائے ہیں جو جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا (یارسول اللہ!) آپ نے اللہ تعالیٰ سے اس سے زائد کا مطالبہ نہیں کیا؟ آپ نے ارشاد فرمایا میں نے زائد کا مطالبہ کیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے (ستر ہزار میں سے) ہر آدمی کے ساتھ ستر ہزار عطاء فرمائے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ سے اس سے بھی زائد کا مطالبہ نہیں فرمایا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے اتنا عطاء فرمایا ہے پھر آپ نے اپنے دونوں بازو پھیلا دئے۔ پھر فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوگا (ہشام کہتے ہیں) ہم نہیں جانتے کہ اس کی تعداد کتنا ہوگی۔ [2]

یہ ستر ہزار کون حضرات ہوں گے

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

---

[1] مجمع الزوائد ۱۰ / ۴۰۷ بحوالہ مسند ابو یعلیٰ، المطالب العالیہ ۴ / ۴۰۹ و قال الحافظ ابن حجر: و قال البوصیری ورواتہ ثقات اھ، العاقبہ ۲۹۱ بحوالہ مسند بزار (کشف الاستار ۴ / ۲۰۹)

[2] العاقبہ ۲۵۴، المطالب العالیہ ۴ / ۴۰۸، مجمع الزوائد (۱۰ / ۴۱۴)، بزار (کشف الاستار حدیث ۳۵۴۷)

میرے سامنے تمام امتوں کو پیش کیا گیا۔ پس میں نے ایک نبی کو دیکھا جس کے ساتھ ایک معمولی سی جماعت تھی، اور ایک نبی کو دیکھا جس کے ساتھ صرف ایک یا دو آدمی تھے، اور ایک نبی کو دیکھا جس کے ساتھ کوئی شخص (بھی ان کو ماننے والا) نہیں تھا۔ پھر اچانک میرے سامنے ایک بہت بڑی امت کو پیش کیا گیا میں نے گمان کیا کہ یہ میری امت ہے لیکن مجھے کہا گیا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم ہے۔ آپ افق (آسمان و زمین کے ملنے والے طویل و عریض کنارے) کی طرف دیکھیں جب میں نے دیکھا تو وہ بہت ہی بڑی امت تھی پھر مجھے کہا گیا آپ دوسرے افق کی طرف بھی دیکھیں تو ادھر بھی بہت ہی بڑی امت تھی مجھے فرمایا گیا کہ آپ کی امت یہ ہے۔ ان میں سے ستر ہزار وہ حضرات ہیں جو جنت میں بغیر حساب کئے اور عذاب دیئے داخل ہوں گے۔ پھر آپ ﷺ اٹھ کر گھر میں تشریف لے گئے۔ تو صحابہ کرام نے ان حضرات کے بارہ میں جو جنت میں بغیر حساب و عذاب کے داخل ہوں گے غور و فکر شروع کر دیا۔ ان میں سے کسی نے کہا شاید کہ یہ وہ حضرات ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہے اور کسی نے کہا کہ شاید یہ وہ حضرات ہوں گے جو اسلام کی حالت میں پیدا ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ (کسی کو) شریک نہیں ٹھرایا ہوگا اس طرح سے صحابہ نے کئی چیزوں کو ذکر کیا۔ تو حضور ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تم کس گفتگو میں مشغول ہو؟ تو انہوں نے آپ سے عرض کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جو (دنیا میں) نہ تو دم کرتے تھے اور نہ دم کرنے کو خود طلب کرتے تھے، اور نہ شگون پکڑتے تھے بلکہ اپنے پروردگار پر بھروسہ اور توکل کرتے تھے۔[1]

(فائدہ) علامہ ابن قیم اور علامہ قرطبی نے دم کرنے پر بحث کی ہے اور حدیث سے ثابت کیا کہ جائز دم اور جھاڑ پھونک کرنا کرانا درست ہے۔[2]

---

[1] مسلم (۲۲۰، ۳۷۴) فی الایمان، بخاری نحوہ (۶۵۴۱)، ترمذی فی القیامۃ، دارمی (۲/۳۲۹)، احمد ۱/۲۷۱، ۲/۳۰۲، ابو عوانہ (۱/۸۶) اتحاف السادۃ ۱۰/۵۶۷، بدایہ والنہایہ ۱/۳۱۴۔

[2] حادی الارواح (۱۷۷)، تذکرۃ القرطبی ۲/۳۷۳۔

یہ حضرات حساب شروع ہونے سے پہلے جنت میں جائیں گے

(حدیث) حضرت ابو امامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

اذاکان یوم القیامة قامت ثلة من الناس یسدون الافق نورھم کا لشمس فیقال النبی الأمی فیتحشحش لھا کل نبی فیقال محمد وامته، ثم تقوم ثلة اخری تسد مابین الأفق نورھم مثل کل کوکب فی السماء فیقال النبی الامی فیتحشحش لھا کل نبی ثم یحثی حثیتین فیقال ھذا لك یامحمد وھذا منی لك یا محمد ثم یوضع المیزان ویؤخذ فی الحساب[1]

(ترجمہ) جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگوں کی ایک جماعت کھڑی ہوگی جو آسمان وزمین کے کنارے کو (اپنی کثرت کی وجہ سے) بھر رہی ہوگی ان کی چمک دمک سورج کی طرح ہوگی۔ ندا ہوگی نبی اُمی کہاں ہیں تو اس پر ہر نبی اٹھنے کیلئے متحرک ہوگا پھر کہا جائے گا یہ حضرت محمدؐ اور ان کی امت ہیں۔ پھر ایک اور جماعت اٹھے گی جو (آسمان و زمین کے) افق کو بھر رہی ہوگی ان کا نور آسمان کے ہر ستارے کی طرح ہوگا۔ کہا جائے گا نبی اُمی کہاں ہیں تو اس کیلئے ہر نبی اٹھنا چاہے گا۔ (مگر یہ بھی امت محمدیہ ہی ہوگی) پھر (اللہ تعالیٰ) دو لپیں بھریں گے اور کہا جائے گا اے محمد! یہ ایک لپ تیرے لئے ہے اور اے محمد! یہ میری طرف سے تیرے لئے ہے (یعنی ان دو لپوں کو جن میں آنے والے افراد کی تعداد اللہ تعالیٰ جانتے ہیں بغیر حساب کے جنت میں داخل کیا جائے گا) پھر ترازوئے اعمال نصب کی جائے گی اور حساب شروع کیا جائے گا۔

امت کی بخشش کیلئے ایک لپ ہی کافی ہے

(حدیث) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

یدخل الجنة من امتی سبعون الفا بغیر حساب فقال ابوبکر یارسول اللہ زدنا فقال وھکذا فقال عمر یا ابا بکر ان شاء اللہ ادخلھم الجنة بجفنة

---

[1] مجمع الزوائد (۱۰/ ۳۸۰)، طبرانی کبیر (۸/ ۲۲۲)

واحدة۔ا۔

(ترجمہ) میری امت میں سے ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ہمارے (اطمینان اور خوشخبری کے) لئے اور اضافہ فرمائیں۔ تو آپ نے فرمایا اور اتنا مزید۔ تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا اے ابوبکر! اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو حضور ﷺ کی امت کو ایک ہی لپ میں جنت میں داخل کر دیں گے۔ (تو حضور ﷺ نے فرمایا عمر نے سچ کہا) ۲۔

شہداء بغیر حساب کے جنت میں

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب لوگ حساب کیلئے پیش ہوں گے اس وقت ایک جماعت اپنی تلواروں کو اپنی گردنوں پر رکھے ہوئے آئے گی جن سے خون کے قطرات گر رہے ہوں گے۔ یہ جنت کے دروازہ پر رش کر دیں گے۔ کہا جائے گا یہ کون لوگ ہیں؟ کہا جائے گا یہ شہید ہیں جو (شہادت کے بعد) زندہ تھے رزق دئے جاتے تھے۔ پھر پکارا جائے گا وہ شخص کھڑا ہو جس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہو وہ جنت میں داخل ہو جائے۔ پھر تیسری مرتبہ پکارا جائے گا وہ شخص کھڑا ہو جس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہو وہ جنت میں داخل ہو جائے۔ (حضور ﷺ) ارشاد فرماتے ہیں (کہ اس اعلان سے) وہ لوگ جن کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہو گا وہ جنت میں داخل ہوں گے اور اتنے اور اتنے ہزار کھڑے ہوں گے اور جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے۔ ۳۔

جس کو اللہ تعالیٰ دنیا میں دیکھ کر ہنس دے

(حدیث) حضرت نعیم حمارؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کونسا شہید افضل ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا وہ حضرات جن کی جنگ کی

ا۔ مجمع الزوائد (۱۰/۴۰۹) بحوالہ بزار

۲۔ تذکرۃ القرطبی (۲/۲۷۶)

۳۔ مجمع الزوائد (۱۰/۴۱۱) بحوالہ معجم اوسط طبرانی۔ درمنثور (۲/۹۹) الی لفظ اول : فلید خل الجنۃ

صف میں دشمن سے مڈبھیڑ ہو اور وہ اپنے مونہہ نہ موڑیں حتی کہ قتل کردیئے جائیں۔

جنت میں بغیر حساب جانے والوں کی صفات

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ثلاثة يدخلون الجنة بغير حساب رجل غسل ثوبه فلم يجد له خلفا ورجل لم ينصب على مستوقده بقدرين قط ورجل دعى بشراب فلم يقل له ايهما تريد۔[1]

(ترجمہ) تین قسم کے لوگ جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے (۱) وہ شخص جس نے اپنا کپڑا دھویا لیکن اس کو لگانے کیلئے اس کو خوشبو میسر نہ رہی (۲) وہ شخص جس کے چولہا پر دو ہانڈیاں (ایک وقت میں) کبھی نہ چڑھی ہوں (۳) وہ شخص جس کو پانی کی دعوت دی گئی مگر اس سے یہ نہ پوچھا گیا کہ تم کونسا پانی (شربت، پانی) پسند کرتے ہو۔

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں جس آدمی نے ویرانے میں (مسافروں وغیرہ کیلئے) کوئی کنواں کھودا اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے وہ بھی بغیر حساب جنت میں جائے گا۔[2]

(حدیث) حضرت علی بن حسینؓ فرماتے ہیں "جب قیامت کا دن ہو گا ایک منادی ندا کرے گا تم میں سے فضیلت والے کون ہیں؟ تو انسانوں میں سے کچھ لوگ کھڑے ہوں گے ان سے کہا جائے گا جنت کی طرف چلو پھر ان کی ملاقات فرشتوں سے ہو گی تو وہ کہیں گے تم کہاں جارہے ہو تو وہ حضرات کہیں گے جنت کی طرف، فرشتے پوچھیں گے حساب سے پہلے؟ وہ کہیں گے ہاں۔ وہ پوچھیں گے تم کون ہو؟ وہ کہیں گے ہم فضیلت والے ہیں۔ فرشتے کہیں گے تمہاری کونسی فضیلت ہے؟ وہ جواب دیں گے کہ جب ہمارے ساتھ جہالت کا برتاؤ کیا جاتا تھا ہم بردباری اختیار کرتے تھے، جب ہم پر ظلم کیا جاتا تھا ہم صبر کرتے تھے، جب ہمارے ساتھ کوئی برائی کی جاتی تھی ہم معاف

۱۔ در منثور (۲/۹۹) بحوالہ احمد وابو یعلیٰ وبیہقی فی الاسماء والصفات۔

۲۔ التذکرہ للقرطبی بسندہ (۲/۴۷۳)، اتحاف السادہ (۹/۲۱۲، ۲۸۲)، کنز العمال (۶۰۷۸)، (۴۳۳۴۴)۔

۳۔ تذکرۃ القرطبی بسندہ (۲/۴۷۳)

کر دیتے تھے۔ فرشتے کہیں گے کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ نیک عمل کرنے والوں کیلئے بہترین اجر ہے۔ پھر ایک منادی ندا کرے گا اہل صبر کھڑے ہو جائیں تو انسانوں میں سے کچھ لوگ کھڑے ہوں گے یہ بہت کم ہوں گے ان کو حکم ہو گا جنت کی طرف چلے جاؤ تو ان کو بھی فرشتے ملیں گے اور ان سے ایسا ہی کہا جائے گا تو وہ کہیں گے ہم اہل صبر ہیں وہ پوچھیں گے تمہارا صبر کیا تھا؟ وہ کہیں گے ہم نے اللہ کی فرمانبرداری میں اپنے نفسوں کو (ان کی خواہشات سے) روکا اور ہم نے اللہ کی نافرمانیوں سے اس کو باز رکھا۔ وہ فرشتے کہیں گے تم بھی جنت میں داخل ہو جاؤ نیک عمل کرنے والوں کیلئے بہترین اجر ہے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ پھر ایک منادی ندا کرے گا اب اللہ کے پڑوسی کھڑے ہو جائیں تو انسانوں میں سے کچھ لوگ کھڑے ہوں گے یہ بھی بہت کم ہوں گے ان کو بھی حکم ہو گا جنت کی طرف چلے جاؤ۔ تو ان سے بھی فرشتے ملیں گے اور ان کو بھی ویسا ہی کہا جائے گا یہ کہیں گے تم کس عمل سے اللہ تعالیٰ کے اس کے گھر میں پڑوسی بن گئے؟ وہ کہیں گے کہ ہم صرف اللہ تعالیٰ کی محبت میں ایک دوسرے (مسلمانوں) کی زیارت کرتے تھے اور اللہ ہی کی خاطر آپس میں مل کر بیٹھتے تھے اور اللہ ہی کیلئے ہم ایک دوسرے پر خرچ کرتے تھے۔ فرشتے کہیں گے تم بھی جنت میں داخل ہو جاؤ نیک عمل کرنے والوں کیلئے بہترین اجر ہے" ۔[1]

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "جب اللہ تعالیٰ پہلے اور پچھلے (انسانوں اور جنات) کو ایک میدان میں جمع کریں گے تو ایک منادی عرش کے نیچے سے ندا کرے گا اللہ کی معرفت رکھنے والے کہاں ہیں؟ محسن کہاں ہیں؟ (جو عبادت کرتے وقت گویا کہ خدا کو دیکھتے تھے یا یہ یقین کرتے تھے کہ اللہ ہمیں دیکھ رہا ہے) فرمایا کہ لوگوں میں سے ایک جماعت اٹھے گی اور اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑی ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے حالانکہ وہ اس کو خوب جانتے ہوں گے تم کون ہو؟ تو وہ عرض کریں گے ہم اہل معرفت ہیں آپ کے ساتھ ہم نے آپ کو پہچانا تھا اور آپ نے ہمیں اس کا لائق بنایا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم نے سچ

---

[1] تذکرۃ القرطبی (۲/۴۷۳) بحوالہ ابو نعیم۔

کہا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم پر کوئی سزا اور تکلیف نہیں تم میری رحمت کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ پھر جناب رسول اللہ ﷺ مسکرا پڑے اور فرمایا اللہ تعالیٰ ان حضرات کو روز قیامت کی ہولناکیوں سے نجات عطاء فرمادیں گے۔ ا ؂

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں جب قیامت کا دن ہو گا ایک منادی ندا کرے گا تم ابھی جان لو گے اصحاب الکرم (بزرگی اور شان والے) کون ہیں ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرنے والے کھڑے ہو جائیں تو وہ کھڑے ہو جائیں گے اور ان کو جنت کی طرف روانہ کر دیا جائے گا۔ پھر دوسری مرتبہ ندا کی جائے گی تم آج عنقریب جان لو گے اصحاب الکرم کون ہیں ہئے کہ وہ لوگ کھڑے ہو جائیں جن کے پہلو (رات کے وقت) اپنے بستروں سے (عبادت کیلئے) الگ رہتے تھے جو اپنے رب کو خوف اور طمع کے ساتھ پکارا کرتے تھے اور جو کچھ ہم نے ان کو رزق دیا تھا اس سے خرچ کرتے تھے (زکوٰۃ اور صدقات کی شکل میں) چنانچہ یہ حضرات کھڑے ہوں گے اور ان کو بھی جنت کی طرف روانہ کر دیا جائے گا۔ پھر تیسری مرتبہ ندا کی جائے گی تم ابھی جان لو گے اصحاب الکرم کون لوگ ہیں اب وہ لوگ کھڑے ہو جائیں جن کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے کوئی خرید و فروخت غافل نہیں کرتی تھی چنانچہ ان کو بھی جنت کی طرف روانہ کر دیا جائے گا۔ ۲ ؂

(فائدہ) یہ بھی روایت کیا گیا ہے کہ جب قیامت کا دن ہو گا منادی ندا کرے گا میرے وہ بندے کہاں ہیں جنہوں نے میری فرمانبرداری کی تھی اور غائبانہ طور پر میرے عہد کی حفاظت کرتے تھے تو وہ لوگ کھڑے ہو جائیں گے ان کے چہرے چودہویں کے چاند کی طرح یا خوب چمکدار ستارے کی طرح (روشن) ہوں گے یہ نور کی سواریوں پر سوار ہوں گے جن کی لگامیں سرخ یاقوت کی ہوں گی جو ان کو لیکر تمام مخلوقات کے سامنے اڑتے پھریں گے حتیٰ کہ عرش الٰہی کے سامنے جاکر ٹھہر جائیں گے۔ تو ان کو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے سلام ہو میرے ان بندوں پر جنہوں نے میری اطاعت کی اور غائبانہ

ا ؂ تذکرۃ القرطبی (۲ ۵ ۷ ۳) بحوالہ ابو نعیم۔ البدور السافرۃ (حدیث نمبر ۵۰۷)

۲ ؂ تذکرۃ القرطبی (۲ ۵ ۷ ۳) بحوالہ ابو نعیم۔

طور پر میرے عہد کی حفاظت کی، میں نے تم کو برگزیدہ کیا، میں نے تم سے محبت کی اور میں نے تم کو پسند کیا چلے جاؤ جنت میں بغیر حساب کے داخل ہو جاؤ تم پر آج کوئی خوف نہیں اور نہ تم غمزدہ ہو گے تو وہ پل صراط سے اچک لینے والی (تیز) بجلی کی طرح گذر جائیں گے پھر ان کیلئے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ اس کے بعد باقی مخلوقات میدان حشر میں پڑی ہوئی ہوں گی ان میں کا بعض بعض سے کہے گا اے قوم! فلاں بن فلاں کہاں ہے" جس وقت وہ ایک دوسرے سے پوچھ رہے ہوں گے تو ایک منادی ندا کرے گا ان **اصحاب الجنة الیوم فی شغل فاکھون**۔ الآیۃ (بے شک جنت والے آج اپنے مشغلوں میں خوش دل ہیں) اے

(علمی لطفیہ) جنت میں بغیر حساب کے جانے والوں کی تعداد کے متعلق جتنی روایات کتب حدیث میں وارد ہیں ان کو امام ابن کثیر نے نہایہ فی الفتن والملاحم جلد دوم صفحہ ۲۵۳ تا ۲۶۰ تک بڑی تفصیل سے جمع فرمایا ہے۔ اصحاب ذوق اصل کتاب کی طرف مراجعت فرمائیں اس عنوان کی ہم نے الحمد للہ اتنی احادیث جمع کر دی ہیں کہ کسی حدیث کی کتاب میں اتنی تفصیل اور تنوع کے ساتھ جمع نہیں ملیں گی۔

اے تذکرۃ القرطبی (۲/ ۵۷۳) بحوالہ ابو نعیم۔

سب سے پہلے جنت میں جانے والے

حضور ﷺ اور آپ کی امت سب سے پہلے جنت میں جائیں گے

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

نحن الآخرون، الاولون یوم القیامة ونحن اول من یدخل الجنة بیدانهم اوتوا الکتاب من قبلنا واوتینا من بعدهم فاختلفوا فهدانا الله لما اختلفوا فیه من الحق۔[1]

(ترجمہ) ہم آخری امت ہیں (لیکن) روز قیامت (ہم) سب سے پہلے (قبروں سے) اٹھیں گے، اور ہم ہی سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے بس اتنی بات ہے کہ ان (یہود و نصاری کو) ہم سے پہلے کتاب (تورات، زبور، انجیل) عطاء کی گئی اور ہمیں ان کے بعد (قرآن پاک) عطاء کیا گیا پس انہوں نے (ہم سے قرآن کے حق ہونے میں) اختلاف کیا، پس جس چیز کے حق ہونے میں انہوں نے اختلاف کیا اللہ تعالیٰ نے (اس میں) ہمیں ہدایت عطاء فرمائی (اور اب اسلام آنے کے بعد وہ مسلمان نہ ہونے کی وجہ سے گمراہی میں رہ کر دوزخ کو جائیں گے)

سب سے پہلے انبیاء جائیں گے پھر آپ ﷺ کی امت

(حدیث) حضرت عمر بن خطابؓ جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں

ان الجنة حرمت علی الانبیاء کلهم حتی ادخلها وحرمت علی الامم حتی تدخلها امتی۔[2]

(ترجمہ) جنت تمام انبیاء پر حرام ہے جب تک میں اس میں داخل نہ ہو جاؤں (یعنی پہلے

---

[1] مسلم (۲۵۵)۔ (۲۰) فی الجمعہ۔

[2] حادی الارواح (۱۵۳) بحوالہ دارقطنی۔ کنز العمال (۳۱۹۵۳) بحوالہ ابن النجار، بغوی تفسیر معالم التنزیل (۱/۴۰۵)، جمع الجوامع (۵۴۳۵)، میزان الاعتدال (۴۵۳۶)، علل الحدیث ابن ابی حاتم (۲۱۶۷)، کامل ابن عدی (۴/۱۴۴۸)۔

میں داخل ہوں گا پھر تمام انبیاء علیہم السلام)، اور (جنت) تمام امتوں پر حرام ہے حتی کہ میری امت اس میں داخل ہو جائے (اس کے بعد امتیں جنت میں جائیں گی)

(فائدہ) یہ امت باقی امتوں سے پہلے زمین سے باہر آئے گی اور موقف میں سب سے اعلیٰ مقام پر سب سے پہلے سرفراز ہوگی اور سب سے پہلے سایہ عرش میں سبقت کرے گی، اور سب سے پہلے ان کا حساب وکتاب ہوگا اور سب سے پہلے صراط کو عبور کرے گی اور سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگی پس جنت سب انبیاء کرام پر حرام ہے جب تک حضرت محمد ﷺ اس میں داخل نہ ہوں اور سب امتوں پر حرام ہے جب تک کہ حضور ﷺ کی امت اس میں داخل نہ ہو۔[1]

انبیاء علیہم السلام کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ پہلے جنت میں جائیں گے

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

اتانی جبریل فاخذ بیدی فارانی باب الجنة الذی تدخل منه امتی . فقال ابوبکر یارسول الله وددت انی کنت معك حتی انظر الیه فقال رسول الله ﷺ اما انك یا ابابکر اول من یدخل الجنة من امتی۔[2]

(ترجمہ) میرے پاس جبریل تشریف لائے تھے اور میرا ہاتھ پکڑ کر جنت کا وہ دروازہ دکھلایا جس سے میری امت داخل ہوگی۔ حضرت ابوبکر (صدیقؓ) نے عرض کیا یا رسول اللہ میں پسند کرتا ہوں کہ میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا حتی کہ میں بھی اس دروازہ کو دیکھ لیتا۔ تو سرکار رسالت پناہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ سن لو اے ابوبکر میری امت میں سے سب سے پہلے آپ جنت میں جائیں گے۔

حضرت بلالؓ کی جنت میں سبقت اور حضرت عمرؓ کا محل

(حدیث) حضرت بریدہ بن حصیبؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جناب رسول اللہ ﷺ

---

[1] حادی الارواح (۱۵۳)

[2] مسند ابوداؤد کتاب السنہ باب ۹ (حدیث ۴۶۵۲)، اتحاف السادہ (۱۰ / ۵۲۵)، مشکوۃ (۶۰۲۴)، کنزالعمال (۳۲۵۵۱)۔

نے صبح کے وقت حضرت بلالؓ کو بلایا اور فرمایا اے بلال! تم مجھ سے جنت میں کیسے سبقت کر گئے میں جب بھی جنت میں داخل ہوا اپنے سامنے سے تمہارے چلنے کی آواز سنتا ہوں (چنانچہ) میں گذشتہ رات بھی (جنت میں) گیا تو پھر اپنے سامنے سے تمہارے چلنے کی آواز سنی، پھر میں ایک چوکور محل پر آیا جو سونے کا بنا ہوا تھا میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے بتایا یہ ایک عربی شخص کا ہے۔ میں نے کہا میں بھی تو عربی ہوں یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے کہا یہ قریش کے آدمی کا ہے۔ میں نے کہا میں بھی تو قریشی ہوں یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے کہا امتِ محمد کے ایک شخص کا ہے میں نے کہا میں محمد ہوں یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے کہا عمر بن الخطابؓ کا ہے۔ تو حضرت بلالؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! میں نے جب بھی اذان دی ہے دو رکعات ادا کی ہیں، اور جب بھی وضو ٹوٹا ہے اسی وقت وضو کیا ہے اور میں نے تہیا کر لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام کی دو رکعات میرے ذمہ ہیں۔ تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا (یہ سبقت) ان رکعات کی وجہ سے ہے۔ [1]

(فائدہ) اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ حضرت بلالؓ حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے پہلے جنت میں جائیں گے بلکہ حضرت بلالؓ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے آگے آگے بطور دربان اور خادم کے چلیں گے۔ [2]

جیسا کہ ایک حدیث میں ہے کہ جب حضور علیہ السلام کو روز قیامت روضہ سے اٹھایا جائے گا تو حضرت بلال آپ کے سامنے اذان دیتے ہوئے چلیں گے۔ [3]

۱؎ مسند احمد (۵ / ۳۵۴۔۳۶۰)، ترمذی (۳۶۸۹) فی المناقب، ابن حبان (۷۰۴۴)، طبرانی کبیر (۱۰۱۲) حلیہ ابو نعیم (۱ / ۱۵۰)، حاکم (۳ / ۲۸۵) وصححہ ووافقہ الذہبی،

۲؎ [illegible]ی الارواح (۱۵۸)

[illegible] [illegible]ی الارواح ص (۱۵۸)

امت محمدیہ میں سے سب سے پہلے جنت میں جانے والے

سب سے پہلے جانے والے گروپ کی صفات

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

اول زمرة تلج الجنة صورهم على صورة القمر ليلة البدر، لايبصقون فيها و لايمتخطون ولا يتغوطون فيها، آنيتهم وامشاطهم الذهب والفضة ومجامرهم الالوة ورشحهم المسك ولكل واحدمنهم زوجتان يرى مخ ساقهمامن وراء اللحم من الحسن لااختلاف بينهم ولاتباغض، قلوبهم قلب واحد يسبحون الله بكرة وعشيا۔ [1]

(ترجمہ) سب سے پہلے جو جماعت جنت میں داخل ہو گی ان کی صورتیں چودھویں رات کے چاند کی صورت جیسی ہوں گی۔ یہ نہ تو جنت میں تھوکیں گے نہ ناک بہے گی اور نہ ہی اس میں پاخانہ کریں گے (یعنی ان تینوں عیبوں سے پاک ہوں گے) ان کے برتن اور کنگھیاں سونے اور چاندی کی ہوں گی، ان کی انگیٹھیاں اگر کی لکڑی کی ہوں گی، ان کا پسینہ کستوری کا ہوگا۔ ان میں سے ہر ایک کیلئے دو بیویاں ایسی ہوں گی جن کی پنڈلی کا گودا ان کے حسن کی وجہ سے گوشت کے اندر سے نظر آئے گا۔ ان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہوگا اور نہ آپس میں کوئی بغض ہوگا۔ ان کے دل ایک دل (کی طرح) ہوں گے یہ صبح شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کہیں گے۔

پہلے اور دوسرے درجہ کے جانے والے جنتیوں کی صفات

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

اول زمرة يدخلون الجنة على صورة القمر ليلة البدر، والذين يلونهم على ضوء اشد كوكب درى فى السماء اضاءة لايبولون ولا يتغوطون ولايتفلون ولايمتخطون، امشاتهم الذهب ورشحهم المسك ومجامرهم

---

[1] بخاری (۳۲۴۵)، مسلم (۲۸۳۴)، شرح السنہ (۱۵/۲۰۷)

الالوة وازواجهم الحور العين، اخلاقهم علی خلق رجل واحد علی صورة ابیهم آدم ستون ذراعا فی السماء۔ [1]

(ترجمہ) پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہو گا ان کی صورت چودھویں رات کے چاند کی طرح ہو گی، اور وہ لوگ جو ان کے بعد (جنت میں) جائیں گے ان کی صورت کسی چمک دمک آسمان میں تیز روشن ستارے کی طرح کی ہو گی۔ یہ جنتی نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ نہ تھوک نہ رینٹ، انکی کنگھیاں سونے کی ہوں گی، ان کا پسینہ کستوری کا ہو گا، ان کی انگیٹھیاں اگر کی ہوں گی، ان کی بیویاں حور عین ہوں گی۔ ان کے اخلاق ایک ہی آدمی کے خلق (جیسے) ہوں گے۔ ان کی صورت اپنے ابا حضرت آدم کی صورت پر ہو گی لمبائی میں ساٹھ ہاتھ کا قد ہو گا۔

داخلہ کیلئے سب سے پہلے کن حضرات کو پکارا جائے گا

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

اول من یدعی الی الجنة یوم القیامة الحمادون الذین یحمدون اللہ فی السراء والضراء۔ [2]

(ترجمہ) سب سے پہلے جن کو جنت کی طرف بلایا جائے گا وہ "حمادون" ہوں گے جو (دنیا میں) خوشی اور تکلیف میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بجالاتے تھے۔

۱؎ بخاری (۳۳۲۷)، مسلم (۸۳۴)، مصنف ابن ابی شیبہ (۱۳/۱۰۹)، اوائل ابن ابی عاصم (۵۹) مختصر ابن ماجہ (۵۳۳۳) مکرر، مسند احمد (۲/۲۵۳)(۷۴۲۹)، فوائد منتخبہ خطیب بغدادی (۲/ق ۵)، اخبار اصفہان (۱/۳۰۰۔۳۰۱) صفۃ الجنہ ابو نعیم (۲۴۰)، معالم التنزیل بغوی (۱/۱۰۱)، تفسیر ابن کثیر (۵/۲۴۲)، (۷/۱۱۰)، (۸/۱۳)، درمنثور (۵/۳۴۲)

۲؎ طبرانی صغیر (۱/۱۰۳)، حاکم (۱/۵۰۲)، کنزالعمال (۶۴۱۰) بحوالہ شعب الایمان بیہقی، صفۃ الجنہ ابن کثیر (۱۷۳) صفۃ الجنہ ابو نعیم (حدیث ۸۲)، حلیۃ ابو نعیم (۵/۶۹)، مجمع الزوائد (۱۰/۹۵)، بزار، درمنثور (۳/۲۸۱)، تخریج عراقی (۴/۷۹) مشکوٰۃ (۲۳۰۸)، اتحاف السادۃ (۹/۴۸)

سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے تین قسم کے حضرات

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

عرض علی اول ثلاثة من امتی یدخلون الجنة و اول ثلاثة یدخلون النار . فاما اول ثلاثة یدخلون الجنة فالشهید وعبد مملوك لم یشغله رق الدنیا عن طاعة ربه و فقیر متعفف ذوعیال، واول ثلاثة یدخلون النار فامیر مسلط وذو ثروة ومال لایؤ دی حق الله فی ماله وفقیر فخور۔ [1]

(ترجمہ) میرے سامنے میری امت کے ان تین قسم کے لوگوں کو پیش کیا گیا جو سب سے پہلے جنت میں جائیں گے اور ان تین قسم کے لوگوں کو پیش کیا گیا جو سب سے پہلے دوزخ میں جائیں گے۔ پس وہ پہلے تین جو جنت میں جائیں گے (۱) شہید (۲) وہ مملوک غلام جس کو دنیا کی غلامی نے اس کے پروردگار کی عبادت سے نہیں روکا (۳) فقیر عیال دار دست سوال دراز کرنے سے بچنے والا۔ اور وہ تین قسم کے لوگ جو سب سے پہلے دوزخ میں جائیں گے (۱) امیر زبردستی سے مسلط ہو جانے والا (۲) دولتمند جو اپنے مال میں سے اللہ کا حق ادا نہ کرے (۳) بڑ مارنے والا تنگ دست فقیر۔

کونسے غلام جنت میں پہلے جائیں گے

(حدیث) حضرت ابوبکر صدیقؓ فرماتے ہیں جنت میں کوئی بخیل داخل نہیں ہوگا اور نہ کوئی دھوکہ باز (جو فساد پھیلاتا ہو) نہ کوئی خیانتی اور نہ وہ شخص جو اپنے غلاموں کے ساتھ برا سلوک کرتا ہو اور انبیاء اور اعلیٰ درجہ کے اولیاء صدیقین کے بعد) جو لوگ جنت کا دروازہ کھٹکائیں گے وہ وہ غلام ہوں گے جنہوں نے اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کے حقوق کو اپنے اور اپنے مالکوں کے درمیان کے حقوق کو بہترین طریقہ سے نبھایا ہوگا۔ [2]

---

[1] مسند احمد (۲ / ۴۲۵) بلفظہ وہذا اللفظ من حادی الارواح (۱۵۶)، صفۃ الجنہ ابن کثیر (۱۸۰)، صفۃ الجنہ ابو نعیم (۸۰)، سنن الکبری بیہقی ۴ / ۸۲، حاکم ۱ / ۳۸۷، نہایہ ۲ / ۵۲۴، تہذیب الکمال ۲ / ۶۴۶، ترمذی (۱۶۴۲)، موارد الظمآن (۱۲۰۳)، ابن ابی شیبہ (۵ / ۳۵۱، ۱۴ / ۱۲۴)

[2]

سب سے پہلے امت محمدیہ جنت میں داخل ہو گی

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

نحن الآخرون السابقون یوم القیامة ونحن اول من یدخل الجنة۔[1]

(ترجمہ) ہم اخیر میں آنے والے ہیں، قیامت میں سب سے پہلے (قبروں سے) اٹھائے جائیں گے اور سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

(نوٹ) یعنی حضور کی امت تمام امتوں کے بعد آئی ہے اور سب امتوں سے پہلے حضور ﷺ کی امت کو ہی قبروں سے اٹھایا جائے گا اور سب سے پہلے آپ کی امت جنت میں داخل ہو گی۔

فقراء مہاجرین کی فرشتوں پر فضیلت اور جنت میں پہلے داخل ہونا

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

هل تدرون اول من یدخل الجنة ؟ قالوا : الله ورسوله اعلم، قال فقراء المهاجرین الذین تتقي بهم المکاره ویموت احدهم وحاجته فی صدره لا یستطیع لها قضاء . تقول الملائکة ربنا نحن ملائکتك وخزنتك وسکان سماواتك لاتدخلهم الجنة قبلنا فیقول عبادی لایشرکون بی شیئا، تتقی بهم المکاره یموت احدهم وحاجته فی صدره لم یستطع لها قضاء فعندذلك تدخل علیهم الملائکة من کل باب سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار۔[2]

---

[1] مسلم ۸۵۵، ۲۰، احمد ۲ / ۲۷۴، ضعفاء عقیلی ۴ / ۶۰، تاریخ بغداد ۲ / ۲۵۷، بخاری ۱۵۹، ۹ / ۸۔

[2] مسند احمد (۲ / ۱۶۸)، بزار (۳۶۶۵)، مجمع الزوائد (۱۰ / ۲۵۹)، والطبرانی واللفظ لہ، التذکرہ ص ۳۷۱ بحوالہ ابن ابی شیبہ، حادی الارواح ص ۱۵۶، تفسیر ابن کثیر (۴ / ۳۷۳)، حلیۃ الاولیاء (۱ / ۳۴۷)، ابن ماجہ (۴۱۲۲)، ترمذی (۲۳۵۴)، اتحاف (۴ / ۱۲۱)(۸ / ۱۲۰۔ ۲۲۲)

(ترجمہ) کیا تمہیں معلوم ہے جنت میں سب سے پہلے کون داخل ہوگا؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول خوب جانتے ہیں۔ فرمایا مہاجرین میں سے فقراء حضرات جو گرمی سردی وغیرہ کے مشکل اوقات میں شریعت کے مشکل اعمال کو عمدگی سے ادا کرتے ہیں۔ ان میں سے جب کوئی فوت ہوتا ہے تو اس کی ضرورت اس کے سینے میں باقی رہتی ہے اس کے پورا کرنے کی اس میں ہمت نہیں ہوتی۔ فرشتے عرض کریں گے اے ہمارے رب! ہم آپ کے فرشتے ہیں (آپ کے) کاموں کے محافظ اور ذمہ دار ہیں آپ کے آسمانوں کے مکین ہیں آپ ان کو ہم سے پہلے جنت میں داخل نہ فرمایئے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے یہ میرے وہ بندے ہیں جنہوں نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا۔ اور مشکل اوقات میں شریعت پر عمل کرنا نہیں چھوڑا۔ جب ان میں سے کوئی فوت ہوتا تھا تو اس کی حاجت اس کے سینے میں باقی رہتی تھی جس کے پورا کرنے کی اس میں طاقت نہیں تھی، پس اس وقت ہر دروازہ سے ان کے پاس فرشتے، حاضر ہوں گے (اور یہ کہیں گے) **سلام علیکم بما صبر تم فنعم عقبی الدار** تم پر سلام ہو بوجہ تمہارے صبر کرنے کے پس آخرت کا گھر کتنا ہی اچھا ہے (جس میں تمہاری تمام خواہشیں پوری ہوں گی)

غریب امیروں سے پانچ سو سال پہلے جنت میں جائیں گے

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

يدخل فقراء المسلمين الجنة قبل اغنيائهم بنصف يوم وهو خمس مائة عام۔ [1]

(ترجمہ) غریب اور محتاج مسلمان دولت مند مسلمانوں سے (قیامت کا) آدھا دن جو پانچ سو سال کے برابر ہوگا جنت میں پہلے جائیں گے۔

---

[1] صفۃ الجنۃ ابن کثیر ص ۱۷۹، مسند احمد ۲ / ۳۴۳، ترمذی (۲۳۵۳)، ابن ماجہ (۴۱۲۲)، ابن حبان: موارد الظمآن (۲۵۶۷)، حادی الارواح ص ۱۵۹، ترغیب وترہیب (۴ / ۱۳۹)، اتحاف السادہ (۴ / ۱۲۱، ۸ / ۱۲۰، ۲۲۲)

جنت میں آدھا دن پہلے جانے کا کتنا عرصہ ہے

(حدیث) حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا، غریب مسلمان دولت مندوں سے آدھا دن جنت میں پہلے جائیں گے، عرض کیا گیا یارسول اللہ آدھا دن کتنا ہے، فرمایا پانچ سو سال، عرض کیا گیا کہ اس کے سال کے کتنے مہینے ہیں؟ فرمایا پانچ سو مہینے۔ عرض کیا گیا اس مہینے کے کتنے دن ہیں؟ فرمایا پانچ سو دن عرض کیا گیا پھر ایک دن کتنا طویل ہے؟ فرمایا پانچ سو دنوں کے برابر جن کو تم شمار کرتے ہو۔ [1]

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان فقراء المهاجرين يسبقون الاغنياء يوم القيامة (الى الجنة) باربعين خريفا۔ [2]

(ترجمہ) فقراء مہاجرین قیامت کے دن (جنت میں) دولت مندوں سے چالیس سال پہلے داخل ہوں گے۔

(فائدہ) فقراء کا جنت میں پانچ سو سال پہلے داخل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اول درجہ کے فقراء پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور یہ حدیث جس میں چالیس سال پہلے داخل ہونے کا ذکر ہے یہ شاید آخری درجہ کے فقراء کے اعتبار سے ہے کہ کم درجہ کے فقراء دولتمندوں سے چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے۔ [3]

فقیر سے پیچھے رہ جانے والے جنتی کی حالتِ اضطراب

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

---

[1] تذکرۃ فی احوال الموتی وامور الآخرہ ص ۴۷۰ بحوالہ عیون الاخبار علامہ عتبی

[2] صفۃ الجنۃ ابن کثیر (۱۹۲)، مسلم (۲۹۷۹)، احمد (۱۶۹/۲)، مشکوۃ (۵۲۳۵، ۵۲۵۷)، اتحاف السادۃ (۲۲/۸)، کنز العمال (۱۶۶۱۸، ۳۳۷۸۳)۔ حادی الارواح (۱۵۹)

[3] صفۃ الجنۃ ابن کثیر (۱۹۳) تذکرۃ قرطبی (۴۷۰)، حادی الارواح (۱۶۰)

التقى مؤمنان على باب الجنة مؤمن فقير و مؤمن غنى كانا فى الدنيا فادخل الفقير الجنة وحبس الغنى ماشاء الله ان يحبس ثم ادخل الجنة فلقيه الفقير فقال يا اخى وماذا حبسك؟ والله لقد احتبست حتى خفت عليك فيقول اى اخى انى حبست بعدك محبسا فظيعا كريها وما وصلت اليك سال منى من العرق مالو ورده الف بعير كلها آكلة حمض لصدرت عنه رواء۔[1]

(ترجمہ) دو قسم کے مؤمن جنت کے دروازہ پر ملیں گے ایک مؤمن دنیا میں فقیر ہو گا دوسرا دولتمند، چنانچہ فقیر کو جنت میں داخل کر دیا جائے گا اور دولتمند کو جب تک اللہ تعالیٰ روکنا چاہیں گے روکا جائے گا پھر اس کو بھی جنت میں داخل کیا جائے گا۔ تو جب فقیر کی اس سے ملاقات ہو گی تو وہ پوچھے گا اے بھائی! تمہیں کس چیز نے روک لیا تھا؟ اللہ کی قسم جب تو روکا گیا تو میں تیرے متعلق خوفزدہ ہو گیا تھا (کہ تجھے دوزخ میں تو داخل نہیں کر دیا گیا) تو وہ بتائے گا کہ اے بھائی! میں تیرے (جنت میں چلے جانے کے) بعد دکھ درد اور گھبراہٹ کے ساتھ (جنت کے باہر) روک لیا گیا تھا اور تم تک نہیں پہنچ سکا تھا اور میرا پسینہ اتنا بہا کہ اگر اس پر ایک ہزار نمکین اور تلخ پودے کھانے والے اونٹ جمع ہو جائیں تو اس سے سیر ہو کر واپس جائیں۔

غریب مسلمانوں کا فرشتوں سے جواب سوال

(حدیث) حضرت سعید بن المسیبؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص جناب رسول اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بتلائیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہم نشیں کون ہوں گے؟ ارشاد فرمایا اللہ سے ڈرنے والے اور عاجزی و انکساری کرنے والے جو اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرتے ہیں۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا یہی لوگ جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے؟ فرمایا نہیں۔ اس نے عرض کیا تو پھر سب سے پہلے لوگوں میں سے کون جنت میں داخل ہو گا؟ ارشاد فرمایا لوگوں میں

---

[1] مسند احمد (۱/۳۰۴)، مجمع الزوائد (۱۰/۲۶۳)، کتاب الزہد امام احمد (۱/۳۰۴)، اتحاف السادہ (۹/۳۳۹)، تخریج عراقی احیاء العلوم (۴/۲۲۱)، کنز العمال حدیث ۱۶۶۳۳۔ حادی الارواح (۱۶۰) البدور السافرہ حدیث ۵۳۲ بحوالہ احمد بسند جید،

سے سب سے پہلے غریب مسلمان جنت میں داخل ہوں گے۔ جنت سے ان کے پاس کچھ فرشتے آئیں گے اور کہیں گے تم حساب کتاب کی طرف چلو۔ تو وہ کہیں گے ہم کس چیز کا حساب دیں؟ اللہ کی قسم! دنیا مال و دولت سے ہمیں کچھ بھی نصیب نہیں ہوا جس میں ہم خل کرتے یا فضول خرچیاں کرتے، اور نہ ہی ہم حکمران تھے کہ انصاف کرتے اور ظلم کرتے۔ ہمارے پاس تو اللہ تعالیٰ کا دین آیا تھا ہم اس کی عبادت میں مصروف رہے یہاں تک کہ موت آگئی۔ تو ان سے کہا جائے گا تم جنت میں داخل ہو جاؤ نیک عمل کرنے والوں کیلئے بہترین اجر ہے۔

غریب جنت کی نعمتوں میں، امیر حساب کی گردش میں

(حدیث) جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

اتقوا اللہ فی الفقراء فانہ یقول یوم القیامۃ این صفوتی من خلقی فتقول الملائکۃ من ھم یاربنا فیقول الفقراء الصابرون الراضون بقدری ادخلوھم الجنۃ ۔ قال فید خلون الجنۃ یاکلون و یشربون والا غنیاء فی الحساب یترددون۔ا؎

(ترجمہ) تم غریبوں کے حق میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، کیونکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میری مخلوق میں سے میرے مخلص دوست کہاں ہیں؟ تو فرشتے عرض کریں گے اے ہمارے پروردگار! وہ کون لوگ ہیں؟ تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے وہ فقراء و محتاج جو (مصیبتوں اور تنگدستی میں) صبر کرتے تھے میری تقدیر پر راضی رہتے تھے ان کو جنت میں داخل کردو۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ ان کو جنت میں داخل کردیا جائے گا وہ (جنت میں عیش سے) کھاتے پیتے ہوں گے جب کہ امیر لوگ حساب کتاب کی گردش میں ہوں گے۔

فقیر کون ہے اور غنی کون

حضرت ابو علی دقاق ؒ سے سوال کیا گیا کہ ان دو حالتوں میں سے کونسی حالت افضل ہے

ا؎ کتاب الزہد لابن المبارک (۲/۸۰) تذکرۃ القرطبی (۲/۳۶۹)

فقیر ہونا یا غنی ہونا؟ تو آپ نے فرمایا غناء افضل ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور فقر مخلوق کی صفت ہے اور اللہ کی صفت افضل ہے مخلوق کی صفت سے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔ **یا ایها الناس انتم الفقراء الی الله والله هو الغنی الحمید** (اے لوگو! تم خدا کے محتاج ہو اور اللہ تعالیٰ بے نیاز (اور تمام خوبیوں والا ہے)۔

حقیقت میں فقیر وہ شخص ہے اگرچہ اس کے پاس مال ہو مگر وہ اللہ کا عبد (بندگی کرنے والا) ہو وہ اس وقت غنی ہو جائے گا جب وہ اپنی تمام حاجات کا اللہ تعالیٰ سے طلب گار ہو گا اللہ کے سوا کی طرف نظر نہیں کرے گا اگرچہ اس کا دنیا کی کسی چیز کی طرف خیال ہو اور اپنے کو اس کا ضرورت مند سمجھے لیکن وہ پھر بھی اللہ کا بندہ ہی رہے۔ ا۔

فقراء کا ثواب جنت ہے

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمایا

جب تم روز قیامت میں جمع ہو گئے تو کہا جائے گا کہ اس امت کے فقراء اور مساکین کہاں ہیں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ کھڑے ہو جائیں گے۔ ان سے پوچھا جائے گا کہ تم نے کیا عمل کئے؟ وہ عرض کریں گے اے ہمارے پروردگار! ہم پر آزمائشیں ڈالی گئیں تو ہم نے صبر کیا اور آپ نے مال و دولت اور سلطنت دوسروں کو عطاء کی تھی (ہم کو نہیں) تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم نے درست کہا۔ آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ پھر یہ لوگ دوسرے لوگوں سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے جبکہ مالداروں اور صاحب سلطنت (حکمرانوں) پر حساب کتاب کی سختی بدستور قائم ہو گی۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا اس دن مؤمنین حضرات کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان کیلئے نور کی کرسیاں بچھائی جائیں گی اور ان پر بادل سایہ کرتے ہوں گے۔ مؤمنین کیلئے یہ روز دن کی ایک گھڑی سے بھی بہت کم (محسوس) ہو گا۔ ۲۔

ا۔ تذکرة القرطبی (۲/۷۱/۴)

۲۔ صحیح ابن حبان (الاحسان ۱۰/ ۲۵۳ حدیث نمبر ۷۲۴۷)، حلیۃ الاولیاء (۷/ ۲۰۶)، ترغیب وترہیب (۴/ ۳۹۱)، مجمع الزوائد (۱۰/ ۳۳۷)

سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹانے والے

سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹانے والے

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

انا اول من يقرع باب الجنة فيقول الخازن: من انت؟ فاقول انا محمد فيقول اقم فافتح لك فلم اقم لاحد قبلك ولا اقوم لاحد بعدك ۔ ا؎

(ترجمہ) سب سے پہلے جنت کا دروازہ میں کھٹکھٹاؤں گا۔ داروغہ جنت کہے گا آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا میں محمد ہوں۔ تو وہ کہے گا آپ ٹھیریں میں آپ کے لئے ابھی کھولتا ہوں۔ میں آپ سے پہلے کسی کیلئے نہیں اٹھا اور نہ ہی آپ کے بعد کسی کیلئے اٹھوں گا (اور ایک روایت ہے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں آپ سے پہلے (جنت کا دروازہ) کسی کیلئے نہ کھولوں) ۲؎

(فائدہ) یہ فرشتہ آنحضرت ﷺ کے خاص مقام و مرتبہ کی وجہ سے باب جنت پر متعین کیا گیا ہے جو آپ ﷺ کے بعد اور کسی نبی اور ولی کے استقبال اور دروازہ کھولنے کیلئے نہیں اٹھے گا بلکہ جنت کے تمام منتظم فرشتے آپ کے اکرام میں کھڑے ہوں گے اور یہ فرشتہ گویا کہ جنت کے باقی داروغوں کا بادشاہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ اپنے بندے اور رسول کی خدمت میں کھڑا کریں گے اور یہ خود آپ ﷺ کی خدمت میں چل کر آپ ﷺ جنت کا دروازہ کھولے گا۔ ۳؎

ا؎ صفۃ الجنۃ ابو نعیم ۱/۱۱۷، نسائی : الایمان /۳۳۱)، فتح الباری (۱۱/۴۳۶)، الحبائک فی اخبار الملائک (۵۶)، اتحاف السادہ (۱۰/۴۹۷) ابو عوانہ (۱/۱۰۹)، ابن ابی شیبہ (۱۴/۹۵)

۲؎ مسلم (۱۹۷) احمد (۳/۱۳۶)، شرح السنۃ (۴۳۳۹)، واخرجہ الترمذی (۳۶۱۶) والدارمی (۴۸) والدیلمی (۱/۲/۳۰۸) بلفظہ ومن غیر ہذا الطریق انظر مسلم (۱۹۶)، (۳۳۱)، ابن ابی شیبہ (۱۱۸۳۰)، (۱۷۶۹۷)، الاوائل طبرانی (۵)

۳؎ حادی الارواح ص ۱۵۰،

حضور ﷺ کی شان و عظمت

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں جناب نبی کریم ﷺ کے کچھ صحابہ کرامؓ آپ ﷺ کی انتظار میں بیٹھ گئے آپ جب تشریف لائے اور ان کے قریب پہنچے تو ان کو مذاکرہ کرتے ہوئے سنا جب آپ نے ان کی بات چیت سنی تو ان میں سے ایک کہہ رہا تھا کتنی عجیب بات ہے اللہ تعالیٰ کا اس کی مخلوق میں ایک خالص دوست بھی ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مخلص دوست بنایا ہے، دوسرے صحابی نے کہا یہ بات اللہ تعالیٰ کے کلیم حضرت موسیٰ علیہ السلام سے زیادہ عجیب نہیں اللہ تعالیٰ نے ان سے کلام فرمایا ہے۔ ایک اور صحابی نے فرمایا حضرت عیسیٰ کو دیکھئے وہ اللہ کے کلمہ اور اس کی طرف سے روح ہیں۔ ایک اور صحابی نے فرمایا حضرت آدم وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے منتخب فرمایا ہے۔ پھر حضور ﷺ ان (صحابہؓ) کے پاس تشریف لائے سلام کیا اور فرمایا" میں نے تمہاری گفتگو اور تمہارا تعجب سنا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام اللہ کے دوست ہیں واقعی ایسا ہی ہے، موسیٰ اللہ کے ساتھ سرگوشی کرنے والے ہیں واقعی ایسا ہی ہے، عیسیٰ اس کی طرف سے روح اور اس کا کلمہ (بن باپ کے اللہ کے حکم سے پیدا ہوئے) ہیں واقعی ایسا ہی ہے اور آدم وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے برگزیدہ بنایا وہ ایسے ہی ہیں، سن لو! میں اللہ کا حبیب (محبّ و محبوب) ہوں اور میں کوئی فخر نہیں کر رہا۔ میں ہی قیامت کے دن "لواء الحمد" کو اٹھاؤں گا میں اس میں بھی کوئی فخر نہیں کر رہا۔ میں سب سے پہلے روز قیامت شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی اور میں یہ بھی فخر اور تکبر کی بات نہیں کر رہا اور میں ہی سب سے پہلے جنت کا کنڈا کھٹکھٹاؤں گا وہ میرے لئے کھولا جائے گا اور میں جنت میں داخل ہوں گا اور میرے ساتھ (جنت میں داخل ہوتے وقت) فقراء مؤمنین (غریب مسلمان) ہوں گے اور اس میں بھی میں فخر نہیں کرتا، اور میں اگلوں اور پچھلوں (سب مخلوقات سے) زیادہ شان و مرتبہ کا مالک ہوں اور اس میں بھی میں فخر اور تکبر نہیں کر رہا۔ [1]

---

[1] ترمذی (حدیث ۳۶۱۶)، حادی الارواح (۱۵۱)

بیوہ کا اپنے بچوں کی پرورش کرنے کا مرتبہ

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

انا اول من يفتح له باب الجنة الا ان امراة تبادرني فاقول لها مالك اومالانت؟ فتقول انا امراة قعدت على يتاماى ۔[1]

(ترجمہ) سب سے پہلے جس کیلئے دروازہ کھولا جائے گا وہ میں ہوں مگر ایک عورت مجھ سے پہلے داخل ہونا چاہے گی تو میں اس سے کہوں گا تجھے کیا ہے تو کون ہے؟ تو وہ کہے گی میں وہ (بیوہ) عورت ہوں جو اپنے یتیم بچوں (کی پرورش) کیلئے رکی رہی تھی (اور شادی نہیں کی تھی)

(حدیث) حضرت عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

انا وامراة سفعاء في الجنة كهاتين : امرأة آمت من زوجها فحبست نفسها على يتاماها حتى بانوا اوماتوا ۔[2]

(ترجمہ) میں اور وہ عورت (جس کا رنگ اولاد کی پرورش میں مشقت کرنے سے سیاہی مائل ہو گیا ہو جنت میں اس طرح (اکٹھے) ہوں گے (یعنی اس کو بھی جنت میں پہلے داخل کیا جائے گا اور اعلیٰ مرتبہ پر فائز ہو گی) یہ وہ عورت ہے جو خاوند سے الگ ہو گئی (موت کی وجہ سے یا کسی اور مصیبت کی وجہ سے) پھر اس نے اپنے یتیم بچوں کیلئے اپنے آپ کو (دوسری شادی کرنے سے) روکا حتی کہ وہ بچے (اس کی پرورش) کے محتاج نہ رہے یا فوت ہو گئے۔

---

۱ ۔ حادی الارواح ص ۱۵۰،

۲ ۔ مسند احمد (۵ / ۲۹)

اکثر جنتی کون ہوں گے؟

فقیر، مسکین

(حدیث) حضرت اسامہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

قمت علی باب الجنة فاذا عامة من یدخلها الفقراء والمساکین ۔ا ؎

(ترجمہ) میں جنت کے دروازہ پر کھڑا ہوں گا اس سے اکثر طور پر گذرنے والے جو لوگ ہوں گے وہ فقیر (محتاج) اور مسکین ہوں گے۔

ضعفاء، مظلوم

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

الا اخبرکم باهل الجنة؟ قالوا بلی یارسول اللہ! قال هم الضعفاء المظلمون۔ ۲ ؎

(ترجمہ) میں آپ حضرات کو اہل جنت کے متعلق نہ بتلاؤں (کہ وہ کون لوگ ہوں گے) صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کیوں نہیں یارسول اللہ! (ضرور بتائیں) تو آپ نے ارشاد فرمایا ضعیف مظلوم لوگ ہیں۔

(فائدہ) ایسے لوگ جنت میں کثرت سے ہوں گے شروع داخلہ کے وقت ظالم اور گناہگار لوگ جب دوزخ سے سزا کاٹ کر جنت میں داخل ہو جائیں گے اس وقت بھی ان کی تعداد زیادہ ہو گی کیونکہ یہ لوگ طاقتوروں اور امیروں کی بہ نسبت زیادہ مسلمان ہوتے ہیں امیر تھوڑے مسلمان ہوتے ہیں یعنی مسلمانوں کی کثرت غریبوں میں پائی جاتی ہے اور اسلام پر عمل بھی زیادہ تر غریب مسلمان ہی کرتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

ا ؎ بخاری (۵۱۹۶، ۶۵۴۷)، مسلم (۲۷۳۶)، احمد (۵ / ۲۰۵، ۲۰۹، ۲۱۰) سنن الکبری للنسائی کمافی تحفۃ الاشراف (۱ / ۵۰)، شرح السنہ بغوی (۳۰۶۳)، مصنف عبدالرزاق (۲۰۶۱۱)، طبرانی کبیر (۴۲۱)، تاریخ بغداد (۵ / ۱۳۹)، صفۃ الجنہ ابو نعیم (۷۳) واللفظ لہ۔

۲ ؎ مسند طیالسی (۲۰۲۰)، مسند احمد (۲ / ۳۶۹، ۵۰۸)، غریب الحدیث ابن قتیبہ (۱ / ۲۵۷)، ضعفاء عقیلی (۱ / ۱۶۱)، مسند بزار، مجمع الزوائد (۱۰ / ۲۶۶)، صفۃ الجنہ ابو نعیم (۷۴)

عاجزی کرنے والے، ضعیف

(حدیث) حضرت حارثہ بن وہبؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

الا اخبر کم باهل الجنة؟ قالوا بلی قال کل ضعیف متضعف لو اقسم علی اللہ لابره۔ ا؂

(ترجمہ) کیا میں تمہیں جنت میں جانے والوں (کی پہچان) کا نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا کیوں نہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا ہر ضعیف عاجزی کرنے والے اگر یہ اللہ تعالیٰ پر (کسی کام کے کرنے کی) قسم کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو پورا کر دیں۔

متوکلین اور خائفین

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

یدخل الجنة اقوام افئدتهم مثل افئدة الطیر۔ ۲؂

(ترجمہ) جنت میں بہت سی جماعتیں ایسی داخل ہوں گی جن کے دل پرندوں کے دلوں کی طرح ہوں گے۔

(فائدہ) علامہ نووی نے اس حدیث کی شرح میں فرمایا ہے کہ یہ لوگ (دنیا میں کھانے پینے کے اعتبار سے) دبلے پیٹ والے ہوں گے یا یہ مطلب ہے کہ ان حضرات پر اللہ تعالیٰ کا خوف اس طرح سے غالب ہوگا جس طرح سے سب جانداروں میں پرندہ سب سے زیادہ خوف کھانے والا ہوتا ہے اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں **انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء** (بلا شبہ اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں سے علماء ہی خوب ڈرتے ہیں) اسی وجہ سے بہت سے اسلاف اللہ تعالیٰ سے انتہاء درجہ میں ڈرتے تھے اور مذکورہ حدیث کا ایک معنی یہ بھی کیا گیا ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے والے حضرات مراد ہیں واللہ اعلم۔ ۳؂

ا؂ بخاری (۸/ ۵۰۷) فی تفسیر سورۃ (ن) و باب الکبر فی کتاب الادب۔ مسلم (۲۸۵۳) فی صفۃ الجنۃ، ترمذی فی صفۃ جہنم (۲۶۰۸) ب ۱۳، جامع الاصول (۱۰/ ۵۳۵) طبع جدید

۲؂ مسلم (۲۸۴۰) فی صفۃ الجنۃ

۳؂ نووی شرح مسلم تحت حدیث مذکور (۲۸۴۰)

سادہ لوح حضرات

(حدیث) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

اکثر اهل الجنة البله۔[1]

(ترجمہ) جنت میں اکثر جانے والے سادہ لوح حضرات ہوں گے۔

---

[1] مجمع الزوائد (۱۰/ ۴۰۲)، بزار (   )، جامع الاصول (۱۰/ ۵۳۶) بحوالہ رزین

دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کئے جانے والوں کے حالات

گیارہ گنا دنیا کے برابر جنت

(حدیث) حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

انی لاعلم آخر اھل النار خروجا منھا وآخر اھل الجنة دخولا رجل یخرج من النار حبواً، فیقول اللہ تبارك و تعالی: اذھب فادخل الجنة، فیاتیھا، فیخیل الیه انھا ملأی فیرجع فیقول: یا رب وجدتھا ملأی، فیقول اللہ تبارك و تعالی له: اذھب وادخل الجنة، فان لك مثل الدنیا و عشرة امثالھا، فیقول: اتسخر بی وانت الملك، فلقد رأیت رسول اللہ ﷺ ضحك حتی بدت نواجذہ، فکان یقال ذلك ادنی اھل الجنة منزلاً۔[1]

(ترجمہ) دوزخیوں میں سے اس آخری نکلنے والے کو اور آخر میں اہل جنت میں شامل ہونے والوں میں میں اس آدمی کو میں جانتا ہوں جو دوزخ سے سرین کے بل گھسٹ کر نکلے گا، اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائیں گے جا جنت میں داخل ہو جا۔ جب وہ اس کے پاس پہنچے گا تو اس کے خیال میں یہ ڈالا جائے گا کہ وہ بھری ہوئی ہے چنانچہ وہ لوٹ کر عرض کرے گا یارب وہ تو مجھے سب بھری ہوئی نظر آرہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے جا جنت میں داخل ہو جا تجھے دنیا کے برابر اور اس سے مزید دس گنا جنت دی جاتی ہے وہ عرض کرے گا آپ مالک الملک ہو کر مجھ سے مذاق کر رہے ہیں (حالانکہ یہ مذاق نہیں ہوگا بلکہ حقیقت ہوگی، حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ) میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ اتنا ہنسے کہ آپ کی ڈاڑھیں مبارک نظر آنے لگیں۔

---

[1] البدور السافرہ (۱۶۴۲)، بخاری (۱۱/ ۴۱۸۔۴۱۹ مع فتح الباری)، ابو عوانہ (۱/ ۱۶۵۔۱۶۶)، مسلم (الایمان: ۳۰۸۔ ۳۰۹)، ترمذی (۲۵۹۵)، ابن ماجہ (۴۳۳۹)، حادی الارواح ۴۷، ابن ابی شیبہ (۱۳/ ۱۱۹۔ ۱۲۰)، زہد ہناد (۲۰۷)، مسند احمد (۱/ ۳۷۸)، شرح سنہ (۱۵/ ۱۸۸)، کتاب التوحید ابن خزیمہ ص ۳۱۷، البعث والنشور (۱۰۳)، (۴۶۹)، الاسماء والصفات ص ۲۲۱، شعب الایمان (۳۱۹)۔ تذکرہ للقرطبی (۲/ ۴۲۵)،

کہا جاتا تھا کہ یہ شخص اہل جنت میں سب سے کم مرتبہ پر فائز ہو گا۔

(فائدہ) اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ادنیٰ اور اخیر میں جنت میں داخل ہونے والے کو دنیا کے گیارہ گنا کے برابر جنت عطاء کی جائے گی۔

اخیر میں جنت میں داخل ہونے والے کی حکایت

(حدیث) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"آخر من يدخل الجنة رجل، فهو يمشي مرة ويكبو مرة وتسفعه النارمرة، فاذا جاوزها التفت اليها، فقال: تبارك الذى نجانى منك، لقد اعطانى الله شيئاً ما اعطاه احداً من الاولين والاخرين فيرفع له شجرة، فيقول : اى رب ادنى من هذه الشجرة فاستظل بظلها، وأشرب من مائها، فيقول الله تبارك و تعالى: يا ابن آدم لعلى ان اعتيتكها تسالنى غيرها، فيقول: لا يارب، ويعاهده ان لا يسأل غيرها، وربه يعذره لانه يرى مالا صبر له عليه، فيدنيه منها، فيستظل بظلها، ويشرب من مائها، ثم ترفع له شجرة هى احسن من الاولى، فيقول: اى رب ادنى من هذه لاشرب من مائها، واستظل بظلها، لا اسالك غيرها، فيقول: يا ابن آدم ألم تعاهدنى ان لا تسالنى غيرها، فيدنيه منها، فاذا ادناه منها سمع اصوات اهل الجنة، فيقول: اى رب ادخلنيها ، فيقول: ايرضيك ان اعطيك الدنيا ومثلها، قال: رب اتستهزئ منى وانت رب العالمين، فيقول: انى لا استهزى، منك ولكنى / على ما اشاء قادر"[1]

(ترجمہ) سب سے آخر میں جنت میں داخل ہونے والا وہ شخص ہو گا جو کبھی چلتا ہو گا کبھی سرین کے بل گھسٹتا ہو گا اور کبھی دوزخ کی آگ اس کو جھلس دیتی ہو گی۔ جب وہ دوزخ سے نکل جائے گا تو اس کو دیکھ کر عرض کرے گا اے باری تعالیٰ آپنے مجھے اس سے

---

[1] مسند احمد (۱/۴۱۰)، مسلم (الایمان/۳۱۰)، البدور السافرہ (۱۶۴۳)، حادی الارواح ص ۴۷۴، وصف الفردوس بزیادۃ ص ۷۴ (۱۳۴) تذکرۃ القرطبی (۲/۴۲۶)۔

نجات عطاء فرمادی ہے اور وہ عنایت فرمائی ہے جو نہ تو اگلوں کو نصیب ہوئی نہ پچھلوں کو ۔ پھر اس آدمی کے سامنے ایک درخت کو ظاہر کیا جائے گا تو یہ اس کو دیکھ کر عرض کرے گا یارب ! آپ مجھے اس درخت کے قریب کر دیں میں اس کے سایہ میں بیٹھنا چاہتا ہوں اور اس کا پانی پینا چاہتا ہوں ۔ اللہ تبارک و تعالیٰ پوچھیں گے اے ابن آدم اگر میں تمہیں یہ دیدوں تو (اس کے علاوہ) کسی اور چیز کی طلب بھی کرے گا ؟ وہ عرض کرے گا نہیں یارب اور اللہ سے معاہدہ کرے گا کہ میں اس کے علاوہ کوئی چیز نہیں مانگوں گا اور اس کا رب اس کے عذر کو قبول کرتا رہے گا کیونکہ وہ شخص ایسی چیزوں کو دیکھے گا ۔ جن پر وہ صبر نہیں کر سکتا ۔ پھر پہلے درخت سے بھی زیادہ حسین درخت اس کو سامنے سے دکھایا جائے گا تو وہ شخص کہے گا یارب ! مجھے اس کے درخت کے قریب کر دیں تاکہ میں اس کا پانی پی سکوں اور اس کے سائے میں بیٹھ سکوں میں اس کے علاوہ اور کچھ نہیں مانگوں گا ، اللہ تعالیٰ پوچھیں گے اے ابن آدم ! تو نے میرے ساتھ معاہدہ نہیں کیا تھا کہ تو مجھ سے اس کے علاوہ کچھ نہیں مانگے گا ، چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کو اس درخت کے قریب کر دیں گے جب وہ اس کے قریب پہنچ جائے گا ۔ تو جنت والوں کی آوازیں سنے گا اور عرض کرے گا اے رب مجھے آپ جنت میں داخل کر دیں ؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تجھے یہ پسند ہے کہ میں تجھے دنیا اور اس کے برابر مزید جنت عطا کر دوں ؟ وہ عرض کرے گا ۔ یارب آپ مجھ سے مذاق کرتے ہیں حالانکہ آپ رب العالمین ہیں ؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں تم سے مذاق نہیں کر رہا بلکہ میں جو چاہوں اس (کے کرنے) کی طاقت رکھتا ہوں ۔

جنت میں داخل ہونے والے ایک اور دوزخی کی حکایت

(حدیث) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں ۔

"ان عبداً لينادى فى النار الف سنة يا حنان يا منان، فيقول الله تبارك وتعالى لجبريل: اذهب فأتنى بعبدى هذا فينطلق جبريل فيجد اهل النار مكبين يبكون فيرجع الى ربه فيخبره فيقول آتيني به فانه فى مكان كذا وكذا فيجيء به فيوقعه على ربه فيقول يا عبدى كيف وجدت مكانك ومقيلك؟

فیقول یارب شرمکان وشر مقیل، فیقول ردوا عبدی ۔ فیقول رب فما کنت ارجو اذا اخرجتنی، منھا ان تعیدنی فیھا، فیقول: دعوا عبدی"[1]

(ترجمہ) ایک شخص دوزخ میں ایک ہزار سال تک "یا حنان، یا منان" پکارے گا، اللہ تعالیٰ حضرت جبریل سے فرمائیں گے جاؤ میرے اس بندے کو میرے پاس لے کر آؤ۔ حضرت جبریل روانہ ہوں گے اور دوزخیوں کو الٹے مونہہ گرے ہوئے روتے ہوئے پائیں گے اور واپس آکر اپنے پروردگار کو اس کی اطلاع کریں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم اس کو میرے پاس لیکر آؤ وہ فلاں جگہ میں موجود ہے چنانچہ وہ اس کو لیکر کے اپنے پروردگار کے سامنے پیش کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ پوچھیں گے اے میرے بندے تم نے اپنے مکان اور آرام گاہ کو کیسا پایا؟ وہ عرض کرے گا یارب بہت برا مکان اور بہت بری آرام گاہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میرے بندے کو واپس (وہیں دوزخ میں) لے جاؤ۔ وہ عرض کرے گا یارب جب آپ نے مجھے دوزخ سے نکالا تھا تو میں اس کی امید نہیں رکھتا تھا کہ آپ مجھے اس میں (دوبارہ) ڈالدیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میرے بندے کو چھوڑ دو (اور جنت میں داخل کردو)

دوزخ میں بلبلانے والے دو شخصوں کا جنت میں داخلہ

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "ان رجلین ممن دخل النار اشتدّ صیاحھما، فقال الرب تبارك و تعالیٰ: اخرجوھما، فلما اخرجا، قال لھما: لای شیء اشتد صیاحکما، قالا: فعلنا ذلك لترحمنا، قال: رحمتی بکما ان تنطلقا فتلقیا انفسکما حیث کنتما من النار، فینطلقان فیلقی احدھما نفسه، فیجعلھا علیه بردا وسلاماً ویقوم اللآخر فلایلقی نفسه، فیقول الرب تبارك و تعالیٰ: مامنعك ان تلقی نفسك کما ألقی صاحبك، فیقول: یارب انی لارجو ان لا تعیدنی فیھا بعدما اخرجتنی، فیقول له الرب تبارك و تعالیٰ لك رجاؤك، فیدخلان الجنة جمیعاً برحمة اللہ تعالیٰ"[1]

---

[1] مسند احمد (۳/ ۲۳۰)، حسن الظن باللہ ابن ابی الدنیا (۱۰۸)، مسند ابو یعلی (   )، بیہقی بسند صحیح (   )، البدور السافرہ (۱۶۴۷)، تذکرۃ القرطبی (۲/ ۴۲۸)۔

(ترجمہ) جو لوگ دوزخ میں داخل کئے جائیں گے ان میں سے دو آدمیوں کی چیخ وپکار بہت بڑھی ہوئی ہو گی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ حکم دیں گے ان دونوں کو باہر نکالو۔ جب ان کو باہر نکالا جائے گا اور اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کس وجہ سے تمہاری چیخ وپکار بہت سخت ہو گئی تھی؟ وہ عرض کریں گے کہ ہم نے یہ اس لئے کیا تھا تاکہ آپ ہم پر رحم فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم دونوں پر میری رحمت یہ ہے کہ تم واپس چلے جاؤ اور دوزخ میں جہاں پر موجود تھے وہیں پر اپنے آپ کو گرادو۔ چنانچہ وہ دونوں چل پڑیں گے ان میں سے ایک تو خود کو دوزخ میں گرادے گا اور اس پر دوزخ کو ٹھنڈک اور سلامتی کر دیا جائے گا مگر دوسرا شخص خود کو نہیں گرائے گا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ پوچھیں گے کہ تمہیں کس بات نے منع کیا کہ تم نے اپنے آپ کو اسطرح سے نہیں گرایا جس طرح سے تیرے ساتھی نے گرادیا ہے؟ وہ عرض کرے گا یارب میں امید کرتا ہوں کہ آپ مجھے دوزخ سے نکالنے کے بعد دوبارہ اس میں داخل نہیں کریں گے۔ تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے تیرے لئے تیری امید کے مطابق معاملہ کرتے ہیں چنانچہ ان دونوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ساتھ جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

اخیر میں دواور شخصوں کے جنت میں داخل ہونے کی حالت

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"آخر رجلين يخرجان من النار يقول الله تبارك و تعالیٰ لا حدهما: يا ابن آدم، ما اعددت لهذا اليوم؟ هل عملت خيراً قط؟ وهل رجوتني؟ فيقول: لا يارب الا اني كنت ارجوك، قال: فترفع له شجرة، فيقول: يا رب اقرني تحت هذه الشجرة، فاستظل بظلها، وآكل من ثمرها، وأشرب من مائها، ويعاهده ان لايسأله غيرها، فيقره تحتها، ثم يرفع له شجرة هي احسن من الاولى، واغدق ماء، فيقول: يا رب أقرني تحتها لا اسالك غيرها، فاستظل بظلها، واشرب من مائها، فيقول: يا ابن آدم ألم تعاهدني ان لا تسالني

ا۔ترمذی( )، البدور السافرہ(۱۶۴۹)۔

غيرها، فيقره تحتها، ثم ترفع له شجرة عند باب الجنة، هى احسن من الأولیین و اغدق ماء ، فيقول: يارب هذه اقرنى تحتها، فيدنيه منها ويعاهده ان لايساله غيرها، فيسمع صوت اهل الجنة، فلا يتمالك، فيقول: اى رب ادخلني الجنة ، فيقول: سل وتمن، فيسال ويتمنى مقدار ثلاثة ايام من ايام الدنيا، ويلقنه الله عزوجل مالا علم له به، فيسال ويتمنى، فاذا فرغ قال: لك ما سالت، قال ابو سعيد، ومثله معه، وقال ابو هريرة: وعشرة امثاله"[1]

(ترجمہ) آخر میں جو دو آدمی دوزخ سے نکلیں گے ان میں سے ایک سے اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائیں گے "اے ابن آدم! تم نے اس دن (یعنی آخرت) کیلئے کیا تیاری کی تھی؟ تم نے کبھی نیک عمل کیا تھا؟ تم نے کبھی مجھ سے (خیر کی) امید رکھی تھی"؟ وہ عرض کرے گا یارب! میں نے کچھ نہیں کیا صرف آپ سے نیکی کی امید کی تھی۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ اس کے سامنے ایک درخت لا کر قریب کیا جائے گا تو وہ دوزخی کہے گا یا رب! آپ مجھے اس درخت کے نیچے بٹھادیں تاکہ میں اس کا سایہ حاصل کر سکوں، اس کا پھل کھا سکوں اور اس کا پانی پی سکوں اور وہ معاہدہ کرے گا کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس کے علاوہ کچھ نہیں مانگوں گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو اس درخت کے نیچے پہنچادیں گے۔ اس کے بعد ایک اور درخت اس کے سامنے پیش کیا جائے گا جو پہلے سے نہایت درجہ حسین ہوگا اور پانی کی بہت فراوانی ہوگی۔ یہ عرض کرے گا یارب آپ مجھے اس کے نیچے بٹھا دیں میں اب کوئی اور سوال نہیں کروں گا اس کے سایہ میں پڑا رہوں گا اور اس کا پانی پیتا رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے ابن آدم کیا تو نے میرے ساتھ معاہدہ نہیں کیا تھا کہ تو اس کے علاوہ مجھ سے کچھ اور طلب نہیں کرے گا پھر اللہ تعالیٰ اس کو اس درخت کے نیچے جگہ دیدیں گے۔ پھر اس کے سامنے جنت کے دروازہ کے سامنے ایک درخت پیش کیا جائے گا جو پہلے والے دونوں درختوں سے زیادہ حسین و جمیل ہوگا اور بہت پانی والا ہوگا وہ عرض کرے گا یارب! مجھے اس کے نیچے پہنچادے تو اللہ تعالیٰ اس کو

---

[1] مسند احمد (۳ / ۷۰، ۷۴)، بزار ( )باسناد لاباس بہ۔ البدور السافرہ (۱۶۵۰)

اس کے پاس پہنچادیں گے یہ اس وقت معاہدہ کرے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اور کچھ نہیں مانگے گا۔ پھر جب وہ جنت والوں کی آوازیں سنے گا تو اس سے صبر نہیں ہو سکے گا پھر عرض کرے گا۔ اے پروردگار! آپ مجھے جنت میں داخل کردیں اب اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ مانگ اور تمنا کرتا جا تو وہ (ان کو بھی) مانگتا رہے گا اور تمنا کرتا رہے گا حتیٰ کہ دنیا کے تین دنوں کے برابر کا عرصہ گذر جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس کو ان انعامات کی تلقین کرتے رہیں گے جن کا اس کو علم نہیں ہوگا چنانچہ وہ مانگتا رہے گا اور تمنا کرتا رہے گا جب وہ (مانگ کر) فارغ ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تجھے وہ سب کچھ عطاء کیا جس کا تو نے سوال کیا حضرت ابو سعیدؓ کی روایت میں ہے کہ ایک گنا مزید بھی اس کو عطاء کیا جائے گا۔ حضرت ابو ہریرۃؓ کی روایت میں ہے کہ اس کو (اس کے مانگنے کے حساب سے) دس گناہ مزید عطاء کیا جائے گا۔

اخیر میں دوزخ سے نکلنے والے ایک دوزخی کی عجیب حکایت

(حدیث) حضرت ابو امامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"ان آخر من يدخل الجنة رجل يتقلب على الصراط، ظهراً لبطن، كالغلام يضربه ابوه، وهو يفر منه يعجز عن علمه ان يسعى، فيقول: يا رب بلغني الى الجنة ونجني من النار، فيوحي الله تعالىٰ اليه: عبدى ان انا نجيتك من النار، وادخلتك الجنة، اتعترف لي بذنوبك وخطاياك، فيقول العبد، نعم يارب وعزتك وجلالك ان نجيتني من النار، لاعترفن بذنوبي وخطاياى، فيجوز الجسر، فيقول العبد فيما بينه وبين نفسه: لئن اعترفت بذنوبي و خطاياى ليردني الى النار، فيوحي الله تعالىٰ اليه: عبدى اعترف بذنوبك وخطاياك، اغفرها لك وادخلك الجنة، فيقول العبد: وعزتك وجلالك ما اذنبت ذنبا قط، ولا اخطات خطيئة قط، فيوحي الله تعالى اليه: عبدى ان لي عليك بينة، فيلتفت يميناً وشمالاً فلا يرى احداً، فيقول: يا رب اين بينتك، فينطق الله تعالىٰ جلدة بالمحقرات، فاذا رأى ذلك العبد يقول: يارب

عندی وعزتك المضمرات فيوحی الله تعالیٰ اليه: عبدی انا اعرف بها منك، اعترف لی بها اغفرها لك وادخلك الجنة، فيعترف العبد بذنوبه، فيد خله الجنة، قال رسول الله ﷺ: هذا ادنی اهل الجنة منزلا"۔[1]

(ترجمہ) سب سے آخر میں جو شخص جنت میں داخل ہو گا وہ وہ ہو گا جو اپنی پشت کو پل صراط پر اس بچے کے پیٹ رگڑنے کی طرح الٹ پلٹ رہا ہو گا جس کو اس کا باپ مار رہا ہوتا ہے اور وہ اس سے بھاگنا چاہتا ہے مگر بھاگنے کا طریقہ نہیں جانتا۔ وہ عرض کرے گا یارب! مجھے جنت میں پہنچادے اور دوزخ سے نجات دیدے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف وحی فرمائیں گے اے میرے بندے اگر میں تجھے دوزخ سے نجات دیدوں اور جنت میں داخل کر دوں تو کیا تو میرے سامنے اپنے گناہوں اور خطاؤں کا اعتراف کرلے گا وہ بندہ عرض کرے گا جی ہاں اے میرے رب مجھے آپ کے غلبہ اور جلال کی قسم! اگر آپ نے مجھے دوزخ سے نجات دیدی تو میں بالکل اپنے گناہوں اور خطاؤں کا اعتراف کروں گا۔ پھر جب وہ پل صراط کو عبور کرلے گا تو دل ہی دل میں کہے گا اگر میں نے اپنے گناہوں اور خطاؤں کا اعتراف کرلیا تو مجھے ضرور بالضرور دوزخ میں واپس ڈال دیا جائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف وحی کریں گے کہ اے میرے بندے اب اپنے گناہوں اور خطاؤں کا اعتراف کرو میں تمہاری مغفرت بھی کروں گا اور تمہیں جنت میں بھی داخل کروں گا بندہ کہے گا مجھے آپ کے غلبہ اور جلال کی قسم میں نے تو کبھی گناہ کیا ہی نہیں اور نہ کبھی کوئی خطا کی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف القاء کریں گے کہ اے میرے بندے میرے پاس تیرے خلاف گواہ موجود ہیں (تم کس طرح اپنے گناہوں سے انکار کر سکتے ہو)، تو وہ بندہ اپنے دائیں بائیں مڑ کر دیکھے گا تو اس کو کوئی نظر نہیں آئے گا تو کہے گا یارب آپ کے گواہ کہاں ہیں؟ تو اللہ تعالیٰ اس کے بدن کی جلد سے چھوٹے چھوٹے اگلوا دیں گے۔ جب وہ شخص یہ حال دیکھے گا تو عرض کرے گا یا رب! آپ کی عزت وغلبہ کی قسم! میرے بڑے بڑے گناہ بھی ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف وحی

---

[1] مسند ابن ابی شیبہ، طبرانی (۷۶۶۹)، البدور السافرہ (۱۶۵۲)، مجمع الزوائد (۱۰/ ۴۰۲) وقال فیہ من لم اعرفہم وضعفاء فیہم توثیق لین۔

فرمائیں کہ اے میرے بندے میں ان گناہوں کو تجھ سے زیادہ جانتا ہوں تم میرے سامنے ان سب کا اعتراف کرلو میں ان کو بخش دوں گا اور تجھے جنت میں بھی داخل کر دوں گا۔ چنانچہ وہ شخص اپنے گناہوں کا اعتراف کرے گا اور اس کو جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ شخص جنت میں سب سے کم مرتبہ اور کم درجہ کا ہوگا۔

مؤمنوں کی سفارش، اور اللہ کی ایک مٹھی سے مؤذن دوزخیوں کی بخشش

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ آپ سے ایک طویل روایت میں نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

حتی اذاخلص المؤمنون من النار . فو الذی نفسی بیده ما من احدمنکم بانشد مناشد: لله فی استفاء الحق من المؤمنین لله یوم القیامة لاخوانهم الذین فی الناریقولون: ربنا انهم کانو یصو مون معناو یصلون ویحجون . فیقال لهم اخرجوامن عرفتم فتحرم صورهم علی النار الی ساقیه والی رکبتیه فیقولون . ربنا مابقی فیها احد ممن امرتنا به فیقول لهم . ارجعوا فمن وجدتم فی قلبه مثقال دینار من خیرفاخرجوا، فیخرجون خلقا کثیرا . ثم یقولون ربنا لم نذر فیها ممن امرتنا احدا . فیقول ارجعوافمن وجدتم فی قلبه نصف مثقال دینار من خیر فاخرجوا، فیخرجون خلقا کثیرا ثم یقولون: ربنا لم نذر فیها ممن امرتنا باخراجه احدا فیقول ارجعوافمن وجدتم فی قلبه مثقال ذرة من خیرفاخرجوه فیخرجون خلقا کثیرا فیقولون . ربنا لم نذر فیها خیرا . فیقول الله عزوجل . شفعت الملائکة و شفع النبیون و شفع المؤمنون ولم یبق الا ارحم الراحمین فیقبض قبضة من النار فیخرج بها قوما مایعملو یعملواخیراقط وقد دوافحما فیلقیهم فی نهر الحیات فی افواه اجنة یقال له نهر الحیات فیخرجون کما تخرج

الحبۃ فی حمیل السیل۔[1]
(ترجمہ) جب مسلمان جہنم سے پار ہو جائیں گے تو مجھے قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے تم میں سے ہر ایک سے زیادہ حق کی ادائیگی میں مؤمنوں کے لئے روز قیامت اللہ تعالیٰ کو قسم دلانے والا کوئی نہیں ہوگا یہ اپنے ان مسلمان بھائیوں کی سفارش کرتے ہوئے عرض کریں گے اے ہمارے رب یہ (جہنم میں موجود مؤمن حضرات) ہمارے ساتھ روزے رکھا کرتے تھے نمازیں پڑھا کرتے تھے اور حج کیا کرتے تھے (اس لئے انہیں معاف فرماکر جہنم سے نکال لیں اور جنت میں داخل فرما دیں) تو انہیں فرمایا جائے گا جنہیں تم جانتے ہو ان کو نکال لاؤ ان کے جسم جہنم پر حرام ہیں۔ پس وہ لوگ بہت سی خلقت کو نکال لائیں گے جنہیں جہنم نے آدھی پنڈلیوں تک یا گھٹنوں تک غرق کیا ہوا تھا پس یہ لوگ عرض کریں گے اے ہمارے پروردگار جن کا آپ نے ہمیں فرمایا تھا ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہا۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کو حکم فرمائیں گے تم واپس لوٹ جاؤ اور جس کے دل میں ایک دینار کے برابر بھی خیر پاتے ہو اسے (بھی جہنم سے) نکال لاؤ پس وہ بہت سی مخلوق کو نکال لائیں گے اور کہیں گے اے ہمارے پروردگار ہم نے کسی کو اس میں نہیں چھوڑا جس کا بھی آپ نے ہمیں حکم فرمایا (ہم اس کو نکال لائے ہیں)، پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے (اب بھی) واپس لوٹ جاؤ اور جس کے دل میں آدھے دینار کے وزن کے برابر بھلائی جانو اسے بھی نکال لو پس وہ بہت سی مخلوق کو باہر نکال لائیں گے پھر کہیں گے اے ہمارے پروردگار ہم نے اس میں کسی کو نہیں چھوڑا جس کے نکالنے کا آپ نے ہمیں حکم دیا، پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے (اب بھی) واپس لوٹ جاؤ اور جس کے دل میں ایک ذرہ برابر بھی بھلائی (ایمان) پاؤ اسے بھی نکال لاؤ تب بھی وہ بہت سی مخلوق کو باہر نکال لائیں گے اور کہیں گے اے ہمارے پروردگار ہم نے اس میں بھلائی کرنے والی (ایمان لانے والی) مخلوق بالکل نہیں رہنے دی (سب کو جہنم سے نکال لیا ہے)
"حضرت ابو سعید خدریؓ اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد فرمایا کرتے تھے اگر تم اس

---

[1] بخاری و مسلم واللفظ لہ (التخویف من النار)۔

حدیث کے بارے میں میری تصدیق نہ کرو تو چاہو تو یہ آیت پڑھ لو"۔

ان الله لا یظلم مثقال ذرة وان تك حسنة یضاعفها ویؤت من لدنه اجرا عظیما (النساء: ۴۰)

(ترجمہ) بلاشبہ اللہ تعالیٰ کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں فرمائیں گے اگر ایک نیکی (بھی) ہو گی تو اسے بھی اجر و ثواب میں دوگنا در دوگنا کر دیں گے اور اپنی طرف سے اجر عظیم عطاء فرمائیں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے فرشتوں نے شفاعت کی، انبیاء علیہم السلام نے بھی شفاعت کی اور مؤمنین نے بھی شفاعت کی اب سوائے ارحم الرحمین کے کوئی نہیں بچا تو (خود اللہ تعالیٰ) آگ سے (مؤمنین کی) ایک مٹھی بھریں گے اور اس کے ذریعہ ایسی قوم کو باہر نکالیں گے جنہوں نے ایمان کے علاوہ اور کوئی بھلائی نہ کی ہو گی اور وہ کوئلہ بن چکے ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ ان کو جنت کے سامنے نہر میں ڈالدیں گے اس نہر کا نام نہر حیات ہے تو وہ (اس سے اس حالت میں) نکلیں گے جیسے سیلاب خشک ہونے کے بعد دانہ نکلتا ہے۔

مؤمن صرف ایمان کی بدولت دوزخ سے نکلیں گے

(فائدہ) جن لوگوں نے کبھی بھلائی نہ کی ہو گی اس سے مراد یہ ہے کہ اپنے اعضاء سے کوئی عمل نہ کیا ہو گا اگرچہ ان کے ساتھ توحید کی حقیقت موجود ہو گی جیسا کہ اس آدمی کی حدیث میں بھی وارد ہے جس نے اپنے گھر والوں کو کہا تھا اسے موت آنے کے بعد جلا ڈالیں۔ اس نے بھی کوئی نیک عمل کبھی نہیں کیا تھا سوائے توحید کے۔[1]

اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا "میں اللہ تعالیٰ کے سامنے عرض کروں گا اے میرے پروردگار مجھے ان لوگوں کے متعلق (بھی) شفاعت کرنے کی اجازت دیں جو لا اله الا الله کہتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ

---

[1] مسند احمد، التخویف من النار لابن رجب حنبلی

[2] التخویف من النار بحوالہ بخاری و مسلم۔

فرمائیں گے مجھے میری عزت، جلال، کبریائی اور عظمت کی قسم ہے میں ضرور ایسے آدمی کو جہنم سے نکالوں گا (جس نے لا الہ الا اللہ کہا تھا)۔[۲]

یہ حدیث بھی اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ جن لوگوں نے کبھی بھی اپنے اعضاء سے نیک عمل نہ کیا ہو گا لیکن صرف اہل کلمہ تھے ان کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے بغیر کسی کی شفاعت کے جہنم سے نکالیں گے۔

فرشتے بھی دوزخیوں کو نکالیں گے

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک طویل حدیث میں یہ بھی فرمایا

حتی اذا فرغ اللہ من القضاء بین العباد و اراد ان یخرج برحمتہ من اراد من اھل الکبائر من النار . امر الملائکۃ ان یخرجوا من النار من کان لایشرک باللہ شیئا ممن دخل النار یعرفون باثر السجود .تاکل النار مامن ابن آدم الا اثر السجود حرم اللہ علی النار ان تاکل اثر السجود فیخرجون من النار قد امحشوا فیصب علیھم ماء الحیاۃ فینبتون منہ کماتنبت الحبۃ فی حمیل السیل۔[۱]

(ترجمہ) حتی کہ جب اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان انصاف کر کے فارغ ہو جائیں گے اور ارادہ فرمائیں گے کہ اپنی رحمت سے بڑے گناہوں کے مرتکب لوگوں کو جہنم سے نکال لیں تو فرشتوں کو حکم فرمائیں گے کہ وہ ہر اس آدمی کو جہنم سے نکال لیں جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا تھا (یہ فرشتے) انہیں سجدہ کے نشان سے پہچانیں گے (کیونکہ) جہنم ابن آدم کے تمام حصوں کو جلائے گی مگر سجدہ کے مقام کو باقی چھوڑ دے گی (اس لئے کہ) اللہ تعالیٰ نے آگ پر حرام کر دیا ہے کہ وہ سجدوں کے مقامات کو جلا سکے، جب وہ جہنم سے نکلیں گے تو کوئلہ ہو چکے ہوں گے پھر ان پر آب حیات پلٹا جائے گا تو وہ اس سے اس طرح ترو تازہ ہو جائیں گے جس طرح دانہ سیلاب خشک ہونے کے بعد (زمین سے) اگ پڑتا ہے۔

---

[۱] بخاری، مسلم، التخویف من النار لابن رجب حنبلی۔

گناہگار دوزخی شفاعت سے بھی جنت میں جائیں گے

(حدیث) حضرت ابو سعیدؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

اما اهل النار الذين هم اهلها فلا يموتون فيها ولا يحيون، ولكن ناس اصابتهم النار بذنوبهم اوقال بخطاياهم . فاما تهم الله امامتة حتى اذا كانو فحما اذن فى الشفاعة فيجىء بهم ضبابير ضبابير، فبثوا على انهار الجنة، ثم قيل لا هل الجنة: افيضوا عليهم فينبتون نبات الحبة فى حميل السيل ۔[1]

(ترجمہ) دوزخی جو جہنم کے اہل ہوں گے وہ نہ تو اس میں مریں گے اور نہ جئیں گے لیکن کچھ لوگ ایسے ہوں گے جنہیں آگ ان کے گناہوں کے حساب سے جلائے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کو موت دیدیں گے یہاں تک کہ جب وہ کوئلہ بن جائیں گے تو شفاعت کی اجازت دی جائے گی تو ان کو جماعتوں کی شکل میں لایا جائے گا اور جنت کی نہروں پر بکھیر دیا جائے گا پھر اہل جنت کو حکم دیا جائے گا کہ ان پر (آب حیات) پلٹو تو وہ اس سے تروتازہ ہو جائیں گے جس طرح سیلاب میں بہنے والا دانہ (سیلاب خشک ہونے کے بعد زمین پر ٹھہرتا ہے اور) اگ پڑتا ہے۔

(فائدہ) اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ گناہگار مسلمان جہنم میں حقیقی طور پر فوت ہوں گے اور ان کی روحیں ان کے جسموں سے جدا ہوں گی اس کی دلیل اگلی حدیث میں بھی موجود ہے۔

(تنبیہ) اس پر یہ شبہ نہ کیا جائے کہ جب موت کو بھی موت آجائے گی تو یہ کیسے مریں گے اس لئے کہ مؤمنوں پر موت آنے کی یہ حالت موت کے ذبح ہونے سے پہلے کی ہے موت کے ذبح ہونے کے بعد قطعاً کسی کو موت نہیں آئے گی۔

دوزخ سے نجات پا کر جنت میں جانے والے ادنیٰ جنتی ہوں گے

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ﷺ نے فرمایا

ان ادنى اهل الجنة حظا اونصيبا قوم يخرجهم الله من النار فيرتاح لهم

---

[1] مسلم (التخویف من النار)۔

الرب تعالیٰ انهم کانوا لایشرکون باللہ شیئا فینبذون بالعراء فینبتون کمانبت البقلة، حتی اذا دخلت الارواح اجسادها قالوا: ربنا کما اخرجتنا من النار وارجعت الارواح الی اجسادهافاصرف وجوهنا عن النار فتصرف وجوههم عن النار۔[1]

(ترجمہ) اہل جنت میں کم نصیب والی وہ قوم ہو گی جن کو اللہ تعالیٰ آگ سے نکالیں گے اور (جہنم سے) آزاد کر دیں گے اور انہیں راحت پہنچائیں گے، اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھیراتے تھے انہیں کھلے میدان میں پھینک دیا جائے گا تو یہ ترو تازہ ہو کر ابھرنے لگیں گے جیسے سبزہ اُگتا ہے یہاں تک کہ جب روحیں اجسام میں داخل ہوں گی تو وہ عرض کریں گے اے ہمارے رب جس طرح آپ نے ہمیں آگ سے نکالا ہے اور روحوں کو اجسام میں لوٹایا ہے اسی طرح ہمارے رخ بھی آگ سے پھیر دیجئے تو ان کے رخ بھی آگ سے پھیر دیئے جائیں گے۔

دوزخ میں مؤمنوں کی حالت

(حدیث) محمد بن علی (امام باقرؒ) اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان اصحاب الکبائر من موحدی الامم کلها اذاماتوا علی کبائرهم غیر نادمین ولا تائبین، من دخل النار منهم فی الباب الاول من جهنم لا تزرق عینهم ولا تسود وجوههم ولا یقرنون بالشیاطین ولا یغلون بالسلاسل و لایجرعون الحمیم ولا یلبسون القطران فی النار حرم اللہ اجسادهم علی الخلود من اجل التوحید و حرم صورهم علی النار من اجل السجود منهم من تاخذه النار الی قدمیه ومنهم من تاخذه النار الی حجزته ومنهم من تاخذه النار الی عنقه علی قدر ذنوبهم واعمالهم فمنهم من یمکث فیها شهرا ثم یخرج و منهم من یمکث فیها سنة ثم یخرج منها واطولهم فیها

[1] مسند بزار (التخویف من النار)۔

مکثا بقدر الدنیا منذ یوم خلقت الی ان تفنی، فاذا اراد اللہ ان یخرجوامنھا قالت الیھود و النصاری ومن فی النار من اھل الادیان والاوثان لمن فی النار من اھل التوحید آمنتم باللہ و کتبه ورسله فنحن وانتم الیوم فی النار سواء . فیغضب اللہ لھم غضبالم یغضبه لشیء ممامضی فیخر جھم الی عین فی الجنة وھو قوله تعالی: (ربمایود الذین کفروا لو کانوامسلمین) الحجر:۲)[1]

(ترجمہ) تمام امتوں کے موحدین بڑے گناہوں کے مرتکب جب اپنے گناہوں کی موجودگی میں بغیر شرمندگی اور بغیر توبہ کئے فوت ہو جائیں گے (پھر) ان میں سے جو لوگ دوزخ کے پہلے دروازہ سے آگ میں داخل ہوں گے، نہ تو ان کی بینائی چھینی جائے گی، نہ ان کے منہ کالے ہوں گے نہ شیطانوں کے ساتھ جکڑے جائیں گے، نہ زنجیروں سے باندھے جائیں گے، نہ جلتا ہوا پانی پلائے جائیں گے اور نہ جہنم میں تارکول کا لباس پہنائے جائیں گے۔ اللہ نے توحید کی وجہ سے ان کے اجسام کو جہنم میں ہمیشہ رہنا حرام کر دیا ہے، سجدوں کی وجہ سے ان کی صورتوں کو آگ پر حرام کیا ہے۔ ان میں سے کسی کو بداعمالیوں کے حساب سے آگ نے قدموں تک پکڑا ہوگا، کسی کو کمر تک اور کسی کو گردن تک، ان میں سے کوئی ایک ماہ جہنم میں رہے گا پھر نکال لیا جائے گا ان میں سے جہنم میں سب سے زیادہ مدت رہنے والا دنیا کی عمر (کے برابر رہے گا یعنی کہ) جب سے دنیا بنی یہاں تک کہ وہ جب تباہ ہو گی۔ جب اللہ تعالیٰ ارادہ کریں گے کہ ان کو جہنم سے نکالیں تو یہودی اور عیسائی اور باقی دوزخی جو مختلف باطل ادیان یا بت پرستوں سے تعلق رکھتے ہوں گے (بطور طعنہ) موحدین کو کہیں گے کہ تم (اللہ پر ایمان لائے، اس کی کتابوں پر بھی، اس کے رسولوں پر بھی لیکن ہم اور تم آج دوزخ میں ایک حال میں ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ ان پر اتنا غصہ آلود ہوں گے کہ اور گذشتہ اوقات میں اتنا غصہ آلود کبھی نہ ہوئے ہوں گے، پس ان کو جنت کے ایک چشمہ کی

---

[1] (خرجہ ابن ابی حاتم وغیرہ خرجہ الاسماعیلی مطولا وقال الدارقطنی فی کتاب المختلق: ھو حدیث منکر والیمان مجھول ومسکین ضعیف ومحمد بن خمیر لااعرف الا فی ھذا الحدیث انتھی) التخویف من النار ص ۲۶۳

طرف نکال لیں گے اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے" وہ لوگ جنہوں نے خواہش کریں گے کہ کاش وہ (بھی) مسلمان ہوتے۔

اندھیری رات میں نماز کو جانے والوں کو دوزخ میں بند نہیں کیا جائے گا

حضرت حسن (بصریؒ) فرماتے ہیں کہ اہل توحید (گناہگار مسلمانوں) کو آگ میں بند نہیں کیا جائے گا (یہ صورت دیکھ کر) جہنم کی پولیس ایک دوسرے سے کہے گی ان (کفار) کی حالت تو یہ ہے کہ انہیں آگ میں بند کیا ہوا ہے اور انہیں بند نہیں کیا گیا؟ تو انہیں ایک منادی ندا کرے گا (اس لئے) کہ یہ لوگ مساجد میں اندھیری رات میں (بھی) جایا کرتے تھے۔ [۱]

(چونکہ یہ نماز کی خاطر دنیا کی اندھیری راتوں کی مشقت برداشت کر چکے ہیں اس لئے دوزخ کی تاریک آگ میں ان کو بند نہیں کیا جائے گا)

حضرت حسن بصریؒ کا ارشاد

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کو ایک ہزار سال کے بعد بھی نکالا جائے گا پھر حضرت حسن بصریؒ نے شدت خوف سے) فرمایا کاش کہ وہ آدمی میں ہوتا۔ [۲]

(فائدہ) مزید تفصیل کیلئے ہماری کتاب "جہنم کے خوفناک مناظر" ملاحظہ فرمائیں۔ (امداد اللہ)

۱۔ التخویف من النار ص ۲۶۴۔

۲۔ التخویف من النار ص ۲۶۴۔

اصحاب الاعراف

اعراف کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

فضرب بينهم بسور له باب باطنه فيه الرحمة وظاهره من قبله العذاب۔

(ترجمہ) پس ان منافقوں اور مسلمانوں کے درمیان ایک دیوار قائم کر دی جائے گی اس کا ایک دروازہ بھی ہو گا۔ جس کے اندر کی طرف رحمت (جنت) ہو گی اور باہر کی طرف عذاب (یعنی دوزخ ہو گی)

اس آیت میں وہ حصار جو اہل جنت اور اہل دوزخ کے درمیان حائل کیا جائے گا اس کو لفظ سور سے تعبیر کیا گیا ہے اور یہ لفظ دراصل شہر پناہ کیلئے بولا جاتا ہے جو بڑے شہروں کے گرد غنیم سے حفاظت کیلئے بڑی مضبوط و مستحکم چوڑی دیوار بنائی جاتی ہے، ایسی دیواروں میں فوج کے حفاظتی دستوں کی کمین گاہیں بھی بنی ہوتی ہیں جو حملہ آوروں سے باخبر رہتے ہیں۔ سورہ اعراف کی آیت میں ہے۔ **وبينهما حجاب و على الاعراف رجال يعرفون كلا بسيما هم۔**

(ان دونوں فریق یعنی اہل جنت اور اہل دوزخ۔ کے درمیان آڑ۔ یعنی دیوار۔ ہو گی اور اس دیوار کا یا اس کے بالائی حصہ کا نام اعراف ہے اور اس پر سے جنتی اور دوزخی سب نظر آئیں گے۔ ابن جریر اور دوسرے ائمہ تفسیر کی تحریر کے مطابق اس آیت میں لفظ حجاب سے وہی حصار مراد ہے جس کو سورۃ حدید کی آیت میں لفظ سور سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس حصار کے بالائی حصہ کا نام اعراف ہے کیونکہ اعراف عُرف کی جمع ہے اور عرف ہر چیز کے اوپر والے حصہ کو کہا جاتا ہے کیونکہ وہ دور سے معروف و ممتاز ہوتا ہے۔ اہل اعراف اسی پر ہوں گے اور یہ بہت چوڑی ہو گی یہ یہاں سے جنت اور جہنم والوں کو دیکھ سکیں گے اور گفتگو اور سوال و جواب بھی کریں گے (معارف القرآن)۔

اہلِ اعراف کے احوال

اعراف کے اوپر بہت سے آدمی ہوں گے وہ لوگ اہل جنت اور اہل دوزخ میں سے ہر ایک کو علاوہ جنت اور دوزخ کے اندر ہونے کی علامت کے ان کے قیافہ سے بھی پہچانیں گے قیافہ یہ ہوگا کہ اہل جنت کے چہروں پر نورانیت اور اہل دوزخ کے چہروں پر ظلمت اور کدورت ہوگی جیسا کہ دوسری آیت میں ہے وجوہ یومئذ مسفرة ضاحکة مستبشرة (الآیہ) اور اہل اعراف اہل جنت کو پکار کر کہیں گے السلام علیکم ابھی یہ اعراف میں داخل نہیں ہوئے ہوں گے اور اس کے امیدوار ہوں گے چنانچہ حدیثوں میں آیا ہے کہ ان کی امید پوری کر دی جائے گی اور جنت میں جانے کا حکم ہو جائے گا اور جب ان کی نگاہیں اہلِ دوزخ کی طرف جا پڑیں گی اس وقت ہول کھا کر کہیں گے اے ہمارے رب ہم کو ان ظالم لوگوں کے ساتھ عذاب میں شامل نہ کیجئے اور اہل اعراف دوزخیوں میں سے بہت سے آدمیوں کو جن کو وہ ان کے قیافہ سے پہچانیں گے کہ یہ کافر ہیں پکاریں گے اور کہیں گے کہ تمہاری جماعت اور تمہارا اپنے کو بڑا سمجھنا اور انبیاء علیہم السلام کا اتباع نہ کرنا تمہارے کسی کام نہ آیا اور تم اسی تکبر کی وجہ سے مسلمانوں کو حقیر سمجھ کر یہ بھی کہا کرتے تھے کہ یہ بے چارے کیا مستحق فضل و کرم ہوتے تو ان مسلمانوں کو اب دیکھو کیا یہ جو جنت میں عیش کر رہے ہیں وہی مسلمان ہیں جن کی نسبت تم قسمیں کھا کھا کر کہا کرتے تھے کہ ان پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت نہ کرے گا تو ان پر تو اتنی بڑی رحمت ہوئی کہ ان کو یہ حکم ہو گیا کہ جاؤ جنت میں جہاں تم پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ تم مغموم ہو گے (معارف القرآن و تفسیر بیان القرآن)

اعراف میں کون جائیں گے

(حدیث) حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

توضع الموازین یوم القیامة فتوزن السیئات والحسنات فمن رجحت حسناته علی سیئاته مثقال صؤابة دخل الجنة ومن رجحت سیئاته علی حسناته مثقال صؤابة دخل النار قیل یا رسول الله فمن استوت حسناته

وسیئاته؟ قال اولئک اصحاب الاعراف لم یدخلوھا وھم یطمعون۔ [1]
(ترجمہ) روز قیامت ترازوئے اعمال کو نصب کیا جائے گا اور گناہوں اور نیکیوں کو تولا جائے گا پس جس شخص کی نیکیاں اس کے گناہوں سے جوں کے انڈے کے وزن جتنا بھی بھاری ہو گئیں وہ جنت میں داخل ہو گا، اور جس کی برائیاں اس کی نیکیوں پر بھاری ہو گئیں جوں کے انڈہ کے وزن کے برابر بھی وہ دوزخ میں داخل ہو گا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! پس جس شخص کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہو گئیں (وہ کہاں جائیں گے)؟ فرمایا یہی لوگ اصحاب الاعراف ہیں یہ ابھی جنت میں داخل نہیں ہوئے ہوں گے بلکہ (اس کی) طمع میں ہوں گے۔

اعراف کے دو آدمیوں کا حال

حضرت کعب احبارؒ فرماتے ہیں دو شخص جو دنیا میں آپس میں دوست تھے ان میں سے ایک اپنے ساتھی کے پاس سے گذرے گا جس کو دوزخ کی طرف گھسیٹا جارہا ہوگا تو اس کا یہ بھائی کہے گا قسم بخدا میرا تو ایک نیکی کے سوا کچھ نہیں بچا جس سے میں نجات پا سکوں، اے بھائی یہ تم لے لو اور جو میں دیکھ رہا ہوں تم تو اس سے نجات پالو اب تم اور میں اعراف میں رہ لیں گے۔ حضرت کعبؒ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ ان دونوں کے متعلق (ہمدردی کے صلہ میں) حکم فرمائیں گے اور ان کو جنت میں داخل کردیا جائے گا۔ [2]

---

[1] تذکرۃ فی احوال الموتیٰ وامور الآخرۃ ۳۱۸ بحوالہ مسند خیثمہ بن سلیمانؒ

[2] تذکرۃ ایضاً بغیر حوالہ

جنت بھرنے کیلئے نئی مخلوق پیدا ہوگی

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ سے راویت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

یبقی من الجنة ماشاء اللہ ان یبقی، ثم ینشیٔ اللہ سبحانہ لھا خلقا مما شاء فیسکنھم فضل الجنة۔[1]

(ترجمہ) جنت میں سے جتنا حصہ اللہ تعالیٰ چاہیں گے خالی رہے گا پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس کیلئے ایک مخلوق پیدا کریں گے جس سے چاہیں گے اور ان کو جنت کے فارغ حصہ میں بسادیں گے۔

(فائدہ) قیامت کے روز اور جنت میں داخل ہو چکنے کے بعد اہل دوزخ مسلمانوں کیلئے اللہ تعالیٰ کی رحمت اور بخشش کا کوئی اندازہ نہیں لگایا جا سکتا اتنی کثرت سے جنت میں داخلہ کے باوجود جنت پھر بھی خالی رہ جائے گی کیونکہ جنت اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کی انتہاء نہیں اس کو یہ مخلوق مکمل طور پر نہیں بھر سکے گی اس لئے اس کو بھرنے کیلئے اللہ نئی مخلوق پیدا کر کے اس میں بسائیں گے۔

---

[1] مسلم کتاب الجنۃ (۴۰)، مسند حمیدی (۳ / ۲۶۵، کنز العمال حدیث ۳۹۴۰۷، کتاب السنۃ ابن ابی عاصم (۱/ ۲۳۴)

مردوں کا حسن و جمال

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں مجھے اس ذات کی قسم جس نے قرآن پاک حضرت محمد ﷺ پر نازل فرمایا ہے جنت میں رہنے والے (مرد و عورت، حور و غلمان کے) حسن و جمال میں اس طرح سے اضافہ ہوتا رہے گا جس طرح سے ان کا دنیا میں (آخر عمر میں) بدصورتی اور بڑھاپے میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ [1]

ارشاد خداوندی کانھم لؤلؤ مکنون "گویا کہ وہ (خدمتگار) لڑکے محفوظ رکھے ہوئے موتی ہیں۔

اس ارشاد کی تفسیر میں حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ عرض کیا گیا یارسول اللہ! یہ تو نوکر اور خدمتگار ہیں لولو موتی کی طرح تو مخدوم کیسے ہوں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا

والذی نفسی بیدہ ان فضل مابینھم کفضل القمر لیلۃ البدر علی النجوم۔ [2]

مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے ان کے درمیان ایسی فضیلت ہے جیسے چودہویں کے رات کے چاند کی ستاروں پر ہوتی ہے۔

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان الجنۃ سوقایاتونھا کل جمعۃ وتھب ریح الشمال فتحثی وجوھھم وثیابھم فیزدادون حسنا و جمالا فیرجعون الی اھلیھم وقد ازدادوا حسنا و جمالا فیقول لھم اھلوھم: لقد ازددتم بعدنا حسنا و جمالا فیقولون :

---

[1] مصنف ابن ابی شیبہ (۱۳ / ۱۱۴)، صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۲۶۴)۔

[2] درمنثور (۶ / ۱۱۶) بحوالہ ابن جریر (۲۷ / ۲۹) و تفسیر عبد الرزاق (۲ / ۲۴۸) وابن المنذر، صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۲۶۵)، درمنثور ۶ / ۱۱۹

وانتن واللہ ازددتن حسنا و جمالا ۔[1]

(ترجمہ) جنت میں ایک بازار ہو گا، جنتی ہر جمعہ کو اس میں آیا کریں گے۔ شمال سے ایک خوشبو چلے گی جو ان کے چہروں اور لباس پر پڑے گی اور یہ حسن و جمال میں بڑھ جائیں گے پھر یہ اپنے گھر والوں کے پاس لوٹیں گے جبکہ یہ حسن و جمال میں خوب ترقی کئے ہوئے ہوں گے ان کو ان کی بیویاں کہیں گی آپ تو ہم سے جدا ہونے کے بعد حسن و جمال میں بہت بڑھ گئے ہیں۔ تو یہ مرد کہیں گے آپ بھی تو خدا کی قسم حسن و جمال میں بڑھ چکی ہو۔

(فائدہ) یہ ہوا مشک کے ٹیلوں سے چلائی جائے گی۔ جنتی مرد و عورتیں ہر گھڑی حسن و جمال میں ترقی کرتے رہیں گے جب ایک دوسرے سے کچھ دیر او جھل ہوں گے تو چونکہ اس حالت میں بھی ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہو تا رہے گا اس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کے حسن میں اضافہ کو دیکھ کر حیران اور لطف اندوز ہوں گے۔ جنت کے بازار میں حسن و جمال میں من پسند حسین و جمیل صورتیں بھی ہوں گی جنتی جس صورت کو پسند کرے گا اس میں تبدیل ہو سکے گا تفصیل کیلئے اسی کتاب میں "جنت کا بازار" کا مضمون ملاحظہ کریں۔

حسن یوسف

(حدیث) مقدام بن معدی کربؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

یحشر مابین السقط الی الشیخ الفانی یوم القیامة فی خلق آدم و قلب ایوب و حسن یوسف مرد امکحلین۔[2]

---

[1] صفۃ الجنہ ابو نعیم (۴۱۷)، حلیہ ابو نعیم (۶ / ۲۵۳)، مسلم (۲۸۳۳)، ابن ابی شیبہ (۱۳ / ۱۵۰)، احمد (۳ / ۲۸۴)، سنن دارمی (۲۸۴۵) البعث والنشور (۴۱۵) شرح السنہ بغوی (۱۵ / ۲۲۶)، ابو عوانہ، کنز العمال (۱۴ / ۴۸۶)، ثلاثیات دارمی (۱۴)، ثلاثیات عبد بن حمید (۳۴)، صحیح ابن حبان (۷۳۸۲)،

[2] البدور السافرہ (۲۱۶۸)، البعث والنشور (۴۶۵)، طبرانی کبیر (۲۰ / ۲۵۵، ۲۸۰، ۲۸۱)، مجمع الزوائد (۱۰ / ۳۳۴)، صفۃ الجنہ ابو نعیم (۲۵۸)، الاصابہ (۳ / ۴۵۵)، و ابو یعلی ( ) و المطالب العالیہ۔ کنز العمال ۱۴ / ۴۹۰) ترغیب و ترہیب (۴ / ۵۰۱)

(ترجمہ) ضائع ہونے والے بچے سے لیکر بوڑھے تک (مؤمن) قیامت کے دن حضرت آدم کی صورت، حضرت ایوب کے دل اور حضرت یوسف کے حسن پر بغیر داڑھی کے آنکھوں میں سرمہ لگائے ہوئے (قبروں سے) اٹھائے جائیں گے۔

جنت میں صرف حضرت آدم اور موسیٰ علیہما السلام کی داڑھی ہوگی

(حدیث) حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

لیس احدمن اھل الجنة الایدعی باسمه الاآدم علیه السلام فانه یکنی ابا محمد ولیس احد من اھل الجنة الاوھم جرد مرد الاماکان من موسی بن عمران فان لحیته تبلغ سرته۔[1]

(ترجمہ) جنت والوں میں ہر شخص کو اس کے نام سے بلایا جائے گا مگر حضرت آدم علیہ السلام کو ابو محمد کی کنیت کے ساتھ پکارا جائے گا اور جنت میں سب بغیر بالوں کے بغیر داڑھی کے ہوں گے سوائے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ان کے داڑھی ان کی ناف تک پہنچتی ہوگی۔

(فائدہ) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جنت والوں کے جسم پر بال نہیں ہوں گے مگر موسیٰ بن عمران علیہ السلام کے ان کی داڑھی ان کی ناف تک پہنچتی ہوگی اور سب جنتیوں کو ان کے ناموں کے ساتھ پکارا جائے گا مگر حضرت آدم علیہ السلام کو ان کی کنیت ابو محمد ہوگی۔[2]

---

[1] البدور السافرہ (۲۱۷۲) بحوالہ ابن عساکر وغیرہ۔ تذکرۃ القرطبی (۲/۴۷۴)، تاریخ بغداد (۱۳/۴۸۸۔۴۸۹)، کتاب المجروحین لابن حبان (۳/۷۶)، کتاب العظمۃ ابو الشیخ (۱۰۵۷)، لآلی مصنوعہ (۲/۴۵۶)، بسند آخر کامل لابن عدی (۴/۱۳۶۸)، و کتاب الضعفاء عقیلی (۲/۱۹۷) و فوائد الرازی (۶/۱۱/۱) و موضوعات لابن الجوزی (۳/۲۵۷۔۲۵۸) و ابن حبان فی المجروحین (۳/۲۵۷۔۲۵۸) و حکم علیہ بالبطلان والوضع و قال ابن الجوزی ووضع ہذا الحدیث وضع قبیح (حاشیہ صفۃ الجنۃ لابی نعیم ۲/۱۱۰) ورواہ ابو نعیم بثلاثۃ اسانید وبہ رفع حکم الوضع والبطلان۔

[2] صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۲/۱۱۱)(۲۶۱)، واستشہد السیوطی بروایۃ عن ابن عباس عند ابن ابی الدنیا فی صفۃ الجنۃ لآلی مصنوعہ (۲/۴۵۶)

چونکہ بچپن میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے وقت کے سب سے بڑی دشمنِ خدا فرعون کی ڈاڑھی کو کھینچا تھا اس کی قدردانی اور حضرت موسی کے اعزاز کے لیئے جنت میں داڑھی عطاء کر کے دوام بخشا ہو گا۔واللہ اعلم (امداد اللہ) حضرت کعبؒ سے روایت ہے کہ یہ کہا کرتے تھے کہ جنت میں کسی کی داڑھی نہیں ہو گی سوائے حضرت آدم علیہ السلام کے ان کی داڑھی سیاہ ہو گی اور ناف تک پہنچتی ہو گی۔اس کی وجہ یہ ہے کہ دنیا میں ان کی داڑھی نہیں آئی تھی بلکہ داڑھی حضرت آدم کے بعد سے اترنا شروع ہوئی ہے اور کسی کی کنیت باقی نہ رہے گی سوائے حضرت آدم کے ان کی کنیت ابو محمد ہو گی۔ا؎

حضرت ہارون علیہ السلام کی بھی داڑھی ہو گی

علامہ جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں کہ جنت میں تمام مرد بغیر داڑھی کے ہوں گے سوائے حضرت ہارون علیہ السلام کے کیونکہ ان کی داڑھی سب سے پہلی داڑھی ہے جس کو اللہ کے راستہ میں اذیت دی گئی تھی جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے "یا ابن ام لاتاخذ بلحیتی ولابراسی "اے میرے ماں جائے میری داڑھی اور سر سے نہ پکڑ۔۲؎

(فائدہ) مذکورہ روایات سے فرداً فرداً ثابت ہوتا ہے کہ تمام انسانوں میں سے صرف تین انبیاء علیہم السلام کی داڑھی ہو گی۔واللہ اعلم

ا؎ البدور السافرہ (۲۱۷۳)، بحوالہ ابن عساکر،

۲؎ کنز المدفون ص ۱۲۸

تاج کی شان و شوکت

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان علیهم التیجان وان ادنی لؤلؤ منها لتضیء مابین المشرق والمغرب۔[1]

(ترجمہ) جنتیوں پر تاج سجے ہوں گے ان میں سے (ہر ایک تاج کا) ادنیٰ درجہ کا موتی وہ ہوگا جو مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ کو روشن کرتا ہوگا۔

---

[1] ترمذی (۲۵۶۲)، فی صفۃ الجنۃ ص ۲۳ مختصرا، حاکم ۲ / ۴۲۶ و صححہ ووافقہ الذہبی، البعث والنشور (۳۳۰)، درمنثور ۵ / ۲۵۳، حادی الارواح ص ۲۶۹، ابو یعلی موصلی (۲ / ۵۲۵)، صحیح ابن حبان (۲۶۳۱)، شرح السنۃ (۱۵ / ۲۱۹)، زہد ابن المبارک (۲۶۸)، اتحاف السادۃ (۱۰ / ۵۳۷)، تخریج عراقی (۴ / ۵۲۳)، کنز العمال (۳۹۳۳۵)

جنتیوں کی شکل وصورت قد کاٹھ اور حسن وجمال

جنتیوں کا قد اور شکل وصورت

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

خلق الله عزوجل آدم على صورته طوله ستون ذراعا فلما خلقه قال له اذهب فسلم على اولئك النفر وهم نفرمن الملائكة جلوس فاستمع مايحيونك فانها تحيتك وتحية ذريتك قال فذهب فقال السلام عليكم فقالوا السلام عليك ورحمة الله وبركاته فزادوه : ورحمة الله قال فكل من يدخل الجنة على صورة آدم طوله ستون ذراعا فلم يزل ينقص الخلق بعده حتى الآن۔[1]

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ عزوجل نے حضرت آدم علیہ السلام کو ان کی (بہترین) صورت پر پیدا فرمایا ان کا قد ساٹھ ہاتھ تھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے ان کو پیدا کیا تو فرمایا آپ جا کر اس جماعت کو سلام کیجئے یہ فرشتوں کی ایک جماعت تھی جو بیٹھی ہوئی تھی اور (ان سے) سنئے یہ آپ کو کیا جواب دیتے ہیں یہی آپ کا اور آپ کی اولاد کا سلام ہوگا۔ حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں چنانچہ حضرت آدم تشریف لے گئے اور فرمایا السلام علیکم۔ تو انہوں نے جواب میں کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ان فرشتوں نے سلام میں ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا اضافہ کیا۔ حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ پس جو بھی جنت میں داخل ہوگا وہ حضرت آدم علیہ السلام کی شکل وشباہت پر ہوگا اس (کے قد کی لمبائی) ساٹھ ہاتھ ہوگی۔ لیکن (حضرت آدم کے (دنیا سے تشریف لے) جانے کے بعد سے اب تک ق حسن وجمال اور قد کاٹھ کم ہی ہوتا جارہا ہے۔

---

[1] مصنف عبدالرزاق ۱۰/ ۳۸۴ (۱۹۴۳۵)، مسند احمد ۲/ ۳۱۵، بخاری شریف (۳۳۲۶) فی الانبیاء، مسلم (۲۸۴۱) فی الجنۃ، حادی الارواح ص ۲۰۲،

(فائدہ) جنتی مردوں کے جسم کی لمبائی تو ساٹھ ہاتھ ہو گی اور چوڑائی سات ہاتھ ہو گی جیسا کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً ابو نعیمؒ نے روایت کیا ہے۔ا۔
ایک روایت میں آتا ہے کہ یہ ساٹھ ہاتھ کی لمبائی اللہ جل شانہ کے ہاتھ کی ہے اور اس کا اندازہ آدمی کے اپنے ہاتھ کے ساتھ لگانا درست نہیں نہ معلوم کتنا طوالت ہو گی، بہر حال اتنا زیادہ بھی نہ ہو گی جو غیر مانوس ہو جائے واللہ اعلم۔

چاند ستاروں جیسی شکلیں

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب سید دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا

اول زمرة يدخلون الجنة على صورة القمر ليلة البدر والذين يلونهم على ضوء اشد كوكب درى فى السماء اضاءة لايبولون ولا يتغوطون ولا يتفلون ولا يمتخطون، امشاطهم الذهب و رشحهم المسك ومجامرهم الالوة وازواجهم الحور العين . اخلاقهم على خلق رجل واحد على صورة ابيهم آدم ستون ذرا عافى السماء۔٢۔

(ترجمہ) پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہو گا اس کی صورت چودھویں رات کے چاند کی طرح ہو گی اور وہ لوگ جو ان کے بعد داخل ہوں گے ان کی صورت کی چمک دمک آسمان میں تیز روشن ستارے کی طرح ہو گی۔ یہ جنتی نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ نہ تھوک نہ ناک کی غلاظت۔ ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی، ان کا پسینہ کستوری کا ہو گا، ان کی انگیٹھیاں اگر کی ہوں گی، ان کی بیویاں حور عین ہوں گی۔ ان کے اخلاق ایک ہی

ا۔ صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۲۵۵)، صفۃ الجنۃ ضیاء الدین المقدسی (۹۳۔۷/۱)، صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۱۵)، احمد (۲/۲۹۵)، طبرانی صغیر (۲/۱۷) نہایہ ابن کثیر (۲/۲۰۱)۔

۲۔ بخاری (۳۳۲۷)، مسلم (۲۸۱۰۴)، مصنف ابن ابی شیبہ (۱۳/۱۰۹)، اوائل ابن ابی عاصم (۵۹) مختصراً، ابن ماجہ (۵۳۳۳) مکرر، مسند احمد (۲/۲۵۳)، (۲۲۹۷) فوائد منتخبہ خطیب بغدادی (۲/ق۸)، اخبار اصفہان ابو نعیم (۱/۳۰۰۔۳۰۱)، صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۲۴۰)، البعث والنشور (۴۴۹) زہد ابن المبارک (۱۴۷۶)۔

آدمی کے خلق جیسے ہوں گے ان کی صورت اپنے ابا حضرت آدم کی صورت پر ہو گی لمبائی میں ساٹھ ہاتھ کا قد ہو گا۔
(فائدہ) تفصیل کیلئے دیکھئے عنوان "امت محمدیہ میں سے سب سے پہلے جنت میں جانے والے"۔

کالی رنگت والوں کا حسن

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک (حبشی) شخص جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر کچھ سوال کرنے لگا، آپ نے اس سے ارشاد فرمایا پوچھ لو اور خوب سمجھ لو۔ تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو ہم پر شکل و صورت میں خوبصورتی اور نبوت میں ہم پر فضیلت بخشی گئی ہے آپ کیا فرماتے ہیں اگر میں اس طرح سے ایمان لے آؤں جس طرح سے آپ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور میں بھی ویسے ہی عمل کروں جس طرح کے اعمال آپ کرتے ہیں تو کیا میں جنت میں آپ کے ساتھ ہوں گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں پھر آپ نے ارشاد فرمایا

والذی نفسی بیدہ انه لیری بیاض الاسود فی الجنة من مسیرة الف عام . ثم قال رسول الله ﷺ : من قال لا اله الا الله کتب له بها عهد عندالله ومن قال سبحان الله و بحمده کتب له بها مائة الف حسنة واربعة وعشرون الف حسنة . فقال رجل کیف نهلك بعد هذا یا رسول الله فقال رسول الله ﷺ ان الرجل لیاتی یوم القیامة بالعمل لووضع علی جبل لا ثقله فتقوم النعمة من نعم الله فتکاد تستنفد ذلك کله الا ان یتطاول الله برحمته ونزلت (هل اتی علی الانسان حین من الدهر لم یکن شیئاً مذکورا) الی قوله (نعیما وملکا کبیرا) قال الحبشی وان عینی لتریا ماتریا عیناك فی الجنة؟ فقال النبی ﷺ نعم ستبکی الحبشی حتی فاضت نفسه فقال ابن عمر لقد رأیت رسول الله ﷺ یدلیه فی حفرته بیده۔[1]

---

[1] مجمع الزوائد (۱۰/ ۴۲۰) بحوالہ طبرانی (۱۲/ ۴۳۶) وفیہ ایوب بن عتبہ وھو ضعیف۔ حلیۃ ابو نعیم (۳/ ۳۱۹)، درمنثور (۶/ ۲۹۶) بحوالہ طبرانی وابن مردویہ وابن عساکر۔ اسرار مرفوعہ (۱۹۵)، موضوعات ابن جوزی (۲/ ۴۳)، البدور السافرہ (۲۱۷۴)

(ترجمہ) مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کالے رنگ والے شخص کی سفیدی جنت میں ایک ہزار سال کی مسافت سے دیکھی جاتی ہوگی۔ پھر رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے "لا اله الا الله" پڑھا اس کیلئے اللہ تعالیٰ کے پاس (نجات اور جنت کا) ایک پروانہ لکھ دیا جاتا ہے، اور جس نے "سبحان الله وبحمده" پڑھا اس کیلئے اس کے بدلہ میں ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ (یہ سن کر) اس شخص نے کہا یا رسول اللہ ایسے (انعامات حاصل کرنے) کے بعد ہم کس طرح سے ہلاک ہو سکتے ہیں۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن آدمی ایسا عمل کر کے لائے گا کہ اگر اس کو پہاڑ پر رکھ دیا جائے تو اس پر بھی بوجھل ہو جائے (یعنی باوجود مضبوط اور طاقتور ہونے کے اس عمل کے وہ پہاڑ وزن کو اٹھانے کی طاقت نہ رکھے) پھر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے (کوئی سی دنیا کی ایک نعمت مقابلہ میں پیش ہو گی جو اس کی تمام نیکی کو بے وزن کر دے گی مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے ساتھ (بندے کی) دستگیری کریں گے (اور اس کے نیک اعمال کا درجہ بڑھا کر اس کو جنت کا مستحق کر دیا جائے گا) اس موقعہ پر یہ آیات نازل ہوئیں "هل اتى على الانسان حين من الدهر" سے "واذا رايت ثم رايت نعيما وملكا كبيرا" اس حبشی نے عرض کیا کیا میری آنکھیں بھی وہ کچھ دیکھیں گی جو آپ کی آنکھیں جنت میں دیکھیں گی؟ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں۔ تو وہ حبشی (خوشی کے مارے) اتنا رویا کہ اس کی جان نکل گئی۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا کہ آپ خود اپنے دست مبارک سے اس حبشی کو قبر میں اتار رہے تھے۔

مردوں کی عمریں

۳۳ سال کی عمر میں ہوں گے

(حدیث) حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

یدخل اھل الجنة الجنة جردا مردا مکحلین بنی ثلاثین اوثلاث و ثلاثین۔ ا؎

(ترجمہ) جنتی حضرات جنت میں اس حالت میں جائیں گے کہ نہ توان کے جسموں پر بال ہوں گے نہ داڑھی ہو گی، آنکھوں میں سرمہ لگائے گئے ہوں گے ۳۰ سال کی یا ۳۳ سال کی عمر میں ہوں گے۔

(فائدہ) اکثر روایات میں تینتیس سال کی عمر کا ذکر آیا ہے اس حدیث میں تیس سال کا لفظ ہے اس میں راوی کو شک ہے اگر اس کو درست تسلیم کیا جائے تو اصل عمر تو تینتیس سال ہی ہو گی مگر راوی نے اس میں کسر کو چھوڑ دیا اور ۳۳ کے بجائے سیدھے ۳۰ ہی ذکر کر دئے۔

ہمیشہ جوان رہیں گے

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

یبعث اھل الجنة علی صورة آدم فی میلاد ثلاث و ثلاثین سنة جردا مردا مکحلین، ثم یذھب بھم الی شجرة فی الجنة فیکسون منھا لا تبلی ثیابھم ولا یفنی شبابھم۔ ۲؎

ا؎ مسند احمد (۵ / ۲۴۳)، ترمذی (۲۵۴۵) فی صفة الجنة، حادی الارواح ص ۲۰۲، صفة الجنہ ابو نعیم (۲۵۷)، نہایہ ۲ / ۲۰۰، صفة الجنہ مقدسی ۳ / ۷۹ / ۱، نعیم بن حماد فی زوائد زہد ابن المبارک (۴۲۳)، بدور السافرہ (۲۱۶۶)

۲؎ البعث ابن ابی داود (۶۵)، کنز العمال (۲۹۳۸۳) بحوالہ ابوالشیخ (کتاب العظمة) و تمام و ابن عساکر و ابن النجار، حادی الارواح ص ۲۰۳، صفة الجنہ ابو نعیم (۱۵۵)، مجمع الزوائد (۱۰ / ۳۹۸)، طبرانی صغیر ۲ / ۱۴۰، صفة الجنہ مقدسی (مخطوط ۳ / ۷۹ / ۱)، البعث والنشور (۴۶۲)، حلیہ ابو نعیم (۳ / ۵۶)

(ترجمہ) جنتیوں کو حضرت آدم علیہ السلام کی شکل وصورت میں ۳۳ سال کی عمر میں بغیر جسمانی بالوں اور داڑھی کے (قبروں سے) اٹھایا جائے گا۔ پھر ان کو جنت میں ایک درخت کے پاس لے جایا جائے گا جس سے وہ لباس کو پہنیں گے پھر نہ توان کے کپڑے پرانے ہوں گے نہ جوانی میں فرق آئے گا۔

(نوٹ) جسم پر بال نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ صرف مردوں اور عورتوں کے سر کے بال ہوں گے اور کسی جگہ نہیں ہوں گے۔ نیز بدن کے بالوں کو ناپاکی کی حالت میں الگ نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ قبر سے اٹھتے وقت یہ بال انسان کے سر کے بالوں کے حصے بنا دیئے جائیں گے اگر ان کو ناپاکی کی حالت میں جدا کیا گیا تو یہ اسی حالت میں انسانی جسم پر لوٹیں گے۔

چھوٹے اور بڑے ہر ایک کی ایک ہی عمر ہو گی

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جناب سید دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا

من مات من اهل الجنة من صغیر او کبیر یردون بنی ثلاثین سنة فی الجنة لایزیدون علیها ابدا و کذلك اهل النار۔ [1]

(ترجمہ) جنتیوں میں سے جو آدمی چھوٹی عمر کا یا بڑی عمر کا فوت ہوتا ہے ان کو ۳۰ سال کی عمر میں جنت میں داخل کیا جائے گا ان کی عمر اس سے زیادہ کبھی نہیں بڑھے گی۔ دوزخیوں کی عمر بھی ایسی ہی ہو گی۔

(فائدہ) اس حدیث میں بھی ۳ کی کسر کو چھوڑ دیا ہے مکمل عمر ۳۳ سال ہو گی جیسا کہ ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے جن میں کسر کا بھی ذکر ہے۔

---

[1] سنن ترمذی (۲۵۶۲) فی صفة الجنہ، حادی الارواح ص ۲۰۳، صفة الجنہ ابو نعیم (۲.۵۹)، زہد ابن المبارک نسخہ نعیم بن حماد (۴۲۲)، شرح السنہ بغوی (۴۳۸۱)، معالم التنزیل بغوی (۷ / ۱۹)، مشکوۃ (۵۶۴۸)، البعث ابن ابو داؤد ( )، صفة الجنہ مقدسی (۳ / ۷۹) مسند ابو یعلی (۱۴۰۵)، طبرانی ( ) مجمع الزوائد (۱۰ / ۳۳۴)

چہروں میں نعمتوں کی تروتازگی

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

ان الابرار لفی نعیم.علی الارائك ینظرون . تعرف فی وجوھھم نضرة النعیم (سورۃ المطففین : ۲۲ تا ۲۴)

(ترجمہ) نیک لوگ بڑی آسائش میں ہوں گے، مسہریوں پر (بیٹھے بہشت کے عجائبات) دیکھتے ہوں گے، (اے مخاطب) تو ان کے چہروں میں آسائش کی بشاشت پہچانے گا۔

(تفسیر) **نضرة النعیم** کی تفسیر میں علامہ ماوردی فرماتے ہیں کہ اس کی چار تفسیریں ہیں (۱) جنتیوں کے چہروں کی تروتازگی اور خوشحالی مراد ہے (۲) جنتیوں کے چہروں کی چمک دمک مراد ہے (۳) جنت میں ایک چشمہ ہے جب جنتی حضرات اس سے وضو کریں گے اور غسل کریں گے تو ان کے چہروں پر نعمتوں کی تروتازگی آشکارا ہو گی۔ (۴) دائمی نعمت کی وجہ سے چہرہ پر ہمیشہ خوشی چھائی رہے گی۔[۱]

۱۔ النکت والعیون للماوردی ۴ / ۴۲۱، جولات فی ریاض الجنات ص ۶۳۔

ہنستے مسکراتے چہرے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

للذین احسنوا الحسنی وزیادة ولایرھق وجوھھم قترولاذلة. اولئك اصحاب الجنة ھم فیھا خالدون(سورۃ یونس :۲۶)

(ترجمہ) جن لوگوں نے نیکی کی ہے ان کے واسطے خوبی (یعنی جنت) ہے اور مزید بر آں (خدا تعالیٰ کا دیدار) بھی، اور ان کے چہروں پر نہ کدورت (غم کی) چھائے گی اور نہ ذلت، یہ لوگ جنت میں رہنے والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ مزید ارشاد فرماتے ہیں

وجوہ یومئذ مسفرۃ ضاحکة مستبشرۃ (سورۃ عبس :۳۸۔۳۹)

وجوہ یو مئذناعمة لسعیھا راضیة، فی جنة عالیة(سورۃ الغاشیہ :۸۔۱۰)

(ترجمہ) بہت سے چہرے اس دن (ایمان کی وجہ سے) روشن (اور مسرت سے) خنداں اور شاداں ہوں گے ـــــ بہت سے چہرے اس روز بارونق (اور) اپنے (نیک) کاموں کی بدولت خوش ہوں گے (اور) بہشت بریں میں ہوں گے۔

لباس وپوشاک

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات انا لانضیع اجرمن احسن عملا . اولئك لهم جنات عدن تجری من تحتها الانهار یحلون فیها من اساور من ذهب ویلبسون ثیابا خضرامن سندس و استبرق متكئین فیها علی الارائك نعم الثواب وحسنت مرتفقا (سورۃ الکہف : ۳۰۔۳۱)

(ترجمہ) بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے تو ہم ایسوں کا اجر ضائع نہ کریں گے جو اچھی طرح سے (نیک) کام کریں، (پس) ایسے لوگوں کیلئے ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں ان کے (مساکن) کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، ان کو وہاں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے، اور سبز رنگ کے کپڑے باریک اور موٹے ریشم کے پہنیں گے (اور) وہاں مسہریوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے کیا ہی اچھا صلہ ہے اور (بہشت) کیا ہی اچھی جگہ ہے۔

لباس کی تیاری

(حدیث) حضرت ابن عمروؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ ہمیں جنت والوں کے کپڑوں کے متعلق ارشاد فرمائیں کیا ان کو نئے سرے سے پیدا کیا جائے گا یا ان کو بنا جائے گا؟ تو حاضرین میں سے بعض حضرات ہنس پڑے۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

لم تضحكون من جاهل یسال عالما! ثم قال بل تنشق عنها ثمر الجنة مرتین۔[1]

(ترجمہ) تم اس ناواقف کے متعلق جو جاننے والے سے سوال کررہا ہے کیوں ہنستے ہو!

---

[1] مسند احمد ۲ / ۲۲۵، ۲۰۳، ۲۲۴، زہد ابن المبارک ۲ / ۷۵، طبرانی فی الصغیر ۱ / ۴۷، بدور السافرہ (۱۹۴۸) بحوالہ نسائی و مسند ابوداؤد طیالسی و مسند (۲۲۷۷)، بزار و بیہقی بسند جید۔ حادی الارواح ص ۲۶۴، صفۃ الجنۃ ابن کثیر ص ۹۸، مجمع الزوائد (۱۰ / ۴۱۵)، البعث والنشور (۳۲۳). الفتح الربانی (۲۴ / ۲۰۲)، کشف الاستار ۴ / ۳۵۲۱)

پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ جنت کا پھل لباس کو ظاہر کرے گا، آپ نے یہ بات دو مرتبہ ارشاد فرمائی۔

حضرت مرثد بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک درخت ہے جس سے سندس (باریک ریشم) اُگے گا یہی جنت والوں کا لباس ہوگا۔[1]

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ مؤمن کا محل خولدار موتی کا ہوگا جس میں چالیس کمرے ہوں گے ان کے درمیان میں ایک درخت ہوگا جو پوشاکوں کو اگائے گا تو مؤمن جاکر اپنی انگلیوں سے لولو اور زبرجد اور مرجان کے کام کئے ہوئے ستر جوڑوں کو اٹھائے گا (اور اپنے استعمال میں لائے گا)۔[2]

جنت کے ریشم سے دنیا کے ریشم کا کیا مقابلہ

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو ایک باریک ریشم کا جبہ ہدیہ میں پیش کیا گیا جبکہ آنحضرت ﷺ ریشم سے منع فرماتے تھے مگر حضرات صحابہ اس کی ملائمت کو دیکھ کر حیران ہو گئے تھے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

والذی نفس محمد بیده ان مندیل سعد بن معاذ فی الجنة احسن من هذا ۔[3]

مجھے اس ذات کبریا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے جنت میں حضرت سعد بن

---

[1] بدور السافرہ (۱۹۴۹) بحوالہ مسند بزار وابو یعلی والطبرانی مثلہ من حدیث جابر بسند صحیح، البعث والنشور (۳۲۴) درمنثور، ۴ / ۲۲۱،

[2] بدور السافرہ (۱۹۵۰) بحوالہ ابن المبارک (زوائد زہد ۲۶۲۰) وذکرہ فی الدر المنثور ۶ / ۱۵۲، ابن ابی شیبہ ۱۳ / ۱۲۹، حادی الارواح ص ۲۶۶، صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۲۰۵)، صفۃ الجنہ ابن ابی الدنیا (۱۴۸)، ترغیب وترہیب (۴ / ۵۳۰)، المتجر الرابح (۲۱۰۹)،

[3] بخاری (۲ / ۲۲۵۔ فتح الباری)، ابن ابی شیبہ ۱۴ / ۴۱۳ بہ، ابن ماجہ (۱۵۷) عن البراء بہ۔ بدور لسافرہ (۱۹۵۱) بحوالہ شیخان۔ صفۃ الجنہ ابن ابی الدنیا (۱۵۳)، نسائی فی الزینۃ ۸ / ۱۹۹، مسلم فی فضائل الصحابہ (۱۲۶۔ ۱۲۷)، البعث والنشور (۳۲۶)، ترمذی فی اللباس (۱۷۲۳)، ابوداؤد طیالسی ،۱۹۹۰) تذکرۃ القرطبی (۲ / ۴۵۳) بحوالہ ہناد بن سری فی الزہد۔ مسند احمد (۳ / ۲۲۹)

معاذ کا رومال اس سے کہیں زیادہ خوبصورت ہے۔

غلاف میں چھپے نفیس اور رنگا رنگ لباس

(حدیث) حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

مامنکم من احد یدخل الجنة الا انطلق به الی طوبی فتفتح له اکمامها فیاخذ من ای ذلك شاء ان شاء، ابیض وان شاء احمروان شاء اخضروان شاء اصفر وان شاء اسود مثل شقائق النعمان و ارق واحسن۔ [1]

(ترجمہ) تم میں سے ہر ایک جب جنت میں داخل ہو گا تو اس کو (درخت) طوبیٰ کی طرف لے جایا جائے گا اور اس کیلئے اس درخت کے غلاف کھولے جائیں گے اور وہ اس سے جونسا چاہے گا (لباس) لے لے گا چاہے سفید، چاہے سرخ، چاہے سبز، چاہے پیلا، چاہے کالا گل لالہ کی طرح۔ نفیس اور باریک بھی اور حسین ترین بھی۔

لباس کی رعنائیاں

حضرت کعبؓ فرماتے ہیں جنت کے لباسوں میں سے اگر کوئی لباس آج دنیا میں پہن لے تو جو بھی اس کو دیکھ لے (حسن کی رعنائیوں کی وجہ سے) اس پر موت واقع ہو جائے اور اس کی آنکھیں اس کے نظارہ کی تاب نہ لا سکیں۔ [2]

ایک پل میں ستر رنگوں میں تبدیل ہونے والا لباس

حضرت عکرمہؒ کہتے ہیں کہ جنت والوں میں سے جب کوئی شخص کوئی پوشاک پہنے گا تو

---

[1] نہایہ ابن کثیر ۲ / ۴۴۷، صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۱۴۶)، حادی الارواح ص ۲۶۵، البدور السافرہ (۱۹۵۷)، تفسیر ابن کثیر ۲ / ۵۳۱، ترغیب و ترہیب (۴ / ۵۲۹)، المتجر الرابح (۲۱۰۸)، اتحاف السادہ (۱۰ / ۵۳۵)، درمنثور (۴ / ۵۹)۔

[2] زوائد زہد ابن المبارک (۲۱۷)، بلفظہ حادی الارواح ص ۲۶۶، البدور السافرہ (۱۹۵۸)، صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۱۴۹)، ترغیب و ترہیب (۴ / ۵۳۰)، المتجر الرابح (۲۱۱۱)

وہ ایک ہی لمحہ میں ستر رنگوں میں بٹ جائے گا۔ا؎

کپڑے پرانے نہ ہوں گے

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

من يدخل الجنة ينعم فيها لايبأس ولا تبلى ثيابه ولا يفنى شبابه۔ ۲؎

(ترجمہ) جو شخص جنت میں داخل ہو گیا وہ اس میں خوب ناز و نعمت میں رہے گا اس کو کسی چیز سے محرومی نہ ہو گی نہ اس کے کپڑے پرانے ہوں گے اور نہ شباب خراب ہو گا۔

حوروں کا لباس

(حدیث) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں

اول زمرة يدخلون الجنة كان وجوههم ضوء القمر ليلة البدر والز مرة الثانية على لون احسن كوكب درى فى السماء لكل واحد منهم زوجتان من الحور العين على كل زوجة سبعون حلة يرى مخ سوقها من وراء لحومهما وحللهما كما يرى الشراب الاحمر فى الزجاجة البيضاء۔ ۳؎

(ترجمہ) پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہو گی ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے اور دوسری جماعت آسمان میں خوب چمکنے والے ستارے کی طرح بہت زیادہ چمکنے والے (چہروں کی) ہو گی۔ ان میں سے ہر ایک کیلئے حور عین میں

ا؎ صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۱۵۰)، مصنف عبد الرزاق (۲۰۸۶۸)، زوائد زہد ابن المبارک (۲۵۹)، بدور سافرہ (۱۹۶۹) بحوالہ المائتین للصابونی۔

۲؎ مسند احمد ۲/ ۳۰۷، ۳۱۶، ۳۶۲، مسلم: الجنۃ ۲۱ عنہ بہ، بدور سافرہ (۱۹۶۰)، صفۃ الجنۃ ابن کثیر ص ۹۶، ترغیب وترہیب (۴/ ۵۲۸)، مشکوۃ (۵۶۲۱)۔

۳؎ طبرانی کبیر (۱۰/ ۱۹۸)، (۱۰۳۲۱) وقال الہیثمی فی مجمع الزوائد (۱۰/ ۴۱۱) واسناد ابن مسعود صحیح ونسبہ فی مجمع البحرین ص ۳۸۰ للاوسط ایضاً۔ حادی الارواح ص ۲۶۴، البعث والنشور (۳۲۸)، مسند احمد ۳/ ۱۶، ترمذی (۲۵۲۲)، بزار (۴/ ۲۰۲ کشف الاستار)، ترغیب وترہیب (۴/ ۵۲۹)، کنز العمال (۲۷ ۳۹۳)

سے دو دو بیویاں ہوں گی، ہر بیوی پر ستر پوشاکیں ہوں گی پھر بھی ان کی پنڈلیوں کا گودہ ان کے گوشت (کے اندر سے) اور پوشاکوں کے اندر سے آشکارا ہوتا ہوگا جیسے کہ سرخ شراب سفید شیشے میں نظر آتی ہے۔

جنت کی عورت کا دوپٹہ

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

قید سوط احدکم من الجنة خیرمن الدنیا و مثلها معها و لقاب قوس احدکم من الجنة خیرمن الدنیا ومثلها معها و لنصیف امراة من الجنة خیرمن الدنیا و مثلها معها ۔[1]

(ترجمہ) تمہارے ایک کوڑے کی مقدار جنت کا حصہ دنیا اور دنیا جیسی اور دنیا سے بہت اعلیٰ وبالا ہے، اور تمہاری ایک کمان جتنا جنت کا حصہ دنیا اور اس جیسی اور دنیا سے زیادہ قیمتی ہے اور جنت کی خاتون کا ایک دوپٹہ دنیا اور اس جیسی اور دنیا سے زیادہ قیمتی ہے۔

درخت طوبیٰ کے پھلوں میں پوشیدہ لباس

خالد الزمیلؒ کے والد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ سے سوال کیا (جنتیوں کیلئے) جنت کا لباس کہاں سے آئے گا؟ آپ نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے پھل انار کی طرح کے ہیں۔ اللہ کا دوست جب کوئی اور لباس، پہننا چاہے گا تو وہ (پھل) اس ٹہنی سے اس کے سامنے گر پڑے گا اور کھل کر رنگ برنگ کے ستر جوڑے پیش کردے گا اس کے بعد ویسا ہی مل کر جڑ جائے گا جیسا کہ پہلے تھا۔[2]

(حدیث) حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ "طوبیٰ" کیا ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا

---

[1] مسند احمد ۲ / ۴۸۳، صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۵۹) مختصر اواسنادہ حسن، حادی الارواح ص ۲۶۴، صفۃ الجنۃ ابن کثیر ص ۷۹، مجمع الزوائد (۱۰ / ۴۱۵)، اتحاف (۷ / ۷۵)

[2] ابن ابی الدنیا صفۃ الجنۃ (۱۶۶)، نہایہ ابن کثیر ۲ / ۴۴۷، حادی الارواح ص ۲۶۵،

شجرة فی الجنة مسیرة مائة عام ، وثیاب اهل الجنة تخرج من اکمامها۔ [1]

(ترجمہ) جنت میں ایک درخت ہے جس کی لمبائی سو سال ہے جنتیوں کا لباس اس کے خوشوں سے نکلے گا۔

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں (طوبیٰ) جنت میں ایک درخت ہے جس کا پھل عورتوں کی چھاتیوں کی طرح ہے انہیں میں جنتیوں کا لباس ہوگا۔ [2]

جنتی پر لباس کا فخر

بعض علماء فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا دوست (مؤمن) جنت میں ایک پوشاک دو مونہہ والی زیب تن کرے گا جو ایک دوسرے کو خوبصورت آواز میں جواب دیں گے جو مونہہ جنتی کے جسم سے لگتا ہوگا وہ کہے گا میں اللہ تعالیٰ کے دوست کے نزدیک زیادہ مرتبہ رکھتا ہوں کیونکہ میں اس کے جسم کو چھوتا ہوں تم نہیں چھوتے۔ اور وہ مونہہ جو جنتی کے سامنے ہوگا وہ کہے گا کہ میں اللہ تعالیٰ کے دوست کے سامنے زیادہ مرتبہ رکھتا ہوں کیونکہ میں اس کا چہرہ دیکھتا ہوں تم اس کو نہیں دیکھ سکتے۔ [3]

---

[1] مسند احمد ۳ / ۷۱ ، مجمع الزوائد ۱۰ / ۶۷ ، ابو یعلی ، حادی الارواح ص ۲۶۶ ، صفۃ الجنۃ ابن کثیر ص ۹۹ ، صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۱۴۷) ، تاریخ بغداد ۴ / ۹۱ ، در منثور ۴ / ۵۹ بحوالہ ابن حبان وابن ابی حاتم ، تاریخ جرجان (۳۴۹) ، تفسیر طبری (۱۰۱/۱۳)

[2] صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۵۶) ، صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۴۱۰)

[3] بستان الواعظین وریاض السامعین ابن جوزی ص ۱۹۱ ،

لباس کے مستحق بنانے والے بعض اعمال

میت کو کفنانے والے کا لباس

(حدیث) حضرت ابو رافعؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

من كفن ميتا كساه الله تعالىٰ من سندس واستبرق فى الجنة ۔ ا؎

(ترجمہ) جو شخص کسی میت کو کفن دے گا اللہ تعالیٰ اس کو باریک اور موٹے ریشم کا جنت میں لباس پہنائیں گے۔

عمدہ لباسوں کو نہ پہننے والے کا لباس

(حدیث) حضرت معاذ بن انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

من ترك اللباس تواضعا لله تعالىٰ وهو يقدر عليه دعاه الله تعالىٰ يوم القيامة على رؤوس الخلائق حتى يخيره من اى حلل الايمان شاء يلبسها ۔ ۲؎

(ترجمہ) جس نے عمدہ لباس کو بطور تواضع کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے چھوڑ دیا جبکہ وہ اس کے پہننے کی طاقت رکھتا تھا، اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام مخلوقات کے سامنے بلائیں گے اور ایمان لانے کے (مختلف لباسوں میں سے) جس لباس کو چاہے پہننے کا اختیار دیدیں گے۔

ا؎ حاکم وصححہ (   )، بدور سافرہ (۱۹۶۱)، ابن ابی شیبہ (۳/۳۸۶)، ترغیب ۴/۳۳۸، درمنثور (۴/۲۲۲)، تذکرۃ الموضوعات للفتنوی (۲۱۹)

۲؎ مسند احمد ۳/۴۳۹) زہد احمد (۳۸)، ترمذی (۲۴۸۱)، حلیہ ابو نعیم ۸/۴۸، حاکم ۴/۱۸۳، بیہقی ۳/۲۷۳، قال الترمذی حسن وقال الحاکم صحیح الاسناد ووافقہ الذہبی وتابعہ زبان بن فائد اخرجہ احمد ۳/۴۳۸، والحاکم ۱/۶۱ بہ وتابعہ محمد بن عجلان اخرجہ ابو نعیم فی الحلیہ ۸/۴۷ وفی اسنادہ بقیۃ وقد عنعن۔

مصیب زدہ سے تعزیت کرنے والے کا لباس

(حدیث) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

من عزی مصابا کساہ اللہ تعالیٰ حلتین من حلل الجنة لاتقوم لھما۔[۱]

(ترجمہ) جو مسلمان کسی مصیبت زدہ کو تعزیت کرے گا (اور اس کو تسلی دلائے گا) اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے لباسوں میں سے دو لباس پہنائیں گے جن کی کوئی قیمت نہیں لگائی جاسکتی۔

حظیرۃ القدس کا سونے چاندی کا لباس

حضرات صحابہ کرامؓ فرماتے ہیں کہ جس نے قدرت کے باوجود سونے کو پہننا اور استعمال کرنا چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ اس کو حظیرۃ القدس میں یہ سونا پہنائیں گے۔ اور جس نے قدرت کے باوجود چاندی کو پہننا اور استعمال کرنا چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ اس کو یہ چاندی حظیرۃ القدس میں پہنائیں گے، اور جس نے شراب کو اپنی قدرت کے باوجود چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ اس کو یہ شراب حظیرۃ القدس سے پلائیں گے۔

(فائدہ) حظیرۃ القدس عالم بالا میں ایک مقدس مقام ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتے رہتے ہیں اور اولیاء کرام کے درجات میں سے ایک درجہ ہے جہاں سے اللہ تعالیٰ کے فیض سے ان حضرات کو نوازا جاتا ہے۔

۱ے معجم اوسط طبرانی (   )، مجمع الزوائد (۱۹۶۳)، المتجر الرابح (   )، ترغیب وترہیب (۴، ۳۳۸)۔

ریشم کے لباس سے محروم ہونے والے جنتی

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

من لبس الحریر فی الدنیا لم یلبسه فی الآخرة وان دخل الجنة لم یلبسه۔ [1]

(ترجمہ) جو شخص دنیا میں ریشم پہنے گا وہ اس کو آخرت میں نہیں پہن سکے گا اور اگر جنت میں داخل ہو گیا تب بھی نہیں پہن سکے گا۔

(فائدہ) جنت میں کسی قسم کی سزا نہیں ہو گی جس کی وجہ سے یہ محروم رکھا جائے گا بعض حضرات تو فرماتے ہیں کہ یہ دوزخ میں سزا پانے کے وقت ریشم سے محروم رہے گا بعض فرماتے ہیں کہ وہ جنت میں تو داخل ہو گا مگر ریشم پہننے کی اس کو خواہش ہی نہ ہو گی اس لئے نہ تو اس کو اس میں کوئی سزا محسوس ہو گی اور نہ محرومی اور یہی مطلب مذکورہ حدیث پاک کا ہے۔ [2]

اگر کسی شخص نے دنیا میں ریشم پہنا پھر اس سے توبہ کر لی تو وہ جنت کے ریشم سے محروم نہ ہو گا۔

۱۔ مسند ابو داؤد طیالسی بسند صحیح (۲۲۱۷)، نسائی، ابن حبان، حاکم، البدور السافرہ (۱۹۵۶)،

۲۔ حادی الارواح ص ۲۶۰، البدور السافرہ ص ۵۳۶ تحت ہذا الحدیث، تذکرۃ القرطبی (۲/)

سونے کی کنگھیاں

اور

اگر کی لکڑیوں کی انگیٹھیاں

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

امشاط اهل الجنة الذهب و مجامرهم الالوة ۔ا؎

(ترجمہ) جنت والوں کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور ان کی انگیٹھیاں اگر کی لکڑیوں کی ہوں گی۔

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

اهل الجنة رشحهم المسك وامشاطهم الذهب و آنيتهم الفضة و السحوج يتأجج من غير وقود ۔۲؎

(ترجمہ) جنت والوں کا پسینہ مشک کا ہوگا، ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی، ان کے برتن چاندی کے ہوں گے اور ان کی عود ہندی بغیر جلانے کے خوشبوئیں مہکائے گی۔

ا؎ صحیح ابن حبان (الاحسان ۱۰ / ۲۳۹)(۷۳۶۴)

۲؎ وصف الفردوس ص ۶۴ (۱۸۱)، مسند احمد (۲ / ۳۵۷) بغیر لفظ

سونے چاندی اور موتیوں کے زیور

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

ان اللہ یدخل الذین آمنوا وعملوا الصحالحات جنت تجری من تحتھا الانھار یحلون فیھا من اساور من ذھب ولؤلؤ ولبا سھم فیھا حریر۔

(سورۃ الحج : آیت ۲۳)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے (بہشت کے) ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی (اور) ان کو وہاں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور پوشاک ان کی وہاں ریشم ہو گی۔

اللہ تعالیٰ مزید ارشاد فرماتے ہیں

وحلوا اساور من فضۃ (سورۃ الدہر :۲۱)

(ترجمہ) اور پہنائے جائیں گے ان کو کنگن چاندی کے۔

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ مفسرین حضرات نے ان آیات کی تفسیر یہ بیان کی ہے کہ ہر جنتی کے ہاتھ میں تین کنگن ہوں گے ایک کنگن سونے کا ایک چاندی کا اور ایک لولو موتی کا۔ یہ اس لئے کہ بادشاہ لوگ دنیا میں کنگن اور تاج پہنا کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ جنت والوں کیلئے تیار فرمایا کیونکہ یہ لوگ جنت میں بادشاہ ہوں گے۔[۱]

مشرق سے مغرب تک کی مسافت جتنا چمک دمک

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے **وجنات عدن** تلاوت کر کے ارشاد فرمایا

۱؎ البدور السافرہ باب حلیۃ اہل الجنۃ ص ۵۳۸ بحوالہ تذکرۃ القرطبی (۲/)

ان علیهم التیجان: ان ادنی لؤلؤة منها لتضی مابین المشرق والمغرب۔[۱]

(ترجمہ) ان جنتیوں پر تاج ہوں گے ان (پر جڑے ہوئے موتیوں) میں سے ادنیٰ موتی مشرق اور مغرب کی مسافت جتنا چمکتا ہوگا۔

جنتی کے زیور کا دنیا کے سب زیوروں سے کیا مقابلہ

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

لو ان ادنی اهل الجنة حليةً عدلت حليته بحلية اهل الدنيا جميعا لكان ما يحليه الله به في الآخرة افضل من حلية اهل الدنيا جميعا۔[۲]

(ترجمہ) اگر ادنیٰ درجہ کے زیور والے جنتی کے زیور کو تمام دنیا والوں کے زیور سے مقابلہ کیا جائے تو جو زیور اللہ تعالیٰ اس جنتی کو آخرت میں پہنائیں گے وہ تمام دنیا والوں کے زیوروں سے افضل ہوگا۔

جنتیوں کیلئے زیور بنانے والا فرشتہ

حضرت کعب احبارؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ایک فرشتہ وہ ہے جو جنت والوں کیلئے جب سے وہ پیدا ہوا ہے قیامت تک زیور تیار کرے گا، اگر جنت والوں کے زیوروں میں سے کوئی زیور (دنیا میں) ظاہر کر دیا جائے تو وہ سورج کی روشنی کو ماند کر دے۔[۳]

۱؎ بدور سافرہ (۱۹۶۴) بحوالہ ترمذی (۲۵۶۲) وحاکم وصححہ (۲/۴۲۶)، والبیہقی (البعث والنشور ۳۳۰)، صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۲۱۷)، مسند احمد ۳/۷۵ا، البعث ابن ابی داؤد (۸۱) مسند ابو یعلی ۲/۵۲۵، ابن حبان (۲۶۳۱)، شرح السنۃ (۱۵/۲۱۹)، زہد ابن مبارک (۲۶۸)، اتحاف السادہ (۱۰/۵۳۷)، در منثور (۵/۲۳۵)

۲؎ معجم اوسط طبرانی، بیہقی بسند حسن (البدور السافرہ (۱۹۶۵)، البعث والنشور بیہقی (۳۳۱)، مجمع الزوائد (۱۰/۴۰۱)، در منثور (۴/۲۲۱)

۳؎ صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۲۱۸)، ابن ابی شیبہ (۱۳/۱۱۶)، کتاب العظمۃ (۷۳۳)، الدر المنثور (۴/۲۲۱) ونسبہ الی ابن ابی حاتم، حادی الارواح ص ۲۶۲، البدور السافرہ (۱۹۶۶)، الحبائک فی اخبار الملائک (   )

جنتی کا کنگن سورج سے زیادہ روشن

(حدیث) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

لو ان رجلامن اهل الجنة اطلع فبدا سواره لطمس ضوء الشمس كما تطمس الشمس ضوء النجوم۔[1]

(ترجمہ) اگر جنتیوں سے کوئی آدمی (دنیا میں) جھانک لے اور اس کا کنگن ظاہر ہو جائے تو وہ سورج کی روشنی کو بے نور کر دے جیسے سورج ستاروں کی روشنی کو بے نور کر دیتا ہے۔

عورتوں سے زیادہ مردوں کو زیور خوبصورت لگیں گے

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ جنت کے زیور عورتوں کی بہ نسبت مردوں کو زیادہ خوبصورت لگیں گے۔[2]

خولدار موتی کا محل

(حدیث) حضرت عبداللہ بن قیس اشعریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

الخيمة درة مجوفة طولها فى السماء ستون ميلا فى كل زاوية منها للمؤمن اهلا لا يراهم الآخرون۔[3]

---

[1] صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۲۲۰)، درمنثور ۳ / ۲۲۱ بحوالہ ابن مردویہ۔ نہایہ ابن کثیر ۲ / ۴۴۲، حادی الارواح ص ۲۶۲، صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۲۶۶)، سنن ترمذی (۲۵۳۸) فی صفۃ الجنۃ، مسند احمد (۱ / ۱۶۹)، اتحاف السادۃ (۱۰ / ۵۳۶)، ترغیب وترہیب (۴ / ۵۵۸)

[2] صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۲۱۹)، نہایہ ابن کثیر (۲ / ۴۴۲)، حادی الارواح ص ۲۶۲۔

[3] البعث والنشور (۳۳۲)، بخاری (۴ / ۱۴۲ ـ ۱۴۳)، مسلم (۴ / ۲۱۸۲)، تذکرۃ القرطبی (۲ / ۴۶۷)، مسند احمد (۴ / ۴۰۰، ۴۱۱، ۴۱۹)

(ترجمہ)(جنتی کیلئے)ایک خیمہ خولدار موتی کا ہو گا جس کی لمبائی ساٹھ میل ہو گی اس کے ہر کونے میں مؤمن کی کوئی نہ کوئی بیوی ہو گی جس کو دوسری بیویاں (اور خدمت گار لڑکے اور نوکرانیاں نہیں دیکھتی ہوں گی)۔

(فائدہ) یہ ایک ہی موتی سے تیار شدہ ایک خولدار محل ہو گا جس میں جنتی کیلئے عیش و نشاط کا سامان میسر ہو گا۔

جنت کا موتی دنیا میں دیکھا

(حکایت) بنی اسرائیل میں ایک عورت بادشاہ کی بیٹی تھی اور بڑی عبادت گذار تھی ۔ایک شہزادہ نے اس سے منگنی کی درخواست کی۔ اس نے اس سے نکاح کرنے سے انکار کر دیا اور اپنی لونڈی سے کہا کہ میرے لئے ایک عابد زاہد نیک آدمی تلاش کر جو فقیر ہو۔ وہ لونڈی گئی اور ایک فقیر عابد زاہد ملا اسے لے آئی۔ اس سے پوچھا کہ اگر تم مجھ سے نکاح کرنا چاہو تو میں تمہارے ساتھ قاضی کے یہاں چلوں تاکہ وہ ہمارا نکاح کر دے۔ اس فقیر نے منظور کر لیا۔ اور نکاح ہو گیا۔ پھر اس سے کہا مجھے اپنے گھر لے چل۔ اس نے کہا واللہ اس کمبل کے سوا کوئی چیز میری ملکیت میں نہیں اسی کو رات کے وقت اوڑھتا ہوں اور دن میں پہنتا ہوں۔ اس نے کہا میں اس حالت پر تیرے ساتھ راضی ہوں۔ چنانچہ وہ فقیر اس کو اپنے گھر لے گیا۔ وہ دن بھر محنت کرتا تھا اور رات کو اتنا پیدا کر لاتا تھا جس سے افطار ہو جائے۔ وہ دن کو نہیں کھاتی تھیں بلکہ روزہ رکھتی تھیں جب ان کے پاس کوئی چیز لاتا تو افطار کرتی تھیں اور ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کرتی تھیں ۔اور کہتی تھیں اب میں عبادت کے واسطے فارغ ہوئی۔ ایک دن فقیر کو کوئی چیز نہ ملی جو ان کے واسطے لے جاتے۔ یہ امر اس پر شاق گزرا اور بہت گھبرایا اور جی میں کہنے لگا کہ میری بیوی روزہ دار گھر میں بیٹھی انتظار کر رہی ہے کہ میں کچھ لے جاؤنگا جس سے وہ افطار کرے گی۔ یہ سوچ کر وضو کیا اور نماز پڑھ کر دعا مانگی اے اللہ آپ جانتے ہیں کہ میں دنیا کے واسطے کچھ طلب نہیں کرتا صرف اپنی نیک بیوی کی رضامندی کے واسطے مانگتا ہوں اے اللہ تو مجھے اپنے پاس سے رزق عطاء فرما تو ہی سب سے اچھا رزاق ہے۔ اسی وقت آسمان سے ایک موتی گر پڑا۔ اسے لے کر اپنی بیوی کے پاس گئے جب انہوں

نے اسے دیکھا تو ڈر گئیں اور کہا یہ موتی تم کہاں سے لائے ہو اس جیسا تو میں نے کبھی اپنے گھرانے میں بھی نہیں دیکھا۔ کہا آج میں نے رزق کے لئے محنت کی بہت کوشش کی لیکن کہیں سے نہ ملا تو میں نے کہا میری بیوی گھر میں بیٹھی انتظار کررہی ہے۔ کہ میں کچھ لے جاؤں جس سے وہ افطار کرے اور وہ شہزادی ہے میں اس کے پاس خالی ہاتھ نہیں جاسکتا میں نے اللہ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے یہ موتی عطا فرمایا اور آسمان سے نازل کیا۔ کہا اس جگہ جاؤ جہاں تم نے اللہ سے دعا کی تھی اور اس سے گریہ وزاری سے دعا کرو اور کہو کہ اے اللہ اے میرے مالک اے میرے مولا اگر یہ شے تو نے دنیا میں ہماری روزی بنا کر اتاری ہے تو اس میں ہمیں برکت دے اور اگر ہماری آخرت کے ذخیرہ سے عطاء فرمائی ہے تو اسے اٹھالے۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا تو موتی اٹھا لیا گیا فقیر نے واپس آکر اسے اٹھالئے جانے کا قصہ بیان کیا تو کہا شکر ہے اس اللہ کا جس نے ہمیں وہ ذخیرہ دکھادیا جو ہمارے واسطے آخرت میں جمع کیا گیا ہے۔ پھر کہا میں اس دنیائے فانی کی کسی شے پر قادر نہ ہونے سے پرواہ نہیں کرتی اور اللہ کا شکر ادا کرنے لگی۔ [1]

جنت کی انگوٹھیاں

(حدیث) جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان اهل الجنة يعطيهم الله خواتم من ذهب يلبسونها وهى خواتم الخلد، ثم يعطيهم خواتم من در وياقوت و لؤلؤ وذلك اذا رأوا ربهم فى داره السلام۔ [2]

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ جنت والوں کو سونے کی انگوٹھیاں عطاء فرمائیں گے جن کو جنتی پہنیں گے یہ جنت الخلد کی انگوٹھیاں ہوں گی، پھر اللہ تعالیٰ ان کو موتی، یاقوت اور لئولئو کی انگوٹھیاں عطاء کریں گے جب وہ اپنے پروردگار کی اس کی جنت دارالسلام میں زیارت کریں گے۔

۱؎ روض الریاحین

۲؎ بستان الواعظین وریاض السامعین لابن الجوزی ص ۲۰۲،

اکثر نگینے عقیق کے ہوں گے

(حدیث) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

اکثر خرز اهل الجنة العقيق۔ [1]

(ترجمہ) اہل جنت کے اکثر نگینے عقیق کے ہوں گے

---

[1] حلیہ ابو نعیم (۸/۲۸۱)، المجروحین لابن حبان (۱/۳۴۴)، البدور السافرہ (۱۹۷۰)، میزان الاعتدال (۳۳۷۳)، لسان المیزان (۳/۲۳۷)، تنزیہ الشریعہ (۲/۲۷۶)، لآلی مصنوعہ (۲/۱۴۷)، کنز العمال (۳۹۲۸۴)، تذکرۃ الموضوعات قیسرانی (۶۱۲)، تذکرۃ الموضوعات ابن الجوزی (۳/۵۸)

جنت کے زیوروں میں اضافہ کرنے والے نیک اعمال

کلائیوں میں کنگن کہاں تک پہنچیں گے

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

تبلغ الحلية من المؤمن حيث يبلغ الوضوء۔[1]

(ترجمہ) مؤمن کی (کلائیوں میں) زیور (کنگن) وہاں تک پہنچیں گے جہاں تک وضو کا پانی (وضو کرتے وقت) پہنچے گا۔

(حدیث) حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ اپنے گھر والوں کو زیور اور ریشم پہننے سے منع کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے۔

ان كنتم تحبون حلية الجنة وحريرها فلا تلبسوهما في الدنيا۔[2]

(ترجمہ) اگر تم جنت کے زیور اور اس کے ریشم کو چاہتے ہو تو ان کو دنیا میں استعمال نہ کرو۔

(فائدہ) ریشم اور سونا چاندی اگرچہ خواتین کیلئے پہننا جائز ہے مگر جنت میں ان کی کمی کا باعث ہے اس لئے خواتین کو ان کا چھوڑ دینا مستحب ہے اور جنت میں بہت زیادہ ریشم اور سونے چاندی کے عطایا کا ذریعہ ہے۔

---

[1] نسائی (فی الطہارۃ / ب ۱۰۹) کنز العمال (۲۶۰۹۳)

[2] نسائی (فی الزینۃ (ب ۳۸)، مسند احمد (۴ / ۱۴۵)، مستدرک (۴ / ۱۹۱)، ترغیب و ترہیب (۱ / ۵۵۸، ۳ / ۱۰۰)، مشکوٰۃ (۴۴۰۴)، کنز العمال (۴۱۲۰۹)، صحیح ابن حبان (۱۴۶۳)، در منثور (۴ / ۲۲۱)

جنت میں نیند نہیں ہو گی

(حدیث) حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کیا جنتی لوگ سوئیں گے بھی؟

تو آپ نے ارشاد فرمایا

النوم اخوالموت واھل الجنة لاينامون۔ ۱؎

(ترجمہ) نیند موت کی بھائی ہے اس لئے جنت والے نہیں سوئیں گے۔

اگر کسی کا دل جنت میں نیند کرنے کو چاہے تو

(حدیث) حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! نیند ایک ایسی نعمت ہے جس سے دنیا میں ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں تو کیا جنت میں نیند بھی ہو گی؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

لا ، لان النوم شريك الموت وليس فى الجنة موت لايمسنا فيها نصب ولايمسنا فيها لغوب۔ ۲؎

(ترجمہ) نہیں (نیند نہیں آئے گی) کیونکہ نیند موت کی شریک ہے اور جنت میں موت نہیں ہو گی (بلکہ) ہمیں جنت میں نہ تو کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ اس میں ہمیں کوئی خستگی پہنچے گی۔

۱؎ زہد امام احمد ص ۵ اوفیہ لایموتون۔ والطبرانی فی الاوسط کمافی مجمع الزوائد (۱۰/ ۴۱۵)، حلیۃ الاولیاء (۷/ ۹۰)، صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۹۰)، موضح اوہام الجمع والتفریق ۱/ ۴۶۷، تفسیر ابن کثیر ۷/ ۲۴۸)، نہایہ ابن کثیر ۲/ ۲۸۰، علل متناہیہ (۱۵۵۳)(۲/ ۴۴۹)، زہد امام احمد ص ۹، حادی الارواح ص ۴۷۹، البدور السافرہ (۲۱۹۵) کشف الخفاء ۲/ ۴۵۶ وقال رواہ البزار والطبرانی والبیہقی باسناد صحیح بیہقی (۴۸۴) کلھم بہذا للفظ وبغیر سوال دیلمی مطولا (۶۹۰۷) فی الفردوس، والبزار (۳۵۱۷) مختصرا، کنز العمال (۳۹۳۲۱) بغیر لفظ وفی المجمع (۱۰/ ۴۱۵) ورجال البزار رجال الصحیح صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۳۱۵)، معجم الشیوخ ابن جمیع صیداوی (۱۵)، تذکرۃ (۲/ ۴۸۳) بحوالہ دارقطنی،

۲؎ البدور السافرہ (۲۱۹۶) بحوالہ ابن ابی حاتم والبیہقی (۴۸۹) فی البعث والنشور۔ وصف الفردوس (۲۵۱) مطولا، درمنثور (۵/ ۲۵۴) بحوالہ ابن ابی حاتم وابن مردویہ۔

جنت کی نعمت طلب کرنے کا لفظ، فرشتوں کا استقبالی جملہ اور اہل جنت کا کلمہ تشکر

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات یھدیھم ربھم بایمانھم تجری من تحتھم الانھار فی جنات النعیم ۔ دعواھم فیھا سبحانك اللھم و تحیتھم فیھا سلام و آخر دعواھم ان الحمدللہ رب العالمین (سورۃ یونس / ۹۔۱۰)

(ترجمہ) یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے ان کا رب ان کو بوجہ ان کے مؤمن ہونے کے ان کے مقصد (یعنی جنت) تک پہنچائے گا، ان کے (مسکن کے) نیچے نہریں جاری ہوں گی نعمتوں کے باغات میں، (اور) ان کے مونہہ سے یہ بات نکلے گی کہ سبحان اللہ اور ان کا سلام جنت میں السلام علیکم ہوگا اور ان کی آخری بات الحمد للہ رب العالمین ہوگی۔

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد شفیع صاحبؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس آیت میں جنت میں پہنچنے کے بعد اہلِ جنت کے چند مخصوص حالات بتلائے ہیں، اول یہ کہ **دعواھم فیھا سبحنك اللھم**، اس میں لفظ دعویٰ اپنے مشہور معنی میں نہیں جو کوئی مدعی اپنے حریف کے مقابلہ میں کیا کرتا ہے، بلکہ اس جگہ لفظ دعویٰ دعاء کے معنی میں ہے۔ معنی یہ ہیں کہ اہل جنت کی دعاء جنت میں پہنچنے کے بعد یہ ہوگی کہ وہ **سبحانك اللھم** کہتے رہیں گے یعنی اللہ جل شانہ کی تسبیح کیا کریں گے،

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ دعاء تو عرفِ عام میں کسی چیز کی درخواست اور کسی مقصد کے مطلب کرنے کو کہا جاتا ہے، **سبحانك اللھم** میں نہ کوئی درخواست ہے نہ طلب، اس کو دعاء کس حیثیت سے کہا گیا؟

جواب یہ ہے کہ اس کلمہ سے بتلانا یہ مقصود ہے کہ اہل جنت کو جنت میں ہر راحت ہر مطلب من مانے انداز سے خود بخود حاصل ہوگی، کسی چیز کو مانگنے اور درخواست کرنے کی ضرورت ہی نہ ہوگی، اس لئے درخواست و طلب اور معروف دعاء

کے قائم مقام ان کی زبانوں پر صرف اللہ کی تسبیح ہو گی اور وہ بھی دنیا کی طرح کوئی فریضہ عبادت ادا کرنے کے لئے نہیں بلکہ وہ اس کلمہ تسبیح سے لذت محسوس کریں گے اور اپنی خوشی سے **سبحانك اللهم** کہا کریں گے، اس کے علاوہ ایک حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، "جو بندہ میری حمد و ثنا میں ہر وقت لگا رہے یہاں تک کہ اس کو اپنے مطلب کی دعاء مانگنے کی بھی فرصت نہ رہے تو میں اس کو تمام مانگنے والوں سے بہتر چیز دوں گا یعنی بے مانگے اس کے سب کام پورے کر دوں گا۔" اس حیثیت سے بھی لفظ **سبحانك اللهم** کو دعاء کہہ سکتے ہیں،

اس معنی کے اعتبار سے صحیح بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم ﷺ کو جب کوئی تکلیف و بے چینی پیش آتی تو آپ یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

لا اله الا الله العظیم الحلیم ، لا اله الا الله رب العرش العظیم ، لا اله الا الله رب السموات و رب الارض و رب العرش الکریم ۔

اور امام طبری نے فرمایا کہ سلفِ صالحین اس کو دعاء کرب کہا کرتے تھے، اور مصیبت و پریشانی کے وقت یہ کلمات پڑھ کر دعا مانگا کرتے تھے، (تفسیر قرطبی)

اور امام ابن جریر، ابن منذر وغیرہ نے ایک یہ روایت بھی نقل کی ہے کہ اہل جنت کو جب کسی چیز کی ضرورت اور خواہش ہو گی تو وہ **سبحانك اللهم** کہیں گے، یہ سنتے ہی فرشتے ان کے مطلب کی چیز حاضر کر دیں گے، گویا کلمہ **سبحانك اللهم** اہل جنت کی ایک خاص اصطلاح ہو گی جس کے ذریعہ وہ اپنی خواہش کا اظہار کریں گے اور ملائکہ ہر مرتبہ اس کو پورا کر دیں گے روح المعانی و قرطبی، اس لحاظ سے بھی کلمہ **سبحانك اللهم** کو دعاء کہا جا سکتا ہے۔

اہل جنت کا دوسرا حال یہ بتلایا کہ **تحیتهم فیها سلام**، تحیہ عرف میں اس کلمہ کو کہا جاتا ہے جس کے ذریعہ کسی آنے والے یا ملنے والے شخص کا استقبال کیا جاتا ہے جیسے سلام یا خوش آمدید یا اہلاً و سہلاً وغیرہ، اس آیت نے بتلایا کہ اللہ جل شانہ کی طرف سے یا فرشتوں کی طرف سے اہل جنت کا تحیہ لفظ سلام سے ہو گا، یعنی یہ خوش خبری کہ تم ہر تکلیف اور ناگوار چیز سے سلامت رہو گے، یہ سلام خود حق تعالیٰ کی طرف سے بھی ہو سکتا ہے جیسے سورۃ یٰس میں ہے **سلام قولاً من رب رحیم**، اور فرشتوں کی طرف

سے بھی ہو سکتا ہے جیسے دوسری جگہ ارشاد ہے **والملئکة یدخلون علیهم من کل باب، سلم علیکم** یعنی فرشتے اہل جنت کے پاس ہر دروازہ سے سلام علیکم کہتے ہوئے داخل ہوں گے اور ان دونوں باتوں میں کوئی تضاد نہیں کہ کسی وقت براہِ راست اللہ تعالیٰ کا سلام پہنچے اور کسی وقت فرشتوں کی طرف سے، اور سلام کا لفظ اگرچہ دنیا میں دعاء ہے لیکن جنت میں پہنچ کر تو ہر مطلب حاصل ہوگا اس لئے وہاں یہ لفظ دعا کے بجائے خوش خبری کا کلمہ ہوگا (روح المعانی)

تیسرا حال اہل جنت کا یہ بتلایا کہ **آخر دعواهم ان الحمدلله رب العلمین**، یعنی اہلِ جنت کی آخری دعاء **الحمدلله رب العلمین** ہوگی،

اہل جنت کی معرفت خداوندی میں درجات کا اندازہ

مطلب یہ ہے کہ اہل جنت کو جنت میں پہنچنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی معرفت میں ترقی نصیب ہوگی جیسا کہ حضرت شہاب الدین سہروردیؒ نے اپنے ایک رسالہ میں فرمایا کہ جنت میں پہنچ کر عام اہل جنت کو علم و معرفت کا وہ مقام حاصل ہو جائے گا جو دنیا میں علماء کا ہے، اور علماء کو وہ مقام حاصل ہو جائے گا جو یہاں انبیاء کا ہے، اور انبیاء کو وہ مقام حاصل ہو جائے گا جو دنیا میں سید الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کو حاصل ہے، اور آنحضرت ﷺ کو وہاں قرب خداوندی کا انتہائی مقام حاصل ہوگا، اور ممکن ہے کہ اسی مقام کا نام مقامِ محمود ہو جس کے لئے اذان کی دعاء میں آپ نے دعا کرنے کی تلقین فرمائی ہے،

خلاصہ یہ ہے کہ اہل جنت کی ابتدائی دعاء **سبحنك اللهم** اور آخری دعاء **الحمدلله رب العلمین** ہوگی، اس میں اللہ جل شانہ کی صفات کی دو قسموں کی طرف اشارہ ہے، ایک صفاتِ جلال، جن میں اللہ جل شانہ کے ہر عیب اور ہر برائی سے پاک ہونے کا ذکر ہے دوسری صفات اکرام، جن میں اس کی بزرگی و برتری اور اعلیٰ کمال کا ذکر ہے، قرآن کریم کی آیت **تبارك اسم ربك ذی الجلال والاکرام** میں ان دونوں قسموں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ سبحانیت اللہ تعالیٰ کی صفاتِ جلال میں سے ہے اور مستحقِ حمد و ثنا ہونا صفاتِ اکرام میں سے ہے اور ترتیب طبعی کے مطابق صفاتِ جلال صفاتِ اکرام سے مقدم ہیں، اس لئے اہل جنت شروع میں صفات

جلال کو بلفظ سبحانك اللهم بیان کریں گے اور آخر میں صفاتِ اکرام کو بلفظِ الحمدللہ رب العلمین ذکر کریں گے۔ یہی ان کارات دن کا مشغلہ ہوگا،
اوران تینوں احوال کی ترتیب طبعی یہ ہے کہ اہل جنت جب سبحانك اللهم کہیں گے تو اس کے جواب میں ان کو حق تعالیٰ کی طرف سے سلام پہنچے گا، اس کے نتیجہ میں وہ الحمدللہ رب العلمین کہیں گے،(روح المعانی)[1]

---

[1] معارف القرآن مفتی محمد شفیع صاحب ۴ / ۵۱۱ تا ۵۱۳

جنت میں سب کچھ ملے گا

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکة الاتخافوا ولاتحزنوا وابشروا بالجنة التی کنتم توعدون . نحن اولیاؤ کم فی الحیوة الدنیا وفی الآخرة ولکم فیھا ما تشتھی انفسکم ولکم فیھا ماتدعون . نزلامن غفور رحیم (سورۃ حم سجدہ :۳۰ تا ۳۲)

(ترجمہ) جن لوگوں نے (دل سے) اقرار کر لیا کہ ہمارا رب (حقیقی صرف) اللہ ہے (مطلب یہ کہ شرک چھوڑ کر توحید اختیار کرلی) پھر (اس پر) مستقیم رہے (یعنی اس کو چھوڑا نہیں) ان پر (اللہ کی طرف سے رحمت وبشارت کے) فرشتے اتریں گے (اول موت کے وقت، پھر قبر میں، پھر قیامت میں۔ یہ کہیں گے کہ تم (احوال آخرت سے) کوئی اندیشہ نہ کرو اور نہ (دنیا چھوٹنے پر) رنج کرو اور (بلکہ) تم جنت کے ملنے پر خوش رہو جس کا تم سے وعدہ کیا جایا کرتا تھا، ہم تمہارے رفیق تھے دنیاوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھیرفیق رہیں گے ۔اور تمہارے لئے اس (جنت) میں جس چیز کو تمہارا جی چاہے گا موجود ہے اور نیز تمہارے لئے اس میں جو مانگو گے موجود ہے (یعنی جو کچھ زبان سے مانگو گے وہ تو ملے گا ہی بلکہ مانگنے کی بھی ضرورت نہ ہوگی جس چیز کو تمہارا دل چاہے گا موجود ہوگی یہ بطور مہمانی کے ہوگا۔ غفور رحیم کی طرف سے، (یعنی یہ نعمتیں اکرام واعزاز کے ساتھ اس طرح ملیں گے جس طرح مہمانوں کو ملتی ہیں)[1]

طلبِ نعمت کا کلمہ

فرمان باری تعالیٰ ہے دعوا ھم فیھا سبحانك اللھم وتحیتھم فیھا سلام و آخر دعواھم ان الحمدللہ رب العالمین (سورۃ یونس علیہ السلام / ۱۰)۔

جنتیوں کی خواہش (کی طلب کی جملہ) جنت میں "سبحانك اللھم" ہوگا اور اس میں کہیں اکے دعصول

---

[1] صفة الجنة ابو نعیم ۲ / ۷ ۱۲ (۲۷۸)۔

گے "الحمدللہ رب العالمین" سب خوبیاں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جو پروردگار ہے سارے جہانوں کا۔

حضرت سفیان بن عیینہؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جب ان کو کسی چیز کی طلب ہوگی تو وہ کہیں گے سبحانك اللھم (اے اللہ آپ پاک ہیں) تو ان کے پاس ان کی طلب کے موافق جنت کی نعمت پہنچ جائے گی۔

خواہش کرنے سے درخت اور نہریں بھی اپنی جگہ سے پھر جائیں گی

حضرت عطاء بن میسرہؒ فرماتے ہیں کہ جنتی حضرات میں سے جو جنتی اپنے محل سے نکلے گا اور کسی درخت یا نہر کو دیکھ کر یہ چاہے گا کہ اس کو اس جگہ نہیں ہونا چاہئے ابھی اس نے یہ بات زبان سے نہیں نکالی ہوگی بلکہ دل ہی میں ہوگی مگر اللہ تعالیٰ اس (درخت یا نہر وغیرہ) کو وہیں منتقل کردیں گے جہاں وہ پسند کرتا ہوگا۔[1]

ہر جنتی کی ہر طلب پوری ہوگی

(حدیث) حضرت بریدہ اسلمیؓ فرماتے ہیں کہ ایک صحابی جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں گھوڑے کو پسند کرتا ہوں کیا جنت میں گھوڑا ہوگا؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔

یدخلك اللہ الجنة فلاتشاء ان ترکب فرسامن یاقوتة حمراء تطیربك فی ای الجنة شئت الارکبت جب تمہیں اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کردیں گے تو اگر تو یاقوت احمر کے گھوڑے پر سوار ہونا چاہے گا تو تو (اس پر) سوار ہو سکے گا جنت میں جہاں جہاں چاہے گا وہ تمہیں لے کر اڑتا پھرے گا۔۔۔ پھر آپ کے پاس ایک اور صحابی حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا جنت میں اونٹ ہوگا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

یاعبداللہ ان یدخلك اللہ الجنة کان لك فیھا ما اشتھت نفسك ولذت عینك اے بندہ خدا! اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو جنت میں داخل فرمایا تو آپ کیلئے وہ سب کچھ ہوگا جس کو تیرا جی چاہے گا اور تیری آنکھیں لذت اٹھائیں گی۔[2]

---

[1] صفة الجنة ابو نعیم (۲۷۹) ۲ / ۲۷ / ۱۲،

[2] الفتح الربانی (۲۴ / ۲۰۳)، جولات فی ریاض الجنات ص ۲۵ بلفظ ان اللہ ادخلك الجنة،

جنتی کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے پسندیدہ تحفہ

حضرت عبدالرحمٰن بن سابطؒ فرماتے ہیں جنتی مرد کے پاس ایک فرشتہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے کوئی ہدیہ لیکر کے حاضر ہوگا اور اس کے ہاتھ کی انگلیوں میں ایک سو ستر پوشاکیں ہوں گی یہ جنتی (اس ہدیہ کو وصول کرتے ہوئے) کہے گا تم میرے پروردگار کی طرف سے میرے لئے سب سے زیادہ پسندیدہ تحفہ لیکر کے آئے ہو۔ وہ فرشتہ عرض کرے گا کیا آپ کو یہ پسند آرہا ہے؟ جنتی کہے گا جی ہاں تو فرشتہ اپنے قریبی درخت سے کہے گا اے درخت! اس جنتی کا جو دل کرے اس کی مراد کو پورا کر دے۔[1]

[1] صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۲۷۶)۔

جنت کی نعمتیں دنیا کے مشابہ ہوں گی؟

کوئی نعمت دنیا کی نعمت کے مشابہ نہ ہوگی

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں کوئی چیز دنیا کی چیزوں کے مشابہ نہیں ہو گی صرف ناموں میں مشابہت ہو گی۔[1]

جنت کی کوئی چیز ایک دوسری کے مشابہ نہ ہوگی

آیت (واتوا به متشابها) کی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ جنت میں کوئی چیز کسی دوسری چیز کے مشابہ نہیں ہو گی۔[2]

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ جنت کی چیزیں دیکھنے میں ایک دوسری سے ملتی جلتی ہوں گی مگر ذائقہ میں مختلف ہوں گی۔[3]

دیکھنے میں پہلے جیسی، لذت میں نئی

حضرت ضحاک بن مزاحمؒ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل کا دوست اپنے محل میں (نعمتوں میں) مصروف ہوگا کہ اس کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے قاصد حاضر ہوگا اور اجازت مانگ کر دینے والے خادم سے کہے گا کہ اللہ عزوجل کے قاصد کیلئے اللہ تعالیٰ کے دوست سے اجازت لیکر آؤ تو وہ (جاکر) عرض کرے گا کہ اے دوست خدا! یہ اللہ تعالیٰ کے قاصد آئے ہیں (چنانچہ وہ اجازت کے ساتھ) جنتی کے سامنے ایک تحفہ پیش کرے گا اور عرض کرے گا اے ولی اللہ! آپ کا پروردگار آپ کو سلام کہتا ہے اور حکم فرماتا ہے کہ آپ اسے تناول فرمائیں یہ ہدیہ اس طعام کے مشابہ ہوگا جس کو جنتی نے

---

[1] صفۃ الجنہ ابو نعیم (۱۲۴)، تفسیر ابن جریر طبری ۱/۱/۱۷۴، تفسیر ابن کثیر ۱/۹۱ بحوالہ تفسیر ابن ابی حاتم،

[2] صفۃ الجنہ ابو نعیم (۱۲۵)،

[3] صفۃ الجنہ ابو نعیم (۱۲۶)، تفسیر طبری ۱/۱/۱۷۳،

ابھی ابھی تناول کیا ہوگا اس لئے وہ کہے گا میں نے سے ابھی تناول کیا ہے تو وہ کہے گا آپکا رب آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ اس سے تناول کیجئے تو وہ جب اس کو تناول کرے گا تو اس میں جنت کے ہر پھل کی لذت سے لطف اندوز ہوگا اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (واتوابه متشابها) یعنی ان کو ملتی جلتی نعمت دی جائے گی۔[1]

فرشتے سلام کریں گے

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ (نے ارشاد فرمایا)

یقول الله عزوجل لمن یشاء من ملائکته ائتوهم فحیوهم فتقول الملائکة نحن سکان سمائك وجیرتك من خلقك افتامرنا ان ناتی هؤلاء فنسلم علیهم؟ قال انهم کانوا عبادایعبدونی ولایشرکون بی شیاً: قال فتأتیهم عندذلك فیدخلون علیهم من کل باب سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار (سورۃ الرعد: ۲۴)[2]

(ترجمہ) اللہ عزوجل اپنے فرشتوں میں سے جن کیلئے پسند کریں گے ان سے فرمائیں گے کہ آپ جنتیوں کے پاس جائیں اور ان کو سلام کریں۔ تو وہ فرشتے عرض کریں گے ہم آپ کے آسمان پر رہنے والے اور آپ کی مخلوق میں سے آپ کے پڑوسی ہیں آپ پھر بھی ہمیں حکم دیتے ہیں کہ ہم ان کے پاس جا کر ان کو سلام پیش کریں؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ یہ میرے وہ بندے ہیں جنھوں نے میری بندگی کی اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا تھا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ پھر اس وقت یہ فرشتے ان کے پاس آئیں گے اور ان کے سامنے ہر دروازے سے داخل ہو کر کہیں گے **سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار** (تم پر سلام ہو اس کے بدولت کہ آپ نے اللہ کی اطاعت میں صبر کیا) اپنی خواہش نفس کی آسانیاں اور دنیاوی خواہشات کو کنٹرول میں رکھا، پس اس جہان میں تمہارا انجام بہت نیک ہے۔

---

[1] صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۲۰۰)۔

[2] صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۹۲)، حاکم ۲ / ۷۰۔

فرشتے اجازت لیکر آسکیں گے

حضرت مجاہدؒ آیت قرآنی (واذا رایت ثم رایت نعیما وملکا کبیرا) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ سلطنت عظیم ہوگی حتی کہ ان کے پاس فرشتے بھی داخل نہیں ہوسکیں گے مگر اجازت لیکر۔ ا؂

(فائدہ) آیت مذکورہ کی یہی تفسیر حضرت کعب احبارؒ سے بھی منقول ہے۔ ۲؂

ا؂ صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۱۹۸)، البدور السافرہ (۲۱۴۷)، البعث والنشور (۴۴۶)، درمنثور ۶/۳۰۱، تفسیر ابن جریر ۲۹/۱۳۶۔

۲؂ تفسیر ابن جریر (۲۹/۱۱۹)، صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۲۰۲)۔

خوش الحانی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کا سماع

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

فاما الذین آمنوا و عملوا الصالحات فھم فی روضۃ یحبرون

(سورۃ الروم / ۱۵)

(ترجمہ) پس جو لوگ ایمان لائے انہوں نے اچھے اعمال کئے تو وہ جنت میں مسرور ہوں گے۔

حضرت یحییٰ بن ابی کثیرؒ فی روضۃ یحبرون کی تفسیر "جنت میں سماع" سے کرتے ہیں۔[1]

حسین و دلکش آواز میں حضرت داؤد علیہ السلام کی حمد سرائی سنیں گے

آیت قرآنی (لہ عندنا لزلفی و حسن مآب)

(حضرت داؤد کیلئے ہمارے پاس قرب کا مرتبہ ہے اور لوٹ جانے کی بہترین جگہ ہے)

اس آیت کی تفسیر میں حضرت مالک بن دینارؒ فرماتے ہیں قیامت کے دن حضرت داؤد علیہ السلام کو عرش کے پائے کے پاس کھڑا کیا جائے گا اور ان کو حکم دیا جائے گا کہ اے داؤد! اس حسین اور نرم و نازک آواز میں میری بزرگی بیان کرو جس طرح سے دنیا میں بیان کیا کرتے تھے۔ وہ عرض کریں گے اے رب! کیسے حمد کروں آپ نے تو میری خوش الحانی واپس لے لی ہے؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں اس کو آج پھر واپس کرتا ہوں چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام ایسی ایسی آواز کے ساتھ حمد ادا کریں گے کہ جنت

---

[1] البعث والنشور (۴۱۹)، در منثور ۵ / ۱۵۳ بحوالہ سعید بن منصور وابن ابی شیبہ (۱۳ / ۱۲۲) وہناد و عبد بن حمید وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم والخطیب فی تاریخہ۔ حلیۃ الاولیاء ۳ / ۶۹، زیادات زہد ابن المبارک (۶۸)، تفسیر طبری (۲۱ / ۲۸)، البدور السافرہ (۲۰۸۸)، صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۲۵۷)، حادی الارواح ص ۳۲۲

کی نعمتوں کو بھی بھلا دیں گے۔ ۱؎
(نوٹ) حضرت داؤد علیہ السلام جنت میں بھی خوبصورت آواز میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تہلیل بجالائیں گے تفصیل کیلئے اللہ تعالیٰ کی زیارت کا باب ملاحظہ کریں۔

لڑکیوں کی آواز میں ترانہ حمد

حضرت سعید بن جبیرؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا تم ہم سے سوال کرو کیونکہ تم ہم سے کسی ایسی چیز کا سوال نہیں کرو گے مگر ہم نے اس کے بارہ میں پوچھ رکھا ہے تو ایک شخص نے عرض کیا کیا جنت میں نغمہ سرائی ہو گی ؟ آپ نے فرمایا کستوری کے کوزے ہوں گے جن کے پاس لڑکیاں ہوں گی جو اللہ تعالیٰ عزوجل کی ایسی آواز میں بزرگی بیان کریں گی کہ ان کی مثل کانوں نے کبھی نہیں سنی ہو گی۔ ۲؎

درخت کی ترنم کے ساتھ تسبیح و تقدیس

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا جنت میں گیت ہو گا ؟ کیونکہ میں گیت کو پسند کرتا ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا
والذی نفسی بیدہ ان اللہ لیوحی الی شجرۃ الجنۃ ان اسمعی عبادی الذین شغلوا انفسھم عن المعازف والمزامیر بذکری فتسمعھم باصوات ماسمع الخلائق مثلھا قط بالتسبیح و التقدیس۔ ۳؎
(ترجمہ) مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ جنت کے درخت کی طرف پیغام بھیجیں گے کہ میرے ان بندوں کو جنہوں نے اپنے آپ کو باجوں اور گانوں کی بجائے (دنیا میں) میرے ذکر کے ساتھ مصروف رکھا تو ان کو ایسی آوازوں میں ان کو ایسی ترنم میں تسبیح و تقدیس سنا کہ ایسی مخلوقات نے کبھی نہ سنی ہوں۔

۱؎ زہد امام احمد و حکیم ترمذی و ابن المنذر و ابن ابی حاتم (الدر المنثور ۵ / ۳۰۵) البدور السافرہ (۲۰۹۴)، ابن ابی الدنیا (۳۳۵)، حادی الارواح ص ۳۲۷۔
۲؎ البعث والنشور (۴۲۲)، البدور السافرہ (۲۰۹۱)۔
۳؎ ترغیب و ترہیب اصبہانی، (البدور السافرہ ۲۰۹۷)، در منثور ۵ / ۱۵۳ بحوالہ نوادر الاصول حکیم ترمذی۔

درخت سے خوبصورت آواز کیسے پیدا ہوگی

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان فی الجنة شجرة جذوعها من ذهب و فروعها من زبرجد ولؤلؤ فتهب لهاريح فتصفق فما سمع السامعون بصوت قط الذمنه۔ ا؎

(ترجمہ) جنت میں ایک درخت جس کے تنے سونے کے ہوں گے اور شاخیں زبرجد اور لئولئو کی ہوں گی اس پر ہوا چلے گی تو وہ (شاخیں) حرکت میں آئیں گی (اس کو) سننے والے اس سے زیادہ لذیذ کوئی آواز نہیں سنیں گے۔

روز قیامت فرشتوں سے ترانے سننے والے جنتی

حضرت محمد بن منکدرؒ فرماتے ہیں جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک منادی ندا کرے گا وہ حضرات کہاں ہیں جو اپنے آپ کو کھیل اور شیطان کے باجوں سے بچاتے تھے ان کو کستوری کے باغات میں ٹھہراؤ۔ پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم فرمائیں گے کہ تم ان حضرات کو میری حمد وثناء سناؤ اور ان کو بتادو کہ ان پر کسی قسم کا خوف نہیں اور کسی قسم کا رنج نہیں۔ ۲؎

دنیا میں گانے باجے سننے والے جنت میں فرشتوں سے قرآن نہیں سن سکیں گے

(حدیث) حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

من استمع الی صوت غناء لم یؤذن له ان یستمع الروحانیین فی الجنة . قالوا ومن الروحانیون یا رسول الله؟ قال قراء اهل الجنة۔ ۳؎

ا؎ صفۃ الجنۃ ابونعیم (۴۳۳)، البدور السافرہ (۲۰۹۸)، حادی الارواح ص ۳۲۳، ترغیب وترہیب (۴/ ۵۲۳)

۲؎ صفۃ الجنۃ لابن ابی الدنیا (۲۶۳)، البدور السافرہ (۲۰۹۹)، ترغیب وترہیب اصبہانی، درمنثور (۵/ ۱۵۳) بحوالہ ذم الملاہی لابن ابی الدنیا، زوائد زہد لابن المبارک (۴۳)، حادی الارواح ص ۳۲۶۔

۳؎ البدور السافرہ (۲۱۰۱) بحوالہ نوادر الاصول حکیم ترمذیؒ، درمنثور ۵/ ۱۵۳، کنزالعمال (۴۰۶۶۰)، (۴۰۶۶۶)، تفسیر قرطبی (۱۴/ ۵۴)۔

(ترجمہ) جو شخص گانے کی آواز سنے گا اس کو روحانیون کی خوش الحانی سننے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! روحانیون کون ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا" (یہ) جنت والوں (کے سامنے) قرآن پڑھنے والے (فرشتے) ہیں۔

گانا گانے والے، فرشتوں کے ترانوں سے محروم

تابعی مفسر محدث حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن ایک منادی ندا کرے گا کہ وہ لوگ کہاں ہیں جو اپنی آوازوں کو اور اپنے کانوں کو فضولیات اور شیطان کے باجوں سے محفوظ رکھتے تھے؟

فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ ان حضرات کو کستوری کے باغ میں رخصت کر دیں گے اور فرشتوں سے فرمائیں گے کہ تم میرے (ان) بندوں کے سامنے میری حمد اور بزرگی بیان کرو اور ان کو یہ خوشخبری سنادو کہ ان پر کوئی خوف کی بات نہیں اور نہ ہی کوئی غم کی بات ہے۔[1]

تمام قسم کے نغمات کی حسین آوازیں

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک درخت ہے جو تیز رفتار سوار کے اس کے سایہ میں سو سال چلنے کے برابر طویل ہے۔ جنت والے اور بالاخانوں وغیرہ والے باہر نکل کر اس کے سایہ میں باتیں کیا کریں گے، ان میں سے کوئی جنتی دنیا کے گانے باجے کو یاد کرے گا تو اللہ تعالیٰ جنت سے ایک ہوا کو روانہ کریں گے جو اس درخت سے دنیا کی ہر طرح کی سریلی آوازوں اور نغمہ طرازیوں کو پیدا کرے گی۔[2]

حضرت اسرافیل علیہ السلام کی حسین ترین آواز

امام اوزاعیؒ فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ مخلوق خداوندی میں حضرات اسرافیل علیہ السلام سے زیادہ حسین اور دلکش آواز کا مالک کوئی (فرشتہ) نہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ

۱؎ المجالسۃ للدینوی (البدور السافرہ / ۲۱۰۰)، درمنثور ۵ / ۱۵۳،

۲؎ صفۃ الجنہ ابن ابی الدنیا (۲۶۰)، البدور السافرہ (۲۱۰۳)، درمنثور (۵ / ۱۵۳) بحوالہ ابن ابی الدنیا وضیاء مقدسی فی صفۃ الجنہ بسند صحیح، حادی الارواح ص ۳۲۷،

ان کو حکم فرماتے ہیں اور یہ ایسی خوش الحانی شروع کرتے ہیں کہ آسمانوں میں موجود نماز پڑھنے والے فرشتوں کی نماز کو بھی کاٹ دیتے ہیں جب تک اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں وہ اس حالت میں خوش الحانی میں مصروف رہتے ہیں پھر اللہ فرماتے ہیں میرے غلبہ کی قسم !اگر (غیروں کی) عبادت کرنے والے میری عظمت کی قدرو منزلت کا علم رکھتے ہوئے تو وہ میرے غیر کی عبادت کبھی نہ کرتے۔ ۱؎

فرشتوں کی حمد و ثناء میں نغمہ سرائیاں

حضرت شہر بن حوشبؒ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ جل شانہ (قیامت کے دن اور جنت میں) اپنے فرشتوں سے فرمائیں گے میرے نیک بندے دنیا میں خوبصورت آواز کو پسند کرتے تھے لیکن میری خاطر انہوں نے اس کا سننا چھوڑ دیا تھا تم حسین ترین آواز میں میرے بندوں کو (حمد و ثنا وغیرہ) سناؤ چنانچہ وہ کلمہ طیبہ، تسبیح اور اللہ کی عظمت کو ایسی حسین آوازوں میں پیش کریں گے جن کو انہوں نے کبھی نہیں سنا ہوگا۔ ۲؎

ایک درخت کی دلکش ترنم

امام اوزاعیؒ حضرت عبدہ بن ابی لبابہؒ سے نقل کرتے ہیں کہ جنت میں ایک درخت ہے جس کے پھل زبرجد، یاقوت اور لؤلؤ کے ہیں اللہ تعالیٰ ہوا کو چلائیں گے تو وہ درخت حرکت میں آئے گا اور اس کی ایسی ایسی حسین آوازیں سننے کو ملیں گی کہ اس سے زیادہ لذیذ کوئی آواز نہیں سنی ہوگی۔ ۳؎

(فائدہ) مذکورہ روایات میں حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز کو اور حضرت اسرافیل علیہ السلام کی آواز کو اور درختوں کی آواز کو اور فرشتوں کی آواز کو سب سے حسین قرار دیا گیا ہے۔ ان میں سے ہر ایک کی آواز کو اپنے اپنے درجہ میں انتہائی حسن حاصل ہوگا۔ نیز حوریں اور دنیا کی عورتیں بھی حسین و جمیل انداز سے نغمہ سرائیاں کریں گی ان کا ذکر حوروں کے باب میں آرہا ہے۔

۱؎ حادی الارواح ص ۳۲۶، صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۲۵۸)۔

۲؎ حادی الارواح ص ۳۲۶، صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۲۳۶)۔

۳؎ حادی الارواح ص ۳۲۷، صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۲۵۹)۔

جنت میں صرف ذکر کی عبادت ہو گی

(حدیث) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

یاکل اھل الجنة فیھا ویشربون ولا یتمخطون ولا یتغوطون ولا یبولون ویکون طعامھم ذلک جشاء ورشحا کرشح المسک یلھمون التسبیح والحمد کما یلحمون النفس۔[1]

(ترجمہ) جنت والے جنت میں کھائیں اور پئیں گے۔ مگر نہ تو ناک سنکیں گے، نہ پاخانہ کریں گے، نہ پیشاب کریں گے بلکہ ان کا کھانا ڈکار (کی شکل میں) اور (پینا) کستوری کے پسینہ میں بدل جائے گا (اور) ان کو تسبیح اور تحمید اس طرح سے القاء کی جائے گی جیسے (جانداروں کو) سانس کا القاء کیا جاتا ہے۔

(فائدہ) یعنی ان حضرات کی تسبیح اور تحمید سانسوں سے ادا ہو گی جس طرح سے تم خود بخود بلا ارادہ اور بغیر تکلف کے سانس لیتے ہو۔[2]

---

[1] مسلم (۲۸۳۵)، (۱۸)، (۱۹) فی الجنۃ باب (۱۷) فی صفۃ الجنۃ واھلھا، حادی الارواح ص ۴۸۸، صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۲۷۴)، مسند احمد ۳ / ۳۱۶، ۳۶۴، ابو داؤد طیالسی ۲ / ۲۴۲ (۲۸۳۱)، منتخب عبد بن حمید (۱۰۲۸)، مسند ابو یعلی (۱۹۰۶، ۲۰۵۲)، تاریخ بغداد (۱۳ / ۱۹۷)، شرح السنۃ بغوی (۱۵ / ۲۱۲ ـ ۲۱۳)(۴۳۷۵)، تفسیر بغوی (۱ / ۴۱)، البدور السافرہ (۲۱۸۹) صحیح ابن حبان (۱۰ / ۲۶۳)(۷۳۹۲)، البعث والنشور (۴۲۶)،

[2] مسلم (۲۸۳۵)، (۲۰)، کتاب الجنہ ب ۷، حادی الارواح ص ۴۸۸، صفۃ الجنہ ابو نعیم (۲ / ۱۲۲)،

جنت کے حسن میں اضافہ ہوتا رہے گا

حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جب بھی جنت کی طرف نظر فرماتے ہیں تو حکم دیتے ہیں کہ تو اپنے مکینوں کیلئے اور پاکیزہ اور عمدہ ہو جا تو وہ حسن وپاکیزگی میں اور عمدہ ہو جاتی ہے حتی کہ جنتی اس میں داخل ہو جائیں۔[۱]

اور جب جنتی جنت داخل ہو جائیں گے تب بھی اس کے حسن میں اضافہ ہو تا رہے گا جیسا کہ آپ اس کتاب کے مختلف مقامات میں پڑھیں گے۔

---

[۱] صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۲۱)، حادی الارواح ص ۳۸۳ بحوالہ عبداللہ بن احمد، وصف الفردوس ص ۸ (۱۳)۔

جنتی قرآن پڑھیں گے

سورۃ طٰہٰ اور یٰسین کی تلاوت کریں گے

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
یرفع القرآن علی اهل الجنة کله ماخلا طه ویس ۔[1]
(ترجمہ) سوائے سورۃ طہ اور سورۃ یٰس کے باقی تمام قرآن پاک جنت والوں سے اٹھالیا جائے گا (وہ صرف سورۃ طہ اور سورۃ یٰس کی تلاوت کر سکیں گے)
(فائدہ) یہ حدیث سند کے لحاظ سے انتہائی کمزور ہے من گھڑت ہو تو کچھ بعید نہیں کیونکہ اس میں ایک بشر بن عبید الدراسی نامی راوی ہے اس پر محدثین نے بہت جرح فرمائی ہے اس لئے سوائے سورہ طہ اور سورہ یٰس کے باقی قرآن پاک کا اٹھالیا جانا صحیح معلوم نہیں ہوتا کیونکہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو علماء و قراء اور حفاظ اور دیگر مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں بطور نعمت کاملہ کے عطاء فرمایا ہے جنت میں نعمتوں کی تکمیل تو ہو سکتی ہے مگر نعمتوں کو سلب نہیں کیا جاسکتا لہذا مؤمنین کے پاس قرآن کریم کی نعمت مکمل طور پر موجود ہو گی (واللہ اعلم)

---

[1] صفۃ الجنہ ابو نعیم (۲۷۱) ۳ / ۱۱۹، فیہ بشر بن عبید الدراسی کذبہ الازدی، وقال ابن عدی منکر الحدیث عند الائمۃ بین الضعف جدا (میزان الاعتدال / ۱ / ۳۲۰)۔

اہل جنت کو صرف ایک حسرت ہو گی

(حدیث) حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

لیس یتحسر اھل الجنة الاعلی ساعة مرت بھم لم یذکروا اللہ فیھا۔ ۱؎

(ترجمہ) اہل جنت کو کسی قسم کی حسرت نہیں ہو گی مگر اس گھڑی پر وہ حسرت کرتے رہیں گے جو ان کو (دنیا میں) حاصل ہوئی مگر اس میں انہوں نے اللہ کو یاد نہیں کیا تھا۔

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

ماقعد قوم مقعدا لم یذکروا اللہ تعالیٰ فیه ولم یصلوا علی النبی ﷺ الاکان علیھم حسرة یوم القیامة وان دخلوا الجنة للثواب۔ ۲؎

(ترجمہ) جو قوم کسی مجلس میں بیٹھتی ہے لیکن اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتی اور جناب نبی کریم ﷺ پر درود شریف نہیں بھیجتی تو یہ (مجلس) قیامت کے دن ان پر حسرت کا باعث ہو گی (کہ ہائے اگر اس مجلس میں ذکر یا درود شریف پڑھتے تو آج اس کا بھی انعام ملتا) اور اگر وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے تو (اس کے ثواب پانے کی حسرت کریں گے)۔

۱؎ البدور السافرہ (۲۱۹۲) بحوالہ طبرانی (   ) و بیہقی بسند جید۔

۲؎ البدور السافرہ (۲۱۹۳)، مسند احمد (۲/۴۶۳)، کتاب الزہد ابن حنبل ص ۲۷، ترمذی (۳۳۸۰)، الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان (۱/۳۹۷)، مستدرک حاکم (۱/۴۹۲)، وصححہ الحاکم و السیوطی وقال الہیثمی رواہ احمد ورجالہ رجال الصحیح۔

محلات و قصور

نبی، صدیق اور شہید کا محل

(حدیث) حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا (ترجمہ) جنت میں ایک محل ایسا ہے جس میں سوائے نبی یا صدیق یا شہید یا عادل حکمران کے کوئی داخل نہیں ہو سکے گا۔ تو حضرت عمرؓ نے فرمایا "جو اللہ چاہے نبوت کو تو اللہ نے (آنحضرت ﷺ پر) تمام کر دیا ہے اور شہادت تو وہ میرے نصیب میں کہاں (لیکن حضرت عمر شہید بھی ہوئے تھے) اور امام عادل بننا تو اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ تو آنحضرت ﷺ نے دعا فرمائی "اللهم ارزق عمر ذلك" اے اللہ عمر کو بھی یہ محل عطاء فرما۔[1]

ایک محل میں چالیس محلات

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

دارالمؤمن فی الجنة من لؤلؤة واحدة فیها اربعون قصرا، وفی وسطها شجرة تنبت بالحلل، منطقة با للؤلؤ والمرجان۔[2]

(ترجمہ) مؤمن کا گھر جنت میں ایک ہی چمکدار موتی کا ہو گا جس میں چالیس محلات ہوں گے ان کے درمیان میں ایک درخت ہو گا جو لباس اگائے گا اور لئولئو اور مرجان سے گھرا ہوا ہو گا۔

شان تعمیر محلات

(حدیث) حضرت لیث بن عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

---

[1] وصف الفردوس (۲۵) ص ۱۳

[2] وصف الفردوس (۲۶) ص ۱۳، البدور السافرہ موقوفاً (۱۷۹۱)، زہد ہناد (۱۲۵) ابن ابی شیبہ (۱۳/۱۲۹)

قصور الجنة ظاهرهاذهب احمرو با طنها زبرجدا اخضر وابرجها ياقوت وشرفها لؤلؤ ۔[1]

(ترجمہ) جنت کے محلات کا ظاہری حصہ سرخ سونے کا ہے اور ان کا اندرونی حصہ سبز زبرجد کا ہے، ان کے گنبد یاقوت کے ہیں اور کنگرے موتی کے ہیں۔

ہر مؤمن کے نو عالی شان محلات

(حدیث) حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا لکل مؤمن فی الجنة تسع قصور من قصور الجنة، قصر من فضة شرفه ذهب، و قصرمن ذهب شرفه فضة، وقصرمن لؤلؤ شرفه ياقوت، وقصر من ياقوت شرفه لؤلؤ، وقصر من زبر جد شرفه ياقوت، وقصر من ياقوت شرفه زبرجد، وقصرمن نوريكاد يذهب بالابصار، وقصر لاتدركه الابصار، وقصر علي لون العرش. وكل قصر مائة فرسخ في مائة فرسخ ولكل قصر منها الف مصراع۔[2]

(ترجمہ) جنت کے محلات میں سے ہر مسلمان کیلئے نو محل ہوں گے، ایک محل چاندی کا ہوگا جس کے کنگرے سونے کے ہوں گے، ایک محل سونے کا ہوگا جس کے کنگرے چاندی کے ہوں گے، ایک محل لؤلؤ (موتی) کا ہوگا جس کے کنگرے یاقوت کے ہوں گے، ایک محل یاقوت کا ہوگا جس کے کنگرے لؤلؤ کے ہوں گے، ایک محل زبرجد کا ہوگا جس کے کنگرے یاقوت کے ہوں گے، ایک محل یاقوت کا ہوگا جس کے کنگرے زبرجد کے ہوں گے، ایک محل ایسے نور کا ہوگا کہ آنکھیں خیرہ کردے، ایک محل ایسا ہوگا کہ (دنیاوی) آنکھیں اس کے نظارہ کی تاب نہیں رکھتیں، اور ایک محل عرش کے رنگ کی طرح کا ہے اور ہر محل آٹھ آٹھ سو کلو میٹر میں ہے اور ان میں سے ہر ایک محل کے ہزار دروازہ کے پٹ ہیں۔

---

[1] وصف الفردوس (۳۰) ص ۱۴

[2] وصف الفردوس (۳۱) ص ۱۴

محلات کی سیر

حضرت ضحاک بن مزاحمؒ فرماتے ہیں جب جنتی جنت میں چلے جائیں گے تو ان میں سے ہر مرد کو ایک فرشتہ ملے گا جو اس کے ہاتھ سے پکڑ کر چاندی کے ایک محل کے پاس لائے گا جس کے گنبد سونے کے ہوں گے اور اس کے ارد گرد درخت ہوں گے، ان کی ہر دو گنبدوں کے درمیان کئی نہریں ہوں گی۔ ایک غلام اس کو آواز دے گا مرحبا اے ہمارے آقا و مولا، پھر وہ اپنے محل میں داخل ہو گا اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے تیار کر رکھا ہے اس کو دیکھے گا۔ پھر فرشتہ اس کا ہاتھ پکڑ کر لئولئو کے محل پر لائے گا جس کے گنبد یاقوت کے ہوں گے اس کے گرد درخت ہوں گے اور نہریں ہر دو گنبدوں کے درمیان بہتی ہوں گی ایک غلام اس کو پکار کر کہے گا مرحبا اے ہمارے سردار اور آقا، پھر وہ فرشتہ اس کو لیکر محل میں داخل کرے گا اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے تیار کیا ہے اس کو دکھلائے گا۔ پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر زبرجد کے محل پر لائے گا جس کے گنبد یاقوت کے ہوں گے اس کے گرد درخت اور نہریں ہوں گی، ہر دو گنبدوں کے درمیان ایک فرشتہ اس کو ندا کرے گا مرحبا اے ہمارے سید و مولا پھر اس کو محل میں داخل کرے گا اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے تیار فرمایا ہے اس کو ملاحظہ کرے گا۔ اسی طرح ایک محل سے دوسرے محل کی سیر کرائی جائے گی حتیٰ کہ وہ تمام محلات کی سیر کرے گا۔ پھر اس سے فرشتہ کہے گا اے اللہ کے دوست! یہ تمام محلات جن کو آپ نے ملاحظہ فرمایا ہے اور چاندی کے محل سے لیکر اس محل تک میں تشریف لے گئے تھے یہ اور جو کچھ ان محلات کے درمیان میں ہے سب آپ کیلئے ہے۔ [1]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ایک ہزار محلات

ارشاد باری تعالیٰ ولسوف يعطيك ربك فترضى (سورۃ الضحی : ۵) اور آخرت آپ کیلئے دنیا سے بدرجہا بہتر ہے اس کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جنت میں لئولئو کے ایک ہزار محلات عطاء فرمائیں گے جن کی مٹی

[1] وصف الفردوس (۳۲) ص ۱۴

کستوری کی ہو گی اور ہر محل کیلئے زیب و زینت آسائش و آرام کی سب چیزیں موجود ہوں گی۔ ا؎

چار ارب نوے کروڑ مکانات

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں۔ جنت میں ایک نہر ہے جس کے گرد بہت سے قلعے اور سبزہ زار ہیں، اس میں ستر ہزار محلات ہیں، ہر محل میں ستر ہزار مکان ہیں، اس میں نبی یا صدیق یا شہید یا عادل حکمران کے سوا کوئی داخل نہ ہو سکے گا۔ ۲؎

نبی، صدیق، امام عادل اور محکم فی نفسہ کے چار ارب نوے کروڑ کمرے

حضرت کعب احبارؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک محل ہے جس میں ستر ہزار گھر ہیں ہر گھر میں ستر ہزار کمرے ہیں ان میں نہ تو کوئی کٹاؤ ہو گا نہ پھٹن ہو گی نہ جوڑ ہو گا یہ ایک یاقوت کے ستون پر قائم ہو گا اس میں نبی، صدیق، شہید، امام عادل اور محکم فی نفسہ داخل ہو گا۔ ۳؎

(فائدہ) محکم فی نفسہ اس اسیر کو کہتے ہیں جو کسی دشمن اسلام کی قید میں ہو جس کو یہ کہا جائے کہ یا تو تم کافر ہو جاؤ ورنہ قتل کر دیئے جاؤ گے تو اس نے قتل ہو جانا قبول کر لیا مگر اللہ کے ساتھ کفر نہ کیا۔ ۴؎

محل ابراہیم علیہ السلام

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ا؎ وصف الفردوس (۳۵) ص ۱۵، ابن ابی شیبہ (۱۵۸۲۷)، تفسیر طبری ۳۰ / ۱۲۸،

۲؎ وصف الفردوس (۲۶) ص ۱۳،

۳؎ وصف الفردوس (۲۷) ص ۱۳، مصنف ابن ابی شیبہ (۱۵۸۸۱)، حلیہ ۵ / ۳۸۰، درمنثور ۳ / ۲۵۷، البدور السافرہ (۱۷۹۰)، بحوالہ ابن المبارک،

۴؎ وصف الفردوس ص ۱۳، ابن ابی شیبہ (۱۵۸۸۱)، الدر المنثور ۳ / ۲۵۷،

ان فی الجنة لقصرا من لؤلؤ لیس فیه صدع ولا وهن اعده الله عزوجل لخلیله ابراهیم صلی الله علیه وسلم نزلا۔[1]

(ترجمہ) جنت میں لولو کا ایک محل ہے جس میں نہ تو کوئی پھٹن ہے اور نہ (تعمیر کی) کوئی کمزوری ہے، اس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کیلئے تیار فرمایا ہے۔

محل عمرؓ

(حدیث) حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

رأیتنی دخلت الجنة فرأیت قصرا ابیض بفنائه جاریة ، فقلت لمن هذا القصر؟ قالوالعمر بن الخطاب . فاردت ان ادخله فانظرالیه فذکرت غیرتك۔

(ترجمہ) میں نے خود کو دیکھا کہ جنت میں داخل ہوا ہوں اور ایک محل دیکھا جس کے صحن میں ایک لڑکی موجود تھی۔ میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ عمر بن خطابؓ کا ہے تو میں نے چاہا کہ اس میں داخل ہو کر دیکھوں مگر مجھے تمہاری غیرت یاد آ گئی۔

تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان یا رسول اللہ میں آپ پر غیرت کھاؤں گا؟[2]

---

[1] صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۱۷۱) ص ۶۱، حادی الارواح ص ۱۹۳، البعث لابن ابی داؤدؒ (۶۹)۔
کشف الاستار عن زوائد البزار ۳ / ۱۰۲، ۱۰۳، البدایہ والنہایہ ۱ / ۱۷۳، مجمع الزوائد ۸ / ۲۰۱ بحوالہ طبرانی اوسط و بزار و قال ورجالہما رجال الصحیح۔ بدایہ والنہایہ (۱ / ۱۷۲)، تہذیب تاریخ دمشق (۱۵۹/۲)

[2] صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۱۷۳)، صحیح البخاری (۳۶۷۹، ۵۲۲۶، ۷۰۲۴)۔

ایک ارب حور عین والا محل

حضرت عمر بن خطابؓ نے یہ آیت پڑھی جنات عدن، پھر فرمایا جنت میں ایک (قسم کا) محل ہے جس کے چار ہزار دروازوں کے پٹ ہیں، ہر دروازہ پر پچیس ہزار حور عین ہیں، اس میں کوئی داخل نہیں ہو سکے گا مگر نبی، پھر فرمایا یا رسول اللہ آپ کو مبارک ہو۔ یا صدیق داخل ہو گا پھر فرمایا اے ابو بکر آپ کو بھی مبارک ہو یا شہید داخل ہو گا مگر عمر کیلئے شہادت کا رتبہ کہاں۔ پھر فرمایا وہ ذات جس نے مجھے (کفر کی) بد حالی سے نکالا وہ اس پر بھی قادر ہے کہ مجھے شہادت کا رتبہ عطاء فرمائے (چنانچہ آپ کی یہ تمنا بھی پوری ہوئی اور آپ شہادت کے رتبہ پر فائز ہوئے) ا؎

(فائدہ) چار ہزار دروازوں کے پٹوں میں سے ہر ایک کو جب پچیس ہزار حور عین سے ضرب دیں تو ان کا مجموعہ ایک ارب حور عین بنتا ہے۔

محلات کی مٹی اور پہاڑ

حضرت مغیث بن سمیؒ فرماتے ہیں جنت میں کچھ محلات سونے کے ہیں اور کچھ محلات زبرجد کے ہیں، ان کے پہاڑ کستوری کے ہیں اور مٹی ورس (ایک قسم کی سرخ گھاس جو کپڑا رنگنے کے کام آتی تھی) اور زعفران کی ہے۔ ۲؎

دو کروڑ چالیس لاکھ دس ہزار حوروں والا محل

(حدیث) حضرت عمران بن حصینؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے آیت "ومساکن طیبۃ فی جنات عدن" کی تفسیر میں ارشاد فرمایا

(ترجمہ) جنت میں ایک محل لولو کا ہو گا اس محل میں ستر گھر سرخ یاقوت کے ہوں گے پھر ہر گھر میں ستر کمرے سبز زمرد کے ہوں گے، اور ہر کمرے میں ستر تخت ہوں گے

ا؎ صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۱۷۴)، مصنف ابن ابی شیبہ (۱۵۸۷۹)، کتاب الزہد ابن المبارک ص ۵۳۵ طبع قدیم، کنز العمال ۷/ ۲۷۵۔

۲؎ مصنف ابن ابی شیبہ ۱۳/ ۱۲۴ (۱۵۸۷۲)، صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۱۷۷)، حادی الارواح ص ۱۹۴، بدور سافرہ (۱۸۰۱) کتاب العظمۃ (۵۷۸)۔

اور ہر تخت پر ہر رنگ کے ستر پلنگ ہوں گے اور ہر پلنگ پر حور عین میں سے ایک عورت ہوگی۔ ہر کمرے میں ستر دستر خوان ہوں گے۔ ہر دستر خوان پر ستر قسم کے کھانے چنے ہوں گے۔ ہر کمرے میں ستر لڑکے اور ستر لڑکیاں (خدمتگار) ہوں گی، اللہ عزوجل ہر مؤمن کو (ہر) ایک صبح میں اتنی طاقت عطاء فرمائیں گے کہ وہ ان نعمتوں سے مستفید ہو سکے گا۔ ا؎

(فائدہ) اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس محل میں (24010000) حور عین ہوں گی اور اتنے ہی رنگ کے کھانے اور اتنے ہی خادم اور خادمائیں ہوں گی۔

ادنیٰ جنتی کے ہزار محلات

حضرت سعید بن جبیرؒ فرماتے ہیں کہ ادنیٰ درجہ کے جنتی کے ہزار محل ہوں گے ہر محل میں ستر ہزار خادم ہوں گے، ان میں سے ہر خادم کے ہاتھ میں بڑا پیالہ ہوگا جو دوسرے خادم کے ہاتھ کے پیالہ سے نہیں ملتا ہوگا۔ ۲؎

ادنیٰ جنتی کا ایک محل

(حدیث) حضرت عبید بن عمیرؒ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان ادنی اهل الجنة منزلة لرجل له دار من لؤلؤة واحدة منها غرفها وابوابها۔ ۳؎

ا؎ ابن ابی الدنیا (۱۸۱) زوائد مروزی علی زہد ابن المبارک (۱۵۷۷)، معجم اوسط کمافی مجمع الزوائد ۱۰/۴۲۰، تفسیر ابن جریر (۲۹/۱۲۴)، ترغیب وترہیب ۴/۵۱۶، بدور سافرہ (۱۷۸۸)، تذکرۃ القرطبی ۲/۴۶۵ بحوالہ آجری فی کتاب النصیحہ تفسیر القرطبی ۱۸/۸۸، بستان الواعظین امام ابن جوزی ص ۱۹۲، کتاب العظمۃ ابو الشیخ (۶۱۱)، اتحاف السادہ (۱۰/۵۷۸)۔

۲؎ مصنف ابن ابی شیبہ (۱۵۸۲۸)۔

۳؎ مصنف ابن ابی شیبہ (۱۵۸۴۴)، حلیہ ابو نعیم ۳/۲۷۴، حادی الارواح ص ۱۹۴، بدور السافرہ (۱۷۹۲)، ہناد بن سری (کتاب الزہد ۲۶)، مسند احمد (۳/۷۶)، درمنثور (۶/۱۵۱)، کنز العمال (۳۹۲۹۳)، جمع الجوامع (۶۱۶۷)، تفسیر ابن کثیر (۷/۲۲۶)، ترغیب وترہیب (۴/۲۶)

(ترجمہ) ادنیٰ درجہ کا جنتی وہ شخص ہوگا جس کا ایک ہی لولو (موتی) کا ایک محل ہوگا اس کے بالاخانے اور دروازے اسی موتی کے ہوں گے۔

ادنیٰ جنتی کے ہزار محل اور حوریں اور خدام

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ بیان فرماتے ہیں
ادنیٰ درجہ کا جنتی وہ شخص ہوگا جس کے ہزار محل ہوں گے ہر دو محلات کے درمیان ایک سال کا سفر ہے۔ جنتی اس کے آخری حصہ کو بھی ایسے ہی دیکھے گا جیسے اس کے قریبی حصہ کو دیکھے گا۔ ہر محل میں حور عین ہوں گی، خوشبودار پودے ہوں گے اور چھوٹے چھوٹے بچے ہوں گے وہ جس چیز کی خواہش کرے گا اس کو پیش کی جائے گی۔ [1]

ادنیٰ مؤمن کا محل

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں مؤمن کا گھر ایک ہی لولو (موتی) کا ہوگا جس میں چالیس کمرے ہوں گے۔ ان کے درمیان میں ایک درخت ہوگا جو لباس اگاتا ہوگا جنتی اس کے پاس آئے گا اور (وزن کے ہلکے پھلکے ہونے کی وجہ سے) اپنی ایک ہی انگلی کے ساتھ ستر جوڑے اٹھائے گا جن پر لولو اور مرجان کے جڑاؤ کئے گئے ہوں گے۔ [2]

بڑی شان و شوکت کا بالاخانہ

(حدیث) ابن زید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
انہ لیجاء بالرجل الواحد بالقصر من اللؤلؤۃ الواحدۃ فی ذلک القصر سبعون غرفۃ فی کل غرفۃ زوجۃ من الحور العین فی کل غرفۃ سبعون بابا یدخل علیہ من کل باب رائحۃ من رائحۃ الجنۃ سوی الرائحۃ التی تدخل علیہ من الباب الآخرو قرأ قول اللہ عزوجل فلاتعلم نفس ما اخفی لھم من

---

[1] صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۳۴)، مصنف ابن ابی شیبہ (۱۵۸۷۱)، تفسیر طبری ۲۹ / ۱۰۴، ترغیب و ترہیب ۴ / ۵۰۸،

[2] مصنف ابن ابی شیبہ (۱۵۸۸۷)، زیادات الزہد ابن المبارک ص ۷۴، درمنثور ۶ / ۱۵۲،

قرۃ اعین۔ا؎

(ترجمہ) ایک آدمی کو ایک ہی لولو سے بنے ہوئے محل کے پاس لایا جائے گا اس محل کے ستر بالا خانے ہوں گے، ہر بالا خانہ میں حور عین میں سے ایک بیوی ہو گی، ہر بالا خانہ کے ستر دروازے ہوں گے، اس جنتی پر ہر دروازہ سے ایسی خوشبو داخل ہو گی جو اس خوشبو سے مختلف ہو گی جو دوسرے دروازہ سے داخل ہو گی۔ پھر آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد تلاوت فرمایا

فلاتعلم نفس مااخفی لھم من قرۃ اعین (ترجمہ) سو کسی شخص کو خبر نہیں جو جو آنکھوں کی ٹھنڈک (کا سامان ایسے لوگوں کیلئے خزانہ غیب میں موجود ہے)۔

قصر عدن

حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک محل ہے جس کا نام "عدن" ہے اس کے گرد کئی (مینار یا) گنبد ہیں، اس کے پانچ ہزار دروازے ہیں، ہر دروازہ پر پانچ ہزار پاکباز بیگمات ہیں، اس میں نبی یا صدیق یا شہید کے علاوہ کوئی داخل نہ ہو سکے گا۔ ۲؎

قبۃ الفردوس، جس کے دروازے عالم کا قلم چلنے سے کھلتے ہیں

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا (ترجمہ) اللہ تعالیٰ کا ایک قبہ ہے جس کا نام "فردوس" ہے اس کے درمیان میں ایک گھر ہے جس کا نام دار الکرامۃ (بڑے مرتبہ کا گھر) ہے اس میں ایک پہاڑ ہے جس کا نام "جبل النعیم" (نعمتوں کا پہاڑ) اس پر ایک محل ہے جس کا نام قصر الفرح (فرحت کا محل) ہے اس محل میں بارہ ہزار دروازے ہیں ایک دروازہ سے دوسرے دروازہ تک پانچ سو سال کا فاصلہ ہے ان میں سے کوئی دروازہ نہیں کھلتا مگر عالم کے قلم چلنے کی آواز پر

ا؎ تذکرۃ القرطبی ۲ / ۴۶۶، صفۃ الجنۃ ابن کثیر ص ۵۳۔

۲؎ تفسیر کبیر ۱۶ / ۱۳۲۔۱۳۳ (جولات فی ریاض الجنات ص ۱۰)

(جب وہ دین کا کوئی مسئلہ لکھتا ہے) یا (دشمنان اسلام پر) حملہ کرنے والے (مجاھد) کے ڈھول کی آواز پر، لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک (عالم کے) قلم چلنے کی آواز ستر گنا افضل ہے مجاھد کے طبلہ کی آواز سے۔ا؎

(فائدہ) اس حدیث کی سند میں دو مجہول راوی ہیں نیز امام ابن عساکرؒ نے اس حدیث کو منکر فرمایا ہے۔۲؎

محل حضرت خدیجہؓ

(حدیث) حضرت فاطمہؓ نے آنحضرت ﷺ سے سوال فرمایا کہ ہماری والدہ حضرت خدیجہ کہاں ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا

فی بیت من قصب لا لغوفیه ولا نصب بین مریم و آسیة امرأة فرعون. قالت امن هذا القصب؟ قال لا، من القصب المنظوم بالدر واللؤلؤ والیاقوت۔۳؎

(ترجمہ) سرکنڈہ کے محل میں جس میں کوئی فضول کام نہیں نہ کوئی تھکاوٹ اور مشقت ہے حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت آسیہ فرعون کی بیوی کے درمیان ہیں۔ حضرت فاطمہؓ نے پوچھا کیا یہ محل اس سرکنڈہ سے بنایا گیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا نہیں (بلکہ) اس سرکنڈہ سے جو موتی، لولو اور یاقوت سے جوڑا گیا ہے۔

محلات کی چھتوں کا نور

ایک حدیث میں وارد ہے کہ جنت کی بعض چھتیں ایسے نور کی ہوں گی جو آنکھوں کو چندھیا دینے والی بجلی کی طرح چمکتی ہو گی، اگر اللہ تعالیٰ جنتیوں کی نگاہوں کی حفاظت نہ کریں تو وہ بجلی ان کی آنکھوں کو اچک لے۔۴؎

ا؎ البدور السافرہ (۱۷۹۸) بحوالہ ابن عساکر (تاریخ دمشق)

۲؎ بدور سافرہ (۱۷۹۸)

۳؎ مجمع الزوائد ۹ / ۲۲۳، صفۃ الجنۃ ابن کثیر ص ۹۴ بحوالہ طبرانی (اوسط) والحدیث ضعیف ولہ شاہد۔ فتح الباری (۷ / ۱۳۸)

۴؎ صفۃ الجنۃ ابن کثیر ص ۵۱،

بالاخانے

یہ بالاخانے کن کیلئے ہوں گے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

لکن الذین اتقوا ربھم لھم غرف من فوقھا غرف مبنیة (سورۃ زمر: ۲۰)

(ترجمہ) لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے ان کیلئے (جنت کے) بالاخانے ہیں جن کے اوپر اور بالاخانے ہیں جو بنے بنائے تیار ہیں۔

(حدیث) حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت میں کچھ ایسے بالاخانے ہیں کہ ان کا باہر اندر سے اور اندر باہر سے نظر آئے گا۔ ایک دیہاتی نے کھڑے ہو کر کہا یا رسول اللہ! یہ کس کیلئے ہوں گے؟ آپ نے فرمایا اس کیلئے جو پاکیزہ گفتگو کرے گا اور کھانا کھلائے گا اور ہمیشہ روزہ رکھے گا اور اس وقت جب لوگ سوتے ہوں یہ رات کے وقت نماز پڑھے گا۔[1]

(فائدہ) اس حدیث کی تشریح درج ذیل حدیث کے ساتھ کچھ اس طرح سے ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں کچھ ایسے بالاخانے ہوں گے کہ جب اس کا مکین اس کے اندر ہو گا تو اس کو اس کا کوئی خوف نہیں ہو گا کہ اس کے پیچھے کیا ہے (کیونکہ اس کو اندر سے باہر نظر آتا ہو گا) اور اگر اس کے باہر ہو گا تو اس کو اس کا خوف نہیں ہو گا کہ اندر (بالاخانے میں) کیا ہے؟ (کیونکہ اس کو بالاخانہ کے باہر سے بالاخانے کا اندرونی حصہ نظر آتا ہو گا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ یہ کن کیلئے ہوں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا" جو اچھے بول بولے گا، مسلسل روزے رکھے گا، اور کھانا کھلائے گا، سلام کو پھیلائے گا اور نماز پڑھے گا جب لوگ سو رہے ہوں"۔ عرض کیا گیا اچھے بول کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا "سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر و لا اکبر اللہ کیونکہ یہ کلمات قیامت کے دن اس حالت میں آئیں گے کہ کچھ آگے ہوں گے اور

---

[1] ترمذی (۱۹۸۴) کتاب البر والصلۃ ص ۵۳ وفی صفۃ الجنۃ ب ۳، حادی الارواح ص ۱۹۱

پہلوؤں میں اور کچھ پیچھے" عرض کیا گیا مسلسل روزے رکھنا کیسے ہے ؟ آپ نے ارشاد فرمایا"وہ شخص جو ماہ رمضان کے روزے رکھے گا پھر اس کے بعد ایک اور ماہ رمضان پایا تو اس کے بھی روزے رکھے"۔ (اسی طرح سے ہر آنے والے رمضان کے روزے رکھتا رہا یہ مسلسل رُوزے رکھنا ہے)، عرض کیا گیا کھانا کھلانا کیا ہے ؟ ارشاد فرمایا"جس نے اپنے بال بچوں کی کفالت کی اور ان کو کھلا تا رہا" عرض کیا گیا سلام پھیلانا کیا ہے ؟ ارشاد فرمایا"اپنے بھائی (مسلمان) سے مصافحہ کرنا اور سلام کرنا" عرض کیا گیا جب لوگ سوتے ہوں اس وقت کی نماز کیا ہے ؟ ارشاد فرمایا عشاء کی نماز (پڑھنا) [1]

غرفات والے افق میں چمکنے والے ستارے کی طرح

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان اهل الجنة ليتراؤن اهل الغرف كما يتراؤن الكوكب الغابر من الافق۔ [2]

(ترجمہ) (ادنیٰ درجہ کے) جنت والے ،بالاخانوں والے جنتیوں کو اسطرح سے دیکھیں گے جس طرح سے لوگ (دنیا میں) افق آسمان پر دور دراز ستارے کو دیکھتے ہیں۔

غرفہ (بالاخانہ) کس چیز سے بنایا گیا ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے **اولئك يجزون الغرفة بما صبروا** (سورۃ الفرقان : ۷۵)
(ترجمہ) ایسے لوگوں کو بالاخانے ملیں گے بوجہ ان کے ثابت قدم رہنے کے (دکھوں اور آزمائشوں میں)

---

[1] البعث والنشور (۲۸۰)، ابن عدی ۲ / ۷۹۵، تاریخ بغداد ۴ / ۱۷۸، ۱۷۹، وباسناد آخر البعث والنشور (۲۷۹)، حلیہ ابو نعیم ۲ / ۳۵۶، اتحاف السادہ ۱۰ / ۵۳۰۔۵۳۱، حادی القلوب بحوالہ فوائد ابن السماک۔

[2] بخاری (۳۲۵۶) فی بدء الخلق باب صفۃ الجنۃ، مسلم (۲۸۳۱) فی الجنۃ، صفۃ الجنۃ ابن کثیر ص ۴۳، طبرانی کبیر (۶ / ۱۷۳، ۲۲۸)، جمع الجوامع (۶۳۰۵)، (۶۳۰۶)، اتحاف السادۃ (۱۰ / ۵۲۸، ۵۲۹)، تفسیر ابن کثیر (۳ / ۱۱۶)، (۷ / ۸۲)، (۸ / ۴۸)، تفسیر قرطبی (۱۳ / ۳۵۹، ۱۹ / ۲۶۳)، زہد ابن مبارک (۲ / ۱۲۶)،

اس ارشاد کی تفسیر میں حضور ﷺ سے حضرت سہل بن سعدؓ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

الغرفة من یاقوتة حمراء وزبرجدة خضراء ودرة بیضاء لیس فیها فصم ولا وصم۔ ا؎

(ترجمہ) یہ غرفہ (بالا خانہ) سرخ یاقوت اور سبز زبرجد اور سفید چمکدار موتی کا ہوگا ان میں نہ کٹاؤ ہوگا نہ جوڑ ہوگا (بلکہ یہ سب موتی ایک ہی معلوم ہوں گے)

ادنی جنتی کے غرفہ کی شان

(حدیث) حضرت عتبہ بن عمیرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ادنی اهل الجنة منزلا لرجل له دار من لؤلؤة واحدة غرفها وابوابها۔ ۲؎

(ترجمہ) ادنیٰ درجہ کا جنتی وہ شخص ہوگا جس کا ایک گھر ہوگا ایک موتی سے اس کے بالا خانے اور دروازے بنے ہوں گے۔

ایک ستون پر بالا خانہ

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان فی الجنة لعمدا من یاقوت علیها غرفة من زبرجدلها ابواب منفتحة تضیء کما یضیء الکوکب الدری قلنا یا رسول اللہ من یسکنها؟ قال المتحابون فی اللہ والمتباذلون فی اللہ والمتلاقون فی اللہ۔ ۳؎

ا؎ البدور السافرہ (۱۷۸۷) بحوالہ حکیم ترمذی (نوادر الاصول)، تذکرۃ القرطبی ۲/ ۴۶۲، کنز العمال (۳۲۶۴۹)

۲؎ کتاب الزہد ہناد بن سری (۱۲۵)، ابن ابی شیبہ ۱۳/ ۱۲۹، حلیہ ابو نعیم ۳/ ۲۷۴، البدور السافرہ (۱۷۹۲)۔

۳؎ البزار، ابو الشیخ، البدور السافرہ (۱۷۹۵)، وصف الفردوس (۳۳) ص ۱۵، کتاب العظمۃ ۵۸۹ ص ۲۱۰، مجمع الزوائد ۱۰/ ۲۷۸ بحوالہ بزار، مطالب عالیہ (۴۶۳۶)، (۴۶۸۸)، ترغیب و ترہیب (۴/ ۲۲)، مشکوۃ (۵۰۲۶)، تہذیب تاریخ دمشق (۵/ ۳۰۹)، کنز العمال (۲۴۶۵۱)، (۲۵۵۵۶)، (۲۵۵۵۷)، علل الحدیث ابن ابی حاتم (۱۸۸۶)، ضعفاء عقیلی (۱/ ۲۰۹)، کامل ابن عدی (۶/ ۲۲۰۴)

(ترجمہ) جنت میں یاقوت کا ایک ستون ہو گا اس پر زبرجد کا ایک غرفہ ہو گا، اس کے دروازے کھلے ہوئے ہوں گے، وہ ایسے چمکتا ہو گا جیسے چمکدار ستارہ چمکتا ہے۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! اس میں کون رہے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ لوگ جو اللہ کیلئے آپس میں محبت کرتے ہوں گے۔ اللہ کیلئے آپس میں خرچ کرنے والے ہوں گے اور آپس میں اللہ کی رضا کیلئے ملاقات کرتے ہوں گے۔

ایسے بالاخانے جو نہ اوپر سے لٹکائے گئے ہیں نہ ان کے نیچے ستون ہیں

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان فی الجنة لغرفالیس لها معالیق من فوقها ولاعمد من تحتها . قیل یا رسول الله کیف یدخلها اهلها؟ قال یدخلونها اشباه الطیر . قیل یا رسول الله لمن هی؟ قال لاهل الاسقام والاوجاع والبلوی۔[1]

(ترجمہ) جنت میں کچھ غرفات ایسے ہیں جو نہ تو اوپر سے کسی چیز کے ساتھ لٹکائے گئے ہیں اور نہ ان کے نیچے سے کوئی ستون ہو گا۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ! ان غرفات والے ان میں کیسے داخل ہوں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جنتی ان میں پرندوں کی طرح داخل ہوں گے۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ یہ کن کیلئے ہوں گے؟ ارشاد فرمایا "بیماریوں والے، دردوں والے اور مصیبتوں والے (لوگوں) کے لئے۔

(فائدہ) صفۃ الجنۃ ابن کثیر کے محشی نے معالیق کا معنی چھتوں کے ساتھ کیا ہے۔

چار ہزار خدمتگار لڑکیوں والا بالاخانہ

حضرت ابن وہبؒ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک غرفہ ایسا ہے جس کا نام "سخا" ہے، جب اللہ کا ولی اس میں جانے کا ارادہ کرے گا تو حضرت جبریل اس غرفہ کے پاس جاکر (اس جنتی کو اوپر چڑھانے کیلئے) پکاریں گے تو وہ حضرت جبریل کی انگلیوں کے سامنے

---

[1] زاہر بن طاہر بن محمد بن محمد الشحامی ابو القاسم، (البدور السافرہ ۱۷۹۷)، التذکرہ (۲/ ۴۶۵)، صفۃ الجنۃ ابن کثیر ص ۵۳، زہد ابن مبارک (۵۲۱)، امالی الشجری (۲/ ۳۶)، مکارم الاخلاق خرائطی (۲۴)، درمنثور (۵/ ۸۱)

کھڑا ہو جائے گا۔ (انگلیوں کے سامنے اس لئے کھڑا ہو گا کہ حضرت جبریل علیہ السلام کا قد بہت ہی بڑا ہے اور اس کا قد اتنا ہی چھوٹا ہو گا) اس غرفہ (بالا خانہ) میں چار ہزار خدمت کے لائق لڑکیاں ہوں گی جو اپنے دامن اور بالوں کو ناز و انداز سے اٹھاتے ہوئے چلیں گی اور وہ عود کی انگیٹھیوں سے خوشبوئیں حاصل کریں گی۔ ۱؎

ستر ہزار بالا خانے

(حدیث) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

(ترجمہ) اللہ کی رضا جوئی میں آپس میں محبت کرنے والے (مسلمان) سرخ یاقوت کے ایک ستون پر فائز ہوں گے۔ اس ستون کے سرے پر ستر ہزار بالا خانے (غرفات) ہوں گے ان کا حسن جنت والوں کیلئے ایسے روشن ہو گا جیسے دنیا والوں کیلئے سورج چمکتا ہے۔ جنتی ایک دوسرے سے کہیں گے ہمارے ساتھ چلو تاکہ ہم اللہ عزوجل کیلئے آپس میں محبت کرنے والوں کی زیارت کر آئیں پس جب یہ لوگ ان کو جھانک کر دیکھیں گے تو ان کا حسن جنت والوں کے سامنے ایسے چمکے گا جس طرح سے سورج دنیا والوں کیلئے چمکتا ہے۔ ان پر سندس کا سبز لباس ہو گا، ان کی پیشانیوں پر لکھا ہو گا" یہ لوگ اللہ عزوجل کی رضا اور محبت کی تلاش کیلئے آپس میں محبت کرتے تھے۔ ۲؎

(فائدہ) یہ حدیث امام ابن ابی شیبہؒ نے اس طرح سے روایت کی ہے کہ آپس میں صرف اللہ کی رضا کیلئے محبت کرنے والے (اپنے اپنے) سرخ یاقوت کے ستون پر ہوں گے۔ اس ستون کے اوپر ستر ہزار بالا خانے ہوں گے یہ دوسرے جنتیوں کو دیکھتے ہوں گے۔ ان میں سے جب کوئی جھانکے گا تو اس کا حسن جنتیوں کے گھروں کو خوب روشن کر دے گا جس طرح سے سورج اپنی روشنی کے ساتھ دنیا والوں کے گھروں کو روشن کر دیتا ہے، آپ نے فرمایا کہ پھر جنت والے (دوسرے جنتیوں سے) کہیں گے ہمارے ساتھ ان حضرات کے پاس چلو جو آپس میں صرف اللہ کیلئے محبت کرتے تھے۔ آپ

۱؎ ابو نعیم (فی الحلیہ) (البدور السافرہ (۱۷۹۹))۔

۲؎ تذکرۃ القرطبی ۲/ ۴۶۴، زہد ابن المبارک ص ۵۲۲، حلیۃ الاولیاء ۵/ ۳۸۰۔

ﷺ نے فرمایا چنانچہ یہ جنتی (اپنی اپنی جنتوں سے) نکلیں گے اور ان کے چہروں کو چودھویں رات کے چاند کی طرح (روشن) دیکھیں گے، ان پر سبز لباس ہوں گے، ان کے چہروں پر لکھا ہوگا یہ ہیں خالص اللہ کیلئے آپس میں محبت کرنے والے۔[1]

بالاخانوں میں رہنے والے خاص حضرات

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان اهل الجنة ليتراؤن اهل الغرف فوقهم كما تتراء ون الكواكب الغابرة من الافق من المشرق اوالمغرب لتفاضل مابينهم . قالوا يا رسول الله تلك منازل الانبياء لايبلغها غيرهم ؟ قال رسول الله ﷺ بلى والذى نفسى بيده رجال آمنوا بالله وصدقوا المرسلين۔[2]

(ترجمہ) جنتی بالاخانہ والوں کو اپنے اوپر سے ایسے دیکھیں گے جیسے تم مشرق یا مغرب کے افق میں دور دراز ہلکی ہلکی روشنی کرنے والے ستاروں کو دیکھتے ہو، یہ فرق ان کے درمیان اعمال صالحہ کی وجہ سے ہوگا صحابہ کرام نے پوچھا یارسول اللہ کیا یہ انبیاء کرام کی منازل ہوں گی کہ ان تک کوئی اور نہیں پہنچ سکے گا؟ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیوں نہیں پہنچ سکے گا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے (ان میں) وہ لوگ جائیں گے جو اللہ پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی۔

۱؎ مصنف ابن ابی شیبہ (۱۵۹۴۸)

۲؎ بخاری ۴/۱۴۵، مسلم کتاب الجنۃ (۱۱)، طبرانی ۶/۱۷۳، ۲۲۸، جمع الجوامع (۶۳۰۵، ۶۳۰۶)، اتحاف السادۃ (۱۰/۵۲۸، ۵۲۹)، تفسیر ابن کثیر ۴/۱۱۶، ۷/۸۲، ۸/۴۸، قرطبی ۱۳/۳۵۹، ۱۹/۲۶۳، زہد ابن المبارک ۲/۱۲۶، کنز العمال ۳۹۳۲۲، ۳۹۳۲۳، ۳۹۳۹۸، ترغیب ۴/۵۱۰، بدور سافرہ (۱۷۸۰)۔

خیمے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں حور مقصورات فی الخیام (سورۃ الرحمٰن : ۷۲)
(ترجمہ) حوریں ہیں رکی رہنے والیاں خیموں میں۔

ساٹھ میل کا خول دار خیمہ

(حدیث) حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان للمؤمن فی الجنة لخیمة من لؤلؤة واحدة مجوفة طولها ستون میلا، فیها اھلون یطوف علیھم المؤمن فلایری بعضھم بعضا ۔ ا؎

(ترجمہ) جنت میں مؤمن کیلئے ایک ہی موتی کا ایک خول دار خیمہ ہوگا جس کی لمبائی ساٹھ میل تک ہوگی اس میں مؤمن کی بیویاں ہوں گی، مؤمن ان سب کے پاس جا کر صحبت کرے گا وہ بیویاں ایک دوسری کو (اس حالت میں) نہیں دیکھ سکیں گی۔

(فائدہ) یہ خیمے نہ تو بالا خانے ہوں گے اور نہ محلات بلکہ یہ باغات میں اور نہروں کے کنارے پر قائم کئے گئے ہوں گے۔ ۲؎

خیمے کیوں لگائے گئے

حضرت ابو سلیمان (دارانیؒ) فرماتے ہیں حور عین از سر نو پیدا کی جاتی ہے جب اس کی تخلیق مکمل ہو جاتی ہے تو فرشتے ان پر خیمے نصب کر دیتے ہیں۔ ۳؎

ا؎ بخاری بدء الخلق ب ۸، مسلم ۲۸۳۸، ۳۳ فی الجنۃ، حادی الارواح ۲۷۵، ترغیب (۴/ ۱۱۶)، مشکوۃ (۵۶۱۶)، کنز العمال (۳۹۲۷۵)، (۳۹۲۹۷)، شرح السنہ (۷/ ۱۳)، تفسیر ابن کثیر (۴/ ۱۱۶)، (۷/ ۴۸۳)۔

۲؎ حادی الارواح ۲۷۵۔

۳؎ صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۳۱۱)۔

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ خیمے اس وقت نصب کرتے ہیں جب وہ جوان ہوتی ہے کیونکہ نوجوان لڑکی کی عادت یہ ہے کہ وہ پردہ کے ساتھ علیحدگی کو پسند کرتی ہے یہاں تک کہ اس کو اس کا خاوند لے جائے اسی طرح سے اللہ تعالیٰ سبحانہ نے بھی حوروں کو پیدا کیا اور ان کو خیموں کے پردوں میں پابند کر دیا یہاں تک کہ ان کو اپنے اولیاء (دوستوں) کے ساتھ جنت میں ملادے۔[1]

پسندیدہ بیویوں کے خیمے

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ مسلمان کی ایک بہت پسندیدہ بیوی ہو گی، اور ہر پسندیدہ بیوی کیلئے ایک خیمہ ہو گا اور ہر خیمہ کے چار دروازے ہوں گے، ہر دروازے سے روزانہ ایک ہدیہ، تحفہ اور کرامت اس بیوی کے پاس پہنچے گا جو اس سے پہلے حاصل نہ ہوا ہو گا، یہ بیویاں نہ تو (خاوندوں کے سامنے) اکڑ فوں دکھانے والی ہوں گی نہ اونچا بولنے والی ہوں گی، (نہ ان کے مونہوں سے) بدبو آئے گی، نہ نافرمان ہوں گی یہ حور عین ہوں گی چھپائے ہوئے لعل کی طرح۔[2]

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ خیمہ خول دار ہو گا آٹھ کلو میٹر میں، اس کے (دروازوں کے) چار ہزار سونے کے پٹ (کواڑ) ہوں گے۔[3]

حضرت ابوالدرداءؓ فرماتے ہیں کہ خیمہ ایک ہی گوہر کا ہو گا جس کے ستر دروازے ہوں

---

[1] حادی الارواح ص ۲۷۶۔

[2] صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۳۱۳)، الدر المنثور ۶ / ۱۵۰ بحوالہ ابن ابی شیبہ وابن المنذر وابن ابی حاتم وابن مردویہ، البدور السافرہ (۲۰۲۰)، زوائد الزہد ابن المبارک (۲۳۸) وفیہ لکل مؤمن، حادی الارواح ص ۲۷۶، ترغیب وترہیب ۴ / ۵۱۵، مسلم (۲۵ فی الجنۃ) مسند احمد (۴ / ۴۰۰، ۴۱۱، ۴۱۹)

[3] ابن ابی شیبہ (۱۵۹۰۵)، زیادات الزہد ابن المبارک (۲۳۹)، درمنثور ۶ / ۱۵۱، تفسیر طبری ۲۷ / ۸۴، حادی الارواح ص ۲۷۷، البدور السافرہ (۱۹۸۲)، صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۳۲۱)، البعث والنشور (۳۳۳، ۳۹۳)، ترغیب وترہیب ۴ / ۵۱۶، عبدالرزاق (۲۰۸۸۲)۔

گے جو ایک ہی گوہر سے بنائے گئے ہوں گے۔[1]

خیمہ کی بلندی

(حدیث) حضرت عبداللہ بن قیس (ابو موسیٰ اشعریؓ) سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

الخيمة درة مجوفة طولها في السماء ستون ميلا في كل زاوية منها اهل لايراهم الآخرون (يطوف عليهم المؤمن) فلايرى بعضهم بعضا۔[2]

(ترجمہ) خیمہ خول دار موتی لعل کا ہے اس کی لمبائی اوپر کی طرف ساٹھ میل ہے اس کے ہر زاویہ میں اہل خانہ (بیویاں، غلام اور لڑکے) ہیں جن کو دوسرے (زاویہ والے) نہیں دیکھتے، ان کے پاس جنتی جایا کرے گا دوسری بیویاں وغیرہ (اس حالت میں) ان کو نہیں دیکھ سکیں گی۔

خیمے کیسے ہوں گے

(حدیث) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے سنا ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں **حور مقصورات فی الخیام** (حوریں ہوں گی خیموں میں

---

[1] زوائد زہد ابن المبارک (۲۵۰) تفسیر طبری ۲۷ / ۸۴، درمنثور ۶ / ۱۵۱ بحوالہ عبدالرزاق وعبداللہ بن احمد فی زوائد الزہد و ابن المنذر، حادی الارواح ص ۲۷۶، ابن ابی الدنیا فی صفۃ الجنۃ (۳۲۰)، بدور السافرہ (۱۹۸۵)۔

[2] بدور السافرہ (۱۹۹۴)، ابن ابی الدنیا (۳۱۷)، صحیح البخاری (۴۸۷۹) باب حور مقصورات فی الخیام، مسلم: الجنۃ (۹)، ترمذی (۲۷۴)، دارمی (۲۸۳۳)، مسند احمد ۴ / ۴۰۰، ۴۱۱، ۴۱۹، کتاب العظمۃ (۶۰۸)، ترغیب و ترہیب ۴ / ۵۱۵، تذکرۃ القرطبی ص ۴۶۷، ابن حبان (الاحسان : ۱۰ / ۴۴۲)، صفۃ الجنۃ ابو نعیم ۳ / ۲۳۸، عبد بن حمید فی المنتخب (۵۴۳)، ابن ابی شیبہ ۱۳ / ۱۰۶، البعث النشور (۳۳۲)، اتحاف السادہ (۱۰ / ۵۳۸)، تغلیق التعلیق ۳ / ۵۰۵۔۵۰۶، تحفۃ الاشراف ۶ / ۴۶۸ بحوالہ نسائی فی الکبری۔

ٹھری ہوئیں) یہ خیمے کیا ہیں؟ تو آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا
والذی نفسی بیدہ ان الخیمة من خیام الجنة لمن لؤلؤة واحدة مجوفة اربع
فراسخ فی اربع فراسخ مکللة بالیاقوت والزبرجدلها سبعون بابا من ذهب۔[1]
(ترجمہ) مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے جنت کے خیموں
میں سے ایک خیمہ ایک ہی گوہر کا ہوگا اندر سے خولدار بتیس کلو میٹر لمبا بتیس کلو میٹر
چوڑا (یعنی لمبائی اور چوڑائی برابر ہوگی) یاقوت اور زبرجد کا (اس خیمہ کو) تاج پہنایا گیا ہو
گا اس کے سونے کے ستر دروازے ہوں گے۔

خیموں کی نعمتیں اور عیش

عبدالملک (ابن حبیب القرطبیؒ) فرماتے ہیں مجھے بعض لوگوں نے بیان کیا کہ جنت کے
خیموں میں سے ہر خیمہ میں جو خولدار گوہر سے بنایا گیا ہوگا اس کا طول بتیس بتیس کلو میٹر
کی چوڑائی میں ہوگا اور اتنا ہی اونچا ہوگا جس پر گوہر اور یاقوت کا کام کیا گیا ہوگا۔ ہر تخت
پر بہت سے رنگین بستر ترتیب دئے گئے ہوں گے جو ایک دوسرے کے اوپر سجائے
ہوئے ہوں گے اور ہر تخت کے سامنے ایک کپڑا ہوگا جس نے خیمہ کو پردہ میں کیا ہوگا
یہ گوہر یاقوت اور زبرجد سے سونے اور چاندی کی تاروں میں بنا گیا ہوگا ہر تخت پر
حور عین میں سے ایک بیوی جلوہ افروز ہوگی جس کا نور سورج کے نور کو ماند کر رہا ہوگا
ہر بیوی کے ساتھ ستر لونڈیاں اور ستر غلام بھی ہوں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد
فرماتے ہیں (ویطوف علیھم غلمان لھم کانھم لؤلؤ مکنون (اور ان کے پاس
ایسے لڑکے آئیں جائیں گے جو خالص ان ہی کیلئے ہوں گے گویاوہ حفاظت سے رکھے
ہوئے موتی ہیں) اور ہر تخت کے سامنے گوہر کی ایک کرسی ہوگی جس پر سے ولی اللہ
چڑھ کر تخت پر بیٹھے گا اور اپنے خیمہ کی بنیاد تک ایک سفید راستہ اور ایک سرخ راستہ اور
ایک سبز راستہ دیکھے گا ان کا نور اتنا تیز ہوگا کہ آنکھوں کی روشنی کو ماند کر سکتا ہے۔ پھر یہ
اپنی بیوی سے معانقہ کرے گا اور اس سے ستر سال کی مقدار کے برابر لطف اندوز ہوگا
اس کی خواہش جماع اور اس کی شدت طلب کم نہ ہوگی یہ اس زوجہ سے دوسری کی

---

[1] وصف الفردوس (۳۸) ص ۱۶،

طرف جائے گا یہاں تک کہ جب تک اس کا نفس خواہش کرتا رہے گا اور آنکھیں لذت اٹھاتی رہیں گی ہمیشہ ہمیشہ کیلئے۔[1]

قبہ

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان ادنی اھل الجنة منزلة من ینصب له قبة من لؤلؤ ویاقوت وزبرجد کمابین الجابیة وصنعاء۔[2]

(ترجمہ) ادنیٰ درجہ کے جنتی کا مرتبہ یہ ہوگا کہ اس کیلئے ایک قبہ لولو اور یاقوت اور زبرجد کا تیار کیا جائے گا (جو طول میں) جابیہ سے صنعاء جتنا ہوگا۔

(فائدہ) جابیہ ملک شام میں مشہور شہر دمشق کے قریب ایک شہر ہے اور صنعاء ملک یمن کا دارالخلافہ ہے۔

---

[1] وصف الفردوس (۴۰) ص ۱٦۔

[2] وصف الفردوس (۷۳) ص ۱٦۔ صفة الجنة ابن ابی الدنیا (۲۰٦)، زوائد زہد ابن المبارک (۱۵۳۰)، مجمع الزوائد (۱۰/ ۴۰۱) بحوالہ طبرانی اوسط و قال رجالہ ثقات، البدور السافرہ (۲۱۱۷)، اتحاف السادۃ (۱۰/ ۵۴۱)، درمنثور (٦/ ۲۲)، ترغیب وترہیب (۴/ ۵۰۸)

بچھونے اور بستر

ریشم کے بستر

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

متکئین علی فرش بطائنھا من استبرق (سورۃ الرحمٰن : ۵۴)

(ترجمہ) (اور) وہ لوگ (جنت میں) تکیہ لگائے ایسے فرشوں ((بچھونوں اور بستروں) پر بیٹھے ہوں گے جن کے استر موٹے ریشم کے ہوں گے (اور قاعدہ ہے کہ اوپر کا کپڑا بہ نسبت استر کے زیادہ نفیس ہوتا ہے پس جب استر استبرق (موٹے ریشم) کا ہوگا تو اوپر کا کیسا کچھ ہوگا)

(فائدہ) آیت سے معلوم ہوا کہ جنت کے بچھونے کی شکل یہ ہوگی کہ اس کا نچلا حصہ موٹے ریشم کا ہوگا اور اوپر کا حصہ اس سے زیادہ نفیس اور زینت میں زیادہ بڑھ کر ہوگا۔[1]

بچھونوں کی بلندی اور درمیان کے فاصلے

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے آیت "وفرش مرفوعة" (اور بلند و بالا بچھونے ہوں گے) کی تفسیر میں ارشاد فرمایا

ارتفاعھا کما بین السماء والارض ومسیرۃ مابینھما خمس مائة عام۔[2]

---

[1] حادی الارواح ص ۲۶۹، حاکم ۲ / ۴۷۵، تفسیر ابن جریر (۲۷ / ۸۶ عن ابن مسعودؓ) صفة الجنة ابن ابی الدنیا (۱۵۵)، ترغیب وترہیب ۴ / ۵۳۱،

[2] ترمذی (۳۵۴۰) فی صفة الجنة ب ۸، مسند احمد ۳ / ۷۵، صفة الجنة ابن ابی الدنیا (۱۵۴)، البعث والنشور (۳۴۲)، ترغیب و ترہیب ۴ / ۵۳۰، صفة الجنة ابو نعیم (۳۵۷)، کتاب العظمة ابو الشیخ (۲۷۴)، (۵۹۵)، درمنثور ۶ / ۱۵۷ بحوالہ نسائی وابن جریر وابن ابی حاتم والرویانی وابن مردویہ وغیرہ ۔ حادی الارواح ص ۲۶۹، موارد الظمآن (۲۶۲۸)، تفسیر ابن جریر و ابن ابی حاتم والرویانی وابن مردویہ وغیرہ۔ حادی الارواح ص ۲۶۹، موارد الظمآن (۲۶۲۸)، تفسیر ابن جریر ۲۷ / ۱۰۶، صفة الجنة ابن کثیر ص ۱۰۰، تذکرۃ القرطبی ۲ / ۴۶۷، صحیح ابن حبان (۷۳۶۲)

(ترجمہ) ان بچھونوں کی بلندی آسمان و زمین کے درمیانی فاصلہ جتنی ہو گی اور ان میں کے دو بچھونوں کے درمیان کا فاصلہ پانچ سو سال کے برابر ہو گا۔

حافظ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں رشدین بن سعد راوی ہے جو مناکیر کی روایت کرتا ہے اگر یہ روایت معتبر ہو تو اس کا معنی یہ ہو گا کہ جنتیوں کے درجات اتنے بلند ہوں گے اور بچھونے ان کے اوپر ہوں گے اور اگر یہ روایت معتبر نہ ہو تو حضرت ابو سعید خدری سے منقول یہ دوسری روایت زیادہ محفوظ ہو گی جس میں صرف یہ بیان کیا گیا ہے کہ ہر دو بچھونوں کے درمیان آسمان و زمین کے فاصلہ کے برابر فاصلے ہوں گے۔[1] یا یہ کہ یہ بچھونے جنت کے درجات میں ہوں گے اور ہر درجہ کے درمیان آسمان و زمین کے برابر کا فاصلہ ہے۔[2] میرے ناقص خیال میں مذکورہ حدیث کا یہ آخری مطلب زیادہ صحیح ہے (امداد اللہ)

بچھونے کا اوپر کا حصہ نور جامد کا ہو گا

حضرت سعیدؒ فرماتے ہیں کہ ان کا ظاہری (اوپر والا) حصہ نور جامد کا ہو گا۔[3]

موٹے اور باریک ریشم کے درمیان فاصلہ کی مقدار

فرش مرفوعۃ کی تفسیر میں حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ اگر اس بچھونے کے اوپر والا حصہ گرایا جائے تو اس کے نچلے حصہ تک چالیس سال تک نہ پہنچے۔[4]

---

[1] حادی الارواح ص ۲۶۹۔ ۲۷۰، مسند احمد ۳ / ۷۵، ترمذی (۳۲۱۴) فی تفسیر القرآن سورۃ الواقعہ، درمنثور ۶ / ۱۵۷ بحوالہ صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا و ابن ابی حاتم والرویانی و ابن مردویہ و ابو الشیخ فی العظمۃ۔

[2] صفۃ الجنۃ ابن کثیر ص ۱۰۰، بدور السافرہ (۱۹۷۱) بحوالہ ترمذی شریف (۲۵۴۰)

[3] صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۱۵۶)، حلیہ ابو نعیم ۴ / ۲۸۶، صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۳۵۹)، بدور سافرہ (۱۹۷۵)،

[4] صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۱۵۸)، ابن ابی شیبہ (۱۵۹۲۹) ۱۳ / ۱۴۰، درمنثور ۶ / ۱۵۷ بحوالہ ہناد وغیرہ، حادی الارواح ص ۲۷۰، بدور سافرہ (۱۹۷۲)، ترغیب و ترہیب (۴ / ۵۳۱) بحوالہ طبرانی مرفوعا۔

بچھونے کتنے موٹے ہوں گے

حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ بچھونوں کی اونچائی چالیس سال کے سفر کے برابر ہے۔[1]

---

[1] نہایہ ابن کثیر ۲ / ۹ ۴ ۴، حادی الارواح ص ۲۰۷ بحوالہ طبرانی، صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۳۵۸)

تختِ شاہانہ

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

متکئین علی سرر مصفوفة وزوجناهم بحور عین (سورۃ طور : ۲۰) ثلة من الاولین وقلیل من الآخرین علی سرر موضونة متکئین علیها متقابلین (سورۃ واقعہ : ۱۳ تا ۱۶) فیها سرر مرفوعة (سورۃ الغاشیہ : ۱۳)

(ترجمہ) (جنت میں بیٹھے ہوں گے) تکیہ لگائے ہوئے تختوں پر جو برابر بچھائے ہوئے ہیں' اور ہم ان کا گوری گوری بڑی بڑی آنکھوں والیوں سے (یعنی حوروں سے) بیاہ کر دیں گے۔ ا؎ ۔۔۔۔ (ان (مقربین) کا ایک بڑا گروہ تو اگلے لوگوں میں سے ہوگا اور تھوڑے پچھلے لوگوں میں سے ہوں گے (اگلوں سے مراد متقدمین ہیں حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضور ﷺ سے قبل تک' اور پچھلوں سے مراد حضور ﷺ کے وقت سے لیکر قیامت تک (کذافی الدر المنثور عن جابر مرفوعا) اور متقدمین میں کثرت سابقین اور متاخرین میں قلت سابقین کی وجہ یہ ہے کہ خواص ہر زمانہ میں کم ہوتے ہیں اور متقدمین کا زمانہ بہ نسبت زمانہ امت محمدیہ کے کہ قرب قیامت میں پیدا ہوئے زیادہ طویل ہے' پس جس قدر خواص اس طویل زمانہ میں ہوئے ہیں جن میں لاکھ یا دو لاکھ یا کم و بیش انبیاء بھی ہیں بتقاضاء عادت زمانہ قلیل میں ان سے کم ہی ہوں گے) وہ (مقرب لوگ سونے کے تاروں سے بنے ہوئے تختوں پر تکیہ لگائے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔۔۔۔۔ اس (جنت) میں اونچے اونچے تخت ہیں۔ ا؎

لمبائی اور خوبصورتی

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہ تخت سونے کے ہوں گے جن کے تاج زبر جد' جوہر اور یاقوت کے ہوں گے اور ایک تخت مکہ اور ایلہ جتنا طویل ہوگا۔ ۲؎

ا؎ تفسیر بیان القرآن تھانویؒ

۲؎ حادی الارواح ص ۲۷۸'

اونچائی

حضرت کلبی کہتے ہیں کہ تخت کی اونچائی اوپر کی طرف سو سال کے سفر کے برابر ہوگی' جب آدمی اس پر بیٹھنے کا ارادہ کرے گا تو وہ (فوراً) اس کیلئے جھک جائے گا حتی کہ وہ اس پر بیٹھ جائے گا پھر جب وہ اس پر بیٹھ جائے گا تو وہ پھر اپنی جگہ تک بلند ہو جائے گا۔ [1]

یہ تخت کن چیزوں سے بنائے گئے ہیں

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کا دوست جنت میں تخت پر تشریف فرما ہوگا جس کی بلندی پانچ سو سال کی ہوگی' اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (و فرش مرفوعة) اور تخت ہوں گے بلند۔ فرمایا کہ یہ تخت سرخ یاقوت کا ہوگا جس کے سبز زمرد کے دو پر ہوں گے پھر اس تخت پر ستر بچھونے ہوں گے جن کا استر نور کا ہوگا اور اوپر کا حصہ باریک ریشم کا ہوگا اور اندر کا موٹے ریشم کا ہوگا' اگر اس تخت کے اوپر کے حصہ کو گرایا جائے تو اپنے نچلے حصہ تک چالیس سال کی مدت میں پہنچے۔ [2]

---

[1] حادی الارواح ص ۲۷۸۔

[2] بستان الواعظین وریاض السامعین ص ۱۹۳' ۱۹۴

تختوں کی زیب وزینت (مسہریاں)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

متکئین فیھا علی الارائك (سورۃ الدہر : ۱۳)(وہ جنت میں مسہریوں پر ٹیک لگائے ہوں گے) حضرت ابن عباسؓ ارائك کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اریکہ (مسہری) اس وقت تک نہیں بنتی جب تک کہ پلنگ پر پردہ نہ پڑا ہوا ہو جب پلنگ اور اوپر کا پردہ دونوں جمع ہوں تو اریکہ کہلاتا ہے۔ ۱ے

چالیس سال تک تکیہ کی ٹیک

(حدیث) حضرت ہیثم بن مالک طائیؒ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان الرجل لیتکئی المتکأ مقدار اربعین سنة مایحول عنه ولایمله یاتیه ما اشتھت نفسه ولذت عینه۔ ۲ے

(ترجمہ) آدمی چالیس سال کی مقدار تک تکیہ کی ٹیک لگائے گا نہ وہاں سے ہٹے گا اور نہ طبیعت اکتائے گی۔ اس کے پاس جو اس کا جی چاہے گا اور آنکھوں کو لذت ہو گی پیش ہوتا رہے گا۔

ستر سال تک تکیہ کی ٹیک

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان الرجل لیتکیء فی الجنة سبعین سنة قبل ان تتحول. الحدیث۔ ۳ے

۱ے بدور السافرہ (۱۹۷۲) بحوالہ بیہقی (البعث ۳۳۴)، حادی الارواح ص ۲۷۸، درمنثور (۴ / ۲۲۲)،

۲ے تفسیر ابن کثیر ۷ / ۴۰۷، جولات فی ریاض الجنات ص ۸۳، درمنثور ۴ / ۲۲۲،

ترغیب وترہیب ۴ / ۵۲۹، مسند احمد ۳ / ۷۵، مجمع الزوائد (۱۰ / ۴۱۹)، کنز العمال (۳۹۳۵۶)،

درمنثور ۶ / ۱۰۸، اتحاف السادہ (۱۰ / ۵۴۳)،

(ترجمہ) آدمی جنت میں پہلو بدلے بغیر ستر سال تک ٹیک لگا سکے گا (اور اس سے زائد بھی اور کم بھی)

حضرت سلیمان بن مغیرہؒ، حضرت ثابتؒ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ جنتی آدمی جنت میں ستر سال تک ٹیک لگائے بیٹھے گا' اس کے پاس اس کی بیویاں اور خدمت گذار ہوں گے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ اس کو شان و شوکت اور نعمتیں عطاء فرمائیں گے وہ بھی ہوں گی۔ پھر وہ نظر اٹھا کر جو دیکھے گا تو اس کو اس کی کچھ اور بیویاں نظر آئیں گی جن کو اس نے اس سے پہلے نہیں دیکھا ہو گا وہ کہیں گی اب وہ وقت آگیا ہے کہ آپ اپنی طرف سے ہمارا نصیب عطاء فرمائیں۔ [1]

مسہریاں کس چیز سے بنی ہوں گی

ارشاد باری تعالیٰ (علی الارائك ینظرون) کی تفسیر میں حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ یہ مسہریاں لولو اور یاقوت سے بنی ہوں گی۔ [2]

نیک عورت نے جنت کا تخت دنیا میں دیکھا

حضرت ابو حامد حلاسؒ فرماتے ہیں کہ میری والدہ بڑی نیک تھیں۔ ایک دن ہم بہت محتاجی کی حالت میں تھے مجھ سے کہا اے بیٹے ہم کب تک اس تکلیف میں رہیں گے؟ جب سحر کا وقت ہوا تو میں نے دعا کی کہ اے اللہ اگر ہمارے واسطے آخرت میں کچھ ہے تو اس میں سے ہمیں دنیا میں کچھ عطا فرما دے۔ اس وقت گھر کے ایک گوشہ میں مجھے ایک نور دکھائی دیا۔ میں اس کے پاس گیا تو دیکھا کہ ایک تخت کے سونے کے پائے ہیں اور وہ جواہر سے مرصع کئے گئے ہیں۔ میں نے والدہ سے کہا کہ یہ لو اور کچھ جواہر بیچنے کے ارادہ سے بازار میں گیا اور جی میں کہتا تھا کہ ان میں سے کچھ جواہر جوہریوں کے ہاتھ فروخت کروں لیکن اس کا کیا طریقہ ہو گا۔ جب میں مسجد سے لوٹ کر آیا تو مجھ سے میری ماں نے کہا اے بیٹے تو مجھے معاف کر دے کیونکہ جب تو گھر سے نکلا تو میں سوگ

---

[1] جولات فی ریاض الجنات ص ۸۳ بحوالہ تفسیر ابن کثیر ۴/ ۲۴۱'

[2] البعث والنشور (۳۴۱)' تفسیر ابن جریر طبری ۲۹/ ۶۶۔

میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہوئی وہاں میں نے ایک محل دیکھا جس کے دروازہ پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا اور یہ بھی لکھا تھا کہ یہ مکان ابو احمد حلاس کا ہے۔ میں نے کہا میرے بیٹے کا؟ تو ایک شخص نے کہا ہاں۔ میں اس مکان میں جا کر اسکے کمروں میں گشت کرتی رہی میں نے ایک کمرے میں بہت سے تخت بچھے ہوئے دیکھے۔ ان کے درمیان میں ایک تخت ٹوٹا ہوا تھا۔ میں نے کہا ان تختوں کے بیچ میں یہ ٹوٹا ہوا تخت کس قدر بے موقع ہے۔ ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ اس کے پائے تم نے لے لئے ہیں۔ میں نے کہا اسے اپنی جگہ پہنچادو۔ جب میں جاگی تو وہ غائب ہو گئے تھے۔ اللہ کا شکر ہے۔[1]

---

[1] روض الریاحین۔

گدے اور قالین

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

متکئین علی رفرف خضرو عبقری حسان . فبأی آلآء ربکما تکذبان .
تبارك اسم ربك ذو الجلال والاکرام(سورۃالرحمٰن :۷٦ تا ۷۸)

(ترجمہ)وہ(جنتی حضرات)سبز مشجر اور عجیب خوبصورت کپڑوں(کے فرشوں)پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے تو اے جن انس(باوجود اس کثرت وعظمت نعمت کے)تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔بڑا بابرکت نام ہے آپ کے رب کا جو عظمت والا اور احسان والا ہے۔[1]

اللہ تعالیٰ مزید ارشاد فرماتے ہیں

فیها سرر مرفوعة واکواب موضوعة ونمارق مصفوفة و زرابی مبثوثة
(سورۃالغاشیہ :۱۳تا۱۶)

(ترجمہ)اس(بہشت)میں اونچے اونچے تخت(بچھے)ہیں'اور رکھے ہوئے آبخورے(موجود)ہیں،(یعنی یہ سامان جنتی کے سامنے ہی موجود ہوگا تاکہ جب پینے کو جی چاہے دیر نہ لگے،اور برابر لگے ہوئے گدلے(تکیے)ہیں'اور سب طرف قالین(ہی قالین)پھیلے پڑے ہیں(کہ جہاں چاہیں آرام کرلیں ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا بھی نہ پڑے)[1]

---

[1] تفسیر بیان القرآن حضرت تھانویؒ

نیک اعمال جن سے محلات تیار ہوتے ہیں

بیت الحمد

(حدیث) حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

اذا قبض الله عزوجل ابن العبد قال للملائكة ماذا قال عبدی؟ قالوا حمدك واسترجع . قال ابنوا له بيتا فی الجنة وسموه بيت الحمد۔ ا؂

(ترجمہ) جب اللہ عزوجل کسی مؤمن کے بیٹے کو موت دیتا ہے تو اپنے فرشتوں سے پوچھتا ہے میرے بندے نے کیا کہا ہے؟ تو وہ کہتے ہیں اس نے (برا بھلا کہنے کی بجائے) آپ کی تعریف کی ہے اور انا لله وانا اليه راجعون پڑھا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس کیلئے جنت میں ایک گھر تعمیر کر دو اور اسکا نام بیت الحمد رکھ دو۔

جنت میں محلات بنوانے کا وظیفہ

(حدیث) حضرت سعید بن المسیبؒ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

من قرأقل هو الله احد عشرمرات بنی الله له قصرافی الجنة ، ومن قرأ هاعشرين مرة بنی الله له قصرين فی الجنة ، ومن قرأها ثلاثين مرة بنی الله له ثلاثة قصور فی الجنة . فقال عمر يا رسول الله (اذا) لتكثرن قصورنا . فقال النبی ﷺ الله اوسع من ذلك۔ ۲؂

ا؂ مسند ابو داود طیالسی (۵۰۸) ص ۶۹، تذکرۃ القرطبی ۲ / ۳۶۶، المتجر الرابح (۱۷۰۴، ۵۱۰) بیہقی ۴ / ۶۸، منحۃ المعبود ترتیب مسند ابی داود طیالسی (۲۰۹۹)، ترمذی (۱۰۱۲)، ابن حبان (۴ / ۲۶۲)، شرح السنہ بغوی ۵ / ۴۵۶، مسند احمد ۴ / ۴۱۵، زہد ابن المبارک ۲ / ۷۲، البدور السافرہ (۱۸۲۰)

۲؂ وصف الفردوس بسندہ (۳۶) والدارمی بسندہ ۲ / ۴۵۹، تذکرۃ القرطبی ۲ / ۴۶۶، تفسیر قرطبی ۲۰ / ۲۴۸، تفسیر ابن کثیر ۵ / ۲۵۱، مسند احمد ۳ / ۴۳۷، درمنثور ۵ / ۳۴۴، کنز العمال ۲۶۵۷، ۲۷۳۱، البدور السافرہ (۱۸۲۱)، اتحاف السادہ (۳ / ۲۹۳)

(ترجمہ) جو شخص دس مرتبہ (سورہ اخلاص) قل ھو اللہ احد پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں ایک محل بنا دیں گے' اور جو اس کو بیس مرتبہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں دو محل بنا دیں گے' اور جو شخص اس کو تیس مرتبہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں تین محل بنا دیں گے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر تو ہمارے محلات بہت ہو جائیں گے؟ تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ وسیع (رحمت اور عطاء والے) ہیں۔

(فائدہ) جو حضرات ان اعمال صالحہ کی تفصیل چاہتے ہیں جن سے جنت کے محلات تیار ہوتے ہیں وہ ہماری کتاب "رحمت کے خزانے" ملاحظہ فرمائیں۔

مسجد بنانا

(حدیث) حضرت عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

من بنی للہ مسجدا یبتغی وجہ اللہ بنی اللہ لہ بیتا فی الجنة۔[1]

(ترجمہ) جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے مسجد تعمیر کی اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں محل بنائیں گے۔

چاشت کی نماز

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

من صلی الضحی اثنتی عشرة رکعة بنی اللہ لہ قصرا فی الجنة من ذھب۔[2]

(ترجمہ) جس شخص نے نماز چاشت کی بارہ رکعات پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں سونے کا ایک محل بنائیں گے۔

۱؎ بخاری (مع فتح الباری ۱/ ۵۴۴)' مسلم کتاب المساجد (۲۴)' البدور السافرہ (۱۸۰۲)' بیہقی (۲/ ۷/ ۱۶۷)'۴۳۶'

۲؎ ترمذی (۴۷۳)' ابن ماجہ (۱۳۸۰)' شرح السنہ ۴/ ۱۴۰' البدور السافرہ (۱۸۰۴)' تلخیص الحبیر (۲/ ۲۰)' تنزیہ الشریعۃ (۲/ ۱۸۲)' علل الحدیث (۴۷۱)

نماز چاشت اور ظہر کی چار سنتیں

(حدیث) حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

من صلی الضحی و قبل الاولی ای صلوۃ الظھر اربعا بنی اللہ لہ بیتافی الجنۃ۔[1]

(ترجمہ) جس شخص نے نماز چاشت اور ظہر سے پہلے کی چار سنتیں ادا کیں اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں ایک محل بنائیں گے۔

فرض نمازوں کی مؤکدہ سنتیں

(حدیث) حضرت ام حبیبہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے جناب رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے

من صلی اثنتی عشرۃ رکعۃ فی یوم ولیلۃ بنی لہ بھن بیتافی الجنۃ۔[2]

(ترجمہ) جس شخص نے ہر دن رات میں بارہ رکعات (سنن مؤکدہ) ادا کیں اس کیلئے ان رکعات کے ثواب میں جنت میں ایک محل تعمیر کیا جائے گا۔

(فائدہ) امام نسائی امام حاکم، امام ابن خزیمہ اور امام بیہقیؒ نے اس حدیث کے آخر میں ان بارہ رکعات کی تفصیل میں چار رکعات نماز ظہر سے پہلے اور دو اس کے بعد اور دو رکعات نماز عصر سے پہلے اور دو رکعات نماز مغرب کے بعد اور دو رکعات نماز فجر سے پہلے کو ذکر فرمایا ہے۔[3]

(نوٹ) ان بارہ رکعات میں عصر سے پہلے کی دو رکعات سنت غیر مؤکدہ ہیں باقی سنت مؤکدہ ہیں جن کے ادا کرنے کی احادیث مبارکہ میں تاکید وارد ہے۔ (امداد اللہ)

---

[1] البدور السافرہ (۱۸۰۵) بحوالہ طبرانی کبیر۔

[2] مسلم (صلوۃ المسافرین ۱۰۱)، احمد ۶ / ۳۲۷، البدور السافرہ (۱۸۰۶)، علل الحدیث (۳۷۲)،

[3] نسائی (۳ / ۲۶۲)، حاکم (۱ / ۳۱۱)، صحیح ابن خزیمہ (۱۱۸۸)، بیہقی (۲ / ۴۷۲، ۴۷۳)، البدور السافرہ (۱۸۰۷)، مسند احمد (۴ / ۴۱۳) مثلہ،

بدھ، جمعرات، جمعہ کا روزہ رکھنا

(حدیث) حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا

من صام الاربعاء والخميس والجمعة بنى الله تعالىٰ له بيتافى الجنة ۔[1]

(ترجمہ) جس شخص نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کو روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں محل بناتے ہیں۔

نماز اوابین کی بیس رکعات کا ثواب

(حدیث) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

من صلى بين المغرب والعشاء عشرين ركعة بنى الله له بيتافى الجنة ۔[2]

(ترجمہ) جس نے مغرب اور عشاء کے درمیان بیس رکعات ادا کیں اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر بناتے ہیں۔

صلوۃ اوابین کی دس رکعات کا انعام

(حدیث) حضرت عبدالکریم بن حارثؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا

من ركع عشر ركعات بين المغرب والعشاء بنى الله له قصرا فى الجنة . فقال عمر بن الخطابؓ عنه اذانكثر قصورنا؟ قال الله اكبر و افضل۔[3]

(ترجمہ) جس شخص نے مغرب اور عشاء کے درمیان کی دس رکعات (صلوۃ الاوابین) ادا کیں اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں ایک محل تعمیر کرتے ہیں، حضرت عمر بن خطابؓ نے عرض کیا پھر تو ہم بہت سے محلات بنالیں گے؟ آپ نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ اس سے

---

[1] طبرانی فی الکبیر عن ابی امامہ (   ) وفی الاوسط عن انس وابن عباس۔ البدور السافرہ (۱۸۰۹)، (۱۸۱۰)، ترغیب وترہیب (۲/ ۱۲۶)، مجمع الزوائد (۳/ ۱۹۸)، مطالب عالیہ (۱۰۳۷)،

[2] ابن ماجہ (۱۳۷۳)، البدور السافرہ (۱۸۱۱)،

[3] زہد ابن المبارک ص ۴۴۶، البدور السافرہ (۱۸۱۲) والحدیث معضل، قرطبی (۱۴/ ۱۰۱)، کنز العمال (۱۹۴۲۶)، صحیح ابن حبان (۴۴۶)، اتحاف السادۃ (۵/ ۱۷۹)

بہت بڑے اور افضل ہیں (تم جتنا زیادہ عمل کر کے محلات بنواؤ گے اللہ تعالیٰ کے خزانہ رحمت میں کوئی کمی نہیں آتی)

چوتھے کلمہ کو بازار میں داخلہ کے وقت پڑھنے کا ثواب

(حدیث) حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

من دخل السوق فقال اشهد ان لا اله الا الله وحده لاشريك له له الملك وله الحمد، يحيي ويميت وهوحي لايموت بيده الخير و هو على كل شيء قدير ، كتب الله له الف الف حسنة ومحى عنه الف الف سيئة و بنى الله له بيتا فى الجنة۔ [1]

(ترجمہ) جو شخص بازار میں داخل ہوا اور (یہ کلمہ) پڑھا اشهد ان لا اله الا الله وحده لاشريك له له الملك وله الحمد يحيي ويميت وهوحي لايموت بيده الخير و هو على كل شيء قدير۔
تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک لاکھ نیکی لکھتے ہیں اور ایک لاکھ گناہ مٹاتے ہیں اور جنت میں ایک محل بناتے ہیں۔

عصر کی چار سنتوں پر ایک محل کا انعام

(حدیث) ام المؤمنین حضرت ام حبیبہؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

من حافظ على اربع ركعات قبل العصر بنى الله له بيتافى الجنة۔ [2]

---

[1] ترمذی (۳۴۲۵) وابن ماجہ (۲۲۳۵) وعمل الیوم واللیلہ ابن سنی (۱۸۲) وشرح السنہ (۵ / ۱۳۲) عن عمر بسند۔ وتاریخ کبیر بخاری (فی الکنی ۵۰) ودارمی ۲ / ۲۹۳ والحاکم ۱ / ۵۳۸ وحلیہ ابو نعیم ۲ / ۳۵۵ بسند۔ وعبداللہ بن احمد فی زوائد زہد ص ۲۱۴ بسند۔ وحاکم ۲ / ۵۳۹ بسند۔ وعمل الیوم واللیلۃ ابن سنی (۱۸۳) بسند من ابن عباس، وشرح السنہ بغوی ۵ / ۱۳۳ عن ابن عمرو بسند۔ البدور السافرہ (۱۸۱۳)

[2] البدور السافرہ (۱۸۱۴)، مسند ابو یعلی (   )، مجمع الزوائد (۲ / ۲۲۲)، ترغیب وترہیب (۱ / ۴۰۳)

(ترجمہ) جو شخص عصر سے پہلے کی چار (سنتیں) پابندی سے ادا کرتا رہا اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں ایک محل بنائیں گے۔

یاقوت احمر یا زبرجد اخضر کا ایک محل

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

من صام یومامن رمضان فی انصات وسکوت بنی اللہ لہ بیتافی الجنة من یاقوتة حمراء او زبرجدة خضراء۔ [1]

(ترجمہ) جس شخص نے رمضان کا کسی دن کا روزہ خاموشی اور سنجیدگی سے رکھا اللہ تعالیٰ اس کیلئے سرخ یاقوت سے یا سبز زبرجد سے جنت میں ایک محل بنائیں گے۔

چار نیک کام

(حدیث) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے سوال فرمایا

ایکم اصبح صائما' قال ابوبکر انا' قال ایکم شیع جنازة؟ قال ابوبکر انا' قال ایکم عادمریضا؟ قال ابوبکر انا' قال ایکم اطعم مسکینا؟ قال ابوبکر انا' قال من کانت لہ ھذہ الاربع بنی اللہ لہ بیتافی الجنة۔ [2]

(ترجمہ) تم میں سے آج کس نے روزہ رکھا ہے؟ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا میں نے حضور ﷺ نے پوچھا تم میں سے کس نے (کسی مسلمان کے) جنازہ کو رخصت کیا ہے؟ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا میں نے۔ حضور ﷺ نے پوچھا تم میں سے کس نے مریض کی بیمار پرسی کی ہے؟ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا میں نے۔ حضور ﷺ نے پوچھا تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا میں نے۔ (تو جناب رسول اللہ ﷺ) نے ارشاد فرمایا جس (مسلمان) میں یہ چار خصلتیں پائی جائیں گی اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں (شاندار) محل بنائیں گے۔

---

[1] البدور السافرہ (۱۸۱۵)' طبرانی (   )' مجمع الزوائد (۳ / ۱۴۳)

[2] البدور السافرہ (۱۸۱۶)' بزار (   )' مجمع الزوائد (۳ / ۱۶۳)

سورۃ دخان کی تلاوت

(حدیث) حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

من قرأحم الدخان فی لیلة الجمعة ویوم الجمعة بنی الله له بیتافی الجنة۔ ۱؎

(ترجمہ) جو شخص جمعہ اور شب جمعہ میں سورۃ دخان کی تلاوت کرے اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں ایک محل بناتے ہیں۔

نیک اعمال کرتے رہنے سے جنت کی تعمیر ہوتی رہتی ہے

حکیم بن محمد اجمیؒ فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جنت ذکر اللہ (یعنی ہر قسم کی عبادت) کے ساتھ تعمیر ہوتی رہتی ہے۔ جب مسلمان ذکر کرنے سے رک جاتے ہیں تو (جنت کو تیار کرنے والے فرشتے) جنت کی تعمیر کرنے سے رک جاتے ہیں جب ان کو کہا جاتا ہے کہ تم کیوں رک گئے؟ تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تک خرچہ (یعنی عمل صالح) پہنچے گا (تو ہم پھر تعمیر جنت شروع کردیں گے) ۲؎

حضرت محمد بن نصر حارثیؒ فرماتے ہیں جو مسلمان بھی دنیا میں خالص اللہ کی عبادت میں لگا رہے تو اس کیلئے کوئی فرشتہ اس کے درجات کی ترقی کے کام میں لگا رہتا ہے جب بندہ عمل سے رک جاتا ہے تو یہ فرشتے بھی جنت کی تزیین و ترقی کرنے سے رک جاتے ہیں، جب ان کو کہا جاتا ہے کہ تم کیوں رک گئے ہو تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارا ساتھی (دنیا میں موجود عمل کرنے والا) فضول کام میں مصروف ہو گیا ہے۔ ۳؎

جنت کے اعلیٰ ادنیٰ اور درمیانے درجہ میں تین محلات

(حدیث) حضرت فضالہ بن عبیدؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو میں نے

۱؎ البدور السافرہ (۱۸۱۷)، طبرانی کبیر (۸ / ۳۱۶)، ترغیب و ترہیب اصبہانی، ترغیب (۱ / ۵۱۳)، اتحاف السادہ (۳ / ۲۹۳، ۳۰۰، ۵ / ۱۵۴)، کنز العمال (۲۶۳۴)

۲؎ آداب النفوس طبرانی (البدور السافرہ / ۱۸۱۸)،

۳؎ ابو نعیم ترغیب و ترہیب (البدور السافرہ / ۱۸۱۹)،

ارشاد فرماتے ہوئے سنا

انازعیم لمن آمن بی واسلم وجاهدفی سبیل الله بنیت له فی ربض الجنة وبیت فی وسط الجنة و بیت فی اعلی غرف الجنة۔[1]

(ترجمہ) جو شخص مجھ پر ایمان لایا، مسلمان ہوا اور اللہ کے راستہ میں جہاد کیا میں اس کیلئے جنت کے نچلے درجہ میں ایک محل کا ضامن ہوں اور جنت کے درمیانہ درجہ میں محل کا ضامن ہوں اور ایک جنت کے بلند وبالا بالاخانوں میں محل کا ضامن ہوں۔

نماز کی صف کا خلا پر کرنا

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

من سد فرجة فی الصف رفعه الله بهافی الجنة درجة وبنی له فی الجنة بیتا۔[2]

(ترجمہ) جس شخص نے نماز کی صف کا خلا پر کیا اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں اس کی وجہ سے ایک درجہ بلند کریں گے اور اس کیلئے جنت میں ایک محل بنائیں گے۔

گذارے کی روزی پر قناعت کرنے سے جنت الفردوس میں رہائش

حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں جس شخص نے بہت ہی معمولی درجہ کی گذارے کی روزی پر بہترین صبر کا مظاہرہ کیا جہاں وہ شخص چاہے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت الفردوس میں جگہ عطاء فرمائیں گے۔[3]

---

[1] سنن سعید بن منصور (۲۳۰۴)، سنن نسائی (۶/۲۱)، حاکم (۲/۶۰،۷۱)، سنن الکبری (۶/۷۲)، صحیح ابن حبان (۷/۶۷/الاحسان)، طبرانی کبیر (۱۸/۳۱۱) واسنادہ جید۔ البدور السافرہ (۱۸۲۳)، کنزالعمال (۴۷۲)، ترغیب وترہیب (۲/۲۸۴)

[2] البدور السافرہ (۱۸۲۴) بحوالہ طبرانی اوسط ( ) عن عائشہؓ و(ترغیب وترہیب) اصبہانی عن ابی ہریرہؓ۔ ابن ماجہ (۹۹۵)، مسند احمد (۶/۸۹)، ترغیب (۱/۳۲۱)، کنزالعمال (۲۰۶۲۸)

[3] البدور السافرہ (۱۸۲۵) بحوالہ طبرانی اوسط ( ) واصبہانی وکتاب الثواب لابی الشیخ۔

جنت کے تینوں درجات میں محلات

(حدیث) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

من ترك الكذب بنى الله تعالى له بيتافي ربض الجنة، ومن ترك المراء وهومحق بنى الله تعالى له في وسطها، ومن حسن خلقه بنى الله له في اعلاها۔ ۱؎

(ترجمہ) جو شخص جھوٹ کو چھوڑ دے اللہ تعالیٰ اس کے لئے سطح جنت میں ایک محل بنائیں گے اور جس نے جھگڑا کرنا چھوڑ دیا حالانکہ وہ حق پر تھا اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت کے درمیان میں ایک محل بنائیں گے اور جس کے اخلاق پاکیزہ ہوں گے اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت کے اعلیٰ مقام میں محل بنائیں گے۔

یاقوت احمر کا محل

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ليس عبدمؤمن فی رمضان الا كتب الله تعالىٰ له بكل سجدة الفا خمسمائة حسنة و بني له بيتافي الجنة من ياقوتة حمراء۔ ۲؎

(ترجمہ) جو شخص رمضان المبارک میں روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ہر سجدہ کے بدلہ میں پندرہ سو نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور اس کیلئے جنت میں سرخ یاقوت کا ایک محل بنا دیتے ہیں۔

قبر کھودنے کا ثواب

(حدیث) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

من حفر قبرا بنى الله له بيتافي الجنة ۔ ۳؎

۱؎ البدور السافرہ (۱۸۲۶) بحوالہ خرائطی فی مکارم الاخلاق۔ اتحاف السادہ (۷ / ۴۶۹، ۹ / ۲۶)،

۲؎ بدور سافرہ (۱۸۲۹) بحوالہ شعب الایمان بیہقی۔

۳؎ ترغیب وترہیب (۴ / ۳۳۸)، مجمع الزوائد (۳ / ۲۰) لآلی مصنوعہ (۲ / ۲)، کنز العمال (۴۳۵۷۰)

(ترجمہ) جس شخص نے ایک قبر کھودی اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں ایک گھر بناتے ہیں
(نوٹ) وہ حضرات جو ان نیک اعمال کو کافی تفصیل سے پڑھنا اور عمل کرنا چاہتے ہیں جن کے کرنے سے جنت کے محلات اور دیگر انعامات ملتے ہیں تو وہ ہماری کتاب "رحمت کے خزانے" ملاحظہ فرمائیں یہ کتاب حافظ ابن کثیر اور امام ذہبیؒ کے استاد امام شرف الدین دمیاطی کی کتاب المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح کا ترجمہ ہے جو اپنے موضوع میں حسین اور کامل کتاب ہے نہایت ہی قابل دید ہے۔ (امداد اللہ)

خدمت گذار لڑکے اور خادم

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

ویطوف علیهم ولدان مخلدون اذارأیتهم حسبتهم لؤلؤامنثورا واذارأیت ثم رأیت نعیما وملکا کبیرا (سورۃ الدھر: ۱۹۔۲۰)

(ترجمہ) اور ان (جنتیوں) کے پاس ایسے لڑکے آمدورفت کریں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے (نہ تو وہ بڑے ہوں گے نہ بوڑھے اور نہ ان کی آب تاب میں کوئی کمی واقع ہو گی اور وہ اس قدر حسین ہیں کہ) اے مخاطب اگر تو ان کو (چلتے پھرتے) دیکھے تو یوں سمجھے کہ موتی ہیں جو بکھر گئے ہیں (موتی سے تو تشبیہ صفائی اور چمک دمک میں اور بکھرے ہوئے کا وصف ان کے چلنے پھرنے کے لحاظ سے جیسے بکھرے موتی منتشر ہو کر کوئی ادھر جارہا ہے کوئی ادھر جارہا ہے اور یہ اعلیٰ درجہ کی تشبیہ ہے اور ان مذکورہ اسباب عیش میں انحصار نہیں بلکہ وہاں اور بھی ہر سامان اس افراط اور رفعت کے ساتھ ہو گا کہ) اے مخاطب اگر تو اس جگہ کو دیکھے تو تجھ کو بڑی نعمت اور بڑی سلطنت دکھلائی دے۔ [1]

اللہ تعالیٰ مزید ارشاد فرماتے ہیں

ویطوف علیهم غلمان لهم کانهم لؤلؤ مکنون (سورۃ الطور: ۲۴)

(ترجمہ) (اور ان کے پاس میوے وغیرہ لانے کیلئے) ایسے لڑکے آئیں جائیں گے جو خاص انہیں (کی خدمت) کیلئے ہوں گے (اور غایت حسن و جمال سے ایسے ہوں گے کہ) گویا وہ حفاظت سے رکھے ہوئے موتی ہیں (کہ ان پر ذرا اگر دو غبار نہیں ہوتا اور آب تاب اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے)۔ [1]

اللہ تعالیٰ مزید ارشاد فرماتے ہیں

یطوف علیهم ولدان مخلدون باکواب واباریق وکاس من معین (سورۃ الواقعہ: ۱۷۔۱۸)

---

[1] تفسیر بیان القرآن حضرت تھانویؒ

(ترجمہ) ان کے پاس ایسے لڑکے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے یہ چیزیں لیکر آمد و رفت کیا کریں گے آبخورے اور آفتابے اور ایسا جام شراب جو بہتی ہوئی شراب سے بھرا جائے گا۔

ادنیٰ درجہ کے جنتی کے دس ہزار خادم

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان اسفل اهل الجنة اجمعين من يقوم على راسه عشرة آلاف خادم ۔ا؎

(ترجمہ) تمام جنتیوں میں سب سے کم درجہ کا جنتی وہ ہوگا جس کی خدمت میں دس ہزار خادم کھڑے ہوں گے۔

اسی ہزار خادم

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان ادنى اهل الجنة منزلة الذى له ثمانون الف خادم واثنان وسبعون زوجة وينصب له قبة من لؤلؤ وياقوت و زبرجد كمابين الجابية الى صنعاء۔۲؎

(ترجمہ) جنتیوں میں سب سے کم درجہ کا جنتی وہ ہوگا جس کے اسی ہزار خادم ہوں گے اور بہتر بیویاں ہوں گی اور اس کیلئے ایک قبہ لولو اور یاقوت اور زبرجد کا قائم کیا جائے گا (جس کی لمبائی) جابیہ (ملک شام میں دمشق شہر کے پاس ایک شہر کا نام ہے) سے صنعاء (ملک یمن کے دارالخلافہ) جتنی ہوگی۔

ا؎ صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۲۰۶)، زوائد زہد ابن المبارک (۱۵۳۰)، مجمع الزوائد (۱۰/۴۰۱) بحوالہ اوسط طبرانی وقال رجالہ ثقات، البدور السافرہ (۲۱۱۷)، اتحاف السادۃ (۱۰/۵۴۱)، درمنثور (۶/۲۲)، ترغیب وترہیب (۴/۵۰۸)،

۲؎ صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۲۱۱)، تذکرۃ القرطبی (۴۹۱) بحوالہ ترمذی ( )مجمع الزوائد (۱۰/۴۰۰،۴۰۱)

ستر ہزار خادم استقبال کریں گے

ابو عبدالرحمٰن الحبلیؒ فرماتے ہیں کہ جب مؤمن جنت میں داخل ہو گا تو ستر ہزار خادم اس کا استقبال کریں گے جو گویا کہ (چمک دمک میں) جواہرات ہیں۔ا؎

صبح وشام کے پندرہ ہزار خادم

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں سب سے کم مرتبہ کا جنتی وہ ہو گا حالانکہ ان میں (اپنے اپنے اعتبار سے) کوئی کم مرتبہ نہ ہو گا جس کے سامنے روزانہ پندرہ ہزار خادم حاضر ہوا کریں گے۔ ان میں سے کوئی خادم ایسا نہیں ہو گا مگر اس کے ہاتھ میں ایک عمدہ نئی چیز ہو گی جو اس کے ساتھ والے کے پاس نہ ہو گی۔۲؎

غلاموں کی بہت طویل دو صفیں

حضرت ابو عبدالرحمٰن المعافریؒ فرماتے ہیں جنتی کیلئے غلاموں کی دو رویہ صفیں بنائی جائیں گی جن کا آخری کنارہ نظر نہیں آتا ہو گا جب یہ جنتی ان کے پاس سے گذرے گا تو وہ اس کے پیچھے پیچھے چلیں گے۔۳؎

ادنیٰ جنتی کے دس ہزار خادم جدا جدا خدمت کرتے ہوں گے

حضرت ابن عمروؓ فرماتے ہیں کہ سب سے ادنیٰ درجہ کا جنتی وہ ہو گا جس کے دس ہزار خادم خدمت کرتے ہوں گے ہر خادم ایسی خدمت کر رہا ہو گا جس کو دوسرا نہیں کر رہا ہو گا پھر یہ آیت تلاوت فرمائی اذا رأیتھم حسبتھم لؤلؤا منثورا (اگر تو ان کو چلتے پھرتے) دیکھے تو یوں سمجھے کہ موتی ہیں جو بکھر گئے ہیں۔۴؎

ا؎ صفة الجنة ابن ابی الدنیا (۲۰۸)، (۱۹۳)۔

۲؎ صفة الجنة ابن ابی الدنیا (۲۰۷)' (۲۰۹)' صفة الجنة ابو نعیم (۲۴۲)' البدور السافرہ (۲۱۱۸)'

۳؎ صفة الجنة ابن ابی الدنیا (۲۱۰)' زوائد زہد ابن المبارک (۴۱۵)'

۴؎ البدور السافرہ (۲۱۱۶)' حسین مروزی فی زیادات زہد ابن المبارک (۵۵)' تفسیر ابن جریر طبری (۲ / ۵۷)' کتاب الزہد ہناد بن سری (۱۷۴)' بیہقی: البعث والنشور ( )۔

حور کسے کہتے ہیں

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں حور اس کو کہتے ہیں جس کے دیدار سے آنکھ حیرت میں پڑ جائے' اس کی پنڈلی کپڑوں کے پیچھے سے نظر آتی ہو' دیکھنے والا اپنے چہرہ کو ان حوروں میں سے ہر ایک کے جگر میں رقت جلد اور صفائے رنگ کی وجہ سے آئینہ کی طرح دیکھے گا۔[1]

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

فیھن قٰصرٰت الطرف لم یطمثھن انس قبلھم ولاجان فبأی آلآءربکما تکذبان . کانھن الیاقوت والمرجان(سورۃالرحمٰن / ۵۷۔۵۸)

(ترجمہ)ان (باغوں کے مکانات اور محلات) میں نیچی نگاہ والیاں (یعنی حوریں) ہوں گی کہ ان (جنتی) لوگوں سے پہلے ان پر نہ تو کسی آدمی نے تصرف کیا ہو گا اور نہ کسی جن نے (یعنی بالکل محفوظ اور غیر مستعمل ہوں گی) سوائے جن وانس (باوجود اس کثرت و عظمت نعمت کے) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے (اور رنگت اس قدر صاف وشفاف ہو گی کہ) گویا وہ یاقوت اور مرجان ہیں۔

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں حور وہ ہے جس کی آنکھ کا (سفید حصہ) نہایت ہی سفید ہو اور سیاہ حصہ نہایت ہی سیاہ ہو۔[2]

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں "**البیاض تصف الحسن**" گورا رنگ آدھا حسن ہے۔[3]

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں جب عورت کے حسین بالوں کے ساتھ اس کا گورا رنگ خوب نکھر جائے تو اس کا حسن تمام ہو جاتا ہے۔[4]

---

[1] البدور السافرہ (۲۰۰۲)' تفسیر مجاہد ۲ / ۵۹۰' تفسیر طبری ۲۵ / ۱۳۶' حادی الاروح ص ۲۸۵' البعث والنشور (۳۹۶)'

[2] تفسیر قرطبی ۱۶ / ۱۵۳'

[3] مصنف ابن ابی شیبہ ۴ / ۴۱'

[4] بشری المحبین، ص ۴۳

حور عین کسے کہتے ہیں

علامہ ابن قیم فرماتے ہیں کہ حور حوراء کی جمع ہے اور حوراء اس عورت کو کہتے ہیں جو جوان ہو حسین و جمیل ہو گورے رنگ کی ہو سیاہ آنکھ والی ہو۔۔۔اور عین عیناء کی جمع ہے اور عیناء اس عورت کو کہتے ہیں جو عورتوں میں بڑی آنکھ والی ہو۔[1]

چنانچہ حور حَوراء کی جمع ہے اور عِین عیناء کی جمع ہے اردو کے محاورہ میں لوگ حور عین کو واحد کے معنی میں استعمال کرتے ہیں اور یہ غلطی عام ہو رہی ہے۔ حالانکہ حور عین جمع ہے اور اس کی واحد حَوراء عَیناء آتی ہے لیکن کثرت استعمال میں اردو زبان میں حور عین واحد پر بولتے ہیں ہم نے جگہ جگہ اس کتاب میں حور عین کا جمع کا معنی مد نظر رکھتے ہوئے جمع کا معنی ہی کیا ہے اور کہیں کہیں اردو کے محاورہ کی مجبوری کے پیش نظر حور کا لفظ واحد کے معنی میں بھی لائے ہیں (امداد اللہ)

---

[1] حادی الارواح ص ۲۸۵

حور کی پیدائش

خاص انداز سے پیدا کی گئی ہیں

ارشاد خداوندی لم یطمثهن انس قبلهم ولا جان (ان جنتی لوگوں سے پہلے ان پر نہ تو کسی آدمی نے تصرف کیا ہوگا اور نہ کسی جن نے) اس آیت کی تفسیر میں امام شعبیؒ فرماتے ہیں یہ عورتیں دنیا کے مردوں کی بیویاں بنیں گی اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک اور طریقہ سے پیدا کیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

(انا انشأناهن انشاءً فجعلناهن ابكارا عربا اترابا) (سورۃ الواقعہ / ۳۵۔۳۶)

(ہم نے ان عورتوں کو خاص طور پر بنایا ہے یعنی ہم نے ان کو ایسا بنایا کہ وہ کنواریاں ہیں (یعنی بعد مقاربت کے پھر کنواری ہو جائیں گی) محبوبہ ہیں (یعنی حرکات و شمائل و ناز و انداز و حسن و جمال سب چیزیں ان کی دلکش ہیں اور اہل جنت کی ہم عمر ہیں) امام شعبی فرماتے ہیں جب سے ان کو اس خاص انداز سے بنایا ہے ان کو کسی انسان اور جن نے چھوا تک نہیں۔[۱]

حور عین زعفران سے پیدا کی گئی ہیں

(حدیث) حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

خلقن الحور العين من الزعفران۔[۲]

(ترجمہ) (جنت کی) حور عین کو زعفران سے پیدا کیا گیا ہے۔

(فائدہ) حضرت ابن عباسؓ اور حضرت مجاہدؒ سے بھی ایسے ہی مروی ہے۔

حضرت زید بن اسلم (تابعی مفسرؒ) فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حور عین کو مٹی سے پیدا

۱۔ سنن سعید بن منصور، بیہقی (   ) بدور سافرہ (۲۰۰۷)

۲۔ البدور السافرہ (۲۰۱۶) طبرانی (۷۸۱۳) درمنثور (۶ / ۳۳) بحوالہ ابن مردویہ، تاریخ بغداد (۷ / ۹۹) البعث والنشور (۳۹۱) حادی الارواح ص ۳۰۲، مجمع الزوائد (۱۰ / ۴۱۹) فیض القدیر (۳ / ۴۴۹) صفۃ الجنہ ابن کثیر ص ۱۱۱

نہیں کیا بلکہ ان کو کستوری کافور اور زعفران سے پیدا کیا ہے۔ ا؂

حضرت ابن عباسؓ، حضرت انسؓ اور حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن (تابعیؒ) اور حضرت مجاہد (تابعیؒ) فرماتے ہیں کہ اللہ کے دوست کیلئے ایسی بیوی ہے جس کو آدم و حواء (انسان) نے نہیں جنا بلکہ اس کو زعفران سے پیدا کیا گیا ہے (یعنی وہ جنت میں تخلیق کی گئی ہے ماں باپ کے واسطہ سے پیدا نہیں ہوئی) ۲؂

حوروں کو پیدا کر کے ان پر خیمے قائم کر دیئے جاتے ہیں

حضرت ابن ابی الحواریؒ فرماتے ہیں کہ حور عین کو محض قدرت خداوندی سے (کلمہ کُن سے) پیدا کیا گیا ہے۔ جب ان کی تخلیق پوری ہو جاتی ہے تو فرشتے ان پر خیمے نصب کر دیتے ہیں۔ ۳؂

جنت کے گلاب سے پیدا ہونے والی حوریں

حضرت زباح قیسیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مالک بن دینارؒ سے سنا آپ نے فرمایا ”جنات النعیم“ جنات الفردوس اور جنات عدن کے درمیان واقع ہیں ان میں ایسی حوریں ہیں جو جنت کے گلاب سے پیدا کی گئی ہیں۔ ان سے پوچھا گیا ان (جنات النعیم) میں کون داخل ہو گا؟ فرمایا وہ حضرات جو گناہ کا (جان بوجھ کر پختہ) ارادہ نہیں کرتے جب وہ میری عظمت کو یاد کرتے ہیں تو مجھے اپنے سامنے پاتے ہیں اور وہ لوگ جو میرے خوف و خشیت میں پروان چڑھتے ہیں (وہ بھی ان جنات النعیم میں داخل ہوں گے) ۴؂

حوروں کے گلاب سے پیدا ہونے پر یہ شعر کچھ حسبِ حال ہے؂

نازکی ان لبوں کی کیا کہیے
پنکھڑی اک گلاب کی سی ہے

ا؂ البدور السافرہ (۲۰۱۸) بحوالہ ابن المبارک۔

۲؂ حادی الارواح ص ۳۰۳، صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۲۹۵)،

۳؂ حادی الارواح ص ۳۰۵، صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۳۱۱)،

۴؂ صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۳۴۸)،

مشک، عنبر، کافور اور نور سے پیدائش

(حدیث) سرکار دو عالم جناب رسول اکرم ﷺ سے حور عین کے متعلق سوال کیا گیا کہ ان کو کس چیز سے پیدا کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا

من ثلاثة اشياء : اسفلهن من المسك واوسطهن من العنبر واعلاهن من الكافور، وشعورهن وحواجبهن سواد خط من نور۔[1]

(ترجمہ) تین چیزوں سے پیدا کی گئی ہیں (ا) ان کا نچلا حصہ مشک (کستوری) کا ہے اور درمیانہ حصہ عنبر کا ہے اور اوپر کا حصہ کافور کا ہے۔ ان کے بال اور ابرو سیاہ ہیں نور سے ان کا خط کھینچا گیا ہے۔

حور کی تخلیق کے مراحل

(حدیث) جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی گئی کہ آپ نے ارشاد فرمایا

سألت جبريل عليه السلام فقلت اخبرني كيف يخلق الله الحورالعين فقال لي يا محمد! يخلقهن الله من قضبان العنبرو الزعفران مضروبات عليهن الخيام، اول مايخلق الله منهن نهدا من مسك اذفر ابيض عليه يلتام البدن۔[2]

(ترجمہ) میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا اور کہا کہ مجھے بتلاؤ اللہ تعالیٰ حور عین کو کس طرح سے تخلیق فرماتے ہیں؟

انہوں نے فرمایا اے محمد! اللہ تعالیٰ ان کو عنبر اور زعفران کی شاخوں سے پیدا فرماتے ہیں پھر ان کے اوپر خیمے نصب کر دیئے جاتے ہیں، سب سے پہلے اللہ تعالیٰ ان کے پستانوں کو خوشبودار گورے رنگ کی کستوری سے پیدا کرتے ہیں اسی پر باقی بدن کی تعمیر کرتے ہیں۔

حور کے بدن کے مختلف حصے کس کس چیز سے بنائے گئے ہیں

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حور عین کو پاؤں کی انگلیوں سے

---

[1] تذکرة القرطبی (۲/۴۸۱) بحوالہ ترمذی ( )

[2] تذکرة القرطبی (۲/۴۸۱)

اس کے گھٹنے تک زعفران سے بنایا ہے اور اس کے گھٹنوں سے اس کے سینہ تک کستوری کی خوشبو سے بنایا ہے اور اس کے سینہ سے گردن تک شعلہ کی طرح چمکنے والے عنبر سے بنایا اور اس کی گردن سے سر تک سفید کافور سے تخلیق کیا ہے' اس کے اوپر گل لالہ کی ستر ہزار پوشاکیں پہنائی گئی ہیں۔ جب وہ سامنے آتی ہے تو اس کا چہرہ زبردست نور سے ایسے چمک اٹھتا ہے جیسے دنیا والوں کیلئے سورج اور جب سامنے آتی ہے تو اس کا پیٹ کا اندرونی حصہ لباس اور جلد کی باریکی کی وجہ سے دکھائی دیتا ہے۔ اس کے سر میں خوشبودار کستوری کے بالوں کی چوٹیاں ہیں' ہر ایک چوٹی کو اٹھانے کیلئے ایک خدمتگار ہوگی جو اس کے کنارے کو اٹھانے والی ہوگی یہ حور کہتی ہوگی یہ انعام ہے اولیاء کا اور ثواب ہے ان اعمال کا جو بجالاتے تھے۔ ا ؎

قطرات رحمت سے پیدا ہونے والی حوریں

حور مقصورات فی الخیام (سورۃ الرحمٰن / ۷۰) حوریں ہیں خیموں میں رکی رہنے والی۔ اس آیت کی تفسیر میں حضرت ابو الاحوص ؒ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ ایک بدلی نے عرش سے بارش برسائی تو ان کے قطرات رحمت سے ان کو پیدا کیا گیا' پھر ان میں سے ہر ایک پر نہر کے کنارے ایک خیمہ نصب کر دیا گیا' اس خیمے کی چوڑائی چالیس میل ہے' اس کا کوئی دروازہ نہیں ہے جب اللہ تعالیٰ کا دوست (اس کے پاس) خیمہ میں جانا چاہے گا تو اس خیمہ کو راستہ ہو جائے گا تاکہ ولی اللہ کو اس کا علم ہو جائے کہ فرشتوں اور خدمتگاروں کی مخلوقات کی نگاہوں نے اس حور کو نہیں دیکھا یہ حوریں ایسی ہیں جو مخلوقات کی نگاہوں سے بالکل اوجھل ہیں۔ ۲ ؎

ا ؎ تذکرۃ القرطبی (۲ / ۴۸۱)'

۲ ؎ صفۃ الجنۃ امام ابن کثیر ۱۰۲' نہایہ فی الفتن والملاحم (۲ / ۷۷۳)'

لڑکیاں اگانے والی نہر بیدخ

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک نہر ہے جس کا نام بیدخ ہے' اس پر یاقوت کے قبے ہیں جن کے نیچے لڑکیاں اگتی اور خوبصورت آواز میں قرآن پڑھتی ہیں جنتی آپس میں کہیں گے ہمارے ساتھ بیدخ کی طرف چلو' چنانچہ وہ آئیں گے اور لڑکیوں سے مصافحے کریں گے جب کوئی لڑکی کسی مرد کو پسند آئے گی تو وہ اس کی کلائی کو چھولے گا تو وہ لڑکی اس کے پیچھے چل پڑے گی اور اس کی جگہ دوسری لڑکی اگ آئے گی۔ ا؎

شمر بن عطیہؒ فرماتے ہیں کہ جنت میں کچھ نہریں ایسی ہیں جو لڑکیاں اگاتی ہیں یہ لڑکیاں مختلف آوازوں میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرتی ہیں کہ ویسی خوبصورت آوازیں کانوں نے کبھی نہیں سنیں وہ کہتی ہیں۔ ۲؎

نحن الخالدات فلانموت　　ونحن الكاسيات فلانعرى

ونحن الناعمات فلانجوع　　ونحن الناعمات فلانبأس

(ترجمہ) (۱) ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں کبھی نہیں مریں گی۔ ہم لباس پہننے والیاں ہیں کبھی بے لباس نہ ہوں گی۔ (۲) ہم ہمیشہ نعمتوں میں پلنے والیاں ہیں کبھی بھوکی نہ ہوں گی۔ اور ہم ہمیشہ نعمتوں میں رہنے والیاں ہیں کبھی رنج و تکلیف میں نہ جائیں گی۔ ۳؎

(فائدہ) شہداء کو جب اس نہر میں غوطہ دیا جائے گا تو یہ اچھی طرح سے صاف ستھرے ہو کر چودھویں کے چاند کی طرح چمکتے ہوئے نظر آئیں گے۔ تفصیل کیلئے اس کتاب کا مضمون "کھانے پینے کے برتن" کو ملاحظہ فرمائیں

ا؎ صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۶۹) 'صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۳۲۴) 'حادی الارواح ص ۲۴۳ 'البدور السافرہ (۱۹۲۲) بحوالہ ابن ابی الدنیا بسند رجالہ ثقات 'اخبار اصبہان ۲ / ۶۷ 'نہایہ ابن کثیر ۲ / ۳۶۰ 'مسند احمد ۳ / ۱۳۵'

۲؎ زہد امام احمد 'کتاب المدبج دار قطنی (البدور السافرہ : ۱۹۲۴) 'صفۃ الجنۃ ابو نعیم ۳ / ۱۶۵' اتحاف السادہ (۱۰ / ۵۳۲ـ ۵۳۳) 'حادی الارواح ص ۳۰۴'

۳؎ صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۳۲۳) ۳ / ۱۷۲'

حوروں کی عمر

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

وعندھم قاصرات الطرف اتراب (سورۃ ص / ۵۲)

(ترجمہ) اور ان کے پاس نیچی نگاہ والی ہم سن (حوریں) ہوں گی۔

حضرت مفتی محمد شفیعؒ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ان سے مراد جنت کی حوریں ہیں اور ہم "سن" کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ سب آپس میں ہم عمر ہوں گی اور یہ بھی کہ وہ اپنے شوہروں کے ساتھ عمر میں مساوی ہوں گی پہلی صورت میں ان کے ہم عمر ہونے کا فائدہ یہ ہے کہ ان کے درمیان آپس میں محبت' انس اور دوستی کا تعلق ہو گا' سوکنوں کا سا بغض اور نفرت نہیں ہو گی اور ظاہر ہے کہ یہ چیز شوہروں کیلئے انتہائی راحت کا سبب ہے اور دوسری صورت میں جبکہ ہم عمر کا مطلب یہ لیا جائے کہ وہ اپنے شوہروں کی ہم عمر ہوں گی اس کا فائدہ یہ ہے کہ ہم عمری کی وجہ سے طبیعتوں میں زیادہ مناسبت اور توافق ہو گا اور ایک دوسرے کی راحت و دلچسپی کا خیال زیادہ رکھا جا سکے گا۔ اسی سے یہ بھی معلوم ہوا کہ زوجین کے درمیان عمر میں تناسب کی رعایت رکھنی چاہیئے کیونکہ اس سے باہمی انس پیدا ہوتا ہے اور رشتہ نکاح زیادہ خوشگوار اور پائیدار ہو جاتا ہے۔[۱]

حضرت ابن عباسؓ اور دیگر مفسرین فرماتے ہیں کہ جنتی حوریں ایک ہی عمر کی تینتیس سال کے برابر ہو گی۔[۲]

حوروں کی اور دنیا کی عورتوں کی سب کی عمر جنت میں ۳۳ سال ہو گی۔

---

۱ تفسیر معارف القرآن ۷ / ۵۲۷'

۲ حادی الارواح ص ۲۸۸'

بڑھیا جوان ہو کر جنت میں جائے گی

(حدیث) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جناب نبی اکرم ﷺ ایک مرتبہ میرے پاس تشریف لائے اس وقت میرے پاس ایک بڑھیا بھی بیٹھی تھی۔ آپ نے سوال فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا میری خالاؤں میں سے ایک ہے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا یہ بات یاد رکھو کہ جنت میں بڑھیا داخل نہ ہوگی۔ یہ ارشاد سن کر بڑھیا کے جو خدا نے چاہا غم اور پریشانی لاحق ہوئی ہو گئی پھر آپ نے ارشاد فرمایا (اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ) ہم ان کو ایک دوسری شکل میں (یعنی جوان شکل میں قبروں سے) اٹھائیں گے۔[1]

(حدیث) حضرت حسن بصریؒ بیان کرتے ہیں۔

اتت عجوز النبی ﷺ فقالت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یدخلنی الجنۃ فقال یا ام فلان ان الجنۃ لا تدخلھا عجوز قال فولت تبکی فقال اخبروھا انھا لاتدخلھا وھی عجوز ان اللہ تعالیٰ یقول انا انشأناھن انشاء فجعلنا ھن ابکارا۔[2]

(ترجمہ) ایک بڑھیا جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعاء فرمائیں کہ وہ مجھے جنت میں داخل کرے۔ آپ نے فرمایا اے فلاں کی ماں جنت میں تو کوئی بڑھیا داخل نہیں ہوگی (حضرت حسن بصریؒ) فرماتے ہیں کہ (یہ جواب سن کر بڑھیا) مونہہ پھیر کر جاتے ہوئے رونے لگی تو آپ نے ارشاد

---

[1] بیہقی فی البعث والنشور (۳۷۹) درمنثور (۶/ ۱۵۸) بحوالہ شعب الایمان بیہقی، البدور السافرہ (۲۰۰۸)، جمع الوسائل شرح الشمائل للمناوی (۲/ ۳۹)، تفسیر ابن جریر (۱۷/ ۸۰)، ابو الشیخ فی اخلاق النبی (۱۸۹)، حادی الارواح ص ۲۹۲

[2] شمائل ترمذی (۲/ ۳۸ مع جمع الوسائل شرح الشمائل)، مجمع الزوائد (۱۰/ ۴۱۹)، تفسیر طبری (۱۷/ ۸۰)، تفسیر ابن کثیر (۸/ ۹)، شمائل ترمذی (۱۲۲)، تاریخ اصفھان (۱/ ۱۴۲)، البدور السافرہ (۲۰۲۲)، البعث والنشور (۳۸۲)، شرح السنۃ (۱۳/ ۱۸۳)، کتاب الوفا ابن الجوزی بمعناہ، حادی الارواح ص ۲۹۲،

فرمایا اس کو بتادو کہ اس میں کوئی عورت بڑھیا ہونے کی حالت میں جنت میں داخل نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم ان کی دوسری طرح کی تخلیق کریں گے اور ان کو کنواریاں بنادیں گے۔

(فائدہ) یہ احادیث صرف اسی عورت کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں بلکہ دنیا کی ہر عورت جوان ہوکر (تقریباً ۳۳) سال کی عمر میں جنت میں جائے گی۔ اسی طرح سے جنت میں داخل ہونے والے بوڑھے حضرات بھی جوان ہوکر جنت میں داخل ہوں گے۔ کوئی بوڑھا یا کمسن نہ ہوگا تفصیل کیلئے اسی کتاب میں مردوں کی عمر کے باب کو ملاحظہ فرمائیں۔

نوخواستہ عورتیں

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

ان للمتقین مفازا . حدائق واعنابا . وکواعب اترابا (سورۃالنبا/ ۳۲ تا ۳۴)

(ترجمہ) خدا سے ڈرنے والوں کیلئے بے شک کامیابی ہے یعنی (کھانے اور سیر کرنے کو) باغ (جن میں طرح طرح کے میوے ہوں گے) اور انگور، اور (دل بہلانے کو) نوخاستہ ہم عمر عورتیں ہوں گی۔

(لفظی تحقیق) "کواعب" کاعب کی جمع ہے اور کاعب ابھری ہوئی چھاتیوں والی عورت کو کہتے ہیں مراد اس سے یہ ہے کہ ان کی چھاتیاں انار کی طرح ہوں گی لٹکی ہوئی نہیں ہوں گی۔[1]

---

[1] حادی الارواح ص ۲۹۵

شرم وحیا اور اپنے خاوندوں سے محبت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

فیھن قاصرات الطرف لم یطمثھن انس قبلھم ولا جان . فبأی آلاء ربکما تکذبان (سورۃ الرحمٰن / ۵۶ تا ۵۷)

(ترجمہ) ان میں عورتیں ہیں نیچی نگاہ والی' نہیں قربت کی ان سے کسی آدمی نے ان (جنتیوں) سے پہلے اور نہ کسی جن نے' پھر سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔

وعندھم قاصرات الطرف عین (سورۃ الصافات / ۴۸)

(ترجمہ) اور ان کے پاس نیچی نگاہ والی بڑی بڑی آنکھوں والی (حوریں) ہوں گی۔

اس آیت کی تفسیر یہ ہے کہ جن شوہروں کے ساتھ ان کا ازدواجی رشتہ اللہ تعالیٰ نے قائم کر دیا وہ ان کے علاوہ کسی بھی مرد کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھیں گی۔

علامہ ابن جوزیؒ نے نقل کیا ہے کہ یہ عورتیں اپنے شوہروں سے کہیں گی "میرے پروردگار کی عزت کی قسم! جنت میں مجھے تم سے بہتر کوئی نظر نہیں آتا جس اللہ نے مجھے تمہاری بیوی اور تمہیں میرا شوہر بنایا تمام تعریفیں اسی کی ہیں"۔

"نگاہیں نیچی رکھنے والی" کا ایک اور مطلب علامہ ابن جوزیؒ نے یہ بھی لکھا ہے کہ وہ اپنے شوہروں کی نگاہیں نیچی رکھیں گی یعنی وہ خود اتنی خوب صورت اور وفا شعار ہوں گی کہ ان کے شوہروں کو کسی اور کی طرف نظر اٹھانے کی خواہش ہی نہ ہو گی۔[1]

---

[1] تفسیر زاد المسیر ۸ / ۵۷'۵۸

شوہروں کی عاشق اور من پسند محبوبائیں

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

عربا اترابا (سورۃ الواقعہ / ۳۷)'

(ترجمہ) (بیویاں ہوں گی) پیار لانے والیاں ہم عمر

(فائدہ) عرب عروبہ کی جمع ہے عروبہ اس عورت کو کہتے ہیں جو اپنے شوہر کی عاشق اور اس کی من پسند محبوبہ ہو' حسین ہو نازو نخرہ والی ہو' البیلی ہو رنگیلی ہو' خوش وضع ہو، چنچل ہو' شوخ نظر ہو معشوقانہ انداز ہو پیار لانے والی ہو' شہوت پرست ہو بہر حال اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں جنت کی عورتوں کی حسن صورت کے ساتھ حسن عشرت کو بھی جمع فرمایا ہے اور یہی بیویوں سے غایت مطلوب ہے اور اسی کے ساتھ ان سے مرد کی لذتِ زندگی کی تکمیل ہوتی ہے۔[1]

چلے گئے ہیں وہ ادائیں دکھا کے پردے میں
شرارتیں بھی ہیں شرم و حیاء کے پردے میں

---

[1] حادی الاروح ص ۲۹۴ بزیادۃ

جنات اور انسانوں سے محفوظ حوریں اور عورتیں

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

لم یطمثھن انس قبلھم ولا جان (سورۃ الرحمٰن / ۵۶)

(ترجمہ) نہیں قربت کی ان سے کسی آدمی نے ان (جنتیوں) سے پہلے اور نہ کسی جن نے۔

(فائدہ) کنواری لڑکی سے مباشرت کو عربی میں طمث کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے اس جگہ یہی معنی مراد ہیں اور اس میں جو اس کی نفی کی گئی ہے کہ جن اہل جنت کے لئے یہ حوریں مقرر ہیں ان سے پہلے ان کو کسی انسان یا جن نے مس نہیں کیا ہوگا۔ اس کا یہ مفہوم بھی ہو سکتا ہے کہ جو حوریں انسانوں کیلئے مقرر ہیں ان کو کسی انسان نے اور جو مؤمنین جنات کیلئے مقرر ہیں ان کو کسی جن نے ان سے پہلے مس نہیں کیا ہوگا اور یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ جیسے دنیا میں انسانی عورتوں پر کبھی جنات بھی مسلط ہو جاتے ہیں وہاں اس کا بھی کوئی امکان نہیں ہوگا۔ ا؎

امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں (قیامت کے) صور پھونکنے کے وقت یہ حور عین فوت نہیں ہوں گی کیونکہ یہ زندہ رہنے کیلئے پیدا کی گئی ہیں۔ ۲؎

اس آیت مبارکہ میں اکثر علماء کے اس موقف کی تائید ہو رہی ہے کہ مؤمن جنات جنت میں جائیں گے جیسا کہ کافر جنات دوزخ میں جائیں گے، حضرت ضمرہ بن حبیبؒ سے سوال کیا گیا کہ کیا جنات کو بھی ثواب (یعنی جنت) ملے گی؟ تو آپ نے فرمایا ہاں پھر انہوں نے یہ آیت مذکورہ تلاوت کی اور فرمایا انسانوں کیلئے انسان عورتیں ہوں گی اور جنات کیلئے جن عورتیں۔ حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں جب کوئی مرد مباشرت کرتا ہے اور (شروع میں) بسم اللہ نہیں پڑھتا جن اس کے آلہ کے سر کو لپٹ جاتا ہے اور اس کے ساتھ مباشرت میں شریک ہو جاتا ہے۔ ۳؎

ا؎ تفسیر معارف القرآن ۸ / ۲۶۱،

۲؎ حادی الارواح ص ۲۸۹،

۳؎ حادی الارواح ص ۲۸۹،

جنتی عورتوں کو جن وانس کے نہ چھونے کی ایک اور تفسیر

آیت قرآنی (لم یطمثھن انس قبلھم ولا جان کی تفسیر میں حضرت امام شعبیؒ فرماتے ہیں کہ یہ دنیا کی عورتیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے دوسری بار (جنت کیلئے موزوں کر کے) انشاء کیا ہوگا جیسا کہ ارشاد فرمایا ہے کہ ہم ان کو نئے سرے سے تخلیق کریں گے اور ان کو کنواریاں اور شوہروں کی عاشق بنا دیں گے' جب سے ان کی عدن میں دوسری تخلیق کی جائے گی تو ان کے خاوندوں سے پہلے ان پر کسی جن یا انسان نے تصرف نہیں کیا ہوگا۔[1]

---

[1] البعث والنشور (۳۷۸) درمنثور (۱۴۸/۶) بحوالہ سعید بن منصور وابن المنذر۔

حور کی طرف سے مسلمان کو اپنی طلب کی ترغیب

حور کا افسوس

(حدیث) حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

اذا انصرف المنصرف من الصلاۃ، ولم یقل اللھم اجرنی من النار وادخلنی الجنۃ، وزوجنی من الحور العین، قالت الملائکۃ : ویح ھذا أعجز أن یستجیر باللہ من جھنم، وقالت الجنۃ: ویح ھذا أعجز أن یسال اللہ الجنۃ، وقالت/ الحوراء أعجز ان یسال اللہ تعالیٰ ان یزوجہ من الحور العین ۔[1]

(ترجمہ) جب نمازی سلام پھیرتا ہے اور یہ نہیں کہتا کہ اے اللہ مجھے دوزخ سے نجات عطاء فرما اور مجھے جنت میں داخل فرما اور مجھے حور عین سے بیاہ دے تو فرشتے کہتے ہیں افسوس کیا یہ شخص بے بس ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوزخ سے پناہ طلب کرے اور جنت کہتی ہے افسوس کیا یہ شخص عاجز ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے جنت مانگے اور حور کہتی ہے کہ یہ شخص عاجز آگیا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اس کا سوال کرے کہ وہ اس کی حور عین سے شادی کر دے۔

حور کب تک متوجہ رہتی ہے

(حدیث) حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"ان العبد اذا قام فی الصلاۃ فتحت لہ الجنان و کشف الحجب بینہ وبین ربہ واستقبلہ الحور مالم یتمخط اویتنخم"۔[2]

(ترجمہ) جب مسلمان نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کیلئے جنت کو کھول دیا جاتا ہے، اس کے اور اس کے رب کے درمیان سے پردے ہٹا دیئے جاتے ہیں اور حور اس کی طرف

۱؎ طبرانی ( )، البدور السافرہ (۲۰۵۸)

۲؎ طبرانی ( )، البدور السافرہ (۲۰۵۹)

اپنا رخ کر لیتی ہے جب تک وہ نہ تھوکے اور ناک نہ سنکے (کیونکہ حوریں اس نزلہ زکام وغیرہ سے پاک ہیں اور ان سے نفرت کرتی ہیں)

حوریں صبح تک انتظار میں

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ **"من بات ليلة في خفة من الطعام يصلي، تداركت عليه جواري الحور العين حتى يصبح"**۔ [1]

(ترجمہ) جو شخص تھوڑا کھانا کھا کر نماز پڑھتے ہوئے رات گذارتا ہے صبح تک حور عین انتظار میں رہتی ہیں (کہ شاید اللہ تعالیٰ اس نیک بندے کے ساتھ ہمیں بیاہ دے۔ واللہ اعلم)

اذان کی دعا میں حور عین کی دعا بھی کرنی چاہیئے

حضرت یوسف بن اسباطؒ فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے جب اذان دی جاتی ہے مگر آدمی **"اللهم رب هذه الدعوة المستمعة المستجاب لها صل على محمد و على آل محمد وزوجنا من الحور العين"** نہیں کہتا تو حور عین کہتی ہیں تجھے کس چیز نے ہم سے بے ضرورت کر دیا ہے۔ [2]

(فائدہ) اوپر کی عربی عبارت کا مطلب یہ ہے کہ اے اللہ! اس قبول و مقبول دعوت (اذان) کے رب حضرت محمد اور آل حضرت محمد پر رحمت بھیج اور حور عین سے ہماری شادی کر دے۔

(فائدہ دوم) اذان کے بعد ایک مشہور دعا جو ہم سب کو یاد ہے اس کو پڑھنے کے بعد یہ دعا بھی پڑھ لینا چاہیئے کیونکہ اس میں اپنے لئے مزید ایک نعمت یعنی جنت کی حور کی دعا بھی شامل ہے اور اگر یہ دعا یاد نہ کریں تو اس پہلی دعا کو پڑھنے کے بعد اپنی زبان میں ہی اللہ تعالیٰ سے حور عین کی دعا کر لیں۔

---

[1] طبرانی (   )، البدور السافرہ (۲۰۶۰)،

[2] کتاب المجالسۃ دینوری (البدور السافرہ / ۲۰۵۷)

حور کی دعوت نکاح

(حدیث) سرکار دو عالم سیدنا و نبینا محمد رسول اللہ ﷺ سے روایت منقول ہے کہ جب آپ کو معراج کرائی گئی تو آپ نے حور کی صفت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا

ولقد رأیت جبینها کالهلال فی طول البدر منها الف و ثلاثون ذراعافی راسها مائة ضفیرة مابین الضفیرة والضفیرة سبعون الف ذؤابة والذؤابة اضوأ من البدر مکلل بالدر وصفوف الجواهر علی جبینها' سطران مکتوبان بالدر الجوهرفی السطر الاول "بسم الله الرحمن الرحیم" وفی السطر الثانی " من اراد مثلی فلیعمل بطاعة ربی" فقال لی جبریل یا محمد هذه وامثالها لامتك فابشریا محمد وبشر امتك وأمرهم بالاجتهاد۔[1]

(ترجمہ) میں نے اس کی پیشانی کو چودھویں کے طویل چاند کی طرح دیکھا ہے جس کی لمبائی ایک ہزار تیس ہاتھ کے برابر تھی، اس کے سر میں سو مینڈھیاں تھیں، ہر مینڈھی سے دوسری تک ستر ہزار چوٹیاں تھیں اور ہر چوٹی چودھویں کے چاند سے زیادہ روشن تھی، موتی کا تاج سجا تھا اور جواہر کی لڑیاں اس کی پیشانی پر پڑتی تھیں، جوہر کے ساتھ دو سطریں لکھی تھیں، پہلی سطر میں "بسم اللہ الرحمن الرحیم" لکھی تھی اور دوسری میں یہ لکھا تھا کہ "جو شخص میرے جیسی حور کا طلب گار ہے اس کو چاہئے کہ وہ میرے پروردگار کی اطاعت کرے" پھر حضرت جبریل نے مجھ سے کہا اے محمد! یہ اور اس طرح کی (حوریں) آپ کی امت کیلئے ہیں آپ بھی خوش ہوں اور اپنی امت کو بھی اس کی خوشخبری سنا دیں اور ان کو نیک اعمال میں محنت اور کوشش کا حکم دیدیں۔

---

[1] تذکرة القرطبی (۲/۷۷۴)

جنتیوں کیلئے حوروں کی دعائیں

(حدیث) حضرت عکرمہؒ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان الحور العین لاکثر عدداً منکن، یدعون لازواجھن، اللھم اعنه علی دینك، واقبل قلبه علی طاعتك، وبلغه الینا بقربك یا ارحم الراحمین۔[1]

(ترجمہ) حور عین تعداد میں تم سے بہت زیادہ ہیں وہ اپنے خاوندوں کیلئے یہ دعائیں کرتی ہیں اے اللہ! (میرے) اس خاوند کی اپنے دین کے بارہ میں (یعنی عمل صالح کرنے) میں مدد فرما اور اس کے دل کو اپنی فرمانبرداری کی طرف متوجہ فرما اور یا ارحم الراحمین اپنے قرب خاص کے ساتھ اس کو ہم تک پہنچادے۔

---

[1] صفۃ الجنہ ابن ابی الدنیا (۳۰۴)، البدور السافرہ (۲۰۵۴)، حادی الارواح ص ۳۰۴، ترغیب و ترہیب (۴/۵۳۵)، صفۃ الجنہ ابن کثیر ص ۱۱۱،

نکاح کیلئے حوروں کا پیغام

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "ان الجنة لتحبر وتزين من الحول الى الحول لدخول شهر رمضان، فاذا كانت اول ليلة من شهر رمضان هبت ريح من تحت العرش، يقال لها المسيرة، فتصفق لها اوراق اشجار الجنة وحلق المصارع، فيسمع لذلك طنين لم يسمع السامعون احسن منه، فتبرز الحور العين، حتى يقعن بين شرف الجنة، فينادين هل من خاطب الى الله فيزوجه الله؟ ويقول الله تعالىٰ: يا رضوان افتح ابواب الجنة، ويا مالك اغلق باب الجحيم۔[1]

(ترجمہ) جنت شروع سال سے آخر سال تک ماہ رمضان کے استقبال کیلئے بنتی سنورتی ہے۔ پھر جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے اس کا نام مسیرہ ہے اس کی وجہ سے جنت کے درختوں کے پتے اور دروازوں کے کنڈے ہلتے ہیں اس سے ایسی بھینی بھینی آواز پیدا ہوتی ہے کہ سننے والوں نے اس سے زیادہ خوبصورت نہیں سنی ہوگی (اس سے) حور عین جنت کے کنارے جا کر پکار کر کہتی ہیں کوئی ہے جو (ہم سے) شادی کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ کو پیغام نکاح دے اور اللہ تعالیٰ اس کی شادی (ہم سے) کر دے؟ اور اللہ تعالیٰ حکم فرما دیتے ہیں اے رضوان (فرشتہ منتظم اور نگران جنت!) جنت کے سب دروازے کھولدے، اور اے مالک (دوزخ کا داروغہ!) ماہ رمضان کے احترام میں) دوزخ کے سب دروازے بند کر دے۔

جنت کے دروازوں پر حوریں استقبال کریں گی

حضرت یحیٰی بن ابی کثیرؒ بیان کرتے ہیں کہ حور عین اپنے خاوندوں سے جنت کے دروازوں پر ملاقات کریں گی اور خوبصورت ترین ترنم کے ساتھ یہ کہیں گی کہ ہم نے

---

[1] کتاب الثواب ابو الشیخ، شعب الایمان بیہقی وقال الترمذی: لیس علی اسنادہ من اجمع علی ضعفہ (البدور السافرہ / ۲۰۵۵)

آپ حضرات کی عرصہ دراز تک انتظار کی ہے، ہم راضی رہنے والی ہیں کبھی ناراض نہ ہوں گی، ہم ہمیشہ جنت میں رہنے والی ہیں کبھی نکالی نہ جائیں گی، ہم ہمیشہ زندہ رہنے والی ہیں کبھی نہیں مریں گی اور یہ بھی کہیں گی آپ میرے محبوب ہیں اور میں آپ کی محبوبہ ہوں، میں آپ ہی کیلئے ہوں، میرے نزدیک آپ کی ہمسری کرنے والا اور کوئی نہیں ہے۔[1]

ملاقات کیلئے حور کا اشتیاق

حضرت ابن ابی الحواری فرماتے ہیں جنت کی عورتوں میں سے ایک عورت اپنے نوکر کو کہے گی تو تباہ ہو جائے جا کر دیکھ تو سہی (حساب و کتاب میں) ولی اللہ (یعنی میرے خاوند) کے ساتھ کیا ہوا جب وہ اطلاع پہنچانے میں دیر کر دے گا تو وہ دوسرے خدمتگار کو بھیجے گی وہ دیر کر دے گا تو تیسرے کو روانہ کر دے گی پھر پہلا آکر کے بتلائے گا میں نے اس کو میزان عدل کے پاس چھوڑا ہے، دوسرا آکر کہے گا میں نے اس کو پل صراط کے پاس چھوڑا ہے، تیسرا آکر کہے گا وہ جنت میں داخل ہو چکا ہے تو اس کا حور خوشی اور فرحت سے استقبال کرے گی اور یہ جنت کے دروازے تک پہنچ کر اس سے بغل گیر ہو گی جس سے کبھی نہ نکلنے والی حور کی خوشبو جنتی کے ناک میں داخل ہو جائے گی۔[2]

(حدیث) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"وما من عبد يصبح صائماً الاّ فتحت له ابواب السماء ، وسبحت اعضاؤه، واستغفرله اهل السماء ، فان صلى ركعة او ركعتين تطوعاً، اضاءت له السموات نوراً ، وقلن ازواجه من الحور العين، اللهم اقبضه الينا قد اشتقنا لرؤيته"[3]

۱۔ زوائد زہد ابن المبارک (۴۳۵)، حادی الارواح ص ۳۰۶، ص ۳۲۵، صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۲۶۲)

۲۔ صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۳۴۹)،

۳۔ معجم طبرانی صغیر (۲/ ۲۶)، وفیہ جریر بن ایوب وہو مجمع علیہ بضعفہ۔ (البدور السافرہ (۲۰۵۳)

(ترجمہ) جو شخص روزہ رکھتا ہے اس کیلئے آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اس کے اعضاء تسبیح ادا کرتے ہیں' آسمان والے اس کیلئے استغفار کرتے ہیں' اگر اس نے نفل رکعات ادا کیں تو اس کی وجہ سے اس کیلئے آسمان روشن ہو جاتا ہے۔ اس کی حور عین بیویاں دعا کرتی ہیں کہ یا اللہ! اس کو آپ قبض فرمالیں۔ ہم اس کے دیدار کی شوقین ہیں۔

حوروں سے ملاقات کا شوق

حضرت حسن بصری کا ارشاد

حضرت ربیعہ بن کلثومؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصریؒ نے ہماری طرف دیکھا کہ ان کے گرد ہم نوجوان جمع ہیں تو فرمایا اے نوجوانو! کیا تم لوگ حور عین کا شوق و چاہت نہیں رکھتے ؟ (یعنی جنت کی حوروں کی چاہت رکھو اور ان سے ملنے کیلئے نیک اعمال کرو)[1]

حضرت ابو حمزہ کی حالت

حضرت احمد بن ابی الحواریؒ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرمی نے بیان کیا کہ میں اور حضرت ابو حمزہ (رات کو) چھت پر سو گئے تھے' میں ان کو دیکھ رہا تھا کہ وہ اپنے بستر پر صبح تک کروٹیں لیتے رہے۔ میں نے ان سے کہا اے ابو حمزہ کیا آپ رات کو سوئے نہیں تھے ؟ انہوں نے فرمایا جب میں رات کو لیٹ گیا تھا تو میرے سامنے ایک حور دکھائی دی گویا کہ میں محسوس کرتا ہوں کہ اس کی جلد نے میری جلد کو چھوا ہے۔ (حضرت ابن ابی الحواریؒ) فرماتے ہیں میں نے اس کا ذکر حضرت ابو سلیمان (دارانیؒ) سے کیا تو آپ نے فرمایا یہ شخص حور سے ملاقات کا مشتاق تھا۔[2]

مئے ہم نے جو پی ہو تو گنہگار مگر ہاں
دیکھا ہے کسی نگہ ہوشربا کو

حور کا لشکارا

حضرت یزید رقاشیؒ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ جنت میں ایک نور نے

---

[1] حادی الارواح ص ۳۰۵ 'صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۳۰۸)

[2] حادی الارواح ص ۳۰۵ 'صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۳۰۹)'

لشکارا مارا تو حاضرین مجلس میں سے ایک شخص نے معلوم کرتے ہوئے پوچھا کہ یہ لشکارا کس چیز کا تھا؟ فرمایا کہ ایک حور اپنے خاوند کے چہرہ پر دیکھ کر مسکرائی ہے (اسی سے یہ نور چمکا ہے اور ساری جنت میں نظر آیا ہے) حضرت صالح (مریؒ) فرماتے ہیں کہ یہ روایت سن کر مجلس کی ایک طرف بیٹھا ہوا ایک جوان چیخ مار کر بے ہوش ہو گیا اور چیختے چیختے ہی موت آگئی۔ ا ؎

نظارے نے بھی کام کیا واں نقاب کا
مستی سے ہر نگاہ ترے رخ پر بکھر گئی

حور کی تسبیح سے جنت کے درختوں پر پھول لگ جاتے ہیں

حضرت یحیٰ بن ابی کثیرؒ فرماتے ہیں کہ جب حور عین تسبیح پڑھتی ہے تو جنت کے ہر درخت پر پھول لگ جاتا ہے۔ ۲ ؎

لعبہ حور

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں

"ان فی الجنة حوراء یقال لها لعبة' لو بزقت فی البحر لعذب ماء البحر کله مکتوب علی نحرها "من احب ان یکون له مثلی فلیعمل بطاعة ربی"۔ ۳ ؎

(ترجمہ) جنت میں ایک حور ہے جس کا نام "العبۃ" ہے اگر وہ اپنا لعاب دہن (کڑوے) سمندر میں ڈالدے تو سمندر کا تمام پانی شیریں ہو جائے۔ اس کے سینے پر یہ لکھا ہوا ہے" جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اس کو میرے جیسی حور ملے تو اس کو چاہئے کہ میرے پروردگار کی فرمانبرداری والے اعمال کرے۔

(فائدہ) حافظ ابن قیم نے اس روایت کو حضرت ابن مسعودؓ کے ارشاد سے نقل کیا ہے اور اس میں مزید یہ بھی ذکر کیا ہے کہ جنت کی تمام حوریں اس کے حسن پر حیران ہیں اور

ا ؎ صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا ( )' حادی الارواح ص ۳۰۵'

۲ ؎ حادی الارواح ص ۳۰۶'

۳ ؎ البدور السافرہ ( ) بحوالہ ابن ابی الدنیا فی صفۃ الجنۃ (۳۰۵)' تذکرۃ القرطبی (۲ / ۷۷ ۴)'

اس کے کندھے پر ہاتھ مار کر کہتی ہیں اے لعبہ! تیرے مبارک ہو اگر تیرے طلبگاروں کو (تیرے حسن و جمال اور کمال کا) علم ہو تو وہ خوب کوشش کریں (اور عمل صالح کر کے تیرے مستحق بن جائیں) ۱؎

ایسا حسن کہ دیکھتے ہی مر جائیں

حضرت عطاء سلمیؒ نے حضرت مالک بن دینارؒ سے فرمایا اے ابو یحییٰ ہمیں (نیک اعمال کرنے کا) اور جنت میں جانے شوق دلائیں؟ تو انہوں نے فرمایا اے عطاء! جنت میں ایک حور ہے جس کے حسن پر جنتی مرتے ہوں گے اگر اللہ تعالیٰ جنت والوں کیلئے زندہ رہنے کا فیصلہ نہ کر دیتے تو وہ اس کے حسن کو دیکھ کر ہی مر جاتے چنانچہ حضرت عطاء حضرت مالک کی اس بات کو سننے کے بعد چالیس سال تک رنجور اور غمگین رہے۔ ۲؎

آگے خدا کو علم ہے کیا جانے کیا ہوا
بس ان کے رخ سے یاد ہے اٹھنا نقاب کا

حور عین کے شوق میں حکیم بے ہوش ہو گیا

حضرت احمد بن ابی الحواریؒ، حضرت جعفر بن محمدؒ سے بیان کرتے ہیں کہ (موصل میں) ایک دانشور سے ان کی ملاقات ہوئی اور اس سے پوچھا کہ کیا تمہیں حور عین کا شوق ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ تو انہوں نے فرمایا تم ان کا شوق رکھو (اور ان تک پہنچنے کیلئے نیک عمل کرو) کیونکہ ان کے چہرے کا نور اللہ عزوجل کا بخشا ہوا نور ہے۔ یہ سنتے ہی وہ حکیم بے ہوش ہو گیا اور اس کو اس کے گھر کے لوگ اٹھا کر لے گئے اور ایک مہینہ تک اس کی عیادت کرتے رہے۔ ۳؎

لطف اٹھائیں لب جاناں کی مسیحائی کا — لوگ اس شوق میں بیمار ہوئے جاتے ہیں

۱؎ حادی الاروح ص ۳۰۵ بحوالہ اوزاعیؒ

۲؎ حلیۃ ابو نعیم (۶/ ۲۲۱۔ ۲۲۲)، حادی الارواح ص ۳۰۵، صفۃ الجنہ ابن ابی الدنیا (۳۰۶)، تذکرۃ القرطبی (۲/ ۷۷۴)

۳؎ حادی الاروح ص ۳۰۵، صفۃ الجنہ ابن ابی الدنیا (۳۰۷)

حوروں کے شوق میں عبادت کرنے والوں کی حکایات

(حکایت نمبر ۱)

حضرت ابو سلیمان دارائیؒ فرماتے ہیں کہ عراق میں ایک نوجوان بہت عبادت گزار تھا وہ ایک مرتبہ ایک دوست کے ساتھ مکہ مکرمہ کے سفر پر نکلا' جب قافلہ کہیں پڑاؤ کرتا تھا تو یہ نماز میں مصروف ہو جاتا تھا اور جب وہ کھانا کھاتے تھے تو یہ روزدار ہوتا تھا' سفر میں جاتے آتے وقت تک اس کا وہ دوست خاموش رہا جب اس سے جدا ہونے لگا تو اس سے پوچھنے لگا اے بھائی! مجھے یہ تو بتاؤ میں نے جو تجھے اتنا زیادہ عبادت میں مصروف دیکھا ہے اس پر تمہیں کس بات نے برانگیختہ کر رکھا ہے؟ اس نے بتایا کہ میں نے نیند میں جنات کے محلات میں سے ایک محل دیکھا ہے جس کی ایک اینٹ سونے کی تھی ایک چاندی کی تھی جب اس کی تعمیر مکمل ہوئی تو اس کا ایک کنگرا زبرجد کا تھا تو دوسرا یاقوت کا' ان دونوں کے درمیان حورعین میں سے ایک حور کھڑی تھی جس نے اپنے بالوں کو کھول رکھا تھا' اس کے اوپر چاندی کا لباس تھا جب وہ بل کھاتی تھی تو اس لباس میں بھی بل پڑ جاتا تھا۔ اس نے (مجھے مخاطب کر کے) کہا اے خواہش پرست اللہ عزوجل کی طرف میری طلب میں کوشش کر' اللہ کی قسم! میں تیری طلب میں روز بروز نئے طریقوں سے زیب وزینت کر کے سجی جارہی ہوں۔ چنانچہ یہ محنت جو تم نے دیکھی ہے اس حور کی طلب کیلئے ہے۔ حضرت ابو سلیمان دارائیؒ نے (یہ حکایت بیان کر کے) فرمایا یہ اتنی ساری عبادت تو ایک حور کی طلب میں ہے اس شخص کی عبادت کی کیا حالت ہونی چاہئے جو اس سے زیادہ کا طلبگار ہو۔[۱]

اس عابد کے حور کے عشق کی اس شعر نے کچھ یوں ترجمانی کی ہے

نگاہ مست ساقی کا یہ ادنیٰ سا کرشمہ ہے
نظر ملتے ہی بس ہاتھوں سے ساغر چھوٹ جاتا ہے

---

[۱] صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۲۵۲)'

حور کی طلب میں کوئی ملامت نہیں

حضرت سفیان ثوری کو ان کے شاگردوں نے شدت خوف اور کثرت مجاہدہ میں دیکھا تو عرض کیا اے شیخ اگر آپ اس مجاہدہ کو کچھ کم کریں گے تو بھی اپنی مراد کو پہنچ جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ فرمایا کیونکر میں پوری کوشش نہ کروں میں نے سنا ہے کہ.........

"اہل جنت اپنی منزل میں ہوں گے کہ ان پر ایک بہت بڑا نور ظاہر ہوگا اور اس کی رونق اور شدت روشنی کی وجہ سے آٹھوں جنتیں روشن ہو جائیں گی اور اہل جنت سمجھیں گے کہ یہ نور اللہ کی جانب سے ہے اور سجدہ میں گر پڑیں گے اس وقت ایک منادی آواز دے گا کہ اپنے سر اٹھاؤ یہ وہ نور نہیں ہے جس کا تمہیں گمان ہوا۔ یہ ایک حور کے چہرہ سے نور چمکا ہے جو اپنے خاوند کے سامنے مسکرائی ہے اور اس کے مسکرانے سے یہ نور ظاہر ہوا ہے"۔

تو اے بھائیو! جو شخص خوبصورت حور کے لئے مجاہدہ کرے اسے تو ملامت نہیں کی جاتی' وہ شخص جو خدا کا طالب ہو اس کے مجاہدہ پر کیا ملامت ہے؟ پھر یہ اشعار پڑھے

ماضر من كانت الفردوس منزله ماذا تحمل من بؤس و اقتار

تراه يمشى نحيلا خائفا و جلا الى المساجد يمشى بين الخمار

يانفس مالك من صبر على النار قد حان ان تقيلى من بعد ادبار

(ترجمہ) جس کا مقام فردوس ہو اسے کچھ ضرر نہیں ہے۔ خواہ وہ کتنے ہی غم اور مصیبت کا تحمل کرے۔

تو اسے دبلا پتلا اور خوف زدہ گھبرایا ہوا مساجد کی طرف جاتے دیکھے کہ چادر اوڑھے دوڑتا ہے۔

اے نفس تجھے آگ پر تو صبر نہیں ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ بد بختی کے بعد تو بخت بلند ہو جائے۔ [1]

---

[1] روض الریاحین

حوریں طلب کرنے والے بزرگ

حضرت ابو سلیمان دارانیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک سال تجرید کے ساتھ بیت اللہ کا حج اور نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی زیارت کا ارادہ کیا' میں ایک راستہ میں چل رہا تھا کہ ایک خوبصورت عراقی جوان کو دیکھا کہ وہ بھی سفر کر رہا ہے اور اس کا بھی وہی ارادہ ہے جو میرا ہے۔ جب اس کے رفقاء چلتے تھے تو وہ قرآن شریف کی تلاوت کرتا تھا۔ اور جب منزل پر اترتے تھے تو وہ نماز پڑھتا تھا اور باوجود اس کے وہ دن کو روزہ رکھتا تھا اور رات کو تہجد پڑھتا تھا' اسی حالت میں وہ مکہ مکرمہ تک پہنچا' اس کے بعد اس نے مجھ سے جدا ہونا چاہا اور مجھے رخصت کیا۔ میں نے کہا اے بیٹے کس چیز نے تجھے ایسی مصیبت شاقہ پر آمادہ کیا؟ کہا اے ابو سلیمان مجھے ملامت نہ کرو میں نے خواب میں جنت کا ایک محل دیکھا ہے۔ وہ ایک چاندی کی اور ایک سونے کی اینٹ سے بنا ہے۔ اسی طرح اس کے بالا خانوں اور ان بالا خانوں کے درمیان ایک حور ایسی تھی کہ کسی دیکھنے والے نے ایسے حسن و جمال اور رونق والی کبھی نہ دیکھی ہوگی۔ وہ زلفیں لٹکائے ہوئے تھیں۔ ان میں سے ایک مجھے دیکھ کر مسکرائی تو اس کے دانتوں کی روشنی سے جنت روشن ہو گئی اور کہا اے جوان اللہ کی راہ میں کوشش اور مجاہدہ کر تاکہ میں تیری ہو جاؤں اور تو میرا ہو جائے پھر میں بیدار ہوا۔

یہ میرا قصہ اور حال ہے

اے ابو سلیمان مجھے لائق ہے کہ کوشش کروں کیونکہ کوشش کرنے والا ہی پانے والا ہے یہ جو مجاہدہ تم نے دیکھا یہ ایک حور کی منگنی کی غرض سے تھا

میں نے اس سے دعا کی درخواست کی اس نے میرے لئے دعا کی اور مجھ سے دوستی کی اور رخصت ہو کر چلا گیا۔

حضرت ابو سلیمان فرماتے ہیں میں نے اپنے نفس پر عتاب کیا اور کہا اے نفس بیدار ہو جا اور یہ اشارہ سن لے جو ایک بشارت ہے جب ایک عورت کی طلب میں اتنی کوشش اور یہ مجاہدہ ہے تو اس شخص کو جو حور کے رب کا طالب ہے کس قدر مجاہدہ اور کوشش کرنا چاہیئے۔

حضرت امام یافعیؒ اس حکایت کو نقل کر کے فرماتے ہیں کہ یہ خواب جنہیں نیک لوگ دیکھتے ہیں یہ اسرار ہیں جنہیں حق سبحانہ و تعالیٰ (خواب کی شکل میں) آئینہ قلب پر ظاہر فرماتے ہیں کیونکہ خواب اجزاء نبوت کا ایک جزو ہے اس سے انہیں بشارت دی جاتی ہے اور ان کی تعظیم ہوتی ہے تاکہ وہ کوشش اور پرہیز گاری میں ترقی کریں وہ ہماری طرح نہیں ہیں کہ اوروں کو تو نصیحت کریں اور خود نصیحت نہ پکڑیں۔

اس کتاب کے سنانے کے زمانے میں اتفاقاً ایک عجیب نصیحت حاصل ہوئی کہ ایک شخص کے نفس نے اس سے کہا کاش ایسا ہوتا کہ کوئی شخص ایک لونڈی زفاف کے لئے تجھے فروخت کر دیتا اور اس کی قیمت حج کے موسم میں وصول کرتا پھر تو اسے بیچ کر قیمت ادا کر دیتا۔ وہ شخص یہ تمنا کر ہی رہا تھا کہ اس کے پاس ایک بزرگ آئے۔ اس نے اب تک اس خیال کا اظہار نہیں کیا تھا نہ اللہ کے سوا کوئی اسے جانتا تھا۔ اس بزرگ نے اس سے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ تو ایک قبہ میں ہے اور اس پر نور ہے اور تیرے پاس ایک لونڈی بھی ہے۔ اس قبہ سے باہر سات حوریں تھیں جو نہایت خوبصورت حسن و جمال میں یکتا وہ تیری مشتاق تھیں۔ ایک ان میں سے تیری طرف اشارہ کر کے کہتی تھی کہ یہ شخص دیوانہ ہے میں (جنت کی حور) اس پر عاشق ہوں اور یہ (دنیا کی) ایک لونڈی پر عاشق ہے۔[1]

---

[1] روض الریاحین۔

نہر ہَر وَل کی کنواریاں

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
ان فی الجنة نهرا یقال له الهرول علی حافتیه اشجار نابتات فاذا اشتهی اهل الجنة السماع یقولون مروا بنا الی الهرول فنسمع الاشجار فتنطق باصوات لولا ان الله عزوجل قضی علی اهل الجنة ان لایموتوا لماتوا شوقا وطربا الی تلك الاصوات قال فاذا سمعتهن الجواری قرأن بالعربیة فیجیٔ اولیاء الله الیهن فیقطف کل واحد منهن مااشتهی ثم یعید الله تعالیٰ مکانهن مثلهن ۔[1]

(ترجمہ) جنت میں ایک نہر ہے جس کا نام ہرول ہے اس کے دونوں کناروں پر درخت اگے ہوئے ہیں جب جنتی سماع کی خواہش کریں گے تو کہیں گے ہمارے ساتھ ہرول کی طرف چلو تاکہ ہم درختوں سے (خوبصورت اور دلکش آوازیں) سنیں چنانچہ وہ ایسی (خوبصورت) آوازوں میں بولیں گے کہ اگر اللہ عزوجل نے جنتیوں کے نہ مرنے کا فیصلہ نہ کیا ہوتا تو یہ ان آوازوں کے شوق اور طرب میں مر جاتے۔ پس جب ان خوبصورت آوازوں کو (درختوں پر لگی ہوئی لڑکیاں سنیں گی تو وہ عربی زبان میں نہایت خوبصورت انداز و آواز میں) عربی زبان میں (کچھ) پڑھیں گی تو اللہ کے ولی ان کے پاس قریب جائیں گے اور ہر ایک ان لڑکیوں میں سے جس کو پسند کرے گا توڑ لے گا پھر اللہ تعالیٰ ان لڑکیوں کی جگہ ویسی ہی اور لڑکیاں (اس درخت کو) لگا دیں گے۔

---

[1] صفة الجنة ابو نعیم (۳ / ۱۶۳) (۳۱۱)

حوروں کے مستحق بنانے والے اعمال صالحہ

غصہ پینے پر حور ملے گی

(حدیث) حضرت معاذ بن انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"من کظم غیظاً وھو یقدر علی ان ینفذہ دعاہ اللہ تعالیٰ علی رؤوس الخلائق یوم القیامۃ حتی یخیرہ فی ای الحور شاء"[1]

(ترجمہ) جس شخص نے غصہ کو پی لیا حالانکہ وہ اس کو نافذ کرنے پر قدرت رکھتا تھا' اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن تمام مخلوقات کے سامنے بلائیں گے حتی کہ اس کو اختیار دیں گے وہ حوروں میں سے جس کو چاہے لے لے'

حور لینے کے تین کام

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"ثلاث من کان فیہ واحدۃ زوج من الحور العین' رجل ائتمن علی امانۃ خفیۃ شھیۃ' فاداھا من مخافۃ اللہ تعالیٰ' ورجل عفی عن قاتلہ ' ورجل قرأ (قل ھو اللہ احد) فی دبر کل صلاۃ"[2]

(ترجمہ) تین کام ایسے ہیں جس شخص کے پاس ان میں سے ایک بھی ہو گا اس کی حور عین کے ساتھ شادی کی جائے گی (۱) وہ شخص جس کے پاس ضرورت کی امانت خفیہ طور پر رکھی گئی اور اس نے اس کو خوف خدا کی وجہ سے ادا کر دیا (۲) وہ شخص جس نے اپنے قاتل کو معاف کر دیا (۳) وہ شخص جس نے ہر (فرض) نماز کے بعد "قل ھو اللہ احد" (پوری سورۃ اخلاص) کی تلاوت کی

۱؎ مسند احمد و سندہ جید (۳ / ۴۴۰)' ابو داؤد (۴۷۷۷)' ترمذی (۲۰۲۲' ۳۴۹۵)' ابن ماجہ (۴۱۸۶)' بیہقی (۸ / ۱۶۱)' من طریق واحمد (۳ / ۴۳۸) طریق۔

۲؎ ترغیب و ترہیب اصبہانی (البدور السافرہ / ۲۰۴۲)'

(فائدہ) ان مذکورہ اعمال میں سے کوئی سا عمل جتنی مرتبہ کرے گا انشاء اللہ اتنی حوریں ملیں گی۔

اچھے طریقے سے ہر روزہ رکھنے کا انعام سو حوریں

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "ان الجنة تتزين من الحول الى الحول فى شهر رمضان، وان الحور لتتزين من الحول الى الحول فى شهر رمضان، فاذا دخل شهر رمضان، قالت الجنة: اللهم اجعل لى فى هذا الشهر من عبادك سكاناً، ويقلن الحور: اللهم اجعل لنا فى هذا الشهر من عبادك ازواجاً، تقر اعيننا بهم، وتقر اعينهم بنا، قال رسول الله ﷺ: (من صام نفسه فى شهر رمضان، لم يشرب ولم يرم فيه مؤمناً ببهتان، ولم يعمل فيه خطيئة زوجه الله تعالىٰ فى كل ليلة مائة حوراء، وبنى له قصراً فى الجنة من لؤلؤ وياقوت وزبرجد، لو ان الدنيا كلها جعلت فى هذا القصر لكان منها كمربط عنز فى الدنيا)[1]

(ترجمہ) جنت ایک سال سے دوسرے سال (کے شروع ہونے) تک ماہ رمضان کیلئے سنورتی ہے، اور حور بھی ایک سال کے شروع سے دوسرے سال کے شروع تک رمضان المبارک کیلئے سنورتی ہے، جنت کہتی ہے اے اللہ! میرے لئے اپنے بندوں میں سے اس مہینہ میں مکین مقرر فرمادے، اور حوریں یہ دعا کرتی ہیں کہ اے اللہ! ہمارے لئے اس مہینہ میں اپنے نیک بندوں میں سے خاوند مقرر فرمادے جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ہم سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے خود رمضان المبارک میں روزہ رکھا کچھ کھایا پیا نہیں اور کسی مؤمن پر بہتان بھی نہیں لگایا اور اس روزے کی حالت میں کوئی گناہ بھی نہ کیا اللہ تعالیٰ (روزے کی) ہر رات میں اس کیلئے سو حوروں سے اس کی شادی کریں گے

[1] البدور السافرہ (۲۰۴۷)، مسند ابو یعلی (   )، معجم اوسط طبرانی (   )، ابن عساکر

اور اس کیلئے جنت میں لولو' یاقوت اور زبرجد کا محل بنائیں گے اگر تمام دنیا کو اس محل میں منتقل کر دیا جائے تو یہ دنیا میں بکریوں کی جگہ جتنا نظر آئے گا۔

درج ذیل ورد کے انعامات

ارشاد خداوندی ہے "له مقاليد السموات والارض "(اسی کے پاس ہیں چابیاں آسمانوں کی اور زمین کی) اس کی تفسیر میں حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق سوال فرمایا (کہ آسمان و زمین کی چابیاں کیا ہیں یعنی کونسی عبادات اس کی یا اس سے اعلیٰ درجہ یعنی جنت کی وارث بناتی ہیں) تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

لا اله الا الله' والله اكبر' وسبحان الله وبحمده' واستغفر الله' ولا حول ولا قوة الا بالله ' الاول والآخر والظاهر والباطن' وبيده الخير يحيى ويميت وهو على كل شى ء قدير' ومن قالها اذا اصبح عشر مرات' أحرز من ابليس وجنوده ويعطى قنطاراً من الاجر' ويرفع له درجة من الجنة ويزوج من الحور العين' فان مات من يومه طبع بطابع الشهداء۔[1]

(ترجمہ) **لااله الا الله، الله اكبر، سبحان الله وبحمده، استغفر الله، لاحول ولا قوة الا بالله الاول و الآخر و الظاهر والباطن وبيده الخير يحيى ويميت وهو على كل شىء قدير۔** جو شخص ان کلمات کو دس مرتبہ صبح کے وقت پڑھے گا' اس کی شیطان اور اس کے (ضرر رساں) لشکر سے حفاظت کی جائے گی' اس کو اجر کا ایک قطار عطاء کیا جائے گا' اس کیلئے جنت میں ایک درجہ بلند کیا جائے گا' اس کی حور عین سے شادی کی جائے گی اور اگر اس دن (جس دن اس نے یہ وظیفہ پڑھا تھا) فوت ہو گیا اس کیلئے شہداء والی مہر لگادی جائے گی۔

---

[1] البدور السافرہ (۲۰۴۸)' طبرانی (   ) مجمع الزوائد (   )

نیکی کا حکم اور برائی سے روکنے کا حکم کرنے کے انعام میں ملنے والی عیناء حور کی شان

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں

"ان فی الجنة حور یقال لها العیناء ' اذا مشت مشی حولها سبعون الف وصیف' عن یمینها وعن یسارها کذلك' وهی تقول: این الآمرون بالمعروف والناهون عن المنکر ؟[۲]

(ترجمہ) جنت میں ایک حور ہے جس کا نام "عیناء" ہے جب وہ چلتی ہے تو اس کے ارد گرد ستر ہزار خدمتگار لڑکیاں چلتی ہیں' اس کی دائیں طرف بھی اور بائیں طرف بھی (اتنی ہی خدمتگار لڑکیاں) ہوتی ہیں یہ حور کہتی ہے کہاں ہیں امر بالمعروف کرنے والے اور نہی عن المنکر کرنے والے (یعنی نیکیوں کا حکم کرنے والے اور برائی سے منع کرنے والے) میں ان کا انعام ہوں یعنی ہر ایسے آدمی کو ایسی ایک ایک حور عیناء عطاء کی جائے گی یا تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہنے کے ثواب میں یہ ایک حور ملے گی یا یہ کہ ہر دفعہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے کے ثواب میں یہ حور عطاء کی جائے گی' ظاہر یہی ہے کہ ہر دفعہ امر یا نہی کرنے سے یہ حور ملے گی واللہ اعلم۔

حوریں چاہئیں تو یہ اعمال کرو

شیخ محمد بن حسین بغدادیؒ فرماتے ہیں ایک سال میں حج کیلئے گیا ایک روز مکہ مکرمہ کے بازاروں میں پھر رہا تھا کہ ایک بوڑھا مرد ایک لونڈی کا ہاتھ پکڑے ہوئے نظر آیا۔ لونڈی کا رنگ بدلا ہوا جسم دبلا تھا اور اسکے چہرے سے نور چمکتا تھا اور روشنی ظاہر ہوتی تھی وہ ضعیف شخص پکار رہا تھا۔ کوئی لونڈی کا طلب گار ہے ؟ کوئی اسکی رغبت کرنے والا ہے ؟ کوئی بیس دینار سے بڑھنے والا ہے ؟ میں اس لونڈی کے سب عیبوں سے بری الذمہ ہوں۔ راوی کا بیان ہے میں اسکے قریب گیا اور کہا قیمت تو لونڈی کی معلوم ہو

---

[۲] البدور السافرہ (۲۰۴۹) طبرانی (   )' مجمع الزوائد (   ) ' تذکرۃ القرطبی (۲ / ۷۷ ۴) صفۃ الجنہ ابن کثیر ص ۱۱۰

گئی مگر اسمیں عیب کیاہے ؟ کہا یہ لونڈی مجنونہ ہے غمگین رہتی ہے۔ راتوں کو عبادت کرتی ہے۔ دن کو روزہ رکھتی ہے نہ کچھ کھاتی ہے نہ پیتی ہے ہر جگہ تنہا اکیلی رہنے کی عادی ہے۔ جب میں نے یہ بات سنی میرے دل نے اس لونڈی کو چاہا۔ اور قیمت دیکر اس کو خرید لیااور اپنے گھر لے گیا۔ لونڈی کو سر جھکائے دیکھا پھر اس نے اپنا سر میری جانب اٹھا کر کہا۔ اے میرے چھوٹے مولا خدا تم پر رحم کرے تم کہاں کے رہنے والے ہو ؟ میں نے کہا عراق میں رہتا ہوں۔ کہا کون سا عراق بصرے والا یا کوفے والا ؟ میں نے کہا نہ کوفے والا نہ بصرے والا۔ پھر لونڈی نے کہا شاید تم مدینۃ الاسلام بغداد میں رہتے ہو۔ میں نے کہا ہاں۔ کہا واہ واہ۔ وہ عابدوں اور زاہدوں کا شہر ہے۔ راوی کہتے ہیں مجھے تعجب ہوا میں نے کہا لونڈی حجروں کی رہنے والی' ایک حجرے سے دوسرے حجرے میں بلائی جانے والی' زاہدوں عابدوں کو کیسے پہچانتی ہے ؟ پھر میں نے اس کی طرف متوجہ ہو کر دل لگی کے طور پر پوچھا تم بزرگوں میں کس کس کو پہچانتی ہو۔ کہا میں مالک بن دینار۔ بشر حافی۔ صالح مزنی۔ ابو حاتم سجستانی۔ معروف کرخی۔ محمد بن حسین بغدادی۔ رابعہ عدویہ۔ شعوانہ میمونہ ان بزرگوں کو پہچانتی ہوں۔ میں نے کہا ان بزرگوں کی تمہیں کہاں سے شناخت ہے ؟ لونڈی نے کہا اے جوان کیسے نہ پہچانوں ؟ قسم خدا کی وہ لوگ دلوں کے طبیب ہیں' یہ محبّ کو محبوب کی راہ دکھلانے والے ہیں۔ پھر میں نے کہا اے لونڈی ! میں محمد بن حسین ہوں۔ اس نے کہا میں نے اے ابو عبداللہ خدا سے دعا مانگی تھی کہ خدا تم کو مجھ سے ملا دے۔ تمہاری وہ خوش آواز جس سے مریدوں کے دل زندہ کرتے تھے اور سننے والوں کی آنکھیں روتی تھیں کیسے ہے ؟ میں نے کہا اپنے حال پر ہے۔ کہا تمہیں خدا کی قسم مجھے قرآن شریف کی کچھ آیتیں سناؤ۔ میں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی اس نے بڑے زور سے چیخ ماری اور بیہوش ہو گئی۔ میں نے اسکے منہ پر پانی چھڑکا تو ہوش میں آئی۔ اور کہا اے ابو عبداللہ یہ تو اس کا نام ہے۔ کیا حال ہو گا اگر میں اسکو پہچانوں اور جنت میں اسکو دیکھوں۔ خدا تم پر رحم کرے اور پڑھو ۔ میں نے یہ آیت پڑھی **ام حسب الذین اجترحوا السیئا ت ان نجعلھم** سے **ساء مایحکمون** تک (یعنی کیا گمان کرتے ہیں جنہوں نے گناہ کئے ہیں کہ ہم ان کو ایمان والوں اور نیک عمل والوں کے برابر کریں گے' ان کی موت اور زندگی برابر ہے ؟

برا ہے جو حکم کفار لگاتے ہیں۔

اس نے کہا اے ابو عبداللہ ہم نے نہ کسی بت کو پوجا اور نہ کسی معبود کو قبول کیا پڑھے جاؤ خدا تم پر رحم کرے۔ میں نے پھر یہ آیت پڑھی۔

انا اعتدنا للظلمین نارا سے ساء ت مرتفقا تک (یعنی ہم نے ظالموں کے واسطے آگ تیار کر رکھی ہے۔ ان کے گرد آگ کے خیمے ہوں گے اگر پانی طلب کریں گے گرم پانی پگھلے ہوئے تانبے کی مثل پائیں گے جو ان کے چہرے جھلس دیگا۔ ان کا پینا بھی برا ہے اور آرام گاہ بھی بری ہے)

پھر کہا اے ابو عبداللہ تم نے اپنے نفس کے ساتھ ناامیدی لازم کرلی ہے۔ اپنے دل کو خوف اور امید کے درمیان آرام دو۔ اور کچھ پڑھو خدا تم پر رحمت کرے۔

پھر میں نے پڑھا وجوہ یومئذ مسفرة ضاحکة مستبشرة اور وجوه یومئذ ناضرة الی ربها ناظرة (یعنی بعضے چہرے قیامت کے دن خوش ہشاش بشاش ہوں گے اور بعض چہرے تروتازہ اپنے پروردگار کو دیکھنے والے ہوں گے) پھر کہا۔ مجھے اس کے ملنے کا شوق کتنا زیادہ ہوگا جس دن وہ اپنے دوستوں کے واسطے ظاہر ہوگا' اور پڑھو خدا رحم کرے۔

پھر میں نے پڑھا یطوف علیهم ولدان مخلدون باکواب واباریق و کأس من معین تک (ترجمہ) لڑکے جو ہمیشہ رہنے والے ہیں جنت والوں کیلئے ہاتھوں میں کوزے اور لوٹے اور پیالے شراب معین کے لئے ہوئے گھومیں گے 'نہ پینے والوں کا سر پھریگا اور نہ وہ بہکیں گے) پھر کہا اے ابو عبداللہ میں خیال کرتی ہوں تم نے حور کو پیغام دیا ہے کچھ ان کے مہر کے لئے بھی خرچ کیا ہے۔ میں نے کہا اے لونڈی مجھے بتادے وہ کیا چیز ہے میں تو بالکل مفلس ہوں۔ کہا شب بیداری اپنے اوپر لازم کرو اور ہمیشہ روزہ رکھا کرو اور فقیروں اور مسکینوں سے محبت کرتے رہو۔ پھر وہ لونڈی بیہوش ہو گئی میں نے اسکے چہرے پر پانی چھڑکا تو ہوش میں آئی پھر دوبارہ مناجات پڑھتے پڑھتے بیہوش ہو گئی۔ میں نے پاس جا کر دیکھا وہ مرچکی تھی مجھے اس کے مرنے کا بڑا صدمہ ہوا۔ پھر میں بازار گیا تاکہ اسکے کفن دفن کا سامان لاؤں' واپس آکر کیا دیکھتا ہوں کہ وہ کفنائی ہوئی خوشبو لگی ہوئی ہے اور جنت کے دو سبز جوڑے اسپر پڑے ہیں۔ کفن میں دو سطروں میں لکھا

ہے۔ سطر اول لا الہ الاللہ محمد رسول اللہ اور دوسرے پر الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون ہے۔ میں نے اپنے دوستوں کے ساتھ اس کا جنازہ اٹھایا اور نماز پڑھ کر دفن کر دیا۔ اسکے سرہانے میں نے سورۃ یس پڑھی اور حجرے میں غمگین روتا ہوا واپس آگیا۔ پھر دو رکعت نماز پڑھ کر سو رہا خواب میں دیکھا کہ وہ لونڈی بہشت میں ہے جنتی حلے پہنے زعفران زار کے تختے میں ہے' سندس اور استبرق کا فرش ہے' سر پر تاج مرصع موتی اور جواہرات ٹکے ہوئے' پاؤں میں یاقوت سرخ کی جوتی ہے۔ جس سے عنبر و مشک کی خوشبو آرہی ہے اس کا چہرہ آفتاب و ماہتاب سے زیادہ روشن ہے میں نے کہا اے لونڈی ٹھہر! کس عمل نے تجھے اس مرتبہ پر پہنچایا؟ کہا فقیر مسکینوں کی محبت' کثرت استغفار' مسلمانوں کی راہ سے ان کو ایذا دینے والی چیزیں دور کرنے سے مجھ کو یہ مرتبہ ملا ہے۔[1]

حور کے ذریعے تہجد کی ترغیب

شیخ عبدالواحد بن زیدؒ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میری پنڈلی میں درد ہو گیا تھا اس کی وجہ سے نماز میں بڑی تکلیف ہوتی تھی ایک رات جو نماز کے لئے اٹھا تو اس میں سخت درد ہوا اور بمشکل نماز پوری کر کے چادر سرہانے رکھ کر سو گیا خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک حسینہ جمیلہ لڑکی جو سراپا حسن کی پتلی تھی چند خوبصورت بنی ٹھنی لڑکیوں کے ہمراہ ناز و انداز کے ساتھ میرے پاس آکر بیٹھ گئی دوسری لڑکیاں جو اس کے ہمراہ تھیں اس کے پیچھے بیٹھ گئیں ان میں سے ایک سے اس نے کہا اس شخص کو اٹھاؤ مگر دیکھو بیدار نہ ہونے پائے وہ سب کی سب میری طرف متوجہ ہوئیں اور سب نے مل کر اٹھایا میں یہ سب کیفیت خواب میں دیکھ رہا تھا پھر اس نے اپنی خواصوں سے کہا کہ اس کے لئے نرم نرم بچھونے بچھاؤ اور اپنے اپنے موقع سے تکیے رکھ دو انہوں نے فوراً سات بچھونے اوپر نیچے بچھائے کہ میں نے عمر بھر کبھی ایسے بچھونے نہ دیکھے تھے پھر اس پر نہایت خوبصورت سبز رنگ کے تکیے نصب کئے پھر حکم کیا کہ اسے اس فرش پر لٹا دو مگر یہ دیکھو یہ جاگنے نہ پائے مجھے انہوں نے اس بچھونے پر لٹا دیا اور میں انہیں دیکھتا تھا اور سب باتیں

---

[1] روض الریاحین

سنتا تھا۔ پھر اس نے حکم دیا کہ اس کے چاروں طرف پھول پھلواری رکھ دو انہوں نے سنتے ہی طرح طرح کے پھول رکھ دیئے پھر وہ میرے پاس آئی اور اپنا ہاتھ میرے اسی درد کی جگہ رکھا اور ہاتھ سے سہلایا پھر کہا کھڑا ہو نماز پڑھ حق تعالیٰ نے تجھے شفادی اس کا یہ کہنا تھا کہ میری آنکھ کھل گئی اور میں نے اپنے آپ کو بھلا چنگا پایا گویا کبھی بیمار ہی نہ تھا' وہ دن اور آج کا دن پھر کبھی بیمار نہ ہوا اور میرے دل میں اب تک اس کے اس کہنے کی کہ "اٹھ کھڑا ہو نماز پڑھ حق تعالیٰ نے تجھے شفادی" لذت و حلاوت موجود ہے۔ ا ؎

حور کو دیکھنے والے بزرگ کی حکایت

ایک صالح شخص نے اللہ کی چالیس سال عبادت کی ایک روز اس پر ناز کا مقام غالب ہوا تو اس کے غلبہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا خداوندا! آپ نے جو کچھ میرے لئے جنت میں تیار کیا ہے اور جس قدر حوریں میرے لئے مہیا فرمائی ہیں وہ مجھے دنیا میں دکھادیجئے ابھی مناجات ختم نہ ہونے پائی تھی کہ محراب پھٹی اور ایک ایسی حسین و جمیل حور نکلی کہ اگر وہ دنیا میں آجائے تو تمام دنیا مفتون و مجنون ہو جائے۔ عابد نے پوچھا نیک بخت تو کون ہے آدمی ہے یا پری ؟ اس نے عربی کے چند شعر پڑھے جن کا مضمون یہ تھا کہ تو مولا سے جو چاہتا تھا وہ تجھے ملا اور مجھے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے کہ میں تیری مونس ہوں اور تمام رات تجھ سے باتیں کروں عابد نے پوچھا تو کس کے لئے ہے کہا آپ کے لئے کہا تجھ جیسی مجھے کتنی ملیں گی ؟ کہا سو' اور ہر ایک حور کی سو خادمہ' اور ہر خادمہ کی سو باندیاں' اور ہر باندی پر سو انتظام کرنے والیاں۔ عابد یہ سن کر بہت خوش ہوا اور خوشی میں آکر پوچھا کہ اے پیاری کیا کسی کو مجھ سے زیادہ بھی ملے گا حور نے کہا تم بیچارے تو کچھ بھی نہیں ہو اتنا تو ادنیٰ ادنیٰ کو جو صبح و شام استغفر اللہ العظیم پڑھ لیتے ہیں اور سوائے اس کے ان کا کچھ کام نہیں انہیں مل جائے گی۔ ۲ ؎

ا ؎ روض الریاحین

۲ ؎ روض الریاحین

جتنے آپ کے اعمال خوبصورت ہوں گے اتنا ہی آپ کی حوریں حسین ہوں گی

شیخ ابو بکر ضریرؒ فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک خوبصورت غلام تھا دن کو روزہ رکھتا تھا رات بھر نماز پڑھتا تھا۔ وہ ایک دن میرے پاس آیا اور بیان کیا کہ آج میں سو گیا تھا کہ معمولی اوراد بھی ترک ہو گئے۔ خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ گویا سامنے سے محراب پھٹ گئی ہے اور اس سے چند حسین لڑکیاں نکلی ہیں ان میں سے ایک لڑکی نہایت ہی بدصورت تھی میں نے عمر بھر ایسی کبھی نہ دیکھی تھی، میں نے پوچھا کہ تم سب کس کے لئے ہو اور یہ بدصورت کس کے لئے ہے؟ انہوں نے کہا ہم سب تیری گذشتہ راتیں ہیں اور بری صورت والی تیری یہ رات ہے جس میں تو سو رہا ہے۔ اگر تو اسی رات میں مر گیا تو یہی تیرے حصے میں آئے گی۔

یہ خواب بیان کر کے اس جوان نے ایک چیخ ماری اور جان بحق تسلیم ہو گیا۔ [1]

(اس حکایت سے معلوم ہوا کہ جنتیوں کی حوریں اتنی ہی حسین ہوں گی جتنا انہوں نے اپنی عبادت کو حسین انداز سے ادا کیا ہو گا)

پانچ صدیوں سے حور کی پرورش

شیخ ابو سلیمان دارانیؒ کہتے ہیں کہ میں ایک رات سو گیا تھا اور معمول کے وظائف بھی رہ گئے تھے خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نہایت حسین حور ہے جو کہہ رہی ہے کہ ابو سلیمان تم تو مزے سے پڑے سو رہے ہو اور میں تمہاری لئے پانچ سو برس سے پرورش کی جا رہی ہوں۔ [2]

ایک نو مسلم کا انتظار کرنے والی حور

شیخ عبد الواحد بن زیدؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں جہاز میں سوار تھا تلاطم امواج سے

۱۔ روض الریاحین

۲۔ روض الریاحین

جہاز ایک جزیرہ میں جا پہنچا اس جزیرہ میں ہم نے دیکھا کہ ایک شخص ایک بت کی پرستش کر رہا ہے ہم نے اس سے دریافت کیا کہ تو کس کی عبادت کرتا ہے اس نے بت کی طرف اشارہ کیا ہم نے کہا تیرا یہ معبود خالق نہیں بلکہ خود دوسرے کا مخلوق ہے اور ہمارا معبود وہ ہے جس نے اسے اور سب چیزوں کو پیدا کیا ہے۔ اس بت پرست نے دریافت کیا بتاؤ تم کس کی عبادت کرتے ہو ہم نے جواب دیا کہ ہم اس ذات پاک کی عبادت کرتے ہیں جس کا آسمان میں عرش ہے اور زمین میں اس کی دار و گیر ہے اور زندوں اور مردوں میں اس کی تقدیر جاری ہے اس کے نام پاک میں اس کی عظمت اور بڑائی نہایت بڑی ہے اس نے پوچھا تمہیں یہ باتیں کس طرح معلوم ہوئیں ہم نے کہا اس بادشاہ حقیقی نے ہمارے پاس ایک سچے رسول کو بھیجا اس نے ہمیں ہدایت کی پھر اس نے پوچھا کہ وہ رسول کہاں ہیں اور ان کا کیا حال ہے؟ ہم نے جواب دیا کہ جس کام کے لیے خدا نے انہیں بھیجا تھا جب وہ پورا کر چکے تو اس نے انہیں اپنے پاس بلا لیا۔ اس نے کہا رسول خدا نے تمہارے پاس اپنی کیا نشانی چھوڑی ہے؟ ہم نے کہا اللہ کی کتاب کہا مجھے دکھاؤ ہم اس کے پاس قرآن شریف لے گئے کہا میں تو جانتا نہیں تم پڑھ کر سناؤ ہم نے اسے ایک سورۃ پڑھ کر سنائی وہ سن کر روتا رہا اور کہنے لگا جس کا یہ کلام ہے اس کا حکم تو دل و جان سے ماننا چاہیئے اور کسی طرح اس کی نافرمانی نہ کرنی چاہیئے۔ پھر وہ مسلمان ہو گیا۔ ہم نے اسے دین کے احکام اور چند سورتیں سکھائیں جب رات ہوئی اور ہم سب اپنے اپنے بچھونوں پر لیٹ رہے وہ بولا کہ بھائیو یہ معبود جس کا تم نے مجھے پتہ اور صفات بتائیں سوتا بھی ہے ہم نے کہا وہ سونے سے پاک ہے وہ ہمیشہ زندہ قائم ہے۔ اس نے کہا کیسے برے بندے ہو کہ تمہارا مولا نہیں سوتا اور تم سوتے ہو اس کی یہ باتیں سن کر ہمیں بڑی حیرت ہوئی۔ مختصر یہ کہ ہم وہاں چند روز رہے جب وہاں سے کوچ کا ارادہ ہوا اس نے کہا بھائیو مجھے بھی ساتھ لے چلو ہم نے قبول کر لیا چلتے چلتے ہم آبادان پہنچے، میں نے اپنے یاروں سے کہا کہ یہ ابھی مسلمان ہوا ہے اس کی کچھ مدد کرنی چاہیئے۔ ہم سب نے چند درہم جمع کر کے اسے دیئے اور کہا کہ اسے اپنے خرچ میں لانا وہ کہنے لگا لا الہ الا اللہ تم تو عجب آدمی ہو تم ہی نے تو مجھے راستہ بتلایا اور خود ہی راہ سے بھٹک گئے مجھے سخت تعجب آتا ہے کہ میں اس جزیرہ میں بت کی عبادت کیا کرتا تھا میں اسے پہچانتا نہ تھا اس

وقت بھی اس نے مجھے ضائع نہیں کیا پھر جب میں اسے جانے لگا تو اب وہ مجھے کس طرح ضائع کر دے گا۔ تین دن کے بعد ایک شخص نے مجھے آکر خبر دی کہ وہ نو مسلم مر رہا ہے اس کی خبر لو یہ سن کر میں اس کے پاس گیا اور پوچھا کہ تجھے کیا حاجت ہے کہا کچھ نہیں۔ جس ذات پاک نے تمہیں جزیرہ میں پہنچایا اسی نے میری سب حاجتیں پوری کر دیں۔ خواجہ عبدالواحدؒ فرماتے ہیں کہ مجھے وہیں بیٹھے بیٹھے نیند کا غلبہ ہوا اور میں سو گیا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سر سبز باغ ہے اس میں ایک قبہ ہے اور ایک مکلّف تخت بچھا ہوا ہے اس پر ایک نہایت حسین نو عمر عورت جلوہ افروز ہے کہتی ہے خدا کے لئے اس نو مسلم کو جلد بھیجو مجھے اس کی جدائی میں بڑی بے قراری اور بے صبری ہے۔ اتنے میں میری آنکھ کھلی تو دیکھا وہ سفر آخرت کر چکا تھا۔ میں نے اسے غسل و کفن دے کر دفن کر دیا۔ جب رات ہوئی تو خواب میں وہی قبہ اور باغ اور تخت پر وہی عورت اور پہلو میں اس نو مسلم کو دیکھا کہ وہ یہ آیت پڑھ رہا ہے۔

والملائکۃ یدخلون علیھم من کل باب سلام علیکم بما صبر تم فنعم عقبی الدار

(اور فرشتے ان پر یہ کہتے ہوئے ہر دروازے سے آئیں گے کہ سلامتی ہے تم پر، پس کیا اچھا بدلہ ہے آخرت کا)[1]

---

[1] روض الریاحین

جنتی کیلئے عورتوں اور حوروں کی تعداد

ستر بیویاں

(حدیث) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

یزوج العبد فی الجنة سبعین، قیل: یا رسول اللہ، ایطیقها؟ قال: (یعطی قوة مائة)۱؎

(ترجمہ) "جنت میں انسان کی ستر بیویوں سے شادی کی جائے گی"۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کیا مرد ان سب کی طاقت رکھے گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا "مرد کو سو آدمیوں کی طاقت عطاء کی جائے گی"۔

ستر جنت کی، دو دنیا کی

(حدیث) حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اکرم ﷺ سے سنا

"یتزوج المؤمن فی الجنة اثنتین وسبعین زوجة" سبعین من نساء الجنة، واثنتین من نساء الدنیا۔ ۲؎

(ترجمہ) جنت میں مؤمن کی بہتر بیویوں سے شادی کی جائے گی، ستر جنت کی عورتیں ہوں گی اور دو دنیا کی عورتیں ہوں گی۔

ادنیٰ جنتی کی بہتر بیویاں

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

۱؎ کتاب الضعفاء للعقیلی (۳/۱۶۶) بہذا اللفظ، وترمذی باختصار (   ) وابن حبان (۹/۲۳۶۔ الاحسان) بلفظہما، البدور السافرہ (۲۰۳۱)، مسند البزار (۳۵۲۶)، مجمع الزوائد (۱۰/۴۱۷) صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۲۷۴)،

۲؎ البدور السافرہ (۲۰۳۲) ابن عساکر (   )، ابن السکن

فرمایا

"ان ادنی اهل الجنة منزلة' الذی له ثمانون الف خادم' واثنتان وسبعون زوجة' وینصب له قبة من لؤلؤ ویاقوت وزبرجد' کما بین الجابیة وصنعاء"[1]

(ترجمہ) ادنیٰ درجہ کے جنتی کے اسی ہزار خادم ہوں گے اور بہتر بیویاں ہوں گی ہر ایک جنتی کیلئے لولو' یاقوت اور زبرجد کا ایک قبہ نصب کیا جائے گا (جس کی لمبائی) جابیہ (ملک شام کے شہر) سے صنعاء (ملک یمن کے دارالسلطنت) جتنی ہو گی۔

دوزخیوں کی میراث کی دودو بیویاں بھی جنتیوں کو ملیں گی

(حدیث) حضرت ابوامامہ باہلیؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"مامن احد یدخله الله الجنة الا زوجه الله اثنتین وسبعین زوجة من الحور واثنتین من میراثه من اهل النار' مامنهن واحدة الا ولها قبل شهی وله ذکر لا ینثنی"[2]

(ترجمہ) جس شخص کو بھی اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کریں گے اس کی بہتر حوروں سے اور دو دوزخیوں کی میراث سے شادی کر دیں گے۔ ان عورتوں میں سے ہر ایک کی قبل خواہش کرتی ہو گی اور مرد کا نفس کمزور نہیں ہوتا ہو گا۔

(فائدہ) یہ دوزخیوں کی میراث کا مطلب یہ ہے کہ ہر دوزخی کی جنت میں میراث ہو گی جس کا رب تعالیٰ اپنے فضل سے مؤمن کو وارث بنادے گا جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے۔ اس کو جو دو عورتیں جنت میں دی جانی تھیں وہ مسلمان کو دیدی جائیں گی۔

---

[1] ابن المبارک فی الزہد (۲/۱۲۷) ' ترمذی (۲۵۶۲)' و تابعہ الحسن بن موسیٰ اخرجہ احمد (۳/۷۶) و ابن وہب اخرجہ ابن حبان (۱۰/۲۴۶۔ الاحسان)' البدور السافرہ (۲۰۳۳)' موارد الظمآن (۲۶۳۸)' البعث ابن ابی داؤد (۷۸)' مسند ابو یعلی (۱۴۰۴)' حادی الارواح ص ۲۹۸' تذکرۃ القرطبی (۲/۴۷۵)'

[2] ابن ماجہ (۴۳۳۷)' بیہقی البعث و النشور (۴۰۶)' کامل ابن عدی (۳/۸۸۴)' درمنثور (۱/۳۹)' مجمع الزوائد ( )' البدور السافرہ (۲۰۳۴)' حادی الارواح ص ۲۹۹' نہایہ ابن کثیر (۲/۴۵۷)' صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۳۷۰)' تذکرۃ القرطبی (۲/۴۸۳)'

ادنیٰ درجہ کے جنتی کی بیویوں کی تعداد

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
"ان ادنی اهل الجنة منزلة له سبع درجات، وهو على السادسة وفوقه السابعة، وان له لثلثمائة خادم، ويغدى عليه كل يوم ويراح بثلثمائة صحفة من فضة وذهب، في كل صحفة لون ليس في الاخرى، وانه ليلذ اوله كما يلذ آخره، وانه ليقول: يا رب، لو أذنت لي لا طعمت اهل الجنة وسقيتهم لم ينقص مما عندى شيء، وان له من الحور العين لاثنتين وسبعين زوجة، وان الواحدة لتاخذ مقعدتها قدر ميل من الارض۔[1]
(ترجمہ) ادنیٰ درجہ کے جنتی کے جنت کے سات درجات ہوں گے یہ چھٹے پر رہتا ہوگا اس کے اوپر ساتواں درجہ ہوگا' اس کے تین سو خادم ہوں گے' اس کے سامنے روزانہ صبح وشام سونے چاندی کے تین سو پیالے کھانے کے پیش کئے جائیں گے ہر ایک پیالہ میں ایسے قسم کا کھانا ہوگا جو دوسرے میں نہیں ہوگا اور جنتی اس کے شروع میں ایسے ہی لذت پائے گا جیسے کہ اس کے آخر سے' اور وہ یہ کہتا ہوگا یارب اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں تمام جنت والوں کو کھلاؤں اور پلاؤں جو کچھ میرے پاس ہے (اس میں کمی نہ ہوگی' اس کی حور عین میں سے بہتر بیویاں ہوں گی اور ان میں سے ہر ایک کی سرینیں زمین کے ایک میل کے برابر ہوں گی۔

(۱۲۵۰۰) ساڑھے بارہ ہزار بیویاں

(حدیث) حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
"ان الرجل من اهل الجنة ليزوج خمسمائة حوراء واربعة ألاف بكر

---

[1] مسند احمد (۲/ ۵۳۷)' البدور السافرہ (۲۰۳۵)' مجمع الزوائد (۱۰/ ۴۰۰)' حادی الارواح (ص ۲۰۸)'

وثمانية ألاف ثيب، يعانق كل واحدة منهن مقدار عمره من الدنيا"۔[1]

(ترجمہ) جنتی مرد کی پانچ سو حوروں اور چار ہزار کنواریوں اور آٹھ ہزار شادی شدہ عورتوں سے شادی کی جائے گی، جنتی ان میں سے ہر ایک کے ساتھ اپنی دنیاوی زندگی کی مقدار کے برابر معانقہ کرے گا۔

(۱۲۰۰ حوروں اور بیویوں کا ترانہ)

(حدیث) حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "يزوج كل رجل من اهل الجنة باربعة ألاف بكر و ثمانية ألاف ايم ومائة حوراء، فيجتمعن فى كل سبعة ايام، فيقلن باصوات حسان، لم يسمع الخلائق بمثلهن نحن الخالدات فلا نبيد، ونحن الناعمات فلا نباس ونحن الراضيات فلا نسخط، ونحن المقيمات فلا نظعن طوبى لمن كان لنا وكناله"[2]۔

(ترجمہ) جنتیوں میں سے ہر مرد کی چار ہزار باکرہ، آٹھ ہزار بانجھ اور سو حوروں سے شادی کی جائے گی، یہ سب ہر ساتویں دن میں جمع ہوا کریں گی اور حسین آواز میں ترانہ کہیں گی اتنا حسین کہ مخلوقات میں سے کسی نے نہ سنا ہو گا وہ کہیں گی۔

نحن الخالدات فلا نبيد — ونحن النِاعمات فلانبأ س

ونحن الراضيات فلانسخط — ونحن المقيمات فلا نظعن

طوبى لمن كان لنا وكناله

---

[1] البعث والنشور (۴۱۴)، کتاب العظمۃ ابو الشیخ (۵۹۱)، کتاب طبقات المحدثین باصبہان، اتحاف السادۃ المتقین (۱۰/ ۵۴۶)، الدر المنثور (۱/ ۴۰)، البدور السافرہ (۲۰۳۶)، فتح الباری (۶/ ۳۲۵)، ترغیب و ترہیب ۴/ ۵۳۲،

[2] صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۳/ ۲۷۹)(۴۳۱)، (۳/ ۲۲۰)(۳۷۸) کتاب العظمۃ ابو الشیخ (۶۰۵)، اتحاف السادۃ المتقین (۱۰/ ۵۴۶)، البعث والنشور بیہقی (۳۷۳)، ابو سعد المالینی فی الاربعین فی شیوخ الصوفیہ مخطوط (ق ۱۳)، کنز العمال (۳۹۳۷۶)، حادی الارواح ص ۳۲۴، فتح الباری (۶/ ۳۲۵)، ترغیب وترہیب (۴/ ۵۳۸)

ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں کبھی نہیں مریں گی۔ ہم نعمتوں میں پلنے والی ہیں کبھی خستہ حال نہ ہوں گی، ہم راضی رہنے والی ہیں کبھی ناراض نہ ہوں گی، ہم (جنت میں) ہمیشہ رہیں گی کبھی نکالی نہ جائیں گی، خوشخبری ہو اس کیلئے جو ہمارے لئے ہے اور ہم اس کیلئے ہیں۔

نہروں کے کنارے خیموں کی حوریں

حضرت احمد بن ابی الحواریؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو سلیمان دارانیؒ کو فرماتے ہوئے سنا جنت میں کچھ نہریں ایسی ہیں جن کے کناروں پر خیمے نصب کئے گئے ہیں' ان میں حور عین موجود ہیں' اللہ تعالیٰ نے ان میں سے ہر ایک کو نئے طریقہ سے پیدا کیا ہے جب ان کا حسن کامل ہو گیا تو فرشتوں نے ان کے اوپر خیمے لگا دیئے۔ یہ ایک میل در میل کرسی پر بیٹھی ہیں جبکہ ان کی سرینیں کرسی کے اطراف سے باہر کو نکل رہی ہیں' جنت والے اپنے محلات سے (نکل کر ان کے پاس) آئیں گے اور جس طرح سے چاہیں گے ان کے نغمات اور ترانے سنیں گے پھر ہر جنتی ہر ایک کے ساتھ خلوت میں چلا جائے گا۔ ا؎

بادل سے لڑکیوں کی بارش

حضرت کثیر بن مرہؒ فرماتے ہیں کہ جنت کی نعمت "مزید" میں سے ایک یہ ہے کہ جنت والوں کے اوپر سے ایک بدلی گذرے گی وہ کہے گی تم کیا چاہتے ہو میں آپ حضرات پر کس نعمت کی بارش کروں چنانچہ وہ حضرات جس جس نعمت کی چاہت کریں گے وہی ان پر نازل ہو گی۔ حضرت کثیر بن مرہ (حضرمیؒ) فرماتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ منظر دکھایا تو میں یہ کہوں گا کہ ہم پر سنگھار کردہ لڑکیوں کی بارش ہو۔ ۲؎

حضرت ابو طیبہ کلاعیؒ فرماتے ہیں جنت والوں پر نعمتوں سے بھری ہوئی بدلی ٹکڑے ٹکڑے ہو کر سایہ کرے گی اور پوچھے گی میں آپ حضرات پر کس نعمت اور لذت کی بارش کروں؟ پس جو شخص جس قسم کی خواہش کرے گا اس پر اسی کی بارش کرے گی حتی کہ بعض جنتی یہ کہیں گے کہ ہم پر نوخاستہ ہم عمر لڑکیوں کی بارش ہو۔ ۳؎

ا؎ البدور السافرہ (۲۰۲۸) بحوالہ ابن ابی الدنیا و لکن فیہ بغیر لفظ مختصراً (صفۃ الجنۃ (۳۵۱)

۲؎ صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۳۰۲)' نعیم بن حماد فی زیادات علی الزہد لابن المبارک (۲۴۰) صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۳ / ۲۲۳) (۳۸۲)' قلت سند ابن المبارک ضعیف ولکنہ توبع کما ہو عند الاصبہانی فالاسناد صحیح لغیرہ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ حادی الارواح ص ۳۰۳' ۳۴۵' تذکرۃ القرطبی ۲ / ۴۹۸' البدور السافرہ (۲۰۴۰)

۳؎ صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۲۹۲)'

"من المزيد"

جنتی مردوں کیلئے مزید حوروں کا انعام

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"ان الرجل ليتكئ في الجنة سبعين سنة قبل ان يتحول ' ثم تاتيه المراة' فينظر وجهه في خدها اصفى من المرءاة' وان ادنى لؤلؤ عليها' تضيء مابين المشرق والمغرب' فتسلم عليه' فيرد عليها السلام' ويسالها من انت؟ فتقول: أنا من المزيد' وانه ليكون عليها سبعون ثوباً' فينفذها بصره' حتى يرح مخ ساقها من وراء ذلك' وانه عليها التيجان ' ان ادنى لئولئوة منها لتضيء مابين المشرق والمغرب"[1]

(ترجمہ) جنتی آدمی جنت میں کروٹ بدلنے سے پہلے ستر سال تک ٹیک لگا کر بیٹھے گا پھر اس کے پاس ایک عورت آئے گی جس کے رخسار میں وہ اپنے مونہہ کو آئینہ سے زیادہ صاف دیکھے گا' اس پر کا ادنیٰ موتی مشرق و مغرب کے درمیانی حصہ کو روشن کر دینے والا ہو گا یہ اس کو سلام کرے گی اور وہ اس کے سلام کا جواب دے گا اور پوچھے گا آپ کون ہیں؟ وہ بتائے گی کہ میں اضافی عطیہ ہوں۔ اس عورت پر ستر پوشاکیں ہوں گی ان سے بھی نظر گذر جائے گی حتیٰ کہ وہ اس کی پنڈلی کے گودے کو ان پوشاکوں کے پیچھے سے دیکھ لے گا۔ ان عورتوں پر تاج بھی ہوں گے جن کا ادنیٰ درجہ کا موتی مشرق و مغرب کے درمیانی حصہ کو روشن کر سکتا ہو گا۔

۱۔ مسند ابو یعلی (۸۶ / ۱) باسناد حسن' البدور السافرہ (۲۰۲۴)' مسند احمد (۳ / ۷۵)' صحیح ابن حبان (۳۵۴ ۔ صفۃ الجنہ ابن ابی الدنیا (۲۷۲)' البعث ابن ابی داؤد (۸۱)' البعث والنشور بیہقی (۳۳۹)' مجمع الزوائد (۱۰ / ۴۱۹)' اتحاف السادۃ المتقین (۱۰ / ۵۴۳)' صفۃ الجنۃ ابن کثیر ص ۱۰۹'

جنت کی حوریں مردوں سے زیادہ ہوں گی

امام ابن سیرینؒ فرماتے ہیں کہ حضرات صحابہ کرام نے آپس میں مذاکرہ کیا کہ جنت میں مرد زیادہ ہوں گے یا عورتیں زیادہ ہوں گی؟ تو حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ کیا آنحضرت ﷺ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا

ان اول زمرة تدخل الجنة على صورة القمر ليلة البدر والتي تليها على اضواء كوكب درى فى السماء لكل امرئ منهم زوجتان اثنتان يرى مخ سوقهما من وراء اللحم ومافى الجنة اعزب ۔[1]

(ترجمہ) جنت میں سب سے پہلے جو حضرات داخل ہوں گے وہ چودہویں رات کے چاند کی طرح (روشن چہروں اور جسموں والے) ہوں گے۔ ان کے بعد جو داخل ہوں گے وہ آسمان کے زیادہ چمکدار ستارے کی طرح (روشن) ہوں گے۔ ان (دونوں قسم کے حضرات) میں سے ہر شخص کیلئے دو دو بیویاں ہوں گی جن کی پنڈلیوں کا گودہ گوشت کے اندر سے جھلکتا ہوا نظر آئے گا اور جنت میں کوئی انسان بغیر اہل خانہ کے نہ ہو گا۔

حضرت ابو ہریرہؓ کی دوسری حدیث میں ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

للرجل من اهل الجنة زوجتان من الحور العين على كل واحدة سبعون حلة يرى مخ ساقها من وراء الحجاب ۔[2]

(ترجمہ) ہر جنتی مرد کیلئے حور عین میں سے دو بیویاں ہوں گی، ہر ایک (بیوی) پر ستر جوڑے ہوں گے اس کی پنڈلی کا گودہ پردہ کے اندر سے نظر آتا ہو گا۔

۱؎ بخاری کتاب بدء الخلق ب ۸ (۳۲۴۵)، (۳۲۴۶)، (۳۲۵۴)، وفیہ فی کتاب الانبیاء ب (۱) (۳۳۲۷)، مسلم فی الجنہ ب ۶ (۲۸۳۴)، حادی الارواح ص ۱۷۰، ۲۹۵ صحیح ابن حبان (۱۰/ ۲۵۴)(۷۷۳۷)، البدور السافرہ (۲۰۳۰)، دارمی (۲/ ۳۳۶)، مسند احمد ۲/ ۵۰۷، البعث والنشور (۳۷۱)، ترغیب و ترہیب (۴/ ۵۳۲)، العاقبۃ عبدالحق اشبیلی (۵۰۱)، مصنف عبدالرزاق (۲۰۸۷۹)،

۲؎ مسند احمد ۲/ ۳۴۴، ۳۴۵، حادی الارواح ص ۱۷۰، ۲۹۵، تفسیر ابن کثیر (۷/ ۴۸۰)،

(فائدہ) مذکورہ پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر جنتی کو دو بیویاں عطاء کی جائیں گی اور مذکورہ دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دو بیویاں حور عین سے ہوں گی (دنیا کی خواتین میں سے نہیں ہوں گی) یہ دوسری حدیث پہلی حدیث کی شرح ہے۔ یہ دو عورتیں دنیا کی نہیں ہوں گی بلکہ جنت کی حوریں ہوں گی۔

آپ اس کتاب کے مختلف ابواب میں ایسی احادیث مبارکہ بھی ملاحظہ فرمائیں گے جن میں جنتی مردوں کیلئے ہزاروں ہزار بیویوں کا ذکر موجود ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جنت میں جنت کی عورتیں اتنی کثرت سے ہوں گی جن کا شمار انسان کی قدرت میں نہیں ہے۔

کیا دنیا کی بہت کم عورتیں جنت میں جائیں گی؟

(حدیث) حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان اقل ساکنی الجنة النساء۔ ا؎

(ترجمہ) جنت میں سب سے کم باشندے (دنیا کی) عورتیں ہوں گی۔

(حدیث) حضرت عمران بن حصین حضرت ابن عباس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

اطلعت فی النار فرأیت اکثر اهلها النساء واطلعت فی الجنة فرایت اکثر اهلها الفقراء۔ ۲؎

(ترجمہ) میں نے دوزخ میں جھانک کر دیکھا تو اس کے باشندوں میں عورتوں کو زیادہ دیکھا اور میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو اس کے باشندوں میں فقراء کو زیادہ دیکھا۔

دنیا کی خواتین کے جنت میں کم ہونے کی وجہ

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

یامعشر النساء تصدقن واکثرن الاستغفار فانی رأیتکن اکثر اهل النار . فقالت امرأة منهن جزلة ومالنا یا رسول اللہ اکثر اهل النار؟ قال تکثرن

ا؎ مسند احمد ۴/ ۴۲۷، مسلم (۲۷۳۸)، (۹۵) فی الذکر والدعاء ۲۶، حادی الارواح ص ۱۷۱، ۱۷۲، صحیح ابن حبان (۷۴۱۴) ۱۰/ ۲۷۳، طبرانی کبیر (۱۸/ ۱۲۸)، شرح السنہ (۱۵/ ۲۲۸)،

۲؎ بخاری (۳۲۴۱) فی بدء الخلق ب ۸، (۵۱۹۸) فی النکاح ب ۸۸، (۶۴۴۹) فی الرقاق ب ۱۶ (۶۵۴۶) فی الرقاق ب ۵۱، مسلم (۲۷۳۷)، (۹۴) فی الذکر والدعاء ب ۲۶ فی الرقاق، احمد ۱/ ۲۳۴، ۳۵۹، ۲/ ۲۹۷، ۳/ ۲۷ ارواہ ہذہ الائمۃ الثلاثۃ باسانید ہم۔ صحیح ابن حبان (۲۵۶۸)، ترغیب وترہیب (۴/ ۱۸۳)، فتح الباری (۱۱/ ۲۸۳، ۴۱۵)، اتحاف السادۃ (۵/ ۴۰۱)۔

اللعن وتکفرن العشیر .الحدیث۔ ا؎

(ترجمہ) اے عورتوں کی جنس تم صدقہ کیا کرو اور کثرت سے استغفار کیا کرو کیونکہ میں نے تمہیں (یعنی تمہاری جنس کو) دوزخیوں میں بہت زیادہ دیکھا ہے۔ ایک عورت نے جو اچھے انداز سے گفتگو کرتی تھی عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے کیا قصور کیا ہے ہم (عورتیں) دوزخیوں میں زیادہ کیوں ہوں گی؟ آپ نے ارشاد فرمایا تم لعنت ملامت زیادہ کرتی ہو اور خاوند کی ناشکری اور نافرمانی کر لیتی ہو۔

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ جنت میں دنیا کی عورتوں کا کم ہونا اول اول دخول جنت کے وقت ہے پھر جب شفاعت نبوی اور رحمت الٰہی کی وجہ سے ان کو دوزخ سے نکالا جائے گا کیونکہ انہوں نے کلمہ تو پڑھا تھا اس طرح سے جنت میں جانے کے بعد یہ تقریباً ہر جنتی کے نکاح میں دو دو عورتیں تقسیم ہو جائیں گی تو یہ پھر سے جنتی مردوں سے زیادہ ہو جائیں گی جنت کی حوریں تو کثرت میں اتنا زیادہ ہوں گی کہ ان کا تو شمار ہی نہیں۔ ۲؎

ا؎ ابن ماجہ (۴۰۰۳) فی الفتن ب ۱۹، حادی الارواح ص ۱۷۲، واخرجہ مسلم (۸۸۵) فی صلوۃ العیدین والبخاری من حدیث ابی سعید (۳۰۴) فی الحیض ب ۶، (۱۴۶۲) فی الزکاۃ ب ۴۴ نحوہ، ترمذی (۲۶۱۳)، مسند احمد (۱ / ۳۶۳)، حاکم (۲ / ۱۹۰، ۴ / ۶۰۳)، مشکل الآثار (۳ / ۳۰۵)، مشکوۃ (۱۹)، تفسیر قرطبی (۳ / ۸۲)، نصب الرایہ (۴ / ۹۰، ۹۸)، کنز العمال (۴۵۰۷۵)،

۲؎ مستفاد من تذکرۃ القرطبی (۲ / ۴۷۵)،

جنت کی بیویاں

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

ولهم فيها ازواج مطهرة (سورۃ البقرہ /)

(ترجمہ) اور جنتیوں کیلئے بیویاں ہوں گی پاک صاف ۔

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ولهم فيها ازواج مطهرة کی تفسیر میں ارشاد فرمایا

من الحيض والغائط والنخامة والبزاق۔ا ؎

(یعنی یہ جنت کی حوریں اور دنیا کی عورتیں جو جنتیوں کے نکاح میں دی جائیں گی ان کی پاکیزگی کا یہ عالم ہوگا کہ ان کو نہ تو حیض آئے گا نہ پیشاب پاخانہ اور نہ ناک کی ریزش نہ تھوک۔ ۲ ؎

اسی طرح سے جنت کی عورتیں صفات مذمومہ سے پاک ہوں گی' ان کی زبان فحش اور گھٹیا باتوں سے پاک ہو گی' ان کی آنکھ اپنے خاوندوں کے علاوہ غیر کو دیکھنے سے پاک ہو گی ان کے کپڑے میل کچیل سے پاک ہوں گے۔ ۳ ؎

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"اول زمرة تلج الجنة صورتهم على صورة القمر ليلة البدر' لا يبصقون فيها ولا يتغوطون ولا يتمخطون' آنيتهم وامشاطهم من الذهب والفضة' ومجامرهم من الالوة' ورشحهم المسك' ولكل واحد منهم زوجتان يرى مخ ساقيهما من وراء اللحم من الحسن لا اختلاف بينهم ولا تباغض '

ا ؎ حاکم وصححہ (ا) البدور السافرہ (۱۹۸۹)' تفسیر ابن کثیر (۱ / ۹۲)' تغلیق التعلیق (۳ / ۴۹۹)' فتح الباری (۶ / ۳۲۰)' صفۃ الجنہ ابو نعیم (۳۲۳)'

۲ ؎ ہناد کتاب الزہد (۲۷)' البدور السافرہ (۱۹۹۱)'

۳ ؎ حادی الارواح ص ۲۸۴'

قلوبهم علی قلب واحد' یسبحون اللہ بکرۃ وعشیاً"[1]

(ترجمہ) سب سے پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہو گی ان کی صورت چودہویں رات کے چاند کی طرح (روشن) ہو گی یہ نہ تو جنت میں تھوکیں گے نہ پیشاب پاخانہ کریں گے اور نہ نزلہ چھینکے گے' ان کے برتن اور کنگھیاں سونے اور چاندی کی ہوں گی اور انگیٹھیاں اگر کی لکڑی کی ہوں گی ان کا پسینہ مشک کا ہو گا ان میں سے ہر ایک کی (حور عین میں سے) دو دو بیویاں ہوں گی ان کی پنڈلیوں کا گودا ان کے حسن (ونزاکت) کی وجہ سے گوشت کے اندر سے نظر آئے گا۔ جنتیوں کے درمیان آپس میں کوئی بغض اور کینہ نہیں ہو گا' ان کے دل ایک ہی دل کی طرح ہوں گے یہ (عادۃً) صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہوں گے۔

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"اول زمرۃ تدخل الجنۃ' وجوھھم کالقمر لیلۃ البدر' والزمرۃ الثانیۃ کأحسن کوکب دری فی السماء ' لکل امریء منھم زوجتان' علی کل زوجۃ سبعون حلۃ یری مخ ساقھا من وراء الحلل"[2]

(ترجمہ) سب سے پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہو گی ان کے چہرے چودہویں کے چاند کی طرح (روشن) ہوں گے اور دوسری جماعت آسمان میں خوب چمکنے والے ستارے کی طرح خوبصورت ہو گی۔ ان حضرات میں سے ہر ایک کیلئے دو بیویاں ہوں گی ۔ ہر بیوی پر ستر پوشاکیں ہوں گی (پھر بھی) ان کی پنڈلی کا گودا پوشاکوں کے اندر سے نظر آتا ہو گا۔

---

[1] مسند احمد ۲ / ۳۱۶' بخاری ۶ / ۲۳۰' ۲۳۲' مسلم (۲۸۳۴)' ترمذی (۲۵۴۰)' البدور السافرہ (۱۹۹۳)' ترغیب وترہیب (۴ / ۵۹۹)' درمنثور (۱ / ۳۹)' اتحاف السادہ (۱۰ / ۵۳۶)' کنز العمال (۳۹۲۷۹)' (۳۹۳۷۱)

[2] مسند احمد (۲ / ۲۵۳)' ترمذی ۲۵۳۷ باسناد صحیح ' تاریخ بغداد (۹ / ۸۷)' دارمی مختصرا (۲ / ۳۳۶)' البدور السافرہ (۱۹۹۴)' درمنثور (۱ / ۳۹)'

(فائدہ) حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں حور عین میں سے ہر عورت کی پنڈلی کا گودا اس کے گوشت اور ہڈی کے اندر سے ستر جوڑوں کے نیچے سے نظر آئے گا۔ جس طرح سے سرخ شراب سفید شیشے سے نظر آتی ہے۔ [۱]

---

[۱] طبرانی، بیہقی (　　) فی البعث والنشور، البدور السافرہ (۱۹۹۵)

جنت کی عورتوں اور حوروں کا حسن

حور کی چمک دمک

(حدیث) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"غدوة فی سبیل اللہ تعالی او روحة خیر من الدنیا وما فیها، ولقاب قوس احدکم فی الجنة خیر من الدنیا وما فیها، ولوأن امرأة من نساء اهل الجنة اطلعت الی الارض لاضاء ت مابینهما، ولملات ما بینهما ریحاً، ولنصیفها علی راسها ــــ یعنی الخمار ــــ خیر من الدنیا وما فیها۔" [۱]

(ترجمہ) صبح کی ایک گھڑی یا شام کی ایک گھڑی اللہ کے راستہ میں گزار دینا دنیاومافیہا سے بہتر ہے اور جنت میں تمہاری ایک کمان کا فاصلہ دنیاومافیہا سے زیادہ قیمتی ہے۔ اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی عورت زمین کی طرف جھانک لے تو تمام زمین کو روشن کردے اور روئے زمین کو معطر کردے اور اس کے سر کا دوپٹہ دنیاومافیہا سے زیادہ قیمتی ہے۔

عورت کے رخسار میں جنتی کو اپنی شکل نظر آئے گی

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد خداوندی کأنهن الیاقوت والمرجان (گویا کہ وہ خواتین یاقوت اور مرجان ہیں) کی تفسیر میں ارشاد فرمایا

"ینظر الی وجهه فی خدها اصفی من المرآة، ولان ادنی لؤلؤة علیها

۱ـ مسند احمد (۳/ ۱۴۷، ۱۵۷، ۲۶۴)، بخاری (۱۱/ ۴۱۸ مع فتح الباری)، ترمذی (۱۶۵۱)، شرح السنہ ۱۵/ ۲۱۳، تفسیر بیضاوی۔ البدور السافرہ (۱۹۹۶)، صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۲۸۱) رواہ من لفظ "ان امراۃ" الحدیث۔ البعث والنشور (۳۷۲)، صحیح ابن حبان (۷۳۵۵)، نسائی (۵/ ۱۶)، طبرانی کبیر (۶/ ۱۹۲، ۱۹۹، ۲۱۰، ۲۳۲، ۲۳۶، ۱۹/ ۳۴۱)، مجمع الزوائد (۵/ ۲۸۴، ۲۸۵)، سنن سعید بن منصور (۲۳۷۹)، ابن ابی شیبہ (۵/ ۳۳۲)، عبدالرزاق (۹۵۴۳)، مسند ربیع بن حبیب (۲/ ۲۰)،

لتضيء مابين المشرق والمغرب، وانه يكون عليها سبعون ثوباً فينفذها بصره، حتى يرى ساقها من وراء ذلك۔ا؎

(ترجمہ) جنتی اپنے چہرے کو اس (حور اور عورت) کے رخسار میں آئینہ سے بھی زیادہ صاف شفاف دیکھے گا اور اس (کے لباس) کا ادنیٰ موتی (اتنا خوبصورت ہے کہ وہ) مشرق و مغرب کے درمیانی حصہ کو روشن کر سکتا ہے۔ اس عورت پر ستر پوشاکیں ہوں گی مگر پھر بھی ان پوشاکوں سے نگاہ گذر جائے گی حتیٰ کہ وہ ان کے پیچھے سے اس کی پنڈلی کو بھی دیکھ سکے گا۔

نزاکت حسن کی ایک مثال

(حدیث) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"ان المراة من نساء اهل الجنة ليرى بياض ساقها من وراء سبعين حلة، حتى يرى مخها، وذلك ان الله تعالى يقول / : (كانهن الياقوت والمرجان) فاما الياقوت، فانه حجر لو ادخلت فيه سلكا" ثم استصفيته لرايته من ورائه. ۲؎

(ترجمہ) جنت کی عورتوں میں سے ہر عورت کی پنڈلی کی گوری رنگت ستر پوشاکوں کے

ا؎ مسند احمد ۳ / ۷۵، صحیح ابن حبان (۹ / ۲۴۵۔ الاحسان)، شرح السنۃ (۱۵ / ۲۱۸)، البدور السافرہ (۱۹۹۷)، زوائد زہد ابن المبارک (۲۵۸)، البعث والنشور (۳۷۵)، مجمع الزوائد (۱۰ / ۴۱۹) بحوالہ طبرانی کبیر (   ) واوسط (   ) وقال رواہ احمد وابو یعلی واسنادہما حسن، موارد الظمآن (۲۶۳۱)، درمنثور (۶ / ۱۴۸)، حادی الارواح ص ۲۹۹ بحوالہ ابن وہب، ترغیب و ترہیب (۴ / ۵۳۴)، دارمی (۲ / ۳۷)، مستدرک (۲ / ۴۸۵)،

۲؎ کتاب العظمۃ (۵۸۶)، زہد ہناد (۱۱)، ترمذی (۲۵۳۳)، تفسیر ابن جریر (۲۷ / ۸۸)، موارد الظمآن (۲۵۴)، ابن ابی الدنیا (   ) وابن ابی حاتم، البدور السافرہ (۲۰۱۹)، حادی الارواح ص ۲۸۹، صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۳۷۹)، تفسیر ابن کثیر ۷ / ۴۷۹، ترغیب وترہیب (۴ / ۵۳۳)، تذکرۃ القرطبی (۲ / ۴۷۴)، ابن حبان (۱۰ / ۲۴۴)،

پیچھے سے بھی دکھائی دے گی حتی کہ اس کا خاوند اس کی پنڈلی کے گودے کو بھی دیکھتا ہو گا' اور وہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے (ان کی صفت میں) فرمایا ہے "كأنهن الياقوت والمرجان" گویا کہ وہ یاقوت اور مرجان ہیں' یاقوت ایک ایسا پتھر ہے اگر تو اس میں کوئی دھاگا ڈالے پھر اس کو دیکھنا چاہے تو اس کو باہر سے دیکھ سکتا ہے۔

تشبیہ کس سے دوں تیرے رخسار صاف کو
خورشید زرد رنگ قمر داغ داغ ہے

حوریں ہیں یا چھپے ہوئے موتی

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہر مسلمان کیلئے ایک سب سے اعلیٰ درجہ کی بیوی ہوگی اور ہر اعلیٰ درجہ کی بیوی کیلئے ایک خیمہ ہوگا اور ہر خیمہ کے چار دروازے ہوں گے' جنتی کے سامنے روزانہ ایسا تحفہ' تعظیم' ہدیہ پیش کیا جائے گا جو اس سے پہلے حاصل نہ ہوا ہوگا نہ تو وہ غمگین ہونے والی ہوں گی' نہ ناپسندیدہ بو آئے گی' نہ مونہہ کی بدبو آئے گی اور نہ ہی وہ تکبر اور بڑائی جتلانے والی ہوں گی' حور عین ہوں گی گویا کہ محفوظ رکھے ہوئے موتی ہیں۔[1]

حور کے لعاب سے سات سمندر شہد سے زیادہ میٹھے بن جائیں

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
" لو ان حوراء بزقت فى بحر' لعذب ذلك البحر من عذوبة ريقها"۔[2]
(ترجمہ) اگر کوئی حور (کڑوے) سمندر میں تھوک دے تو اس کے لعاب کی مٹھاس سے وہ سمندر شیریں ہو جائے۔

۱۔ صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۳۱۳)' البدور لسافرہ (۲۰۲۰)' درمنثور (۶ / ۱۵۰) بحوالہ ابن ابی شیبہ وابن ابی الدنیا و ابن المنذر و ابن ابی حاتم و ابن مردویہ' حادی الارواح ص ۲۷۶' ۲۹۱' زوائد زہد ابن المبارک (۲۳۸)

۲۔ البدور السافرہ (۲۰۲۲) ترغیب وترہیب (۴ / ۵۳۵)' درمنثور (۶ / ۳۳)'

(فائدہ) ابن ابی الدنیا کی روایت میں ہے کہ اگر کوئی جنت کی عورت سات سمندروں میں لعاب ڈالدے تو وہ سب سمندر شہد سے زیادہ میٹھے ہو جائیں۔ا؎

جنتی خواتین کے حسن کی جامع حدیث

(حدیث حضرت ام سلمہ ام المؤمنینؓ)

"عن ام سلمة' قالت: یارسول الله' اخبرنی عن قول الله تعالی (حور عین) قال: (بیض ضخام شقر العیون الحوراء بمنزلة جناح النسر)' قلت: یا رسول الله' فأخبرنی عن قوله: (کانهن الیاقوت والمرجان)' قال: صفاء هن کصفاء الدر الذی فی الاصداف والذی لا تمسه الایدی)' قلت: فاخبر نی عن قوله: (کانهن بیض مکنون)' قال: (رقتهن کرقة الجلد التی فی داخل البیضة' ممایلی القشر)' قلت : یا رسول الله' فاخبرنی عن قوله: (عرباً اترابا)' قال: (هن اللواتی قبضهن الله عجائز فی الدنیا رمصاء شمطاء' خلقهن الله بعد کبر' فجعلهن عذاری' قال: عرباً معشقات محببات' اتراباً علی میلاد واحد' قلت: یا رسول الله' انساء الدنیا افضل ام حور العین؟ قال: (نساء الدنیا افضل من الحور العین' کفضل الظهار علی البطانة)' قلت: یا رسول الله' وبم ذلك؟ قال: (بصلاتهن وصیامهن لله' البس الله تعالیٰ وجوههن النور' واجسادهن الحور' بیض الالوان' خضر الثیاب' صفر الحلی' مجامرهن الدر وامشاطهن الذهب' یقلن: الانحن الخالدات' فلا نموت ابداً' الا نحن الناعمات فلا نباس ابداً' الا نحن المقیمات فلا نظعن ابداً' الا ونحن الراضیات' فلا نسخط ابداً، الانحن المقیمات فلانظعن ابدا، الا ونحن الراضیات فلا نسخط ابدا، طوبی لمن کناله وکان لنا)' قلت: یا رسول الله' المراة تتزوج الزوجین' او الثلاثة او الاربعة فی الدنیا تموت' فتدخل الجنة' ویدخلون معها' من یکون زوجها منهم' قال:

ا؎ صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۲۹۳)' البدور السافرہ (۲۰۲۶)' صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۳۸۶)' درمنثور ۶ / ۳۳ بحوالہ ابن ابی حاتم' حادی الارواح ص ۳۰۳' ترغیب وترہیب (۴ / ۵۳۵)

(انها تخير' فتختار احسنها خلقا' فتقول: یارب' 'ان هذا کان احسنهم خلقاً فی دار الدنیا' فزوجنیه ایاه' فقال: یا ام سلمة' ذهب حسن الخلق بخیری الدنیا والآخرة)[1]

(ترجمہ) ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے ارشاد "حور عین" کے متعلق مجھے کچھ وضاحت فرمائیں؟ آپ نے فرمایا گوری گوری' بھرے ہوئے جسم والی' گل لالہ کے رنگ کی آنکھوں والی' اپنے حسن کی لطافت اور رقت جلد سے نظر کو حیران کر دینے والی گدھ کے پر کی طرح (لمبے بالوں والی)" آنکھوں کی خوبصورت پلکوں والی کو حور عین کہتے ہیں" حضرت ام سلمہؓ نے عرض کیا آپ مجھے "کانهن الیاقوت والمرجان" کی تفسیر بیان فرمائیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا" یہ رنگت میں اس موتی کی طرح صاف شفاف ہوں گی جو سیپوں میں ہوتا ہے اور جس کو ہاتھوں نے نہیں چھوا ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا آپ مجھے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "کانهن بیض مکنون" کی تفسیر بیان فرمائیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا" ان کی رقت اور لطافت انڈے کے اندر کے چھلکے کی طرح ہو گی جو باہر والے (موٹے) چھلکے کے ساتھ ہوتا ہے" میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "وعربا اترابا کے متعلق بیان فرمائیں تو آپ نے ارشاد فرمایا" یہ وہ عورتیں ہوں گی دنیا میں جن کی آنکھوں میں بوڑھاپے کی وجہ سے کیچڑ بھرا رہتا تھا اور سر کے بال سفید ہو گئے' اللہ تعالیٰ ان کو بوڑھاپے کے بعد دوبارہ تخلیق فرمائیں گے اور ان کو کنواریاں کر دیں گے۔ ارشاد فرمایا کہ "عربا" کا معنی ہے کہ وہ (اپنے خاوندوں سے) عشق اور محبت کرنے والیاں ہوں گی۔ "اترابا" ایک ہی عمر پر ہوں گی"۔ میں نے عرض کیا کیا دنیا کی عورتیں افضل ہوں گی یا حور عین؟ ارشاد فرمایا دنیا کی عورتیں حور عین سے افضل ہوں گی جیسے ظاہر کا ریشم استر سے افضل ہوتا ہے"' میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیوں (افضل ہوں گی)؟

---

[1] البدور السافرہ (۲۰۱۳)' طبرانی (۲۳/ ۳۶۷)' تفسیر ابن جریر ۲۳ / ۵۷' مجمع الزوائد (۷/ ۱۱۹' ۱۰/ ۴۱۷)' وزاد نسبتہ الی المعجم الاوسط' حادی الارواح ص ۲۹۷' ترغیب و ترہیب (۴/ ۵۳۶)' نہایہ فی الفتن والملاحم (۲/ ۳۷۷)'

ارشاد فرمایا "ان کے اللہ کیلئے نماز پڑھنے اور روزہ رکھنے کی وجہ سے 'اللہ تعالیٰ ان کے چہروں کو نور کا لباس پہنائیں گے 'ان کے جسم حیران کردینے والے ہوں گے 'گورے رنگ والی ہوں گی۔ سبز لباس والی ہوں گی' پیلے زیور والی ہوں گی 'ان کی (خوشبو کی) انگیٹھیاں موتی کی ہوں گی 'ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی' یہ ترانہ کہیں گی۔

الا نحن الخالدات فلانموت ابدا   الا نحن الناعمات فلا نبأ س ابدا

الا نحن المقیمات فلا نظعن ابدا   الاونحن الراضیات فلا نسخط ابدا

طوبی لمن کناله و کان لنا

سن لو! ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں کبھی نہیں مریں گی۔ ہم نعمتوں میں پلنے والی ہیں کبھی خستہ حال نہ ہوں گی۔ سن لو ہم جنت ہی میں رہیں گی کبھی نکالی نہ جائیں گی۔ سن لو ہم (اپنے خاوندوں پر) راضی رہنے والی ہیں کبھی ناراض نہ ہوں گی۔ سعادت ہے اس شخص کیلئے جس کیلئے ہم ہیں اور وہ ہمارے لئے ہے۔

میں نے عرض کیا یارسول اللہ! ایک عورت (یکے بعد دیگرے) دو خاوندوں سے یا تین سے یا چار سے دنیا میں شادی کرتی ہے اور مر جاتی ہے پھر وہ جنت میں داخل ہوتی ہے اور اس کے (دنیا کے) خاوند بھی اس کے ساتھ جنت میں داخل ہوتے ہیں ان میں سے اس عورت کا خاوند کون بنے گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس کو اختیار دیا جائے گا اور وہ ان خاوندوں میں سے زیادہ اچھے اخلاق والے کو منتخب کرے گی اور عرض کرے گی اے رب! یہ شخص باقی خاوندوں سے زیادہ دنیا میں اچھے اخلاق والا تھا۔ آپ اس سے میری شادی کر دیں۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ اے ام سلمہ! حسن اخلاق دنیا اور آخرت دونوں کی خیر کو ساتھ لئے ہوئے ہے۔

ساری دنیا روشن اور معطر ہو جائے

(حدیث) حضرت سعید بن عامر بن حدیمؓ فرماتے ہیں میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا

"لو ان امراة من نساء اهل الجنة اشرفت ' لملات الارض ريح المسك'

ولأذهبت ضوء الشمس۔[1]

(ترجمہ) اگر جنت کی خواتین میں سے کوئی خاتون جھانک لے تو تمام روئے زمین کو کستوری کی خوشبوی سے معطر کر دے اور سورج کی روشنی کو ماند کر دے۔

جنتی خاتون کا تاج

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"لو اطلعت امراة من نساء اهل الجنة الى الارض لملات ما بينهما ريحاً ولاضاء ت مابينهما، ولتاجها على راسها خير من الدنيا وما فيها"[2]

(ترجمہ) اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی سی عورت زمین کی طرف جھانک لے تو آسمان و زمین کے درمیانی حصہ کو خوشبو سے معطر کر دے اور ان کے درمیانی حصہ کو روشن کر دے اور اس کے سر کا تاج دنیا و مافیہا سے زیادہ قیمتی ہے۔

بالوں کی لمبائی

حضرت ابن عمروؓ فرماتے ہیں حور عین میں سے ہر عورت کے بال گدھ کے پروں سے بہت زیادہ طویل ہیں۔[3]

(فائدہ) حور کے بالوں کو گدھ کے بالوں سے اس صورت میں تشبیہ دی گئی ہے کہ جس طرح سے اس کے بال اس کے جسم سے زیادہ طویل ہوتے ہیں اسی طرح سے جنتی حور کے بال اس کے جسم سے زیادہ طویل ہوں گے۔ تفصیل آگے آ رہی ہے۔

۱۔ مسند بزار (۳۵۲۸)، مجمع الزوائد (۱۰ / ۴۱۸)، البدور السافرہ (۲۰۱۴)، طبرانی (   )، زہد امام احمد ص ۱۸۵، ترغیب و ترہیب (۴ / ۵۳۳)، البعث لابن ابی داؤد (۸۰)

۲۔ مسند احمد (۳ / ۱۴۱، ۱۴۷) من طریقین و اللفظ لہ، طبرانی بسند حسن (   ) فی الاوسط، البدور السافرہ (۲۰۱۵)، مجمع الزوائد (۱۰ / ۴۱۸)، صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۳۸۰)، صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۲۷۸)، تذکرۃ القرطبی (۲ / ۴۷۴)،

۳۔ صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۳۰۰)، در منثور (۶ / ۳۴)، البدور السافرہ (۲۰۲۳)،

حور کے حسن کے کرشمے

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں "اگر کوئی حور اپنی ہتھیلی کو آسمان اور زمین کے درمیانی ظاہر کر دے تو تمام مخلوقات اس کے حسن کی دیوانی ہو جائیں' اور اگر وہ اپنے دوپٹہ کو ظاہر کر دے تو اس کے حسن کے سامنے سورج دیئے کی طرح بے نور نظر آئے' اور اگر وہ اپنے چہرہ کو کھول دے تو اس کے حسن سے آسمان و زمین کا درمیانی حصہ جگمگا اٹھے۔ [1]

ہاتھ کی خوبصورتی

حضرت کعب احبارؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی حور اپنے ہاتھ کو اس کی خوبصورتی اور انگوٹھیوں سمیت آسمان سے ظاہر کرے تو اس کی وجہ سے ساری زمین روشن ہو جائے جس طرح سے سورج دنیا والوں کو روشنی پہنچاتا ہے' پھر فرمایا یہ تو اس کا ہاتھ ہے اس کے چہرہ کا حسن' رنگت' جمال اور اس کا تاج یاقوت' لولو اور زبرجد سمیت کیسا حسین ہو گا۔ [2]

حور کے دوپٹہ کی قدر و قیمت

(حدیث) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا "**لغدوة فی سبیل اللہ اوروحة خیر من الدنیا وما فیھا' ولقاب قوس احدکم او موضع قیدہ یعنی: سوطه من الجنة خیر من الدنیا وما فیھا' ولو اطلعت امراۃً من نساء اھل الجنة الی الارض لملات ما بینھما ریحاً' ولا ضاءت**

---

[1] صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (البدر والسافرہ / ۲۰۲۵)' حادی الارواح ص ۳۰۶' ترغیب و ترہیب (۴ / ۵۳۵)' صفۃ الجنۃ ابن کثیر ص ۱۱۰۔

[2] صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۳۰۱)' البدور السافرہ (۲۰۲۷)' زوائد زہد ابن المبارک (۲۵۶)' حادی الارواح ص ۳۰۴' ترغیب و ترہیب (۴ / ۵۳۵)' ابن ابی شیبہ (۱۳ / ۱۰۶)' صفۃ الجنۃ ابن کثیر ص ۱۱۰۔

مابينهما، ولنصيفها على راسها خير من الدنيا و ما فيها"[1]

(ترجمہ) اللہ کے راستہ میں صبح کی یا شام کی ایک گھڑی گذارنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ تمہاری کمان کے درمیانی حصہ یا کوڑے کے برابر جنت کا حصہ دنیا و مافیہا سے زیادہ قیمتی ہے۔ اگر جنت کی کوئی عورت زمین کی طرف جھانک لے تو آسمان و زمین کے درمیانی حصہ کو خوشبو سے معطر کر دے اور آسمان و زمین کے درمیانی حصہ کو منور کر دے۔ اس کے سر کا دوپٹہ دنیا اور دنیا کے تمام خزانوں سے زیادہ قیمتی ہے۔

حور کی مسکراہٹ

(حدیث) حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

سطع نور في الجنة فرفعوا رؤوسهم فاذاهو من ثغر حوراء ' ضحكت في وجه زوجها ۔[2]

(ترجمہ) جنت میں ایک نور چمکا جب لوگوں نے اپنے سروں کو اٹھا کر دیکھا تو وہ ایک حور کی مسکراہٹ تھی جس نے اپنے خاوند کے چہرہ کو دیکھ کر مسکراہٹ ظاہر کی تھی۔

آئینہ کی طرح جنتی مرد اور عورت کے بدن ایک دوسرے کے بدن میں نظر آئیں گے

حضرت عکرمہؒ فرماتے ہیں جنتی مرد اپنے چہرے کو اپنی بیوی کے چہرہ میں دیکھے گا اور اس کی بیوی اپنے چہرہ کو مرد کی کلائی میں دیکھے گی' مرد اپنے چہرہ کو بیوی کے سینے میں دیکھے گا اور وہ اپنے چہرہ کو اس کے سینے میں دیکھے گی' یہ اپنے چہرہ کو اس کی کلائی میں دیکھے گا اور وہ اپنے چہرہ کو اس کی کلائی میں دیکھے گی۔ وہ اپنے چہرہ کو اس کی پنڈلی میں دیکھے گا اور وہ اپنے چہرہ کو اس کی پنڈلی میں دیکھے گی۔ یہ بیوی ایسی پوشاک پہنے گی جو ہر

---

[1] مسند احمد ۳ / ۲۶۴' بخاری (۲۷۹۲) فی الجہاد' مسلم (۱۸۸۰) فی الامارۃ' ترمذی (۱۶۵۱) فی الجہاد' موارد الظمآن (۲۶۲۹)' البعث والنشور (۳۷۲)' شرح السنہ بغوی (۱۵ / ۲۱۳)' ترغیب و ترہیب (۴ / ۵۳۲)'

[2] حلیۃ الاولیاء (۶ / ۳۷۴)' صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۳۸۱)' حادی الارواح ص ۳۰۳'

گھڑی میں ستر رنگوں میں تبدیل ہو گی۔ ا؎

حور کی جوتی

ابو عمران سندیؒ فرماتے ہیں کہ میں مصر کی فلاں جامع مسجد میں تھا میرے دل میں نکاح کا خیال آیا اور میرا یکا ارادہ ہو گیا۔ اس وقت قبلہ کی جانب سے ایک نور ظاہر ہوا ویسا میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا اور اس میں سے ایک ہاتھ نکلا اس میں سرخ یاقوت کی ایک جوتی تھی اور اس کا تسمہ سبز زمرد کا تھا اور اس پر موتی بھی جڑے ہوئے تھے ایک ہاتف نے آواز دی کہ یہ اس کی (یعنی تمہاری حور کی) جوتی ہے وہ خود کیسی ہو گی۔ اس وقت سے میرے دل سے عورتوں کی خواہش جاتی رہی۔ ۲؎

حور کی خوشبو

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں حور عین میں سے ہر حور کی خوشبو پچاس سال کے سفر سے محسوس ہو گی۔ ۳؎

ہر گھڑی حسن میں ستر گنا اضافہ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جنتی آدمی کے پاس ایک گلاس پیش کیا جائے گا جبکہ وہ اپنی بیوی کے پاس بیٹھا ہو گا جب وہ اس کو پی کر بیوی کی طرف متوجہ ہو گا تو یہ کہے گا تو میری نگاہ میں اپنے حسن میں ستر گنا بڑھ چکی ہے۔ ۴؎

(فائدہ) حسن کا اضافہ جنت میں ہر گھڑی ہو تا رہے گا مرد کے حسن میں بھی اور عورت کے حسن میں بھی بلکہ جنت کی ہر چیز کے حسن میں اضافہ کا یہی حال ہو گا۔

ا؎ صفۃ الجنہ ابن ابی الدنیا (۲۸۳)، زوائد زہد ابن المبارک (۲۵۹)، مصنف عبدالرزاق (۲۰۸۶۸)، مجمع الزوائد (۱۰/ ۴۱۸)،

۲؎ روض الریاحین

۳؎ مصنف ابن ابی شیبہ (۱۳/ ۱۰۶)، درمنثور (۶/ ۳۴)،

۴؎ ابن ابی شیبہ (۱۳/ ۱۰۸)، درمنثور (۶/ ۱۵۵)،

یاقوت و مرجان جیسا بلوری جسم

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ جنت کی عورتوں میں سے ایک عورت ریشم کے ستر لباس بیک وقت پہنے گی پھر بھی اس کی پنڈلی کی سفیدی، اس کا حسن اور اس کا گودا ان سب کے اندر سے نظر آرہا ہوگا اور یہ اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کانھن الیاقوت والمرجان (گویا کہ وہ حوریں یاقوت و مرجان ہیں) اور یاقوت ایسا پتھر ہے کہ اگر تو کوئی دھاگہ لیکر اس کے سوراخ سے کھینچے تو اس دھاگے کو تو اس پتھر کے اندر سے دیکھ سکتا ہے۔ [1]

جب تک کہ نہ دیکھا تھا حسن یار کا عالم
میں معتقد فتنہ محشر نہ ہوا تھا

ہمیشہ حسن میں اضافہ ہوتا رہے گا

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں مجھے اس ذات کی قسم جس نے قرآن پاک کو حضرت محمد ﷺ پر نازل فرمایا ہے جنت میں رہنے والے (مرد و عورت حور و غلمان کے) حسن و جمال میں اس طرح سے اضافہ ہوتا رہے گا جس طرح سے ان کا دنیا میں (آخر عمر میں) بدصورتی اور بوڑھاپے میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ [2]

[illegible]ت کی اور دنیا کی عورت کا مقابلہ حسن

مالک بن دینارؒ ایک روز بصرہ کی گلیوں میں پھر رہے تھے کہ ایک کنیز کو نہایت جاہ و جلال اور حشم و خدم کے ساتھ جاتے دیکھا آپ نے اسے آواز دے کر پوچھا کہ کیا تیرا مالک تجھے بیچتا ہے؟ اس نے کہا شیخ کیا کہتے ہو ذرا پھر کہو مالک نے کہا تیرا مالک تجھے بیچتا ہے یا نہیں، اس نے کہا بالفرض اگر فروخت بھی کرے تو کیا تجھ جیسا مفلس خرید لے گا کہا

---

[1] مصنف ابن ابی شیبہ ۱۳ / ۷ / ۱۰)، در منثور (۶ / ۱۴۶)،

[2] ابن ابی شیبہ (۱۳ / ۱۱۴)، حلیہ ابو نعیم (۴ / ۲۸۷)، صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۲۶۴)۔

ہاں تو کیا چیز ہے میں تجھ سے بھی اچھی خرید سکتا ہوں وہ سن کر ہنس پڑی اور خادموں کو حکم دیا کہ اس شخص کو ہمارے ساتھ گھر تک لے آؤ۔ خادم لے آیا وہ اپنے مالک کے پاس گئی اور اس سے سارا قصہ بیان کیا وہ سن کر بے اختیار ہنسا کہ ایسے درویش کو ہم بھی دیکھیں یہ کہہ کر مالک بن دینار کو اپنے پاس بلایا دیکھتے ہی اس کے قلب پر ایسا رعب چھا گیا کہ پوچھنے لگا آپ کیا چاہتے ہیں؟ کہا یہ کنیز میرے ہاتھ بیچ دو۔ اس نے کہا آپ اس کی قیمت دے سکتے ہیں؟ فرمایا اس کی قیمت ہی کیا ہے؟ میرے نزدیک تو اس کی قیمت کھجور کی دو سڑی گھٹلیاں ہیں۔ یہ سن کر سب ہنس پڑے اور پوچھنے لگے کہ یہ قیمت آپ نے کیوں کر تجویز فرمائی؟ کہا اس میں بہت سے عیب ہیں عیب دار شے کی قیمت ایسی ہی ہوا کرتی ہے جب اس نے عیبوں کی تفصیل پوچھی تو شیخ بولے سنو جب یہ عطر نہیں لگاتی تو اس میں بدبو آنے لگتی ہے، جو منہ صاف نہ کرے تو منہ گندا ہو جاتا ہے بو آنے لگتی ہے، اور جو کنگھی چوٹی نہ کرے اور تیل نہ ڈالے تو جوئیں پڑ جاتی ہیں اور بال پراگندہ اور غبار آلود ہو جاتے ہیں، اور جب اس کی عمر زیادہ ہو گئی تو بوڑھی ہو کر کسی کام کی بھی نہ رہے گی۔ حیض اسے آتا ہے پیشاب پاخانہ یہ کرتی ہے۔ طرح طرح کی نجاستوں سے یہ آلودہ ہے' ہر قسم کی کدورتیں اور رنج و غم اسے پیش آتے رہتے ہیں۔ یہ تو ظاہری عیب ہیں اب باطنی سنو خود غرض اتنی ہے کہ تم سے اگر محبت ہے تو غرض کے ساتھ ہے یہ وفا کرنے والی نہیں اور اس کی دوستی سچی دوستی نہیں۔ تمہارے بعد تمہارے جانشین سے ایسے ہی مل جائے گی جیسا کہ اب تم سے ملی ہوئی ہے اس لئے اس کا اعتبار نہیں اور میرے پاس اس سے کم قیمت کی ایک کنیز ہے جس کے لئے میری ایک کوڑی بھی صرف نہیں ہوئی اور وہ سب باتوں میں اس سے فائق ہے کافور' زعفران' مشک اور جوہر نور سے اس کی پیدائش ہے۔ اگر کسی کھاری پانی میں اس کا آب دہن گرا دیا جائے تو وہ شیریں اور خوش ذائقہ ہو جائے اور جو کسی مردے کو اپنا کلام سنا دے تو وہ بھی بول اٹھے اور جو اس کی ایک کلائی سورج کے سامنے ظاہر ہو جائے تو سورج شرمندہ ہو جائے اور جو تاریکی میں ظاہر ہو تو اجالا ہو جائے اور اگر وہ پوشاک و زیور سے آراستہ ہو کر دنیا میں آ جائے تو تمام جہاں معطر و مزین ہو جائے۔ مشک اور زعفران کے باغوں اور یاقوت و مرجان کی شاخوں میں اس نے پرورش پائی ہے اور طرح

طرح کے آرام میں رہی ہے اور تسنیم کے پانی سے غذا دی گئی ہے اپنے عہد کی پوری ہے دوستی کو نباہنے والی ہے۔ اب تم بتاؤ کہ ان میں سے کونسی خریدنے کے لائق ہے کہا کہ جس کی آپ نے مدح وثنا کی ہے یہی خریدنے اور طلب کرنے کے مستحق ہے۔ شیخ نے فرمایا اس کی قیمت ہر وقت ہر شخص کے پاس موجود ہے اس میں کچھ بھی خرچ نہیں ہوتا۔ پوچھا کہ جناب فرمائیے اس کی قیمت کیا ہے شیخ نے فرمایا کہ اس کی قیمت یہ ہے کہ رات بھر میں ایک گھڑی کے لئے تمام کاموں سے فارغ ہو جاؤ اور نہایت اخلاص کے ساتھ دو رکعت پڑھو' اور اس کی قیمت یہ ہے کہ جب تمہارے سامنے کھانا چنا جائے تو اس وقت کسی بھوکے کو خالص اللہ کی رضا کے لئے دے دیا کرو' اور اس کی قیمت یہ ہے کہ راہ میں اگر کوئی نجاست یا اینٹ ڈھیلا پڑا ہوا سے اٹھا کر راستہ سے پرے پھینک دیا کرو' اور اس کی قیمت یہ ہے کہ اپنی عمر کو تنگ دستی اور فقر و فاقہ اور بقدر ضرورت سامان پر اکتفا کرنے میں گزار دو اور اس مکار دنیا سے اپنی فکر کو بالکل الگ کر دو اور حرص سے برکنار ہو کر قناعت کی دولت اپنالو۔ پھر اس کا ثمرہ یہ ہوگا کہ کل تم بالکل چین سے ہو جاؤ گے اور جنت میں جو آرام و راحت کا مخزن ہے عیش اڑاؤ گے۔

اس شخص نے سن کر کہا اے کنیز سنتی ہے شیخ کیا فرماتے ہیں سچ ہے یا جھوٹ؟ کنیز نے کہا سچ کہتے ہیں اور خیر خواہی کی بات ارشاد فرماتے ہیں کہا اگر یہی بات ہے تو میں نے تجھے اللہ کے واسطے آزاد کیا اور فلاں فلاں جائیداد تجھے دی' اور غلاموں سے کہا کہ تم کو بھی آزاد کیا اور فلاں فلاں زمین تمہارے نام کر دی' اور یہ گھر اور تمام مال اللہ کی راہ میں صدقہ کیا' پھر دروازہ پر سے ایک بہت موٹے کپڑے کو کھینچ لیا اور تمام پوشاک فاخرہ اتار کر اسے پہن لیا' اس کنیز نے یہ حال دیکھ کر کہا تمہارے بعد میرا کون ہے اس نے بھی اپنا لباس سب پھینک دیا اور ایک موٹا کپڑا پہن لیا اور وہ بھی اس کے ساتھ ہو گئی۔ مالک بن دینارؒ نے یہ حال دیکھ کر ان کے لئے دعائے خیر فرمائی اور خیر باد کہہ کر رخصت ہوئے اور ادھر یہ دونوں اللہ کی عبادت میں مصروف ہو گئے اور عبادت ہی میں جان دیدی۔ رحمہ اللہ علیہما۔[1]

---

[1] روض الریاحین

اذان کی آواز پر حور کا سنگھار

(حدیث) حضرت یزید بن ابی مریم سلولیؒ فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

(کلما نادی المنادی فتحت ابواب السماء، واستجیب الدعاء، وتزین الحور العین)

(ترجمہ) جب مؤذن اذان دیتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دعا کو قبول کیا جاتا ہے اور حور بناؤ سنگھار کرتی ہے۔

(فائدہ) مطلب یہ ہے اذان چونکہ نماز کیلئے دی جاتی ہے اور لوگ اس کو سن کر نماز ادا کرنے آتے ہیں اس لئے ان کے اعمال کے آسمان پر چڑھنے کیلئے آسمان کے دروازے کھولدیئے جاتے ہیں اور چونکہ اذان کے بعد دعا کی قبولیت کا وقت ہوتا ہے اس لئے دعا مانگنے والے کی دعا بھی اس وقت قبول ہوتی ہے اور کسی بھی نیک عمل کی قبولیت پر ان بیاہی حوروں کو جو ابھی کسی مسلمان کیلئے مخصوص نہیں ہوئی ہوتیں زیب و زینت کرتی ہیں کہ شاید اس وقت اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے کسی نیک بندے کے ساتھ اس کے نیک عمل کو قبول کرنے کی وجہ سے منسوب کر دیں اور جو حوریں پہلے سے مسلمانوں کیلئے مخصوص ہو چکی ہیں وہ اپنے خاوند کے نیک اعمال کرنے کی خوشی میں یا نیک عمل کرنے کی وجہ سے درجہ میں ترقی ہونے سے بطور خوشی کے یا اپنے جنتی شوہر کو مزید نیک اعمال کی ترغیب دلانے کیلئے اذان کے وقت ہار سنگھار کرتی ہیں۔ (واللہ اعلم)

۱؎ البدور السافرہ (۲۰۵۶) بحوالہ سنن سعید بن منصور

دنیا کی عورتیں حوروں سے افضل ہوں گی

حضرت حبان بن ابی جبلہ فرماتے ہیں کہ دنیا کی عورتیں جب جنت میں داخل ہوں گی تو ان کو دنیا میں نیک اعمال کرنے کی وجہ سے حوروں پر فضیلت عطاء فرمائی جائے گی (درجہ میں بھی اور حسن میں بھی) [1]

دنیا کی عورت حور سے ستر ہزار گناہ افضل ہو گی

(فائدہ) علامہ قرطبی فرماتے ہیں کہ یہ بات جناب رسول اکرم ﷺ سے مرفوعا روایت کی گئی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا

ان الآدمیات افضل من الحور العین بسبعین الف ضعف۔ [2]

دنیاوی عورتیں حور عین سے ستر ہزار گنا افضل ہوں گی۔

---

[1] زہد ہناد (۲۳)، زیادات نعیم الی زہد ابن المبارک (۲۷)، صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۲۷۹)، تذکرۃ القرطبی (۲/۷۷۴)،

[2] تذکرۃ القرطبی (۲/۷۷۴)،

دنیا کی عورت کے حسن کا نظارہ

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کا دوست ایک تخت پر جلوہ افروز ہوگا اس تخت کی بلندی پانچ سو سال کے سفر کے برابر ہوگی جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں "وفرش مرفوعة" اور تخت ہوں گے بلند۔ فرمایا کہ یہ تخت یاقوت احمر کا ہوگا' اس کے زمرد اخضر کے دو پر ہوں گے اور تخت پر ستر بچھونے ہوں گے ان سب کا ڈھانچہ نور کا ہوگا اور ظاہر کا حصہ باریک ریشم کا ہوگا اور استر موٹے ریشم کا ہوگا۔ اگر اوپر کے حصہ کو نیچے کی طرف لٹکایا جائے تو چالیس سال کی مقدار تک بھی نہ پہنچے۔ اس تخت پر ایک حجلہ عروسی ہوگا جو لولو موتی سے بنا ہوگا اس پر نور کے ستر پردے ہوں گے اس کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں هم وازواجهم في ظلال على الارائك متكئون (جنتی حضرات اور ان کی بیویاں سایوں میں حجلات عروسی میں ٹیک لگائے بیٹھے ہوں گے)۔ یہاں سایوں سے مراد درختوں کے سائے نہیں۔ یہ جنتی اسی طرح سے اپنی بیوی سے بغل گیر ہوگا کہ نہ بیوی اس سے سیر ہو رہی ہوگی اور نہ مرد اس سے سیر ہو رہا ہوگا یہ بغل گیری کا عرصہ چالیس سال تک کا ہوگا۔ اچانک یہ اپنا سر اٹھائے گا تو دیکھے گا کہ ایک اور بیوی اس کو جھانک لے گی اور اس کو پکار کر کہے گی اے دوست خدا! کیا ہمارا آپ میں کوئی حصہ نہیں ہے؟ جنتی کہے گا اے میری محبوبہ تم کون ہو؟ وہ کہے گی میں ان بیویوں سے ہوں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے "ولدينا مزيد" ہمارے پاس اور بھی ہیں۔ چنانچہ اس کا وہ تخت یا سونے کی دو پروں والی کرسی اڑ کر اسی بیوی کے پاس پہنچ جائے گی' جب یہ جنتی اپنی اس بیوی کو دیکھے گا تو وہ اس پہلی بیوی سے نور کے ایک لاکھ حصے زیادہ حسین ہوگی' یہ اس سے بھی چالیس سال تک بغل گیر رہے گا نہ یہ اس سے اکتاتی ہوگی اور نہ وہ اس سے اکتاتا ہوگا۔ جب یہ اس سے سر اٹھا کر دیکھے گا تو اس کے محل میں ایک نور لشکارا مارے گا تو یہ حیران اور ششدر رہ جائے گا اور کہے گا سبحان اللہ کیا کسی شان والے فرشتے نے جھانک کر دیکھا ہے یا ہمارے پروردگار نے اپنی زیارت کرائی ہے؟ فرشتہ اس کو جواب دے گا جبکہ یہ جنتی نور کی ایک کرسی پر بیٹھا ہوگا اس کے اور فرشتہ کے درمیان ستر سال کا فاصلہ ہوگا یہ فرشتہ باقی دربان فرشتوں کے پاس ہوگا'

نہ تو کسی فرشتہ نے تیری زیارت کی ہے اور نہ ہی تجھے تیرے پروردگار عزوجل نے جھانک کر دیکھا ہے۔ وہ پوچھے گا پھر یہ نور کس کا تھا؟ فرشتہ کہے گا تیری دنیا کی بیوی کا یہ بھی جنت میں آپ کے ساتھ ہے' اسی نے آپ کی طرف جھانک کر دیکھا ہے اور آپ کے بغل گیر ہونے پر مسکرائی ہے یہ جو آپ نے اپنے گھر میں دیکھا ہے اس کے اگلے دانتوں کا چمکتا ہوا نور ہے۔ چنانچہ یہ جنتی اس کی طرف اپنا سر اٹھا کر دیکھے گا تو وہ کہے گی اے ولی اللہ! کیا ہمارا آپ میں کوئی نصیب نہیں؟ تو وہ پوچھے گا اے میری دوست آپ کون ہیں؟ وہ کہے گی اے ولی اللہ! میں ان بیویوں میں سے ہوں جن کے بارے میں اللہ عزوجل ارشاد فرماتے ہیں **فلاتعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین** (کوئی جی نہیں جانتا کہ ان جنتیوں) کیلئے کیا کیا آنکھوں کی راحتیں چھپا کر رکھی ہوئی ہیں) فرمایا کہ چنانچہ اس کا وہ تخت اڑ کر اس کے پاس پہنچ جائے گا جب یہ اس سے ملاقات کرے گا تو یہ اس آخری بیوی سے نور کے اعتبار سے ایک لاکھ گنا بڑھی ہوئی ہو گی کیونکہ اس عورت نے (دنیا میں) روزے بھی رکھے تھے نمازیں بھی پڑھی تھیں اور اللہ عزوجل کی عبادت بھی کی تھی۔ یہ جنت میں داخل ہو گی تو جنت کی تمام عورتوں سے افضل ہو گی کیونکہ وہ تو محض پیدا ہی ہوئی ہوں گی (اور اس نے دنیا میں عبادت کی ہو گی)' یہ جنتی اس سے چالیس سال تک بغل گیر ہو گا نہ تو وہ اس سے تھکے گی اور نہ وہ اس سے سیر ہو گا' جب یہ جنتی کے سامنے کھڑی ہو گی تو اس نے یاقوت کے پازیب پہن رکھے ہوں گے' جب اس سے قربت کی جائے گی تو اس کی پازیبوں سے جنت کے ہر پرندے کی حسین آوازیں سنی جائیں گی' جب وہ اس کی ہتھیلی کو مس کرے گا تو وہ ہڈی کے گودے سے زیادہ نرم ہو گی' اور اس کی ہتھیلی سے جنت کے عطر کی خوشبو سونگھے گا۔ اس پر نور کی ستر پوشاکیں ہوں گی اگر ان میں سے کسی ایک اوڑھنی کو پھیلا دیا جائے تو مشرق و مغرب کے درمیانی حصہ کو روشن کر دے، ان کو نور سے پیدا کیا گیا ہے پوشاکوں پر کچھ سونے کے کنگن ہوں گے کچھ چاندی کے کنگن ہوں گے اور کچھ لولو کے کنگن ہوں گے' یہ پوشاکیں مکڑی کے جال سے زیادہ باریک ہوں گی اور اٹھانے میں تصویر سے زیادہ ہلکی پھلکی ہوں گی' ان پوشاکوں کی نفاست اتنا زیادہ ہو گی کہ اس بیوی کی پنڈلی کا گودا بھی نظر آتا ہو گا اور اس کی رقت ہڈی، گوشت اور جلد کے پیچھے سے چمکتی ہو گی' پوشاکوں کی

دائیں آستین پر نور سے یہ لکھا ہوگا "الحمد للہ الذی صدقنا وعدہ" (سب تعریفیں اس اللہ کی ہیں جس نے ہم سے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا) اور بائیں آستین پر نور سے یہ لکھا ہوگا "الحمد للہ الذی اذھب عنا الحزن" (سب تعریفیں اس اللہ کی ہیں جس نے ہم سے غم کو دور کیا) اس کے جگر پر نور سے لکھا ہوگا "حبیبی انالك لا اریدبك بدلا" اے میرے دوست! میں آپ کی ہوں میں آپ کی جگہ کسی اور کو نہیں چاہتی۔ اس عورت کا سینہ مرد کا آئینہ ہوگا' یہ عورت یاقوت کی طرح صاف شفاف ہوگی' حسن میں مرجان ہوگی' سفیدی میں محفوظ رکھے ہوئے انڈے کی طرح ہوگی اپنے خاوند کی عاشق ہوگی' پچیس سال کی عمر میں ہوگی' کشادہ دانتوں والی ہوگی اگر مسکرائے گی تو اس کے اگلے دانتوں کا نور چمک اٹھے گا' اگر مخلوقات اس کی گفتگو سن لیں تو اس پر سب نیک وبد دیوانے ہو جائیں۔ جب یہ جنتی کے سامنے کھڑی ہوگی تو اس کی پنڈلی کا نور اور حسن اس کے قدموں سے لاکھ گنا زیادہ ہوگا اور اس کی ران کا نور (اور حسن) اس کی پنڈلی سے ایک لاکھ گنا زیادہ ہوگا' اور اس کی سرین کا حسن اور نور اس کی رانوں سے ایک لاکھ گنا زیادہ ہوگا اور اس کے پیٹ کا حسن اور نور اس کے سرینوں سے ایک لاکھ گنا زیادہ ہوگا اور اس کے سینے کا حسن اور نور اس کے پیٹ سے ایک لاکھ گنا زیادہ ہوگا' اس کے چہرہ کا حسن اور نور اس کے سینے سے ایک لاکھ گنا زیادہ ہوگا' اگر یہ دنیا کے سمندروں میں اپنا لعاب ڈال دے تو یہ سب شیریں ہو جائیں' اگر یہ اپنے گھر کی چھت سے دنیا کی طرف جھانک کر دیکھ لے تو اس کا نور اور حسن سورج اور چاند کے نور کو ماند کر دے' اس پر یاقوت احمر کا ایک تاج ہوگا جس پر دُرّ و مرجان کا جڑاؤ ہوگا۔ اس کے دائیں طرف اس کے بالوں کی ایک لاکھ زلفیں ہوں گی' یہ زلفیں بعض تو نور کی ہوں گی' بعض یاقوت کی' بعض لولو کی اور بعض زبرجد کی اور بعض مرجان کی اور بعض جواہر کی، ان کو زمرد اخضر اور احمر کے تاج پہنائے گئے ہوں گے رنگا رنگ کے موتی ہوں گے جن سے ہر طرح کی خوشبوئیں پھوٹتی ہوں گی۔ جنت کی ہر خوشبو اس کے بالوں کے نیچے ہوگی ہر ایک زلف کے درو جواہر چالیس سال کی مسافت سے چمکتے ہوئے نظر آئیں گے' بائیں طرف بھی ایسا ہی ہوگا اس کی پچھلی طرف ایک لاکھ مینڈھیاں اس کے بالوں کی ہوں گی۔ یہ زلفیں اور مینڈھیاں اس کے سینہ پر پڑتی ہوں گی پھر اس کی سرین پر

پڑتی ہوں گی پھر اس کے قدموں تک لٹکتی ہوں گی حتی کہ وہ ان کو کستوری پر گھسیٹتی ہو گی'اس کی دائیں طرف ایک لاکھ نوکرانیاں ہوں گی ہر زلف ایک نوکرانی کے ہاتھ میں ہو گی (جس کو اس نے اٹھار کھا ہو گا)'اور اس کی بائیں طرف بھی ایسا ہی ہو گا' پھر اس کی پشت کی طرف بھی ایک لاکھ نوکرانیاں ہوں گی ہر ایک نوکرانی نے اس کے بالوں کی ایک لٹ اٹھار کھی ہو گی۔ اس بیوی کے آگے ایک لاکھ نوکرانیاں چلتی ہوں گی ان کے پاس موتیوں کی انگیٹھیاں ہوں گی جن میں آگ کے بغیر بخور جلتے ہوں گے اور ان کی خوشبو جنت میں سو سال کی مسافت تک پہنچتی ہو گی'اس کے گرد سدا رہنے والے لڑکے ہوں گے ان پر کبھی موت نہ آئے گی گویا کہ وہ موتی ہوں گے جو اپنی کثرت کی وجہ سے بکھر گئے ہوں گے۔ یہ بیوی اللہ کے دوست کے سامنے کھڑی ہو کر اس کی حیرت اور سرور کا مزہ لے رہی ہو گی اور اس سے مسرور ہو کر اس پر فدا ہو رہی ہو گی۔ پھر اس سے کہے گی اے خدا کے دوست! آپ رشک و سروز میں اور ملاحظہ فرمائیے پھر وہ اس کے سامنے ایک ہزار طرح کی چال کے ساتھ چل کر دکھائے گی ہر ایک چال میں نور کی ستر پوشاکیں نمودار ہوتی رہیں گی۔ اس کے بالوں کو سلجھانے والی اس کے ساتھ ہو گی' جب وہ چلے گی تو ناز و نخرہ سے چلے گی بل کھا کر چلے گی' شرم کو درمیان سے اٹھا کر چلے گی رقص کرتے ہوئے چلے گی اس پر خوبصورت ہو کر خوشی اور مستی دکھائے گی اور مسکرائے گی' جب وہ کسی طرف مائل ہو گی تو اس کی کنیزیں اس کے بالوں کے ساتھ ہی گھوم جائیں گی اور اس کی مینڈھیاں بھی ساتھ ہی گھوم جائیں گی اور دونوں طرف کی نوکرانیاں بھی اس کے ساتھ ہی گھوم جائیں گی۔ جب وہ گھومے گی تو اس کی سب کنیزیں بھی اس کے ساتھ ہی گھوم جائیں گی جب وہ اپنا رخ سامنے کرے گی تو وہ بھی رخ سامنے کر لیں گی۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اس کو ایسی شکل میں (جنت میں جانے کیلئے دوسری بار) اس طرح سے پیدا کیا ہو گا کہ اگر وہ اپنا رخ زیبا سامنے کرے تو بھی وہ سامنے رہے اور اگر پشت پھیرے تو بھی اس کا چہرہ سامنے رہے نہ تو اس کا چہرہ اس کے خاوند سے ہٹے گا اور نہ اس سے غائب ہو گا' جنتی اس کی ہر شے دیکھے گا' جب وہ ایک لاکھ انداز کے چلنے کے بعد بیٹھے گی تو اس کے سرین تخت سے باہر نکل رہے ہوں گے اور اس کی زلفیں اور مینڈھیاں لٹک رہی ہوں گی' ان پر کیف مناظر حسن کو دیکھ کر ولی اللہ

ایسا بے چین اور بے قرار ہو گا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے موت نہ آنے کا فیصلہ نہ کیا ہوتا تو یہ خوشی کے مارے مر جاتا' اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو طاقت برداشت نہ دی ہوتی تو یہ اس طرف اس خوف سے دیکھ بھی نہ سکتا کہ اس کی بینائی نہ کھو جائے۔ یہ اپنے خاوند سے کہے گی اے ولی اللہ! خوب عیش کرو جنت میں موت کا کہیں نام و نشان بھی نہیں ہے۔[1]

بڑھتا جاتا ہے وہاں شوق خود آرائی کا
حوصلہ پست ہے یاں ضبط و شکیبائی کا

---

[1] بستان الواعظین امام ابن الجوزی ص ۱۹۴ تا ص ۱۹۶'

حوروں کے حق مہر

نیک اعمال کے بدلہ میں پاک بیویاں

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

وبشر الذین آمنوا و عملوا الصالحات ان لھم جنات تجری من تحتھا الانھار کلما رزقوا منھا من ثمرة رزقا قالوا ھذا الذی رزقنا من قبل واتوا بہ متشابھا ولھم فیھا ازواج مطھرة و ھم فیھا خالدون (سورۃ بقرہ / ۲۵)

(ترجمہ) اور خوشخبری سنا دیجئے آپ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک کام کئے اس بات کی کہ بے شک ان کے واسطے بہشتیں ہیں کہ چلتی ہوں گی ان کے نیچے سے نہریں' جب کبھی دیئے جائیں گے رزق وہ لوگ ان بہشتوں میں سے کسی پھل کی غذا تو ہر بار میں یہی کہیں گے کہ یہ تو وہی ہے جو ہم کو ملا تھا اس سے پہلے اور ملے گا بھی ان کو دونوں بار کا پھل ملتا جلتا، اور ان کے واسطے ان بہشتوں میں بیویاں ہوں گی صاف پاک کی ہوئی اور وہ لوگ ان بہشتوں میں ہمیشہ کو بسنے والے ہوں گے۔

دنیا کا چھوڑنا آخرت کا حق مہر ہے

حضرت یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دنیا کو چھوڑنا مشکل ہے مگر آخرت کے انعامات کا فوت ہو جانا بہت زیادہ شدید ہے حالانکہ دنیا کا چھوڑنا آخرت کا حق مہر ہے۔[1]

مسجد کی صفائی حور عین کا حق مہر ہے

(حدیث) جناب حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ سید دو عالم حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا

کنس المساجد مھور الحور العین۔[2]

۱ـ تذکرۃ القرطبی (۲/ ۴۷۸)'

۲ـ تذکرۃ القرطبی (۲/ ۴۷۸)

(ترجمہ) مسجدوں کو صاف کرنا حور عین کے حق مہر ہیں۔

راستہ کی تکلیف دہ چیز ہٹانا اور مسجد صاف کرنا

(حدیث) حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

یا علی اعط الحور العین مهورهن: اماطة الاذی عن الطریق و اخراج القمامة من المسجد فذلك مهر الحور العین۔ ۱؎

(ترجمہ) اے علی! حور عین کے حق مہر ادا کرو راستہ سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹا دینے سے اور مسجد سے کوڑا کرکٹ نکالنے کے ساتھ کیونکہ یہ حور عین کے مہر ہیں۔

کھجوروں اور روٹی کے ٹکڑا کا صدقہ

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

مهور الحور العین قبضات التمر و فلق الخبز۔ ۲؎

(ترجمہ) مٹھی بھر کھجوریں اور روٹی کا ٹکڑا (صدقہ کرنا) حور عین کا حق مہر ہیں۔

معمولی سے صدقات کرنے میں جنت کی حوریں

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ تم میں سے ہر ایک شخص فلاں کی بیٹی فلاں سے کثیر مال کے حق مہر کے بدلہ میں شادی کر لیتا ہے مگر حور عین کو ایک لقمہ اور کھجور اور معمولی سے کپڑے (کے صدقہ نہ کرنے کی وجہ) سے چھوڑ دیتا ہے۔ ۳؎

چار ہزار ختمات قرآن کے بدلہ میں حور خریدنے والے کی حکایت

حضرت محمد بن نعمان مقریؒ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت جلا المقریؒ کی خدمت میں مکہ میں مسجد حرام میں حاضر تھا کہ ہمارے پاس سے ایک طویل قد کاٹھ کا ضعیف جثہ کا

۱؎ مسند الفردوس دیلمی (۸۳۳۵) ۵ / ۳۲۸، زہر الفردوس ۴ / ۳۰۴، تسدید القوس

۲؎ تذکرۃ القرطبی (۲ / ۷۹ / ۴) بحوالہ ثعلبی

۳؎ تذکرۃ القرطبی (۲ / ۷۹ / ۴)

بوڑھا شخص گذرا پرانے کپڑے پہن رکھتے تھے۔ حضرت جلاؒ اس کے پاس تشریف لے گئے اور کچھ دیر اس کے پاس رہے پھر ہمارے پاس لوٹ آئے اور فرمایا کیا تم اس شیخ کو جانتے ہو؟ ہم نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا اس نے اللہ تعالیٰ سے قرآن پاک کے چار ہزار ختمات کے عوض میں ایک حور خریدی ہے جب اس نے چار ہزار ختمات پورے کر لئے تھے تو اس نے اس حور کو اس کے زیور اور ملبوسات سمیت خواب میں دیکھا اور پوچھا تم کس کے لئے ہو؟ اس نے کہا میں وہی حور ہوں جس کو آپ نے اللہ تعالیٰ سے چار ہزار ختمات قرآن کے بدلہ میں خریدا ہے یہ تو اس کی قیمت ہو گئی آپ نے مجھے تحفہ کیا دینا ہے؟ اس شیخ نے کہا کہ ایک ہزار ختمات قرآن کا۔ حضرت جلاؒ نے فرمایا چنانچہ اب یہ اس کے تحفہ میں لگا ہوا ہے (یعنی اس کیلئے ایک ہزار ختمات قرآن پورے کر رہا ہے)۱؎

حوروں کا طلبگار کیوں سوئے۔ حکایت

حضرت سحنونؒ فرماتے ہیں کہ مصر میں ایک آدمی رہتا تھا نام اس کا سعید تھا اس کی والدہ عبادت گذار خواتین میں سے تھیں جب یہ شخص رات کو نوافل کیلئے کھڑا ہوتا تھا تو اس کی والدہ اس کے پیچھے کھڑی ہوا کرتی تھیں جب اس آدمی پر نیند کا غلبہ ہوتا تھا اور نیند کے غلبہ سے اونگھنے لگتا تھا تو اس کی والدہ اس کو آواز دیکر کہتی تھیں اے سعید! وہ شخص نہیں سوتا جو دوزخ سے ڈرتا ہو اور حسین و جمیل حوروں کو نکاح کا پیغام دے رکھا ہو چنانچہ وہ اس سے مرعوب ہو کر پھر سیدھا ہو جاتا تھا۔ ۲؎

تہجد حور کا حق مہر ہے

حضرت ثابتؒ سے منقول ہے کہ میرے والد گرامی رات کی تاریکی میں کھڑے ہو کر عبادت کرنے والے حضرات میں سے تھے۔ یہ فرماتے ہیں میں نے ایک خواب میں ایک ایسی عورت کو دیکھا جو دنیا کی عورتوں سے میل و مشابہت نہیں کھاتی تھی۔ میں

۱؎ تذکرۃ القرطبیؒ (۲/۷۹۴)

۲؎ تذکرۃ القرطبی (۲/۷۹۴)

نے اس سے پوچھا تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا میں حور ہوں اللہ کی باندی ہوں۔ میں نے کہا تم اپنا نکاح مجھ سے کر دو؟ اس نے کہا آپ میرے نکاح کا پیغام میرے پروردگار کے حضور پیش کریں اور میرا حق مہر ادا کریں۔ میں نے پوچھا تمہارا حق مہر کیا ہے؟ تو اس نے کہا طویل طویل تہجد پڑھنا' اسی موقعہ کیلئے لوگوں نے یہ اشعار کہے ہیں ۔

يا خاطب الحور في خدرها	وطالبا ذاك على قدرها
انهض بجد لاتكن وانيا	وجاهد النفس على صبرها
وجانب الناس وارفضهم	وحالف الوحدة في ذكرها
وقم اذا الليل بدا وجهه	وصم نهارا فهو من مهرها
فلورأت عيناك اقبالها	وقد بدت رمانا صدرها
وهي تتماشى بين اترابها	وعقدها يشرق في نحرها
لهان في نفسك هذا الذى	تراه في دنياك من زهرها ۔[1]

(ترجمہ)

(۱) اے حور کو اس کی باپردہ جگہ میں نکاح کا پیغام دینے والے' اور اس کو اس کے عالی مقام کے باوجود اس کی طلب کرنے والے!

(۲) کوشش کر کے کھڑا ہو جا سست مت ہو' اور اپنے نفس کو صبر کا جہاد سکھا۔

(۳) اور لوگوں سے کنارہ کش رہ بلکہ ان کو چھوڑ دے اور حور کی فکر میں تنہائی میں رہنے کی قسم کھالے۔

(۴) جب رات اپنا چہرہ دکھائے تو تو کھڑا ہو جا (عبادت کیلئے) اور دن کو روزہ رکھ یہ اس حور کا حق مہر ہے۔

(۵) جب تیری آنکھیں اس کو اپنے سامنے دیکھیں گی اور اس کے سینے کے انار ظاہر نظر آئیں گے۔

---

[1] تذکرۃ القرطبی (۲/۹۷۴)'

(۶) اور یہ اپنی ہم جولیوں کے ساتھ چل رہی ہو گی اور اس کا ہار اس کے سینہ پر چمک رہا ہو گا۔

(۷) تو جو کچھ تیرے نفس نے دنیا میں دنیا کی رعنائیوں اور حسن و جمال کو دیکھا تھا سب بے قیمت نظر آئے گا۔

عبادت کے ساتھ بیدار رہنے سے حوروں کے ساتھ عیش نصیب ہو گا

حضرت مضر القاریؒ فرماتے ہیں کہ ایک رات مجھ پر نیند نے ایسا غلبہ کیا کہ میں اپنا وظیفہ پورا کئے بغیر سو گیا تو خواب میں ایک لڑکی کو دیکھا گویا کہ اس کا چہرہ ماہ تمام ہے اس کے ہاتھ میں ایک کاغذ ہے اس سے کہا اے شیخ آپ اس کو پڑھ سکتے ہیں؟ میں نے کہا کیوں نہیں۔ اس نے کہا تو آپ اس کو پڑھیں۔ میں نے اس کو کھولا تو اس میں یہ لکھا ہوا تھا۔ اللہ کی قسم! میں جب بھی اس کو یاد کرتا ہوں میری نیند اڑاتی ہے ؎

الهتك اللذائذ و الامانی	عن الفردوس والظلل الدوانی
ولذة نومة عن خير عيش	مع الخيرات فی غرف الجنان
تيقظ من منامك ان خيرا	من النوم التهجد بالقرآن۔[1]

(ترجمہ)

(۱) تجھے لذتوں اور خواہشات نے بے پرواہ کر دیا ہے جنت الفردوس سے اور جھکے جھکے سایوں سے

(۲) اور نیند کی لذت نے جنتیوں کے بالاخانوں میں حسین ترین عورتوں کے ساتھ پر تعیش زندگی گزارنے سے

(۳) اٹھ بیدار ہو جا اپنی نیند سے کیونکہ نیند کرنے کی بجائے قرآن پاک کے ساتھ تہجد پڑھنا بہتر اور خوب ہے۔

حضرت مالک بن دینار کا واقعہ

[حضر]ت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ میرے چند وظائف ایسے تھے

---

[1] [تفسیر] القرطبی (۲/۴۸۰)

جن کو میں ہر رات پورا کر کے سوتا تھا۔ایک رات میں ویسے ہی سو گیا تو میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک حسن و جمال کی ملکہ حسین لڑکی ہے اس کے ہاتھ میں ایک رقعہ ہے اس نے کہا کیا آپ اس کو اچھی طرح سے پڑھ سکتے ہیں؟ میں نے کہا ہاں تو اس نے وہ رقعہ مجھے دیدیا اس رقعہ میں یہ اشعار لکھے ہوئے تھے ۔

لهاك النوم عن طلب الامانی و عن تلك الاوانس فی الجنان

تعیش مخلدا لا موت فیها وتلهو فی الخیام مع الحسان

تنبه من منامك ان خیرا من النوم التهجد بالقرآن[1]

(ترجمہ)

(۱) آپ کو نیند نے اپنی (جنت کی) خواہشات کی طلب سے بے فکر کر رکھا ہے اور جنتوں میں محبت کرنے والی دوشیزاؤں سے بھی '

(۲) آپ (جنت میں) ہمیشہ زندہ رہیں گے اس میں موت کبھی نہ آئے گی' آپ خیموں میں حسین و جمیل بیویوں سے کھیل کود کرتے ہوں گے۔

(۳) بیدار ہو جائیے اپنی نیند سے کیونکہ نیند سے بہتر تہجد ادا کرنا ہے قرآن پاک کی قراءت ساتھ

حسن وجمال میں بنی ٹھنی لڑکیاں اور ان کا حق مہر

شیخ مظہر سعدیؒ اللہ تعالیٰ کے شوق میں برابر ساٹھ سال تک روتے رہے تھے۔ایک شب انہوں نے خواب میں دیکھا کہ گویا نہر کا ایک کنارہ مشک خالص سے بہہ رہا ہے اس کے دونوں کناروں پر لولو کے درخت ہیں جو سونے کی شاخوں کے ساتھ لہلہا رہے ہیں۔اتنے میں چند لڑکیاں حسن و جمال میں یکتا بن ٹھن کر آئیں اور پکار پکار کر یہ الفاظ گانے لگیں۔

سبحان المسبح بكل لسان، سبحان الموجود بكل مكان، سبحان الدائم فی كل زمان، سبحانه سبحانه۔

(یعنی پاک ہے وہ ذات جس کی ہر زبان پاکی بیان کرتی ہے' پاک ہے وہ ذات جو ہر جگہ

[1] تذکرۃ القرطبی (۲/ ۴۸۰)'

موجود ہے' پاک ہے وہ ذات جو ہر زمانہ میں ہمیشہ رہنے والی ہے' پاک ہے وہ' پاک ہے وہ' میں نے پوچھا تم کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا ہم اللہ سبحانہ کی مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہیں۔ میں نے پوچھا تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ تو انہوں نے یہ جواب دیا ؎

ذرأنا اله الناس رب محمد   لقوم على الاقدام بالليل قوم
يناجون رب العالمين لحقهم   وتسرى هموم القوم والناس نوم

(ترجمہ)

(۱) ہمیں لوگوں کے معبود اور حضرت محمد ﷺ کے پروردگار نے اس قوم کیلئے پیدا کیا ہے جو رات کو (اپنے پروردگار کے سامنے عبادت کیلئے) قدموں پر کھڑے رہتے ہیں۔

(۲) اپنے (معبود) رب العالمین سے اپنے حق کے حصول کیلئے مناجات کرتے ہیں (اللہ تعالیٰ کے ذوق و شوق میں ان کی یہ حالت ہے کہ) شب کو ان کے افکار برابر چلتے رہتے ہیں جبکہ اور لوگ پڑے سو رہے ہوتے ہیں۔

میں نے کہا بس بس یہ کون لوگ ہوں گے جن کی اللہ تعالیٰ آنکھیں ٹھنڈی کریں گے؟ انہوں نے پوچھا کیا آپ نہیں جانتے؟ میں نے کہا اللہ کی قسم! میں ان کو نہیں جانتا۔ انہوں نے کہا وہ لوگ ہیں جو راتوں کو تہجد پڑھتے ہیں اور سوتے نہیں۔[۱]

۱۔ تذکرۃ القرطبی (۲ / ۴۸۰)' روض الریاحین امام یافعیؒ۔

حوروں اور عورتوں سے مباشرت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں وزوجناھم بحور عین (سورۃ الطور / ۲۰) اور ہم ان جنتیوں کی حور عین سے شادی کردیں گے۔

ان اصحاب الجنة الیوم فی شغل فاکھون (سورۃ یٰس / ۵۵)

(ترجمہ) اہل جنت (کا حال یہ ہے کہ وہ) بے شک اس روز (جنت میں) اپنے مشغلوں میں خوش دل ہوں گے۔ حضرت ابن عباسؓ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ان کا مشغلہ کنواریوں کے پاس جانا ہوگا۔ ا؎

حضرت ابن مسعودؓ سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔ ۲؎

حضرت عکرمہ اور حضرت امام اوزاعی سے بھی ایسے ہی منقول ہے۔ ۳؎

جنتی صحبت بھی کریں گے

(حدیث) حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کیا جنتی صحبت بھی کریں گے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

دحاماً دحاماً لا منی ولا منیة۔ ۴؎

ا؎ البدور السافرہ (۲۰۶۷) بحوالہ ابن ابی حاتم، صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا ( )، البعث والنشور ( ) تفسیر ابن جریر ۲۳ / ۱۸، صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۳۷۶)،

۲؎ ۳؎ البدور السافرہ (۲۰۶۸)، زوائد زہد عبداللہ بن احمد ( )، صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا مثلہ (۲۷۰) بیہقی فی البعث والنشور (۴۰۰، ۴۰۱)، زہد ابن المبارک (۱۵۸۶)، تفسیر طبری (۲۳ / ۱۸)، درمنثور (۶ / ۲۲۶) بحوالہ عبد بن حمید، حادی الارواح ص ۳۰۹۔

۴؎ طبرانی کبیر (۷۴۷۹)، مجمع الزوائد (۱۰ / ۴۱۶)، مسند ابو یعلیٰ ( ) البعث والنشور (۴۰۷)، البدور السافرہ (۲۰۶۹) صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۳۶۷)، حادی الارواح ص ۳۰۸، مجمع الزوائد (۱۰ / ۴۱۶)، درمنثور (۱ / ۴۰) بحوالہ ابو یعلی و کامل ابن عدی (۳۰ / ۸۸۴)، مطالب عالیہ (۴۶۸۰)، کنز العمال (۱۴ / ۴۸۴)، صفۃ الجنۃ مقدسی (۳ / ۸۴)، صفۃ الجنہ ابن ابی الدنیا (۲۶۵)، طبرانی کبیر (۷۵۰۹)، (۷۶۴۲)، (۷۶۸۹)،

(یعنی خوب جوش سے صحبت کریں گے نہ مرد کا پانی نکلے گا اور نہ موت آئے گی)

جنتی کے پاس سو مردوں کے برابر طاقت ہو گی

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"یعطی المؤمن فی الجنة قوة مائة' ـــــ یعنی فی الجماع" ـــــ ۱

(ترجمہ) مؤمن کو جنت میں سو مردوں کی طاقت دی جائے گی صحبت کرنے میں۔

ایک دن میں سو عورتوں کے پاس جا سکے گا

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ! کیا ہم جنت میں اپنی بیویوں کے پاس جا سکیں گے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا ایک مرد ایک دن میں سو کنواریوں کے پاس جا سکے گا۔ ۲ اور ایک روایت ہے کہ ایک صبح میں سو عورتوں کے پاس جا سکے گا۔

جنابت کستوری بن کر خارج ہو جائے گی

(حدیث) حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"ان البول والجنابة عرق یسیل عن تحت جوانبھم ' الی اقدامھم مسک" ۳

(ترجمہ) پیشاب اور جنابت جنتیوں کے پہلوؤں کے نیچے سے پسینہ کی شکل میں بہہ کر قدموں تک جاتے جاتے کستوری بن جائے گا۔

۱ترمذی (۲۵۳۶)' ( )' البعث والنشور ( )' البدور السافرہ (۲۰۷۰)' صفة الجنه ابو نعیم (۳۷۲)' طیالسی (۲۰۱۲)' موارد الظمآن (۲۶۳۵)' بزار (۳۵۲۶)' حادی الارواح ص ۳۰۰۔

۲ بزار (۳۵۲۵)' طبرانی بسند صحیح (۲/ ۱۳)' البدور السافرہ (۲۰۷۱)' تاریخ بغداد (۱/ ۳۷۱)' صفة الجنه ابو نعیم (۳۷۳)' درمنثور (۱/ ۴۰)' البعث والنشور (۴۰۲)' حادی الارواح ص ۳۰۰' طیالسی (۲۰۱۲)' مجمع الزوائد (۱۰/ ۴۱۸)' صفة الجنه مقدسی (۳/ ۸۲) مخطوط'

۳ طبرانی ( )' البدور السافرہ (۲۰۷۸)

عورت صحبت کے بعد خود بخود پاک ہو جائے گی

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا " انطا في الجنة؟ قال: نعم والذى نفسي بيده دحماً دحماً ، فاذا قام عنها رجعت مطهرة بكراً "[1]

(ترجمہ) (کسی نے سوال کیا کہ) کیا ہم جنت میں صحبت بھی کریں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! خوب جوش و خروش سے 'جب جنتی اپنی بیوی سے فارغ ہو گا تو وہ پھر پاک اور کنواری ہو جائے گی۔

وہ پھر کنواریاں ہو جائیں گی

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اهل الجنة اذا جامعوا نسائهم عادت ابكاراً۔[2]

(ترجمہ) جنتی جب اپنی بیویوں سے صحبت کر لیں گے تو وہ پھر سے کنواری (جیسی) ہو جائیں گی۔

ایک دوسرے سے سیر نہیں ہوں گے

حضرت ابو ہریرہؓ حدیث صور میں جناب رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا

---

[1] ہناد کتاب الزہد (   )' البدور السافرہ (۲۰۸۱)' موارد الظمآن (۲۶۳۳)' درمنثور (۱/ ۴۰۔۴۱) ونسبہ للضیاء المقدسی فی صفۃ الجنۃ (۳ / ۸۳)، حادی الارواح ص ۳۰۸' صحیح ابن حبان (۷۳۵۹)(۱۰/ ۲۴۶)'

[2] طبرانی صغیر (۱/ ۹۱)' تاریخ بغداد (۲ / ۵۳)' مسند بزار (۳۵۲۷)' کتاب العظمۃ ابو الشیخ (۵۸۵)' البدور السافرہ (۲۰۸۲)' مجمع الزوائد (۱۰ / ۴۱۸) وقال فیہ معلی بن عبد الرحمن الواسطی وھو کذاب۔ صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۳۹۲ / ۳۶۵)' اتحاف السادہ (۱۰ / ۵۴۶)' صفۃ الجنۃ ضیاء مقدسی مخطوط (۳ / ۸۳)' علل متناہیہ (۱۵۵۱)

"والذی بعثنی بالحق' ما انتم فی الدنیا باعرف بازواجکم ومساکنکم من اهل الجنة بازواجهم ومساکنهم' فیدخل رجل منهم علی اثنتین و سبعین زوجة مما ینشئ الله وثنتین من ولد آدم لهما فضل علی من انشأ الله' بعبادتهما الله عز وجل فی الدنیا' یدخل علی الاولی منهما فی غرفة من یاقوتة علی سریر من ذهب مکلل باللؤلؤ علیها سبعون زوجاً من سندس واستبرق' وانه لیضع یده بین کتفیها' ثم ینظر الی یده من صدرها ' ومن وراء ثیابها وجلدها ولحمها' وانه لینظر الی مخ ساقها کما ینظر احدکم الی السلك فی قصبة الیاقوت' کبده لها مرآة' وکبدها له مرآة' فبینما هو عندها لا یملها ولا تمله ولا یاتیها من مرة الا وجدها عذراء ' مایفتر ذکره' ولا تشتکی قبلها' فبینا هو کذلك اذ نودی انا قد عرفنا انك لا تمل ولا تمل' الا انه لا منی ولا منیة' الا ان تکون له ازواج غیر ها فیخرج فیاتیهن واحدة واحدة کلما جاء واحدة قالت: والله مافی الجنة شیء احسن منك ' وما فی الجنة شیء احب الی منك"(اـ)

(ترجمہ) مجھے اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے تم لوگ دنیا میں اپنی بیویوں کو اور اپنے مکانات کو جنتیوں سے ان کے اپنی بیویوں اور ان کے محلات کے جاننے سے زیادہ نہیں جانتے۔ جنتیوں میں سے ہر شخص اپنی ان بہتر بیویوں کے پاس جائے گا جن کو اللہ تعالیٰ نے (اپنی قدرت تخلیق سے) نئے سرے سے پیدا کیا ہو گا ان میں سے دو بیویاں اولاد آدم میں سے ہوں گی ان دو بیویوں کی ان سب عورتوں پر

اـ حادی الارواح ص ۲۹۷ بحوالہ ابو یعلی موصلی ()' نہایہ ابن کثیر ۲/۲۶۷' ۲۷۷' ۴۵۵' ۴۵۶ وقال ولہذ الحدیث وجوہ کثیرۃ' البعث والنشور (۲۲۹)' درمنثور ۵/ ۳۳۹' ۳۴۲ بحوالہ عبدبن حمید و علی بن سعید فی کتاب الطاعۃ والعصیان وابو یعلی وابوالحسن القطان فی المطولات وابن جریر وابن المنذر و ابن ابی حاتم والطبرانی وابو موسیٰ المدینی کلاہما فی المطولات وابوالشیخ فی العظمۃ ()' طبرانی فی المطولات (۳۶)' تفسیر ابن کثیر ۳/ ۲۷۶' ۲۸۱' تفسیر ابن جریر ۲/ ۳۳۰' ۲۴/ ۳۰' ۶۱' ۱۸۶/ ۱۸۸' المطالب العالیہ (۲۹۹۱) بحوالہ مسند اسحاق بن راہویہ' صفۃ الجنۃ ابو نعیم ۳/ ۱۴۳' ترغیب وترہیب (۴/ ۵۳۴)

فضیلت ہو گی جن کو اللہ تعالیٰ نے نئے سرے سے پیدا کیا ہو گا وہ اس لئے کہ ان عورتوں نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی تھی۔ جنتی مرد ان دونوں عورتوں میں سے ایک کے پاس یاقوت کے بالا خانہ میں سونے کے پلنگ پر داخل ہو گا اس پلنگ کو لولو کا تاج پہنایا گیا ہو گا۔ اس بیگم پر موٹے اور باریک ریشم کے ستر جوڑے ہوں گے۔ جنتی اس کے کندھوں کے درمیان (یعنی پشت پر) اپنا ہاتھ رکھے گا تو اس کو اس کے سینے کی طرف سے کپڑوں، جلد اور اس کے گوشت کے پیچھے سے نظر آئے گا اور وہ اپنی بیوی کی پنڈلی کے گودے کو دیکھتا ہو گا جس طرح سے تم میں کا کوئی شخص یاقوت کے موتی کے سوراخ میں دھاگے کو دیکھتا ہے۔ مرد کا سینے کے اندر کا حصہ عورت کیلئے آئینہ ہو گا اور عورت کے سینے کے اندر کا حصہ مرد کیلئے آئینہ ہو گا۔ اسی دوران وہ مرد اس بیوی کے پاس ہو گا نہ یہ اس سے سیر ہو رہا ہو گا نہ وہ اس سے سیر ہو رہی ہو گی۔ یہ جب بھی اس سے مباشرت کرے گا وہ اس کو کنواری (جیسی) ملے گی نہ مرد کا نفس ڈھیلا ہو گا نہ عورت کی اندام نہانی کو تھکاوٹ اور تکلیف ہو گی یہ دونوں اسی حالت میں ہوں گے کہ اس کو آواز دی جائے گی "ہم جانتے ہیں کہ نہ تو سیر ہوتا ہے نہ تجھ سے (بیوی کی) سیری ہوتی ہے کیونکہ (وہاں نہ مرد کا پانی ہو گا نہ عورت کا کہ اس کے خروج سے خواہش میں فتور آجائے) بلکہ اس کی اور بیویاں بھی ہوں گی یہ جنتی ان عورتوں میں سے ہر ایک کے پاس ایک ایک کر کے جائے گا یہ جب بھی کسی عورت کے پاس جائے گا وہ یہ کہے گی کہ اللہ کی قسم! جنت میں آپ سے زیادہ حسین کوئی چیز نہیں اور جنت میں میرے نزدیک آپ سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں۔

ایک خیمہ کی کئی حوریں

(حدیث) حضرت عبداللہ بن قیس (ابو موسیٰ اشعریؓ) سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"ان للعبد المؤمن فی الجنة لخیمة من لؤلؤ مجوفة طولها ستون میلا للعبد المؤمن فیها اهلون فیطوف علیهم لا یری بعضهم بعضاً۔[1]

---

[1] بخاری (۳۲۴۳) فی بدء الخلق، مسلم (۲۸۳۸) فی الجنۃ، البعث والنشور (۳۷۴)، حادی الارواح ص ۳۰۱، ۳۰۷، تذکرۃ القرطبی (۲/۴۶۷)، صحیح ابن حبان (۱۰/۲۴۴)

(ترجمہ) مؤمن کیلئے جنت میں خول دار لولو کا ایک خیمہ ہوگا جس کی لمبائی ساٹھ میل ہوگی' اس میں مؤمن کی گھر والیاں ہوں گی یہ ان کے پاس جاتا ہوگا مگر یہ گھر والیاں (اس حالت میں) ایک دوسرے کو نہیں دیکھتی ہوں گی۔

بالطف بیویاں

(حدیث) حضرت لقیط بن عامر نے عرض کیا یارسول اللہ ہم جنت میں کس کس نعمت سے لطف اندوز ہوں گے؟ تو اپ نے ارشاد فرمایا

"علی انهار من عسل مصفی' وانهار من کاس مابها صداع ولا ندامة' وانهار من لبن لم یتغیر طعمه' وماء غیر آسن ' وفاکهة لعمر الهك مما تعلمون' وخیر من مثله' وازواج مطهرة". قلت: یا رسول الله اولنا فیها ازواج مصلحات؟ قال: "الصالحات للصالحین' تلذذوا بهن مثل لذاتکم فی الدنیا ویلذذنکم ' غیر ان لا توالد"۔ [1]

(ترجمہ) صاف شفاف شہد کی نہروں سے اور (شراب کی) ایسی نہروں کے پیالوں سے جن میں نہ تو نشہ ہوگا نہ ندامت ہوگی' اور ایسے پانی سے جو کبھی خراب نہ ہوگا اور ایسے میووں سے تمہارے خدا کی قسم جن کو تم جانتے ہو جبکہ وہ ان میووں سے بہت بہتر ہوں گے' اور پاک صاف بیویوں سے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا ہمارے لئے جنت میں اس قابل بیویاں ہوں گی؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا نیک مردوں کیلئے نیک عورتیں ہوں گی وہ ان بیویوں سے اسی طرح سے لطف اندوز ہوں گے جس طرح سے تم دنیا میں لطف اندوز ہوتے ہو اور وہ تم سے لطف اندوز ہوں گی بس یہ بات ضرور ہے کہ وہاں توالد تناسل نہیں ہوگا۔

---

[1] قطعة من حدیث طویل اخرجه الطبرانی فی الکبیر ١٩ / ٢١٣ (٤٧٧)' وعبداللہ بن احمد فی المسند للامام احمد ٤ / ١٤' والہیثمی فی مجمع الزوائد (١٠ / ٣٣٩) وقال احمد طریقی عبداللہ اسنادھا متصل ورجالہما ثقات۔ حادی الارواح ص ٣٠٨' ص ٣١٧ کتاب السنہ ابن ابی عاصم (٦٣٦)' ابو الشیخ اصبہانی وابو عبداللہ بن مندہ وابو بکر احمد بن موسیٰ بن مردویہ وابو نعیم اصبہانی وغیرھم علی سبیل القبول والتسلیم قالہ ابن القیم فی کتابہ حادی الارواح ص ٣١٧ کتاب السنہ عبداللہ بن احمد (١١٢٠)

قربت کی لذت جسم میں ستر سال تک باقی رہے گی

حضرت سعید بن جبیرؒ فرماتے ہیں کہ جنتی کی شہوت اس کے بدن میں ستر سال تک جاری رہے گی جس کی لذت کو وہ محسوس کرتا ہوگا' اس سے جنتیوں کو جنابت لاحق نہیں ہوگی جس کی وجہ سے ان کو طہارت کی ضرورت پڑے' نہ ہی ضعف ہوگا اور نہ ہی قوت میں کمی ہوگی بلکہ ان کی قربت بطور لذت اور نعمت کے ہوگی جس میں ان کو کسی بھی قسم کی کوئی آفت اور دکھ نہ ہوگا۔ ۱؎

امام ابن ابی الدنیاؒ نے حضرت سعید بن جبیر کے مذکورہ ارشاد کو اس طرح سے نقل کیا ہے کہ جنت میں مرد کا قد ستر میل کے برابر ہوگا اور عورت کا تیس میل کے برابر ہوگا اس عورت کے سرین خشک زمین کی طرح پیاسے ہوں گے' مرد کی شہوت عورت کے جسم میں ستر سال تک باقی رہے گی جس کی اس کو لذت محسوس ہوگی۔ ۲؎

اور ابن ابی شیبہؒ نے اس روایت کو یوں روایت کیا ہے کہ حضرت سعید بن جبیرؒ نے بیان کیا کہ یہ کہا جاتا تھا کہ جنتیوں میں سے مرد کا قد نوے میل ہوگا اور عورت کا قد اسی میل ہوگا اور عورت کے سرین خشک زمین کی طرح پیاسے ہوں گے' مرد کی شہوت عورت کے جسم میں ستر سال تک باقی رہے گی جس کی اس کو لذت محسوس ہوگی۔ ۳؎

ہر دفعہ دیکھنے سے نئی خواہش پیدا ہوگی

حضرت ابراہیم نخعیؒ فرماتے ہیں جنت میں جو چاہیں گے وہی ہوگا وہاں اولاد نہ ہوگی' فرمایا کہ جنتی آدمی جب ایک مرتبہ اہلیہ کو دیکھے گا تو اس سے اس کو خواہش ہوگی پھر دوبارہ دیکھے گا تو اور خواہش پیدا ہوگی۔ ۴؎

۱؎ کتاب التوحید ابن خزیمہ ص ۱۸۶' زاد المعاد (۳ / ۷۷۶)

۲؎ صفۃ الجنہ ابن ابی الدنیا (۲۷۱)

۳؎ مصنف ابن ابی شیبہ ۱۳ / ۱۰۴ (۱۵۸۲۹)' حلیۃ الاولیاء (۴ / ۲۸۷)'

۴؎ مصنف ابن ابی شیبہ (۱۳ / ۱۱۶)'

(۱۲۵۰۰) بیویوں سے قربت

حضرت عبدالرحمٰن بن سابطؒ فرماتے ہیں کہ جنتی مرد کی پانچ سو حوروں سے اور چار ہزار کنواریوں اور آٹھ ہزار (دنیا کی) شادی شدہ عورتوں سے شادی کی جائے گی۔ ان عورتوں میں سے ہر ایک سے وہ جنتی دنیا کی عمر کے برابر بغل گیر ہوگا ان دونوں (بغل گیر ہونے والوں) میں سے کوئی ایک دوسرے سے کوئی روک ٹوک نہیں کرے گا (نہ مرد بیوی کو نہ بیوی مرد کو) اس کے بعد اس سے قربت کرے گا اور وہ دنیا کی تمام عمر کے برابر بھی اپنی قربت کو پورا نہ کرے گا (بلکہ اس سے بھی زیادہ عرصہ اس کے پاس جائے گا)، اس طرح سے اس کے پاس کوئی برتن (کھانے پینے وغیرہ کا) پیش کیا جائے گا اور اس کے ہاتھ میں رکھا جائے گا اس سے بھی دنیا کی تمام عمر کے برابر لذت حاصل کرنے میں سیری نہیں ہوگی۔ [۱]

۱۔ صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۲۷۲) البعث والنشور ( )

جنتی ایک سے ایک حور کی طرف پھرتا رہے گا

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں مجھے جناب رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا

" حدثني جبريل' قال: يدخل الرجل على الحوراء ' فتستقبله بالمعانقة والمصافحة' قال رسول الله ﷺ: " فباى بنان تعاطيه لو ان بعض بنانها بدا' لغلب ضوء الشمس والقمر' ولو ان طاقة من شعر ها بدت لملات مابين المشرق والمغرب من طيب ريحها' فبينما هو متكئ معها على الاريكة' اذأشرف عليه نور من فوقه' فيظن ان الله تعالىٰ قد اشرف على خلقه' فاذا حوراء تناديه: يا ولى الله' اما لنا فيك من دولة؟ فيقول: من انت يا هذه؟ فتقول: انا من اللواتى قال الله تعالىٰ : (ولدينا مزيد) ' فيتحول عندها' فاذا عندها من الجمال والكمال ماليس مع الاولىٰ' فبينما هو متكئ معها على اريكة اذ اشرف نور من فوقه' فاذا اخرى تناديه يا ولى الله' اما لنا فيك من دولة؟ فيقول: من أنت يا هذه؟ فتقول: انا من اللواتى قال الله تعالى: (فلا تعلم نفس ما اخفى لهم من قرة اعين) ' فلا يزال يتحول من زوجة الى زوجة)[1]

(ترجمہ) مجھے حضرت جبریل نے بیان فرمایا کہ جنتی حور کے پاس داخل ہوگا تو وہ اس کا معانقہ اور مصافحہ سے استقبال کرے گی۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں (آپ کو معلوم ہے کہ) وہ ہاتھ کی کیسی (حسین) انگلیوں سے استقبال کرے گی ؟ اگر اس کے ہاتھ کی کوئی انگلی ظاہر ہو جائے تو سورج اور چاند کی روشنی پر غالب آجائے اور اگر اس کے بالوں کی ایک لٹ ظاہر ہو جائے تو مشرق و مغرب کے درمیانی حصہ کو اپنی خوشبو سے معطر کر دے' یہ جنتی اسی حالت میں اس عورت کے ساتھ مسہری پر بیٹھا ہوگا کہ اوپر سے ایک نور کی چمک پڑے گی جنتی یہ گمان کرے گا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی طرف جھانکا

---

[1] مجمع الزوائد (۱۰/ ۴۱۸) بحوالہ طبرانی فی الاوسط' البدور السافرۃ (۲۰۳۹)' ترغیب و ترہیب (۴/ ۵۳۳)'

ہے لیکن وہ ایک حور ہو گی جو اس کو پکار کر کہے گی اے ولی اللہ! کیا ہماری باری نہیں آئے گی؟ وہ پوچھے گا اری تم کون ہو؟ وہ کہے گی میں ان عورتوں میں سے ہوں جن کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے **"ولدینا مزید"** ہمارے پاس مزید بھی ہے چنانچہ وہ جنتی اس عورت کی طرف پھر جائے گا اس کو جب دیکھے گا تو اس کے پاس جمال و کمال ایسا ہو گا جو پہلی کے پاس نہیں تھا۔ چنانچہ وہ اسی حالت میں اس کے ساتھ مسہری پر ٹیک لگا کہ بیٹھے گا کہ اس کے اوپر سے ایک نور کی چمک پڑے گی اور وہ دوسری ہو گی جو پکار کر کہے گی اے ولی اللہ کیا ہماری باری نہیں آئے گی؟ وہ پوچھے گا اری تم کون ہو؟ وہ کہے گی میں ان عورتوں میں سے ہوں جن کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا **فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین** (کوئی جی نہیں جانتا کہ ان مؤمنوں کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک کیلئے کیا کیا چھپا کر رکھا گیا ہے چنانچہ وہ اسی طرح سے ایک بیوی سے دوسری کی طرف گھومتا رہے گا۔

نئی حور اپنے پاس بلائے گی

حضرت ثابت فرماتے ہیں جنتی ستر سال تک بڑے مزے سے ٹیک لگا کر بیٹھا ہو گا اس کے پاس اس کی بیویاں بھی موجود ہوں گی اور نوکر چاکر بھی۔ اچانک وہ عورتیں جنہوں نے اپنے خاوند کو نہیں دیکھا ہو گا کہیں گی اے فلاں! کیا ہمارا آپ میں کوئی حق نہیں ہے۔[1]

حوروں کی جسامت کا ایک اندازہ

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ سید دو عالم جناب نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

وان لہ من الحور العین لاثنتین و سبعین زوجۃ سوی ازواجہ من الدنیا وان الواحدۃ منھن لیا خذ مقعد ھا قدر میل من الارض۔[2]

۱۔ صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۲۹۱)،

۲۔ نہایہ فی الفتن والملاحم (۲/)، مسند احمد (۲/ ۵۷۳)،

جنتی مرد کیلئے حور عین میں سے بہتر بیویاں ہوں گی، اس کی دنیا کی عورتوں کے علاوہ۔ اوران (مذکورہ عورتوں) میں سے ہر ایک کی سرین زمین پر ایک میل کے برابر (موٹی) ہو گی۔

(نوٹ) اس روایت پر محدثین نے جرح کی ہے کہ مشہور احادیث کے خلاف ہے جن میں یہ وارد ہے کہ جنت کی عورتوں کا قد ساٹھ ہاتھ کا ہو گا۔ کیونکہ اس حدیث میں عورت کے سرین کا ایک میل کے بقدر ہونا ان روایات کی نفی کر رہا ہے: ہاں اس حدیث میں اور ان احادیث میں یہ مطابقت ہو سکتی ہے کہ حور عین ہی کی صرف یہ جسامت ہو باقی حوروں اور عورتوں کی ایسی نہ ہو۔ نیز بعض روایات میں آپ نے پڑھا ہو گا کہ جنتی مردوں کے قد نوے میل ہوں گے اور عورتوں کے اسی میل اور بعض روایات میں آپ نے پڑھا ہو گا کہ جنتی مردوں کے قد ساٹھ میل ہوں گے اور عورتوں کے تیس میل اگر روایات کو قابل تسلیم سمجھا جائے تو پھر اس روایت کا سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔ اور اگر یہاں میل سے مراد یہ لیا جائے کہ عربی میں دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کی مقدار کو بھی میل کہتے ہیں۔ تو پھر یہ حدیث مشہور اور صحیح روایات کے تقریباً مطابق ہو جائے گی مگر "قدر میل من الارض" کے لفظ اس معنی کی تائید نہیں کر رہے۔ واللہ اعلم۔

حمل اور ولادت

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جناب سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

اذا اشتھی الولد فی الجنۃ کان حملہ و وضعہ و سنہ فی ساعۃ کما یشتھی۔[1]

(ترجمہ) جب کوئی جنتی جنت میں اولاد کی خواہش کرے گا تو اسکا حمل اور ولادت اور عمر کا بڑھنا اسی وقت ہو جائے گا جس طرح سے وہ چاہے گا۔

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اہل علم نے اس مسئلہ میں اختلاف فرمایا ہے بعض کا موقف یہ ہے کہ جنت میں قربت تو ہو گی مگر اولاد نہیں ہو گی یہ موقف حضرت طاؤس حضرت مجاہد اور حضرت امام نخعی رحمۃ اللہ علیہم کا ہے اور حضرت اسحاق بن ابراہیم اس مذکورہ حدیث کے متعلق فرماتے ہیں کہ جب جنتی اولاد کی خواہش کرے گا تو اولاد ہو گی مگر وہ اولاد کی خواہش ہی نہیں کرے گا۔ حدیث لقیط میں بھی ایسے ہی ہے کہ جنت والوں کی کوئی اولاد نہیں ہو گی۔[2]

علامہ سیوطیؒ لکھتے ہیں کہ اور ایک جماعت یہ فرماتی ہے کہ بلکہ جنت میں پیدائش اولاد کا سلسلہ ہو گا لیکن یہ انسان کی خواہش پر موقوف ہو گا اسی کو استاذ ابو سہل صعلوکؒ نے راجح قرار دیا ہے میں کہتا ہوں کہ اس موقف کی حضرت ابو سعید خدری کی اس حدیث کا پہلا حصہ تائید کرتا ہے جس کو امام ہناد بن سریؒ نے اپنی کتاب الزہد میں روایت کیا ہے کہ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! اولاد آنکھوں کی ٹھنڈک اور سرور کامل ہے تو کیا جنت والوں کے

---

[1] مسند احمد ۳ / ۸۰۹، ترمذی (۲۵۶۳)، ابن ماجہ (۴۳۳۸)، بدور سافرہ (۲۰۸۴)، بیہقی فی البعث والنشور (۴۴۵)، ابو الشیخ کتاب العظمۃ (۵۸۷) سنن دارمی کتاب الرقاق ۲ / ۷ ۳۳، مسند ابو یعلی (۱۰۵۱) ورجالہ ثقات و صححہ ابن حبان فی موارد الظمآن (۲۶۳۶)، نہایہ فی الفتن والملاحم (۲ / ۴۶۶)، صفۃ الجنۃ ضیاء مقدسی وقال ہذا عندی علی شرط مسلم بامش حادی الارواح ص ۴۱۲،

[2] سنن ترمذی (۲۵۶۳) فی الجنۃ باب ۲۳ بتمامہ

ہاں اولاد ہو گی؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا "اذا اشتھی ..... الخ" (یعنی جب وہ چاہے گا تو ہو گی نہیں چاہے گا تو نہیں ہو گی) ۱؎

علامہ سیوطیؒ مزید لکھتے ہیں کہ امام اصبہانیؒ نے ترغیب میں حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت کیا ہے کہ جب جنتی آدمی اولاد کی خواہش کرے گا تو اس کا حمل، اس کا دودھ پلانا، اس کا دودھ چھڑانا اور جوان ہونا ایک ہی وقت میں ہو جائے گا۔ ۲؎ اس حدیث کو امام بیہقی نے حضرت ابو سعید خدری کے واسطہ سے جناب رسول اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔ ۳؎

علامہ سیوطیؒ مزید لکھتے ہیں کہ میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث حضرت لقیط کی سابقہ حدیث کے مخالف نہیں ہے جس میں توالد تناسل کی نفی ہے کیونکہ اس نفی کا معنی یہ ہے کہ جس طرح سے دنیا میں جماع کے بعد اکثر طور پر حمل ہو جاتا ہے یہ نہیں ہو گا، بلکہ اگر خواہش ہو گی تو اولاد ہو گی ورنہ نہیں ہو گی اور یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اللہ تعالیٰ جنت کے بہت وسیع ہونے کی وجہ سے اس کو آباد کرنے کیلئے ایک نئی مخلوق پیدا کریں گے جس کو جنت میں بسائیں گے (ہو سکتا ہے کہ وہ ان جنتیوں کی اولاد ہو جو جنت میں ان سے پیدا ہوئی ہو اس کو اللہ تعالیٰ باقی ماندہ خالی جنت میں بسائیں)۔ اس اعتبار سے کوئی رکاوٹ نہیں ہے کہ جنتیوں کے درمیان توالد تناسل کا سلسلہ نہ ہو۔ ۴؎

۱؎ البدور السافرہ (۲۰۸۴) صفۃ الجنہ ابو نعیم (۲۷۵)، عبد بن حمید (۹۳۹) زہد ہناد (۹۳)، نہایہ ابن کثیر ۲/۴۶۷) بحوالہ حاکم۔

۲؎ ترغیب وترہیب ابو نعیم اصبہانی (بدور سافرہ / ۲۰۸۵)، البعث والنشور (۴۴۲)، تاریخ اصفہان ابو نعیم (۲/۲۹۶)،

۳؎ بدور سافرہ (۲۰۸۶) بحوالہ بیہقی فی البعث والنشور (۴۴۰)، حادی الارواح ص ۳۱۳،

۴؎ بدور سافرہ (۲۰۸۷)،

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حوروں سے ملاقات اور گفتگو

(حدیث) حضرت ولید بن عبدہؒ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام سے فرمایا

یا جبریل قف بی علی الحور العین' فاوقفه علیهن . فقال : من انتن؟ فقلن : نحن جواری قوم کرام حلوا فلم یظعنوا' وشبوا فلم یهرموا' ونقوا فلم یدرنوا۔ [1]

(ترجمہ) اے جبریل مجھے حور عین کے پاس لے چلو تو حضرت جبریل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے پاس لے گئے تو آپ نے ان سے پوچھا تم کون ہو؟ انہوں نے عرض کیا ہم بڑی شان والے حضرات کی گھر والیاں ہیں جو (جنت میں) داخل ہوں گے اور نکالے نہیں جائیں گے' جوان رہیں گے کبھی بوڑھے نہ ہوں گے' صاف ستھرے رہیں گے کبھی میلے کچیلے نہ ہوں گے۔

یہ حوریں کیسے کیسے خیموں میں رہتی ہیں

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

لما اسری بی دخلت الجنة موضعا یسمی البیدخ علیه خیام اللؤلؤ والزبرجد الاخضر والیاقوت الاحمر فقلن السلام علیك یا رسول الله . فقلت یا جبریل ! ماهذا النداء؟ قال هؤلاء المقصورات فی الخیام یستاذنون ربهن فی السلام علیك فاذن لهن فطفقن یقلن : نحن الراضیات فلا نسخط ابدا، نحن الخالدات فلا نظعن ابدا' وقرأ رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم حور مقصورات فی الخیام۔ [2]

---

[1] حادی الارواح ص ۳۰۴ بحوالہ لیث بن سعد' صفۃ الجنہ ابن ابی الدنیا (۲۹۴)' تفسیر ابن جریر طبری (۲۷ / ۲ / ۱۰۲)' صفۃ الجنہ ابن کثیر ص ۱۱۳'

[2] البعث والنشور (۳۷۶)' درمنثور (۶ / ۱۶۱)' اتحاف السادۃ المتقین (۱۰ / ۵۴۳) بحوالہ ابن مردویہ

(ترجمہ) جب مجھے معراج کرائی گئی تو میں جنت میں ایک جگہ پر داخل ہوا جس کا نام (نہر) بیدخ تھا اس پر لولو، زبرجد اخضر اور یاقوت احمر کے خیمے نصب تھے ان (میں رہنی والی حوروں) نے کہا السلام علیک یارسول اللہ (اے اللہ کے رسول! آپ پر سلام ہو) میں نے پوچھا اے جبریل یہ کن کی آواز تھی؟ انہوں نے فرمایا یہ وہ حوریں ہیں جو خیموں میں رکی ہوئی ہیں انہوں نے اپنے رب تعالیٰ سے آپ کو سلام کہنے کی اجازت طلب کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کو (اس کی) اجازت عطاء فرمائی ہے۔ پھر وہ حوریں جلدی سے بول پڑیں "ہم راضی رہنے والی ہیں (اپنے خاوندوں پر) کبھی ناراض نہ ہوں گی، ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں کبھی (جنت سے) نکالی نہ جائیں گی"۔ پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "حور مقصورات فی الخیام" (حوریں ہیں خیموں میں رکی رہنے والیاں)

حوروں کے ترانے اور نغمہ سرائیاں

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں جنت کی لمبائی کے برابر ایک نہر ہے جس کے دونوں کناروں پر کنواری لڑکیاں آمنے سامنے کھڑی ہیں اتنی خوبصورت آواز میں نغمہ سرائی کرتی ہیں کہ ان جیسی مخلوقات نے خوبصورت آوازیں نہیں سنیں حتی کہ جنتی اس سے زیادہ لذت کی کوئی چیز نہ دیکھیں گے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے پوچھا گیا کہ یہ حسین آواز میں کس چیز کی نغمہ سرائی کریں گی؟ انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی تسبیح، تقدیس، تحمید اور ثناء کی نغمہ سرائی کریں گی۔ [1]

نغمہ سرائی کرنے والی دو خاص حوریں

(حدیث) حضرت ابو امامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"مامن عبد يدخل الجنة الا ويجلس عند رأسه و عند رجليه ثنتان من الحور العين، يغنيان له باحسن صوت سمعته الانس والجن، وليس بمزمار الشيطان، ولكن بتحميد الله و تقديسه"۔ [2]

(ترجمہ) جو شخص بھی جنت میں داخل ہو گا اس کے سر اور پاؤں کی طرف دو حور عین بیٹھیں گی جو اس کیلئے سب سے زیادہ خوبصورت آواز میں جس کو جن و انسان نے نہیں سنا ہو گا نغمہ سرائی کریں گی یہ شیطان کے باجے نہیں ہوں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کی تقدیس بیان ہو گی۔

جنتی بیویوں کا ترانہ

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

---

[1] البدور السافرہ (۲۰۸۹)، البعث والنشور (۴۲۵)، حادی الارواح ص ۳۲۳، ترغیب و ترہیب (۴/ ۵۳۸)،

[2] البعث والنشور (۴۲۱)، البدور السافرہ (۲۰۹۰)، طبرانی کبیر (۷۴۷۸)، مجمع الزوائد (۱۰/ ۴۱۸)، حادی الارواح ص ۳۲۴، ترغیب و ترہیب (۴/ ۵۳۷)،

"ان ازواج الجنة ليغنين لازواجهن باصوات ماسمعها احد قط' ان مما تغنين' نحن الخيرات الحسان' ازواج قوم كرام' ينظرون بقرة اعيان . وان مما يغنين به' نحن الخالدات لا يمتن' نحن الآمنات فلا يخفن' نحن المقيمات فلا يظعن "۔[1]

(ترجمہ) جنت کی عورتیں اپنے اپنے خاوندوں کے سامنے ایسی (خوبصورت) آوازوں میں نغمہ سرائی کریں گی جس کو کسی نے اس سے پہلے نہیں سنا ہوگا' جو ترانے وہ گائیں گی ان میں سے ایک یہ ہے۔

نحن الخيرات الحسان ازواج قوم كرام

ينظرون بقرة اعيان

ہم بہت اعلیٰ درجہ کی حسین عورتیں ہیں، بڑے درجہ کے لوگوں کی بیویاں ہیں وہ آنکھوں کی ٹھنڈک اور لذت سے لطف اندوز ہونے کیلئے ہمیں دیکھتے ہیں

وہ یہ ترانہ بھی گائیں گی

نحن الخالدات لايمتن نحن الآ منات فلا يخفن

نحن المقيمات فلا يظعن

ہم ہمیشہ زندہ رہیں گی کبھی فوت نہ ہوں گی' ہم ہمیشہ ہر طرح کی تکلیف سے امن میں ہیں کبھی خوف نہیں کریں گی' ہم دائمی طور پر جنت میں رہنے والیاں ہیں کبھی اس سے نکالی نہ جائیں گی۔

حوروں کا ترانہ

(حدیث) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"ان الحور فی الجنة ليغنين ' يقلن : نحن الحور الحسان ' هدينا لازواج كرام"

---

[1] معجم طبرانی صغیر (۷۳۴)(۱/ ۲۶۰) باسند صحیح، طبرانی اوسط ( )' البدور السافرہ (۲۰۹۲)' مجمع الزوائد (۱۰/ ۴۱۹)' حادی الارواح ص ۳۲۵' ترغیب وترہیب (۴/ ۵۳۸)' صفۃ الجنہ ابن کثیر ص ۱۱۳'

(ترجمہ) جنت کی حوریں ترنم سے ترانے کہیں گی وہ کہیں ؎

نحن الحور الحسان　　　　هدينا لازواج كرام

ہم حسین و جمیل حوریں ہیں بڑی شان والے خاوندوں کو تحفہ میں عطاء کی گئی ہیں۔ ا؎

عفافہ کی ہواؤں کے گیت

ارشاد خداوندی فی روضة یحبرون کی تفسیر میں امام اوزاعیؒ فرماتے ہیں کہ جب جنت والے خوبصورت آواز سننا چاہیں گے تو اللہ تعالیٰ ہواؤں کو حکم دیں گے ان ہواؤں کا نام عفافہ ہے یہ نرم لولو کے سرکنڈوں کی گنجان جھاڑیوں میں داخل ہو گی اور اس کو حرکت دے گی تو وہ ایک دوسرے سے ٹکرائیں گے اور جنت میں خوش الحانی پیدا ہو جائے گی جب وہ خوش الحانی کرے گی تو جنت میں کوئی درخت ایسا باقی نہیں رہے گا جس کو پھول نہ لگیں۔ ا؎

حوروں کا اجتماعی گانا

(حدیث) حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

(ان فی الجنة لمجتمعاً للحور العین یرفعن باصوات لم تسمع الخلائق بمثلها' یقلن: نحن الخالدات فلا نبید' ونحن الناعمات فلا نبأس' ونحن الراضیات فلا نسخط' طوبی لمن کان لنا و کناله) ۲؎

(ترجمہ) جنت میں حور عین کی ایک مجلس منعقد ہوا کرے گی یہ ایسی خوبصورت آوازوں

ا؎ تاریخ کبیر امام بخاری (۷ / ۱۶)' البدور السافرہ (۲۰۹۳)' البعث والنشور (۴۲۰)' صفۃ الجنہ ابن ابی الدنیا (۲۵۴) بسند جید' معجم اوسط طبرانی (　　)' مجمع الزوائد (۱۰ / ۴۱۹)' کنز العمال (۳۹۴۶۰) بحوالہ فوائد سمویہ، حادی الارواح ص ۳۲۳' صفۃ الجنہ ابو نعیم (۴۳۲)' صفۃ الجنۃ مقدسی (۳ / ۸۲) مخطوط' البعث ابن ابی داؤد (۷۶)' مجمع البحرین (۴۷۷)' نہایہ ابن کثیر (۲ / ۵۰۷)' ترغیب و ترہیب (۴ / ۵۳۸)' ابن ابی شیبہ (۱۳ / ۱۰۲)' مجمع الزوائد (۱۰ / ۴۱۹)' الفتح الکبیر (۱ / ۲۹۸)' المطالب العالیہ (۴ / ۴۰۲)' درمنثور (۶ / ۱۵۰)

۲؎ ابن عساکر (البدور السافرہ ۵ / ۲۰۹۶)۔

میں گائیں گی کہ مخلوقات نے ان جیسی نغمہ سرائی کبھی نہ سنی ہو گی یہ کہیں گی ۔

نحن الخالدات فلا نبید و نحن النا عمات فلا نبأس
و نحن الراضیات فلانسخط طوبی لمن کان لنا و کنا له

ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں کبھی فنا نہ ہوں گی ہم ہمیشہ نعمتوں میں پلنے والیاں ہیں کبھی خستہ حال نہ ہوں گی۔ ہم (اپنے خاوندوں پر) راضی رہنے والیاں ہیں کبھی ناراض نہ ہوں گی۔ بشارت ہو اس کیلئے جو ہمارا خاوند بنا اور ہم اس کی بیویاں بنیں۔

دنیاوی عورتوں کا حوروں کے ترانہ کا جواب دینا

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب حور عین یہ ترانہ کہیں گی تو دنیا کی مومن عورتیں اس ترانہ کیساتھ جواب دیں گی

نحن المصلیات وما صلیتن ونحن الصائمات وما صمتن
ونحن المتوضئات وما توضأتن ونحن المتصدقات و ما تصدقتن

ہمیں نماز پڑھنے کا شرف حاصل ہوا ہے تم نے نمازیں نہیں پڑھیں۔ ہم نے روزے رکھے ہیں تم نے نہیں رکھے، ہم نے وضو کئے ہیں تم نے وضو نہیں کئے۔ ہم نے زکواۃ و صدقات ادا کئے ہیں تم نے نہیں کئے۔
حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اس جواب کے ساتھ یہ دنیا کی عورتیں حور عین پر غالب آ جائیں گی۔ [1]

درخت اور حوروں کا حسن آواز میں مقابلہ

ایک قریشی آدمی نے حضرت امام ابن شہاب زہریؒ سے پوچھا کہ کیا جنت میں گانا بھی ہو گا کیونکہ مجھے خوبصورت آواز بہت پسند ہے تو آپ نے فرمایا جس ذات کے قبضہ قدرت میں ابن شہاب کی جان ہے بالکل ہو گا۔ جنت میں ایک درخت ہو گا جس کے پھل لولو

ا۔ تذکرۃ القرطبی (۲/۴۷۶)، صفۃ الجنۃ ابن کثیر (۱۱۳ بحوالہ قرطبی)

اور زبر جد کے ہوں گے اس کے نیچے نوخواستہ لڑکیاں ہوں گی جو خوبصورت انداز سے قرآن پاک کی تلاوت کریں گی اور یہ کہیں گی کہ ہم نعمتوں کی پلی ہیں ہم ہمیشہ رہیں گی کبھی نہ مریں گی۔ جب وہ درخت اسکو سنے گا تو اس کا ایک حصہ دوسرے سے باریک ترنم سے ملاپ کھائے گا تو وہ لڑکیاں خوبصورت آواز میں اس کا جواب پیش کریں گی اور جنتی فیصلہ نہیں کر سکیں گے کہ ان لڑکیوں کی آوازیں زیادہ خوبصورت ہیں یا درخت کی۔ [1]

---

[1] ترمذی (۲۵٦۴) فی صفۃ الجنہ 'حادی الارواح ۳۲۳ 'ترغیب وترتیب (۵۳۷/۴) 'تذکرۃ القرطبی (۴۷٦/۲) 'ابن ابی شیبہ (۱۰۰/۱۳) 'مسند احمد ۱۵٦/۱ 'زہد ابن المبارک ۵۲۳ 'صفۃ الجنہ ابن کثیر ۱۱۲۔

[2] حادی الارواح ۳۲۵ 'صفہ الجنہ ابن ابی الدنیا (۲۵۵)'

حوروں کی جنت میں سیر و تفریح

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

حور مقصورات فی الخیام (سورۃ الرحمٰن / ۷۲)

(ترجمہ) حوریں ہیں خیموں میں محفوظ۔

اس کا ایک معنی تو یہ ہے کہ وہ صرف خیموں میں ہی رہیں گی۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ وہ صرف اپنے شوہروں کو چاہیں گی ان کے علاوہ کسی غیر کو نہیں دیکھیں گی اور خیموں میں رہتی ہوں گی، خیموں میں رہنے کا یہ مطلب نہیں ہے وہ اپنے اپنے خیموں کو نہیں چھوڑیں گی باہر سیر و تفریح کیلئے نہیں نکلیں گی بلکہ یہ مطلب ہے کہ یہ عورتیں غائب پردہ میں رہنے والیاں ہوں گی بالکل پاکدامن رہیں گی اور یہ عورتوں کی بہترین صفت ہے اور یہ اسی طرح سے باغات اور تفریحات کیلئے نکلا کریں گی جس طرح سے بادشاہوں کی بیویاں باپردہ محفوظ طریقہ سے سیر و تفریح کیلئے نکلتی ہیں۔ تابعی مفسر حضرت مجاہد فرماتے ہیں ان حوروں کے دل لولو کے خیموں میں صرف اپنے خاوندوں تک محدود رہیں گے۔[1]

---

[1] جولات فی ریاض الجنات

جنت کی عورت اپنے خاوند کو دنیا میں دیکھ لیتی ہے

(حدیث) حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے جناب رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا

لا توذی امراة زوجها فی الدنیا الاقالت زوجته من الحور العین لاتوذیه قاتلك الله فانما هو دخیل عندك یوشك یفارقك الینا۔ ا؎

(ترجمہ) کوئی عورت جب بھی دنیا میں اپنے خاوند کو ایذاء اور تکلیف پہنچاتی ہے تو اس کی بیوی حور عین (جنت میں) کہتی ہے اللہ تجھے قتل کرے اس کو ایذاء مت دو یہ تمھارے پاس کچھ وقت کا مہمان ہے وہ وقت قریب ہے کہ یہ تمہیں چھوڑ کر ہمارے پاس آجائے گا۔

(فائدہ) حضرت ابن زید فرماتے ہیں جنت کی عورت کو جب کہ وہ جنت میں موجود ہے کہا جاتا ہے کیا تو پسند کرتی ہے کہ تو دنیا کے اپنے خاوند کو دیکھے تو وہ کہتی ہے ہاں (کیوں نہیں)، چنانچہ اس کیلئے پردے ہٹادئے جاتے ہیں اس کے اور اسکے خاوند کے درمیان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں حتی کہ وہ اس کو دیکھتی اور پہچان رکھتی ہے اور ٹکٹکی لگا کر دیکھتی رہی ہے اور یہ کہ وہ اپنے خاوند کو دیر سے آنے والا سمجھتی ہے۔ یہ عورت اپنے خاوند کی اتنا مشتاق ہے جتنا کہ (دنیا کی) عورت اپنے گھر سے کہیں دور دراز گئے ہوئے خاوند کی واپسی کی مشتاق ہوتی ہے۔ شاید کہ دنیا کے مرد اور اسکی بیوی کے درمیان اس حور کی وہی حالت ہوتی ہے جو بیویوں کی اپنے خاوند کے درمیان نوک جھونک اور جھگڑا ہوتا ہے اور یہ جنت کی حور دنیا کی بیوی پر ایسے ناراض ہوتی ہے اور اس کو تکلیف ہوتی ہے اور اسی تکلیف کی بناء پر کہتی ہے تجھ پر افسوس تم اس کو چھوڑ دو یہ تمہارے پاس چند راتوں کا دنوں کا مہمان ہے اس کو تکلیف نہ دو ہمیں تمہاری اس کو تکلیف دینے سے صدمہ ہوتا ہے یہ تو جنت کا شہزادہ ہے۔ ۲؎

ا؎ تذکرۃ القرطبی ۴۸۵ بحوالہ ترمذی (۱۱۴۷) فی الرضاع، وابن ماجہ (۲۰۱۴) فی النکاح، حلیۃ الاولیاء (۵/۲۲۰)، مسند احمد (۵/۲۴۲)، بدور السافرہ (۲۰۵۱) وحسنہ الترمذی، صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۷۶)، حاوی الارواح ۳۰۴، صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۳۰۳)، مشکوۃ (۳۲۰۸)، اتحاف (۵/۴۰۸)، درمنثور (۱/۴۱)، کنز العمال (۴۴۷۷۹)، علل الحدیث (۱۲۶۴)، ترغیب وترتیب (۳/۵۸)

۲؎ تذکرۃ القرطبی ۴۸۵، البدور السافرہ (۲۰۵۲) بحوالہ ابن وہب۔

حوریں حساب وکتاب کے وقت اپنے خاوندوں کو دیکھ رہی ہوں گی

حضرت ثابت فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ جب اپنے بندے کا قیامت کے دن حساب لے رہے ہوں گے اس وقت اس کی بیویاں جنت سے جھانک کر دیکھ رہی ہوں گی جب پہلا گروہ حساب سے فارغ ہو کر (جنت کی طرف) لوٹے گا تو وہ عورتیں ان کو دیکھ رہی ہوں گی اور کہیں گی اے فلانی خدا کی قسم یہ تمہارا خاوند ہے وہ بھی کہے گی ہاں اللہ کی قسم یہ میرا خاوند ہے۔[1]

حوریں بیت اللہ کا طواف کر رہی تھیں

سیدنا حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے صاحبزادہ سیدنا محمد معصوم نقشبندی مجددیؒ فرماتے ہیں کہ جب میں حرم میں داخل ہوا اور طواف شروع کیا تو مردوں اور عورتوں کی ایک جماعت کو انتہائی حسین و جمیل شکل وصورت میں دیکھا جو میرے ساتھ شوق اور تقرب شدید کیساتھ طواف کر رہے تھے وہ بیت اللہ کے بوسے بھی لیتے تھے اور ہر وقت اس سے معانقہ کرتے تھے' ان کے قدم زمین پر تھے اور سر آسمان کو چھو رہے تھے۔ مجھے معلوم ہوا کہ مرد تو فرشتے ہیں اور عورتیں حوریں ہیں۔[2]

(فائدہ) فرشتوں کا بیت اللہ شریف کا طواف کرنے کا ذکر تو احادیث مبارکہ میں بہت وارد ہوا ہے لیکن حوروں کے طواف کرنے کا ذکر احقر نے کسی حدیث میں نہیں دیکھا مگر ان کا بیت اللہ شریف کا طواف کرنا کوئی بعید از عقل بات نہیں ہے اس کی تصدیق میں کوئی حرج نہیں جب کہ اس کی نقل کرنے والے علامہ یوسف بن اسماعیل اکابر اسلاف میں سے گذرے ہیں اور حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی مجددی کا مقام ولایت اور کثرت کرامات بھی اکابرین اہل سنت' علماء دیوبندؒ کے نزدیک مسلم ہے یہ حوروں کا بیت اللہ شریف کا طواف کرنا بطور عبادت کے نہیں ہے بلکہ ان کے مقام و مرتبہ کو اس شرف کے ساتھ اعلیٰ اور بالا کرنا مقصود ہے اور یہ حوریں جس جنتی مرد کی

---

[1] صفة الجنة ابن ابی الدنیا (۲۹۰)

[2] جامع کرامات الاولیاء یوسف بن اسماعیل نبہانی قدس سرہ (۱/ ۳۳۴)۔

زوجیت میں جائیں گی ان کے اضافہ شرف میں حوروں کو طواف کرایا جاتا ہو گا تاکہ جنتی بیوی کو بیت اللہ کی زیارت اور طواف کا شرف حاصل ہو اور حوروں کے حسن و مرتبہ میں کمال اور اتمام ہو (واللہ اعلم)

دنیا کے میاں بیوی جنت میں بھی میاں بیوی رہیں گے

حضرت ابو بکر صدیقؓ فرماتے ہیں مجھے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ جو شخص کسی عورت سے شادی کرتا ہے جنت میں بھی وہ عورت اس کی بیوی ہو گی۔ ا؎

(فائدہ) بشرطیکہ وہ دونوں حالت اسلام پر فوت ہوئے ہوں اور بیوی نے شوہر کے مرنے کے بعد کسی اور مرد سے نکاح نہ کیا ہو

حضرت عکرمہؒ بیان کرتے ہیں سیدنا ابو بکر صدیقؓ کی صاحبزادی حضرت اسماء حضرت زبیر بن عوام کی بیوی تھیں حضرت زبیر ان پر سختی فرماتے تھے یہ اپنے والد صاحب کی خدمت میں شکایت لے کر آئیں تو آپ نے ان کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا اے میری بیٹی صبر کرو اگر کسی عورت کا خاوند نیک ہو پھر وہ اس کو داغ مفارقت دے جائے (یعنی فوت ہو جائے) اور اس کی بیوی نے اس کی وفات کے بعد کسی اور شخص سے نکاح نہ کیا ہو تو اللہ تعالیٰ ان دونوں میاں بیوی کو جنت میں اکٹھے جمع فرمادیں گے (یعنی وہ جنت میں بھی اسی طرح سے میاں بیوی رہیں گے انکی ازدواجی حالت ختم نہیں کریں گے)۔ ۲؎

علامہ قرطبی نقل کرتے ہیں کہ حضرت معاویہؓ نے حضرت ام درداءؓ کو اپنے ساتھ نکاح کرنے کا پیغام بھجوایا تو انہوں نے یہ کہتے ہوئے انکار کر دیا کہ میں نے (اپنے فوت شدہ خاوند) حضرت ابوالدرداءؓ سے سنا ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے فرمایا

المرأۃ لآخر ازواجھا فی الجنۃ جنت میں عورت اپنے آخری خاوند کی بیوی بنے گی لہذا تو میرے بعد (کسی سے) نکاح نہ کرنا۔ ۳؎

حضرت حذیفہؓ نے بھی اپنی بیوی سے فرمایا تھا کہ اگر تمہیں یہ بات پسند آئے کہ تو جنت

۱۔ ابن وہب (البدور السافرہ / ۲۰۶۱)،

۲۔ طبقات ابن سعد (البدور السافرہ / ۲۰۶۲)، تذکرۃ القرطبی (۲ / ۴۸۱) بغیر لفظ مطولاً۔

۳۔ تذکرۃ القرطبی (۲ / ۴۸۲)،

میں میری بیوی بنے اور اللہ تعالی ہم دونوں کو جنت میں ملا دیں تو تم میرے (مرنے کے)بعد اور نکاح نہ کرنا کیونکہ (جنت میں) عورت اپنے دنیا کے آخری خاوند کی بیوی بنے گی۔[1]

---

[1] تذکرۃ القرطبی(۱/۴۸۲)

کئی خاوندوں والی عورت جنت میں کس کی بیوی بنے گی

وہ عورت جس نے یکے بعد دیگرے دنیا میں دو مردوں یا تین مردوں یا اس سے زیادہ سے نکاح کئے اور اس کے خاوند فوت ہوتے رہے کسی نے طلاق نہ دی تو ایسی عورت جنت میں کس کی بیوی بنے گی اس کے بارہ میں احادیث درج ذیل ہیں۔

(حدیث) حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

المرأة لآخر ازواجها فی الآخرة ۔[1]

(ترجمہ) عورت آخرت میں دنیا کے اپنے آخری خاوند کی بیوی بنے گی

(فائدہ) یہ روایت تاریخ دمشق ابن عساکر میں حضرت ابو الدرداءؓ سے موقوفا بھی مروی ہے۔[2] اور حضرت عائشہؓ نے اس کو اسی طرح سے حضور ﷺ سے نقل کیا ہے مگر اس کی سند میں ایک راوی متہم بالوضع ہے۔[3]

(فائدہ) ان احادیث سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ ایسی عورت کا آخری خاوند ہی جنت میں اس کا خاوند ہوگا لیکن درج ذیل حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسی عورت کو اختیار دیا جائے گا وہ ان خاوندوں میں سے جس کو چاہے اپنا خاوند بنا لے چنانچہ حدیث میں ہے کہ

(حدیث) حضرت ام المؤمنین ام حبیبہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ عورت جس کے دنیا میں دو خاوند ہوتے ہیں یہ عورت بھی فوت ہو جاتی ہے اور وہ بھی فوت ہو جاتے ہیں پھر یہ سب جنت میں داخل ہوں تو یہ عورت کس خاوند کی بیوی بنے گی (پہلے کی یا دوسرے کی) تو آپ نے ارشاد فرمایا

لاحسنهما خلقا كان عندها فی الدنیا' ذهب حسن الخلق بخيری الدنيا والآخرة۔

---

[1] طبقات ابن سعد (البدور السافرہ / ۲۰۶۳)

[2] ابن عساکر (البدور السافرہ / ۲۰۶۴)

[3] تاریخ بغداد (۹ / ۲۲۸)'

(ترجمہ) جو دنیا میں اس کے پاس ان دونوں میں زیادہ اچھے اخلاق سے اس سے پیش آتا تھا۔ حسن اخلاق دنیا اور آخرت کی دونوں خوبیاں لے گیا۔[۱]

(فائدہ) وہ عورت جس نے دنیا میں کئی مردوں سے نکاح کیا اور سب نے اس کو طلاق دی تو عورت کو یا تو اختیار ہوگا وہ دنیا کے جس صالح مرد کو جنت میں شوہر منتخب کرے گی اس کیساتھ اس کا نکاح کر دیا جائے گا یا خود اللہ تعالیٰ ہی اس کا کسی جنتی سے بیاہ کر دیں گے یا کوئی جنتی خود ایسی عورت کو اللہ تعالیٰ سے اپنے نکاح میں لانے کی درخواست کرے گا ان تینوں صورتوں میں سے پہلی صورت زیادہ قرین قیاس ہے۔

اگر کسی عورت نے دنیا میں یکے بعد دیگرے کئی مردوں سے نکاح کئے اور سب نے اس کو طلاق دی مگر آخری نے اس کو طلاق نہ دی یا آخری خاوند کی زندگی میں یہ عورت فوت ہو گئی تو قرین قیاس یہی ہے کہ وہ عورت جنت میں اس آخری خاوند کی بیوی بنے گی۔

ان سب صورتوں میں اگر خاوندوں نے اس سے بدسلوکی کی اور یہ ان پر ناراض رہی حتی کہ جنت میں ان کی زوجیت میں رہنے کو تسلیم نہ کیا تو انشاء اللہ اس کو جنت میں کوئی نعم البدل عطا کیا جائے گا یا اس کو ان میں سے کسی ایک کے ساتھ جس کے ساتھ رہنے پر وہ راضی ہو جائے گی رضامند کیا جائے گا۔ (واللہ اعلم)

---

[۱] مکارم الاخلاق خرائطی (   )، مسند بزار (   )، طبرانی (   )، مجمع الزوائد (   )، البدور السافرہ (۲۰۶۵)، (۱۳-۲) تذکرۃ القرطبی (۲/۴۸۲)،

دنیا میں جنتی مردوں اور عورتوں کی صفات

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

الا اخبرکم برجا لکم من اهل الجنة النبی فی الجنة والصدیق فی الجنة والشهید فی الجنة والرجل یزوراخاه فی ناحیة المصر لایزوره الا الله فی الجنة ونساؤکم من اهل الجنة: الودود الولودالتی اذا غضب او غضبت جاءت حتی تضع یدها فی ید زوجهاثم تقول لااذوق غمضا حتی ترضی۔ [1]

(ترجمہ) میں تمہیں جنت میں جانے والے مردو حضرات کے متعلق بتلاؤں۔ نبی بھی جنت میں جائیں گے، صدیق بھی جنت میں جائیں گے، شہید بھی جنت میں جائیں گے اور وہ شخص بھی جنت میں جائیگا جو اللہ تعالی کی خوشنودی کیلئے اپنے مسلمان بھائی کی ملاقات کیلئے شہر کے کسی کونے میں (سفر کر کے) جائے۔ اور جنت میں جانے والی تمہاری عورتیں یہ ہیں جو خاوند سے خوب محبت کرنے والی ہو بچے زیادہ جننے والی ہو۔ جب خاوند اس پر ناراض ہو یا وہ خود ناراض ہو تو وہ (خاوند کے پاس) جا کر اپنا ہاتھ اپنے خاوند کے ہاتھ میں دیدے اور پھر کہے میں اس وقت تک آرام نہیں کر سکوں گی جب تک تو مجھ سے راضی نہ ہو جائے۔

(فائدہ) صدیق ولایت کے سب سے اعلی مقام پر فائز ہوتا ہے نبی کے مکمل نقش قدم پر چلتا ہے اور شہید وہ ہے جو اسلام کی حقانیت اور اللہ تعالیٰ کی توحید کو دلائل حقہ کے ساتھ مشاہدہ کرتے ہوئے شریعت اور توحید کی حقانیت کی شہادت دے یا جو غلبہ اور سطوت اسلام اور اعلاء کلمۃ اللہ کیلئے اپنی جاں کی قربانی پیش کرے۔ اور بھی شہادت کی بہت سی قسمیں ہیں جیسے کسی حادثہ میں مر جانا یہ دوسرے درجہ کی شہادت ہے بہر حال اللہ تعالی کی رحمت اپنی مخلوق کیلئے بہت وسیع ہے وہ اپنے فضل سے ہمیں جنت میں اعلی ترین مقامات عطاء فرمائیں (آمین)

ا۔ سنن الکبری امام نسائی کتاب عشرۃ النساء نحوہ (۱۵۰)، الجامع الصغیر للسیوطی ( ) کنز العمال ( )، حادی الارواح باختصار۔

جنت کے درخت باغات اور سائے

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

واصحاب الیمین مااصحاب الیمین فی سدر مخضود و طلح منضود وظل ممدود و ماء مسکوب وفا کھة کثیرة لامقطوعة ولا ممنوعة

(سورة الواقعہ۔ ۲۷ تا ۳۳)

(ترجمہ) اور جو داہنے والے ہیں وہ داہنے والے کیسے اچھے ہیں' وہ ان باغوں میں ہوں گے جہاں بے خار بیریاں ہوں گی' اور تہ بتہ ہوں گے' اور لمبا لمبا سایہ ہوگا' اور چلتا ہوا پانی ہوگا اور کثرت سے میوے ہوں گے جو نہ ختم ہوں گے اور نہ ان کی روک ٹوک ہوگی۔

(مزید آیات)

ولمن خاف مقام ربه جنتان' فبای آلا ء ربکما تکذبان' ذواتا افنان' فبای آلاء ربکما تکذبان' فیهما عینان تجریان' فبای آلاء ربکما تکذبان' فیهما من کل فاکهة زوجان فبای آلاء ربکما تکذبان' متکئین علی فرش بطا ئنها من استبرق و جنا الجنتین دان' فبای آلاء ربکما تکذبان' فیهن قاصرات الطرف لم یطمثهن انس قبلهم ولا جان ' فبای آلاء ربکما تکذبان' ک الیاقوت والمرجان' فبای آلاء ربکما تکذبان' هل جزاء الا حسان ا الاحسان' فبای آلاء ربکما تکذبان' و من دونهما جنتان' فبای آلاء ربکما تکذبان' مدهامتان' فبای آلاء ربکما تکذبان' فیهما عینان نضاختان' فبای آلاء ربکما تکذبان' فیهمافاکهة ونخل ورمان' فبای آلاء ربکما تکذبان' فیهن خیرات حسان' فبای آلاء ربکما تکذبان' حور مقصورات فی الخیام' فبای الاء ربکما تکذبان' لم یطمثهن انس قبلهم ولا جان ' فبای آلاء ربکما تکذبان' متکئین علی رفرف خضر وعبقری حسان ' فبای آلاء ربکما تکذبان' تبارك اسم ربك ذی الجلال والا کرام.

(سورة الرحمٰن آیات۔ ۴۶ تا ۷۸)

(ترجمہ) اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے (ہر وقت) ڈرتا رہتا ہے اس کیلئے (جنت میں) دو باغ ہوں گے۔ سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے' (اور وہ) دونوں باغ بہت شاخوں والے ہوں گے، سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے ان دونوں باغوں میں دو چشمے ہوں گے کہ بہتے چلے جائیں گے' سوائے جن وانس اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔ ان دونوں باغوں میں ہر میوے کی دو دو قسمیں ہوں گی' سو اے جن وانس اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔ وہ لوگ تکیہ لگائے ایسے فرشوں پر بیٹھے ہوں گے جن کے استر دبیز (موٹے) ریشم کے ہوں گے اور ان باغوں کا پھل بہت نزدیک ہو گا' سوائے جن وانس اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے' ان میں نیچی نگاہ والیاں (یعنی حوریں) ہوں گی کہ ان (جنتی) لوگوں سے پہلے ان پر نہ تو کسی آدمی نے تصرف کیا ہو گا اور نہ کسی جن نے' سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔ گویا وہ یاقوت اور مرجان ہیں' سو اے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے' بھلا غایت اطاعت کا بدلہ بجز عنایت کے اور بھی کچھ ہو سکتا ہے' اے جن وانس اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے' اور ان دونوں باغوں سے کم درجہ میں دو باغ اور ہیں' سو اے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے' وہ دونوں باغ گہرے سر سبز ہوں گے' سو اے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے' ان دونوں میں دو چشمے ہوں گے کہ جوش مارتے ہوں گے' سو اے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے' ان دونوں باغوں میں میوے اور کھجوریں اور انار ہوں گے' سو اے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے' ان میں خوب سیرت خوبصورت عورتیں ہوں گی (یعنی حوریں)' سو اے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے' وہ عورتیں گوری رنگت کی ہوں گی (اور باغات میں) خیموں میں محفوظ ہوں گی' سو اے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے' (اور) ان (جنتی) لوگوں سے پہلے ان (حوروں) پر نہ تو کسی آدمی نے تصرف کیا ہو گا اور نہ کسی جن نے' سو

اے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے، وہ لوگ سبز مشجر اور عجیب خوبصورت کپڑوں (کے فرشوں) پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے، سو اے جن و انس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے، بڑا بابرکت نام ہے آپکے رب کا جو عظمت والا اور احسان والا ہے۔

تمام جنت پر سایہ کرنے والا درخت

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ جنت میں ایک درخت ایسا ہے کہ سایہ میں سو سال تک سوار چلتا رہے گا اگر تم چاہو تو "وظل ممدود" (اور لمبا لمبا سایہ ہو گا) پڑھ لو۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی یہ بات حضرت کعبؒ کو پہنچی تو فرمایا انہوں نے سچ کہا، اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کی زبان پر تورات کو نازل کیا اور حضرت محمد ﷺ کی زبان پر قرآن مجید کو نازل کیا اگر کوئی شخص کسی نوجوان اونٹنی یا نوجوان اونٹ پر سوار ہو کر اس درخت کی جڑ کے گرد گھومے تو اس کا چکر پورا کرنے سے پہلے بوڑھا ہو کر گر پڑے، اللہ تعالیٰ اس درخت کو خود اپنے ہاتھ سے لگایا اور اس میں اپنی طرف سے روح پھونکی، اس درخت کی شاخیں جنت کی چاردیواری سے باہر پڑتی ہیں۔ جنت کی ہر نہر اس درخت کی جڑ سے نکلتی ہے۔[1]

(فائدہ) حضرت ابن عباس اس درخت کی تفصیل میں (وظل ممدود) کی تفسیر میں فرماتے ہیں جنت میں ایک درخت ہے جو اتنی موٹی جڑ پر قائم ہے کہ تیز رفتار سوار اس کی ہر طرف سے سو سال تک چل سکتا ہے، جنت والے اور غرفات (بالا خانوں) والے اور دوسرے جنتی اس درخت کے پاس جمع ہوں گے اور اس کے سایہ میں باہم باتیں کریں گے۔ فرمایا کہ ان جنتیوں میں سے بعض کو کچھ خواہش ہو گی اور وہ دنیا کی لہو

---

[1] زوائد زہد ابن المبارک (۔ ۲)، حادی الارواح ص ۲۲۲، زہد امام وکیعؒ، البدور السافرہ (۱۸۴)، زہد ہناد بن السری (۱۱۴) تذکرۃ قرطبی ص ۴۵۰۔

لعب کو یاد کریں گے تو اللہ تعالیٰ جنت سے ایک ہوا بھیجیں گے تو وہ درخت جو کچھ دنیا میں لہوو لعب کی اقسام تھیں سب کے ساتھ حرکت میں آئے گا۔ا؎

ہر درخت کا تنہ سونے کا ہے

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

مافی الجنة شجرة الا وساقها من ذهب۔۲؎

(ترجمہ) جنت میں کوئی درخت ایسا نہیں مگر اس کا تنہ سونے کا ہے۔

جنت کی کھجور

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں جنت کی کھجور کے تنے سبز زمرد کے ہیں اور کھجور کے تنے کی ٹہنیاں سرخ سونے کی ہوں گی' اس کی شاخیں جنتیوں کے بہترین لباس ہوں گے انہیں میں سے ان کے چھوٹے کپڑے اور پوشاکیں تیار ہوں گی' اس کے پھل مٹکوں اور ڈول کی طرح (بڑے بڑے) ہوں گے دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھے' جھاگ سے زیادہ نرم' ان میں گٹھلی نہیں ہو گی۔۳؎

درختوں کی کچھ مزید تفصیل

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ جنت کی زمین چاندی کی ہے' اس کی مٹی کستوری کی ہے'

ا؎ صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۴۵) ص ۲۸' حادی الارواح ص ۲۲۲' (ترمذی (۲۵۲۵)' صحیح ابن حبان (۲۶۲۴)' کنز العمال (۳۹۲۴۷)' مشکوۃ (۵۶۳۱)' اتحاف السادۃ (۱۰/ ۵۳۵)' ترغیب (۴/ ۵۲۲)' تفسیر ابن کثیر (۸/ ۶)' تاریخ بغداد (۵/ ۱۰۸)

۲؎ ترمذی صفۃ الجنۃ ب ا (۲۵۲۵)' بدور سافرہ (۱۸۵۰)' ابن حبان (۱۰/ ۲۵۰)'

۳؎ ترغیب وترہیب ۴/ ۵۲۳' صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۵۰)' حاکم ۲/ ۴۷۵' وقال صحیح علی شرط مسلم واقرہ الذہبی، زہد ابن المبارک (۱۴۸۸) عن سعید بن جبیر بالفاظ متقاربۃ' کتاب العظمۃ (۵۷۶)' البعث والنشو ر (۳۱۱)' الدر المنثور ۶/ ۱۵۰ بحوالہ ابن ابی شیبہ وہناد وابن المنذر وابن ابی حاتم و ابوالشیخ وغیرہ۔ البدور السافرہ (۱۸۵۱)' حادی الارواح ص ۲۲۴'

اس کے درختوں کی جڑیں سونے اور چاندی کی ہیں جن کی ٹہنیاں لولو زبرجد اور یاقوت کی ہیں' پتے اور پھل ان کے نیچے لگے ہوں گے' جو شخص کھڑے ہو کر کھائے گا تو اس کو بھی کوئی دقت نہ ہو گی اور جو شخص بیٹھ کر کھائے گا اس کو بھی کوئی دقت نہ ہو گی اور جو شخص اس کو لیٹ کر کھائے گا اس کو بھی کوئی دقت نہ ہو گی۔ ا؎

جنت میں درختوں کی لکڑیاں نہیں ہوں گی

حضرت جریر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ ہمارا قافلہ صِفاح مقام پر اترا تو وہاں ایک شخص درخت کے نیچے سو رہا تھا سورج کی دھوپ اس تک پہنچنے ہی والی تھی میں نے غلام سے کہا تم اس کے پاس یہ چمڑے کا فرش لے جاؤ اور اس پر سایہ کردو چنانچہ وہ چلا گیا اور اس پر سایہ کر دیا جب وہ شخص بیدار ہوا تو وہ حضرت سلمان (فارسیؓ) تھے چنانچہ میں ان کو سلام کرنے کیلئے آیا تو انہوں نے فرمایا اے جریر! اللہ کیلئے انکساری اختیار کرو کیونکہ جو شخص اللہ کیلئے تواضع (انکساری) اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن بڑی عزت بخشیں گے' اے جریر! کیا آپ کو معلوم ہے قیامت کے دن کے اندھیرے کیا چیز ہیں؟ میں نے عرض کیا معلوم نہیں' فرمایا لوگوں کا آپس میں ظلم کرنا۔ پھر انہوں نے ایک چھوٹی سی لکڑی اٹھائی (اتنا چھوٹی) کہ میں اس کو ان کی دو انگلیوں کے درمیان میں دیکھ نہیں کر پا رہا تھا۔ فرمایا اے جریر! اگر تم اتنی سی لکڑی بھی جنت میں طلب کرو تو تمہیں یہ بھی نہ ملے، میں نے کہا اے ابو عبداللہ! یہ کھجور اور درخت کہاں جائیں گے؟ فرمایا ان کی جڑیں لولو اور سونے کی ہوں گی جن کے اوپر کے حصوں میں پھل لگے ہوں گے۔ ۲؎

جنت معتدل ہو گی

حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ جنت معتدل ہو گی نہ اس میں گرمی ہو گی نہ سردی ہو

ا؎ زوائد زہد ابن المبارک (۲۲۹)' ابن ابی شیبہ ۱۳/ ۹۵' البعث والنشور (۳۱۴)' الدر المنثور ۶/ ۳۰۰ بحوالہ سعید بن منصور وابن المنذر' حادی الارواح ص ۲۲۶' بدور السافرہ (۱۸۵۸)'

۲؎ البعث والنشور (۳۱۶)' درمنثور ۶/ ۱۵۰ بحوالہ ابن ابی شیبہ وہناد بن السری۔ حادی الارواح ص ۲۲۶' بدور السافرہ (۱۸۵۲)' زہد ہناد (۹۸)' زہد وکیع (۲۱۵)' حلیہ ابو نعیم (۱/ ۲۰۲)'

گی۔ا ؎

شجرہ طوبیٰ

(حدیث) حضرت عتبہ بن عبد سلمیؓ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے حوض کے متعلق اور جنت کے متعلق سوال کیا پھر اس دیہاتی نے سوال کیا کہ کیا جنت میں میوے بھی ہوں گے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا ہوں گے اور جنت میں ایک درخت ہوگا جس کو "طوبیٰ" کا نام دیا جاتا ہے پھر آپ نے کچھ وضاحت فرمائی۔ مگر مجھے معلوم نہیں کہ وہ وضاحت کیا تھی تو اس دیہاتی نے کہا ہماری زمین کا کونسا درخت اس کے مشابہ ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا تیری زمین کے کس درخت سے وہ کچھ بھی مشابہت نہیں رکھتا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم (ملک) شام میں گئے ہو؟ اس نے عرض کیا نہیں تو آپ نے فرمایا یہ شام کے ایک درخت سے مشابہت رکھتا ہے جس کو ناریل کا درخت کہا جاتا ہے یہ ایک ہی تنہ پر اٹھتا ہے اس کا اوپر کا حصہ پھیل جاتا ہے۔ اس (دیہاتی) نے عرض کیا اس کی جڑ کتنی موٹی ہے؟ فرمایا اگر تمہارے رشتہ داروں کا پانچ سالہ (نوجوان) اونٹ (اس کے گرد) چلتا رہے تو اس کی جڑ کے گرد نہ گھوم سکے بلکہ (چل چل کر) بوڑھے ہو جانے کی وجہ سے اس کی ہنسلی کی ہڈی بھی ٹوٹ جائے۔ ۲ ؎

درخت طوبیٰ والے جنتی کون سے ہوں گے

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! اس آدمی کیلئے (طوبیٰ) خوشخبری ہو جس نے آپ کی زیارت کی ہو اور آپ پر ایمان لایا ہو۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس

۱؎ البعث والنشور (۳۱۸)' ابن ابی شیبہ ۱۳ / ۱۰۰' زہد ابن المبارک (۵۳۵)'

۲؎ الفتح الربانی ۲۴ / ۱۸۷' ابن حبان (۱۰ / ۲۵۱) حدیث ۷۳۷۱' صفۃ الجنۃ ابن کثیر ص ۴۷'

ترمذی صفۃ الجنۃ باب ۹' نہایہ ابن کثیر ۲ / ۴۲۱' طبرانی ۲۴ / ۸۸' ابو نعیم صفۃ الجنۃ (۴۳۵)' حاکم ۲ / ۴۶۹ و قال صحیح علی شرط مسلم و وافقہ الذہبی' حادی الارواح ص ۲۶۵'

شخص کیلئے طوبیٰ ہو جس نے میری زیارت کی اور مجھ پر ایمان لایا' پھر طوبیٰ ہو پھر طوبیٰ ہو پھر طوبیٰ ہو جو مجھ پر ایمان لایا مگر (میرے وفات پا جانے کی وجہ سے) مجھے نہ دیکھا ہو۔ تو اس شخص نے عرض کیا یہ "طوبیٰ" کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا "جنت میں ایک درخت ہے جس کی مسافت سو سال کی ہے' جنت والوں کے کپڑے اس کے شگوفوں سے نکلیں گے" [1]

درخت طوبیٰ سے کیا کیا نعمتیں ظاہر ہوں گی

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک درخت ہے جس کو طوبیٰ کہا جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے۔

تفتقی لعبدی عماشاء فتفتق له عن فرس بلجامه وسرجه وهيئته كما شاء و تتفتق له عن الراحلة برحلها وزمامها وهيئتها كماشاء وعن الثياب ۔ [2]

(ترجمہ) میرے بندہ کیلئے وہ جس نعمت کو چاہے پھٹ جا تو وہ جنتی کیلئے گھوڑے کی لگام، زین اور خوبصورتی کے ساتھ ایسے پھٹے گا جیسے وہ (بندہ) چاہتا ہو گا اور یہ درخت جنتی کیلئے ایک سواری کو نکالے گا اس کا کجاوہ' لگام اور خوبصورتی کے ساتھ جیسے وہ جنتی چاہے گا اور کپڑوں کو بھی (اپنے سے نکالے گا)۔

جنت کی ہر منزل میں طوبیٰ کی لڑی جھانکتی ہو گی

حضرت مغیث بن سمیؒ فرماتے ہیں طوبیٰ جنت میں ایک درخت ہے۔ اگر کوئی شخص لمبی ٹانگوں والی اونٹنی یا نوجوان اونٹ پر سوار ہو پھر اس کے گرد گھومے تو وہ اس جگہ تک نہیں پہنچ سکے گا جہاں سے روانہ ہوا تھا حتی کہ بوڑھا ہو کر مر جائے گا' جنت میں کوئی منزل ایسی نہیں ہے مگر اس درخت کی ٹہنیوں میں سے کوئی نہ کوئی ٹہنی جنتیوں پر ضرور لٹکتی ہو گی جب جنتی پھل کھانے کا ارادہ کریں گے تو یہ ان کے سامنے لٹک

---

[1] الفتح الربانی (۲۴/ ۱۸۷)' (۷۳۷)' صفۃ الجنۃ ابن کثیر ص ۷۵' مسند احمد ۳/ ۷۱' مجمع الزوائد (۱۰/ ۶۷)'

[2] صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۵۴)' زوائد زہد ابن المبارک (۲۶۵)' بدور السافرہ (۱۸۶۲)'

جائے گی تو وہ جتنا چاہیں گے اس سے کھائیں گے۔ فرمایا کہ (ان کے پاس) پرندہ بھی پیش ہوگا یہ اس سے خشک گوشت یا بھنا ہوا گوشت جیسے جی چاہے گا کھائیں گے پھر (جب یہ کھا چکیں گے تو وہ زندہ ہو کر) اڑ جائے گا۔ ا ؎

طوبیٰ کے پھل اور پوشاکیں

فرمان خداوندی (طوبیٰ) کی تفسیر میں حضرت مجاہد (مشہور تابعی مفسرؒ) فرماتے ہیں کہ (طوبیٰ) جنت میں ایک درخت ہے اس پر عورتوں کی چھاتیوں کی طرح کے پھل لگے ہوں گے انہیں میں جنتیوں کی پوشاکیں موجود ہوں گی۔ ۲ ؎

سایہ طوبیٰ میں مل بیٹھنے کیلئے فرشتہ کی دعا

حضرت مالک بن دینارؒ فرماتے ہیں کتنے بھائی ایسے ہیں جو اپنے دوسرے بھائی کو ملنا چاہتے ہیں مگر ان کے سامنے مصروفیت حائل ہے، قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو ایسے گھر میں جمع فرمائے گا جہاں جدائی کا نام و نشان بھی نہ ہوگا۔ پھر حضرت مالک نے فرمایا اور میں بھی اللہ تعالیٰ سے درخواست کرتا ہوں اے میرے بھائیو! کہ وہ مجھے تم سے اس گھر میں طوبیٰ کے (درخت کے) سایہ میں اور عبادت گذاروں کی آرام گاہ میں ملادے جہاں کوئی جدائی نہ ہوگی۔ ۳ ؎

(فائدہ) حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا حبشی زبان میں طوبیٰ جنت کا نام ہے۔ ۴ ؎

ا ؎ صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۵۵)، مصنف ابن ابی شیبہ (۱۵۸۱۳)، زہد ابن المبارک (۲۶۸)، سعید بن منصور و ہناد وابن المنذر وابن ابی حاتم کمافی الدر المنثور ۴/ ۶۲، حلیۃ ابو نعیم ۶/ ۶۸،

۲ ؎ صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۵۶)، صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۴۱۰)،

۳ ؎ صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۵۸)،

۴ ؎ صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۵۹)، تفسیر ابن جریر طبری ۱۳/ ۹۹، وابن ابی حاتم کمافی الدر المنثور ۴/ ۵۹،

ایک درخت کی لمبائی کی مقدار

(حدیث) حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان فی الجنة شجرة مستقلة علی ساق واحد عرض ساقها ثنتان و سبعون سنة۔ [1]

(ترجمہ) جنت میں ایک تنے پر ایک درخت قائم ہے۔ اس کے تنے کی چوڑائی بہتر سال کے (سفر کے) برابر ہے (اس سے تم خود اندازہ کرلو کہ اس کی لمبائی کتنا زیادہ ہوگی)

شجرۃ الخلد

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان فی الجنة شجرة یسیر الراکب فی ظلها سبعین اومائة سنة هی شجرة الخلد۔ [2]

(ترجمہ) جنت میں ایک درخت ہے تیز ترین سوار اس کے سایہ میں ستر سال یا سو سال تک سفر کرسکتا ہے، اس کا نام شجرۃ الخلد (ہمیشہ رہنے والی جنت کا درخت) ہے۔

درخت سدرہ (بیری) کی لمبائی

(حدیث) حضرت اسماء بنت حضرت ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ نے سدرۃ المنتہی کا ذکر کیا اور فرمایا

۱؎ کشف الاستار (۳۵۲۹)، مجمع الزوائد ۱۰/ ۴۱۴ بحوالہ طبرانی واسنادہ حسن، طبرانی (۷/ ۳۲۰)، کنز العمال (۳۹۲۷۰)، اتحاف السادہ (۱۰/ ۵۳۴)،

۲؎ صفۃ الجنۃ ابن کثیر ص ۷۳، مسند احمد ۲/ ۴۵۵، حادی الارواح ص ۲۲۲، زوائد زہد ابن المبارک (۲۶۶)، دارمی (۲/ ۳۳۸)، ابن ماجہ (۴۳۳۵)، عبدالرزاق (۲۰۸۷۶)، (۲۰۸۷۷)، مسند حمیدی (۱۱۳۸)، (۱۱۸۰)، طبرانی کبیر (۶/ ۲۲۷)، ترغیب وترہیب (۴/ ۵۱۹)، حلیۃ الاولیاء (۹/ ۳۰)، مشکوۃ (۵۶۱۵)، فتح الباری (۸/ ۲۲۷)، شرح السنہ (۱۵/ ۲۰۷)

يسيرا الراكب فی ظل الفنن منها مائة سنة ' اويستظل مائة سنة فيها فراش الذهب كان ثمرها القلال۔ [1]

(ترجمہ) بہترین سوار اس کی شاخوں کے سائے تلے سو سال تک چلے گا یا سو سال تک سایہ میں بیٹھے گا اس کا فرش سونے کا ہے (اور) اس کے پھل مٹکوں کی طرح ہیں۔

سدرۃ المنتہیٰ پر ریشم کا اسٹاک

"سدرۃ المنتہیٰ" کی تفسیر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ یہ جنت کے درمیان میں ہے اس پر سندس اور استبرق (کے ریشم) کا اسٹاک رہے گا۔ [2]

درخت سدرہ

(حدیث) حضرت سلیم بن عامرؒ فرماتے ہیں کہ اصحاب رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے اللہ تعالیٰ ہمیں دیہاتیوں سے ان کے (آنحضرت ﷺ سے) سوالات کرنے سے بہت فائدہ پہنچاتے تھے چنانچہ ایک دن دیہاتی حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک موذی درخت کا ذکر کیا ہے میرا خیال نہیں ہے کہ جنت میں کوئی ایسا درخت ہو جو جنتی کو ایذا پہنچائے آپ نے پوچھا وہ کونسا درخت ہے' اس نے عرض کیا بیری کا کیونکہ اس کے کانٹے ہوتے ہیں ایذا دینے والے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

اليس الله يقول: فی سدر مخضود و خضد الله شوكه مجمل مكان كل

---

[1] بدور السافرہ (۱۸۴۸) بحوالہ ترمذی و صححہ' تذکرۃ القرطبی ۲ / ۴۵۰' صفۃ الجنۃ ابو نعیم ۳ / ۲۸۴' طبرانی کبیر ۲۴ / ۸۷۔۸۸' نہایہ ابن کثیر ۲ / ۴۲۰' تفسیر بغوی ۶ / ۲۵۹' تفسیر طبری ۲۷ / ۵۴' مستدرک ۲ / ۴۶۹' زہد ہناد (۱۱۵)' تفسیر ابن کثیر ۴ / ۲۹۷' ترغیب و ترہیب (۴ / ۵۲۰)' ترمذی (۲۵۴۱)

[2] مصنف ابن ابی شیبہ (۱۵۸۰۹)' تفسیر طبری ۲۷ / ۲۹' درمنثور ۶ / ۱۲۵'

شوكة ثمرة۔[1]

(ترجمہ) کیا اللہ تعالیٰ فی سدر مخضود نہیں فرمارہے اللہ نے اس کے کانٹوں کو ختم کردیا ہے اور ہر کانٹے کی جگہ پھل لگادیا ہے۔

سدرۃ المنتہیٰ کے پھل، پتے اور نہریں

(حدیث) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

لما رفعت الى سدرة المنتهى فى السماء السابعة نبقها مثل قلال هجرو ورقها مثل آذان الفيلة يخرج من ساقها نهران ظاهران ونهران باطنان، قلت يا جبريل ماهذا؟ قال اما الباطنان ففى الجنة واما الظاهران فالنيل والفرات۔[2]

(ترجمہ) جب مجھے (معراج کی شب) ساتویں آسمان میں سدرۃ المنتہیٰ کی طرف لے جایا گیا تو اس کے بیر ہجر کے مٹکوں کی طرح (بڑے اور موٹے) تھے اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح تھے، اس کے تنہ سے دو ظاہری نہریں نکلتی ہیں اور دو باطنی، میں نے پوچھا اے جبریل یہ (باطنی اور ظاہری نہریں) کیا ہیں؟ فرمایا باطنی تو جنت میں ہیں اور ظاہری (نہریں دنیا میں) دریائے نیل اور دریائے فرات ہیں۔

---

[1] زوائد زہد ابن المبارک (۲۶۳)، و عن ابی امامہ: الحاکم ۲/ ۴۷۶ و صححہ ووافقہ الذہبی، والبیہقی فی البعث (۳۰۲)، والسیوطی فی الدر المنثور ۶/ ۱۵۶، حادی الارواح ص ۲۲۰، وبغیر ہذا اللفظ: البعث والنشور (۶۹) وابو نعیم فی الحلیہ ۶/ ۱۰۳، والسیوطی: الدر المنثور ۶/ ۱۵۶، ونسبہ الی الطبرانی وابن مردویہ والہیثمی فی المجمع ۱۰/ ۴۱۴ و قال رواہ الطبرانی ورجالہ رجال الصحیح، بدور السافرہ (۱۸۵۳)، ترغیب و ترہیب بحوالہ ابن ابی الدنیا۔

[2] تذکرۃ القرطبی ۲/ ۴۵۰ بحوالہ عبد الرزاق وبغیر لفظہ خرج البخاری فی بدء الخلق باب ذکر الملائکہ ۶/ ۳۰۳، مسلم: الایمان، باب الاسراء صفۃ الجنۃ ص ۷۶، الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان ۱۰/ ۲۵۱ (۷۳۴۲)، دارقطنی (۱/ ۲۵)، تفسیر قرطبی (۱۳/ ۴۳)، (۱۷/ ۹۴)

مصیبت والوں کیلئے شجرۃ البلوی

(حدیث) حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا

فی الجنة شجرة یقال لها شجرة البلوی یوتی باهل البلاء یوم القیامة فلا یرفع لهم دیوان ولا ینصب لهم میزان یصب علیهم الاجر صبا وقرأ (انما یوفی الصابرون اجرهم بغیر حساب)[1]

(ترجمہ) جنت میں ایک درخت ہے جس کا نام "شجرۃ البلوئی" ہے، روز قیامت مصیبت زدوں کو پیش کیا جائے گا تو ان کے اعمالنامہ کو (حساب کتاب کیلئے) پیش نہیں کیا جائے گا اور ان کیلئے ترازوئے اعمال کو نصب نہیں کیا جائے گا بس ان پر اجر وانعام کی بارش ہی ہوتی رہے گی پھر آپ ﷺ نے آیت **(انما یوفی الصابرون اجرهم بغیر حساب)** تلاوت فرمائی (کہ مصیبتوں پر صبر کرنے والوں کو پورا پورا انعام واکرام ملے گا بغیر حساب وکتاب کے)

---

[1] طبرانی بسند ضعیف، (۳/ ۹۶) بدور السافرہ (۱۸۸۱)، مجمع الزوائد ۲/ ۳۰۵، اتحاف السادۃ ۱۰/ ۵۳۴، درمنثور ۵/ ۳۲۳، کنز العمال ۲۸۲۴، تاریخ اصبہان ۱/ ۳۵، تنزیہ الشریعہ ابن عراق ۲/ ۳۷۸، فوائد مجموعہ ۲۶۴، تذکرۃ الموضوعات قیسرانی ۲۰۹،

وہ اعمال جن سے جنت میں درخت لگتے ہیں

سبحان اللہ العظیم

(حدیث) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

من قال سبحان اللہ العظیم ' غرست له شجرة فی الجنة۔[1]

(ترجمہ) جو شخص (ایک مرتبہ) سبحان اللہ العظیم کہتا ہے تو اس کے لئے جنت میں ایک درخت لگ جاتا ہے۔

سبحان اللہ وبحمدہ

(حدیث حضرت ابن عمروؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

من قال سبحان اللہ وبحمدہ غرست له شجرة فی الجنة۔[2]

جو شخص ایک (ایک مرتبہ) سبحان اللہ وبحمدہ کہتا ہے تو اس کیلئے جنت میں ایک درخت لگ جاتا ہے۔

درج ذیل ہر کلمہ کے بدلہ میں ایک درخت

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ ان کے پاس سے گذرے جبکہ یہ درخت لگا رہے تھے تو آپ نے ارشاد فرمایا

الا ادلك علی غرس خیر منه ؟ قلت ماھو؟ قال سبحان اللہ والحمد للہ ولا

۱۔ ترمذی (۳۴۶۴)' عمل الیوم واللیلۃ امام نسائی (   )' حاکم ۱/۵۰۱' ابن حبان (الاحسان ۲/۹۷)' وحسنہ الترمذی، وقال حاکم علی شرط مسلم وقال الذہبی علی شرط البخاری' قلت ولہ طرق اخری۔ بدور السافرہ (۱۸۶۶)' مسند احمد (۳/۴۴۰)' مجمع الزوائد (۷/۱۶۱)' (۱۰/۹۱) اتحاف (۵/۱۶)'

۲۔ مجمع الزوائد (۱۰/۹۷) اسنادہ جید بحوالہ بزار' بدور السافرہ (۱۸۶۸)'۔

اله الا الله والله اكبر يغرس لك بكل واحدة شجرة ۔ ا؎
(ترجمہ) میں تمہیں اس سے بہتر شجر کاری کا نہ بتلاؤں ؟ میں نے عرض کیا وہ کیا ہے ؟ آپ نے ارشاد فرمایا سبحان اللہ ' والحمدللہ و لا اله الا اللہ واللہ اکبر میں سے ہر ایک (کلمہ) کے بدلہ میں تیرے لئے ایک درخت لگایا جائے گا۔

جنت کی شجر کاریاں

(حدیث) حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
رأيت ابراهيم ليلة اسرى بى فقال يا محمد اقرء امتك منى السلام ' اخبرهم ان الجنة طيبة التربة عزبة الماء وانها قيعان وان غراسها قول: سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر . زادالطبرانى ولا حول ولا قوة الا بالله۔ ۲؎
(ترجمہ) جس رات مجھے معراج کرائی گئی میں نے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی زیارت کی آپ نے فرمایا اے محمد ! آپ میری طرف سے اپنی امت کو سلام کہنا اور ان کو اطلاع فرمانا کہ جنت کی زمین بہت پاکیزہ ہے عمدہ پانی والی ہے۔ اور ہموار میدان ہے اور اس کی شجر کاری سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا اله الا اللہ اور اللہ اکبر کہنا ہے۔ امام طبرانی نے "لاحول ولا قوة الا باللہ" کا ذکر بھی کیا ہے۔
(حدیث موقوف) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں "جو شخص اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرے یا اس کی حمد و ثناء بیان کرے ' یا اس کی تکبیر (بڑائی) بیان کرے (یا اس کی تہلیل کلمہ طیبہ بیان کرے) ان کی جگہ اس شخص کیلئے جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے جس کا تنہ سونے کا ہوگا اور اس کا اوپر کا حصہ جوہر اور یاقوت کے تاج کا ہوگا اس کے پھل کنواریوں

ا؎ ابن ماجہ (۳۸۰۷) ' حاکم (۱/ ۵۱۳) وصححہ ' بدور السافرہ (۱۸۶۹) ' معجم اوسط بلفظہ و قال الہیثمی (۱۰/ ۹۴) رجالہ موثقون ' بدور السافرہ (۱۸۷۵) '
۲؎ اخرجہ الترمذی وحسنہ (۳۱۳۱) ' طبرانی کبیر ۱/ ۵۱۲ ' طبرانی صغیر ۱/ ۱۶۹ ' امالی الشجری ۱/ ۲۴۲ ' بدور السافرہ (۱۸۷۰) ' مسلم (فی الایمان ب ۷ حدیث نمبر ۲۷۲) ' ابو عوانہ (۱/ ۱۳۰)

کی چھاتیوں کی طرح ہوں گے جھاگ سے زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ میٹھے، جب بھی اس سے کوئی پھل توڑا جائے گا دوسرا الگ جائے گا پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی لامقطوعة ولا ممنوعة (اور کثرت سے میوے ہوں گے) جو نہ ختم ہوں گے (جیسے دنیا کے میوے فصل تمام ہونے سے ختم ہو جاتے ہیں)، اور نہ ان کی روک ٹوک ہو گی (جیسے دنیا میں باغ والے اس کی روک تھام کرتے ہیں) اے

ختم قرآن پر جنت کے درخت کا تحفہ

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

عندختم القرآن دعوة مستجابة و شجرة فی الجنة۔ ۲ے

(ترجمہ) ختم قرآن کے وقت دعا قبول ہوتی ہے اور (انعام میں) جنت کا ایک عظیم الشان درخت عطاء کیا جاتا ہے۔

(حدیث) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

من قرأ القرآن ظاهرا او باطنا اعطاه الله شجرة فی الجنة لو ان غرابا افرغ من اغصا نهاثم طار لادرکه الهرم قبل ان يقطع ورقها۔ ۳ے

(ترجمہ) جس شخص نے قرآن پاک کو دیکھ کر یا یاد سے تلاوت کیا تو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کو ایک ایسا درخت (انعام میں) عطاء فرمائیں گے کہ اگر کوئی کوا اس کی ٹہنیوں کو چھوڑ کر اڑے تو اس کے پتے کا فاصلہ طے کرنے سے پہلے اس پر بڑھاپا طاری ہو جائے۔

(فائدہ) یہ فضیلت حافظ اور ناظرہ خوان دونوں قسم کے لوگوں کیلئے ہے جو بھی

اے طبرانی اوسط، بدور السافرہ (۱۸۷۲)،

۲ے شعب الایمان بیہقی، بدور السافرہ (۱۸۷۷)، امالی الشجری (۱/ ۸۴)، کنز العمال (۲۳۳۰)، تہذیب تاریخ دمشق ابن عساکر (۴/ ۳۵۰)، حلیۃ ابو نعیم (۷/ ۲۶۰)، کشف الخفاء (۲/ ۹۵)، تذکرۃ الموضوعات (۵۲۰)،

۳ے رواہ البزار والطبرانی، مجمع الزوائد ۷/ ۱۶۵، کنز العمال (۲۴۱۵)، تاریخ اصفہان (۱/ ۷۴)، حاکم (۱/ ۵۵۲)، کامل ابن عدی (۳/ ۱۲۳۵)، تذکرۃ الموضوعات قیسرانی (۸۶۳)،

قرآن پاک ختم کرے گا اس کو انعام میں اتنا بڑا درخت عطاء کیا جائے گا۔ حدیث پاک میں کوے کی مثال اس لئے دی گئی ہے کہ کوا دوسرے پرندوں کی بہ نسبت بڑی عمر رکھتا ہے کہا جاتا ہے کہ ایک کوے کی عمر اوسطاً دواڑھائی سو برس ہوتی ہے یہاں حدیث میں درخت کی لمبائی متعین کرنا مقصود نہیں بلکہ اس کی کثیر لمبائی کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے۔

جنت میں درخت لگانے کا وکیل مقرر ہے

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

مامن مؤمن ولامؤمنة الاوله وكيل فى الجنة ' ان قرأ القرآن بناله القصور وان سبح غرس له الاشجار وان كف كف۔[1]

(ترجمہ) ہر مؤمن مرد اور ہر مؤمن عورت کا جنت میں ایک وکیل ہے۔ اگر وہ قرآن پاک کی تلاوت کرتا (یا کرتی) ہے تو فرشتہ اس کیلئے (جنت میں محلات) تعمیر کرتا ہے۔ اور اگر تسبیح پڑھتا (یا پڑھتی) ہے تو اس کیلئے (جنت میں) درخت لگاتا ہے۔ اور اگر وہ (شخص تلاوت یا تسبیح کرنے سے) رک جاتا ہے تو وہ (فرشتہ بھی محلات کی تعمیر یا درخت لگانے سے) رک جاتا ہے۔

قیامت میں فائدہ دینے والا درخت

(حدیث) حضرت قیس بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

من صام يوما تطوعا ' غرست له شجرة فى الجنة ثمرها اصغر من الرمان واكبر من التفاح وعذوبته كعذوبة الشهد و حلاوته كحلاوة العسل يطعم الله منه الصائم يوم القيامة۔[2]

---

[1] بخاری: تاریخ کبیر' کنز العمال ۱/۵۴۹' ابن حبان (۵۰۸)' معجم صغیر (۲/۱۱۲)' کنز العمال (۲۲۴۵۸)' تنزیہ الشریعۃ (۲/۲۸۷)'

[2] طبرانی کبیر (۱۸/۳۶۶)' مجمع الزوائد (۱۰/۱۸۳۔۱۸۱) (۱۰/۱۹۴)' فیہ یحییٰ بن یزید الاہوازی قال الذہبی لایعرف۔ بدور السافرہ (۱۸۷۸)' المطالب العالیہ (۹۱۹' ۹۲۴' ۹۲۵)' کنز العمال (۲۴۱۵۲)' امالی شجری (۲/۱۰۴)' تاریخ بغداد (۱/۲۷۸)' فوائد مجموعہ شوکانی (۹۲)' تنزیہ الشریعہ (۲/۱۵۸' ۱۱۶)

(ترجمہ) جس شخص نے نفلی روزہ رکھا اس کیلئے جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے، اس کا پھل انار سے چھوٹا اور سیب سے بڑا ہوگا اس کا ذائقہ اس شہد والا ہوگا جس سے موم کو صاف نہ کیا گیا ہو اور اس کی مٹھاس شہد والی ہوگی اس سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس روزہ رکھنے والے کو کھلائیں گے۔

قرض خواہ کیلئے جنت کے درخت

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

من مشی الی غریمه بحقه صلت علیه دواب الارض ونون الماء و نبت له بکل خطوة شجرة فی الجنة و ذنبه یغفر۔ [1]

(ترجمہ) جو شخص اپنے مقروض کے پاس اپنے حق لینے کیلئے روانہ ہوتا ہے تو اس کیلئے زمین کے جانور اور پانی کی مچھلیاں رحمت کی دعا کرتی ہیں اور اس کیلئے ہر قدم کے بدلہ میں جنت میں ایک درخت اگتا ہے اور اس کے گناہ کو معاف کیا جاتا ہے۔

جنت کے باغات کے پھل کھانے کا وظیفہ

(حدیث) حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

من احب ان یرتع فی ریاض الجنة فلیکثر ذکر اللہ تعالیٰ۔ [2]

(ترجمہ) جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ وہ جنت کے باغوں سے پھل کھائے تو اس کو چاہئے کہ وہ کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے۔

---

[1] بدور سافرہ (۱۸۷۹) بحوالہ مسند بزار، مجمع الزوائد (۴/۱۳۹)، کنز العمال (۱۵۴۶۱)

[2] بدور السافرہ (۱۸۸۰) بحوالہ طبرانی، ابن ابی شیبہ (۱۰/۳۰۲)، تمہید ابن عبد البر (۶/۵۸)، اتحاف السادۃ (۵/۶، ۷/۲۵۴)، کنز العمال (۱۸۸۷)، (۳۹۳۸)، تخریج احیاء العلوم العراقی (۱/۲۹۶)، درمنثور (۵/۲۰۵)، تفسیر قرطبی (۱۵/۲۸۸)،

پھولدار پودے اور مہندی

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ مہندی جنتیوں کے پھولدار پودوں کی سردار ہے۔[1]

(حدیث) حضرت ابو عثمان نہدی فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

اذا اعطی احدکم الریحان فلایردہ فانہ خرج من الجنۃ۔[2]

(ترجمہ) جب تم میں سے کسی کو کوئی خوشبودار پھول دیا جائے تو اس کو واپس نہ کرے کیونکہ یہ (یعنی خوشبو) جنت سے نکلی ہے۔

---

[1] کتاب الزہد ابن المبارک (۲/ ۶۷) واسنادہ صحیح۔ البدور السافرہ (۲۱۱۱)، تذکرہ فی احوال الموتی وامور الآخرہ للقرطبی (۲/ ۴۸۷)،

[2] التذکرۃ فی احوال الموتی وامور الآخرہ ۲/ ۴۸۷، ترمذی (۲۷۹۱)، شرح السنہ (۱۲/ ۸۷) کنز العمال (۱۷۳۴۰)، شمائل ترمذی (۱۱۱)،

جنت کے پہاڑ

جبل احد' کوہ طور' کوہ لبنان اور جبل جودی

(حدیث) حضرت عمر عوف فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
اربعة جبال من جبال الجنة واربعة انهار من انهار الجنة واربعة ملاحم من ملاحم الجنة قيل فمن الاجبل؟ قال جبل احديحبنا ونحبه' والطور جبل من جبال الجنة' ولبنان جبل من جبال الجنة' والجودى جبل من جبال الجنة' والانهار :النيل والفرات وسيحان وجيحان . والملاحم بدر واحد و الخندق و خيبر۔ [1]

(ترجمہ) (دنیا کے) چار پہاڑ جنت کے پہاڑوں میں سے ہیں' اور (دنیا کی) چار نہریں جنت کی نہروں میں سے ہیں' اور (دنیا کی) چار جنگیں جنت کی جنگوں میں سے ہیں۔ عرض کیا گیا کون سے پہاڑ (جنت میں سے) ہیں؟ ارشاد فرمایا (۱) احد پہاڑ یہ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں (۲) کوہ طور جنت کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ ہے۔ (۳) کوہ لبنان جنت کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ ہے (۴) جبل جودی جنت کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ ہے اور (جنت کی) نہریں: دریائے نیل' دریائے فرات' دریائے سیحون اور دریائے جیجون ہیں اور جنگوں میں سے جنگ بدر' جنگ احد' جنگ خندق اور جنگ خیبر ہیں۔

جبل خصیب اور جنت کی ایک وادی

(حدیث) حضرت عمر بن عوفؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے پہلا غزوہ جو مقام "ابواء" میں لڑا تھا اس میں ہم آپ کے ساتھ تھے۔ جب ہم مقام رَوحاء پر پہنچے تو آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے "عرق ظبیہ" کے مقام پر پڑاؤ کیا اور صحابہ کرام کو نماز پڑھائی پھر فرمایا آپ حضرات کو معلوم ہے کہ اس پہاڑ کا نام کیا ہے؟ صحابہ کرام نے

---

[1] تذکرۃ القرطبی ۲/ ۴۴۶'

عرض کیا اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ "جبل خصیب" ہے جو جنت کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ ہے اے اللہ! آپ اس میں برکت فرما دیجئے اور اس کے رہنے والوں میں بھی برکت فرما دیجئے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس مقام روحاء کے کچھ معتدل حصے ہیں جو جنت کی وادیوں میں سے ایک وادی ہیں۔ نماز کی اسی جگہ پر مجھ سے پہلے ستر انبیاء کرام نے نماز ادا کی ہے' اس کے پاس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام جب گذرے تھے تو ان پر خوشبودار دو چوغے تھے آپ اونٹنی پر سوار تھے اور ستر ہزار بنی اسرائیل کے ساتھ سفر کر کے بیت اللہ شریف تک پہنچے تھے۔[1]

---

[1] تذکرۃ القرطبی ۲ / ۴۴۶'

بادل اور بارش

زیارت خداوندی میں خوشبو کی بارش

بازارِ جنت کے متعلق کئی احادیث ایسی گذر چکی ہیں جن میں بیان کیا گیا ہے کہ جس دن اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی زیارت ہوا کرے گی تو ان پر ایک بادل سایہ کرے گا اور ان پر ایسی خوشبو چھوڑے گا کہ ویسی خوشبو انہوں نے کبھی نہ سونگھی اور دیکھی ہو گی۔
(بمفہوم الحدیث)

جنتی جو تمنا کریں گے اسی کی بارش ہو گی

حضرت کثیر بن مرہؒ فرماتے ہیں جنت کی نعمت "مزید" میں سے ایک یہ ہے کہ جنت والوں کے اوپر سے ایک بادل گذرے گا اور کہے گا تم کیا چاہتے ہو میں آپ حضرات پر کس نعمت کے ساتھ برسوں چنانچہ وہ جس نعمت کی چاہت کریں گے وہی ان پر نازل ہو گی۔ حضرت کثیر بن مرہ (حضرمیؒ) فرماتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ منظر دکھایا تو میں کہوں گا کہ ہم پر سنگھار کی ہوئی لڑکیوں کی بارش ہو۔[1]

(فائدہ) علامہ ابن القیم فرماتے ہیں کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے دنیا میں بادل کو سبب رحمت اور سبب حیات بنایا ہے' اور قبروں پر بھی بادل کو سبب حیات بنایا۔ ہے کیونکہ چالیس دن تک عرش کے نیچے سے متواتر بارش ہو گی اور یہ مردے کھیتی کی طرح سے زمین کے نیچے سے اگیں گے اور قیامت کے دن جب ان کو میدان محشر میں پیش کیا جائے گا تو (خواص حضرات پر) ہلکی ہلکی بوندا باندی کرتا ہو گا جیسا کہ دنیا میں ہوتی ہے۔ اسی طرح

1۔ صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۳۰۲)' نعیم بن حماد فی زیاداتہ علی الزہد لابن المبارک (۲۴۰)' وصفۃ الجنۃ لابی نعیم اصبہانی ۳ / ۲۶۳ (۳۸۲) قلت سند ابن المبارک ضعیف ولکنہ توبع کما ہو عند الاصبہانی فالاسناد حسن لغیرہ انشاء اللہ تعالیٰ۔ حادی الارواح ص ۳۰۳، ۳۴۵' تذکرۃ القرطبی ۲ / ۴۹۸' البدور السافرہ (۲۰۴۰)

سے جنت میں بھی جنتی حضرات کیلئے بادل بھیجے جائیں گے جو ان پر اسی چیز کو برسائیں گے جس کی وہ طلب کریں گے خوشبو وغیرہ سے۔ اسی طرح سے دوزخیوں کیلئے بھی بادل بھیجے جائیں گے جو ان کے عذاب پر مزید (بیڑیوں کا) عذاب گرائیں گے (اور ان کو ان بیڑیوں میں جکڑ دیا جائے گا) جس طرح سے قوم ہود اور قوم شعیب پر بادل کو بھیجا گیا تھا اور اس نے ان پر عذاب کی بارش کر کے ان کو تباہ و برباد کیا تھا' اللہ کی ذات پاک ہے چاہے تو بادل کو رحمت کیلئے پیدا کرے اور چاہے تو عذاب کیلئے پیدا کرے۔[1]

---

[1] حادی الارواح ص ۳۴۷'

جنت کی نہریں

پانی، دودھ، شراب اور شہد کی نہریں

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

جنات تجری من تحتها الانهار (سورۃ البقرہ : ۲۵) بہشتیں ہیں کہ چلتی ہوں گی ان کے نیچے سے نہریں۔

فیها انهار من ماء غیر آسن ' و انهار من لبن لم یتغیر طعمه . وانهار من خمرلذة للشار بین' و انهار من عسل مصفی ولهم فیهامن کل الثمرات و مغفرة من ربهم (سورۃ محمد : ۱۵)

(ترجمہ) اس (جنت) میں بہت سی نہریں تو ایسے پانی کی ہیں جس میں ذرا تغیر نہیں ہو گا (نہ بو میں نہ رنگ میں نہ مزہ میں)' اور بہت سی نہریں دودھ کی ہیں جن کا ذائقہ ذرا بدلا ہوا نہ ہو گا' اور بہت سی نہریں شراب (طہور) کی ہیں کہ پینے والوں کو بہت لذیذ معلوم ہو گی' اور بہت سی نہریں شہد کی ہیں جو بالکل (میل کچیل سے پاک) صاف ہو گا اور ان کیلئے وہاں ہر قسم کے پھل ہوں گے اور مغفرت ہو گی ان کے رب کی طرف سے۔[1]

دنیا اور آخرت کی شراب میں فرق

(فائدہ) علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ (اس آیت میں) اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے یہ چار قسمیں بیان کی ہیں اور ان میں سے ہر ایک سے ہر وہ آفت دور فرمائی جو اس کو دنیا میں لاحق ہوتی ہیں' پس پانی کی آفت یہ ہے کہ زیادہ دیر تک ٹھہرے رہنے سے خراب اور بد مزہ اور خراب رنگ ہو جاتا ہے' اور دودھ کی آفت یہ ہے کہ اس کا ذائقہ بدل کر کڑوا اور کھٹا ہو جاتا ہے اور لوتھڑے بن جاتا ہے' اور شراب کی آفت یہ ہے کہ پینے کی لذت میں ذائقہ کی چاشنی بگڑی ہوتی ہے اور شہد کی آفت اس کا صاف نہ ہونا ہے (مذکورہ

---

[1] بیان القرآن : تفسیر حضرت تھانویؒ

آیت میں) یہ اللہ رب العزت کی آیات میں سے ہے کہ اس نے اسی قسم کی نہریں جاری فرمائیں کہ ویسی دنیا میں جاری نہیں کیں' ان کو بغیر گڑھوں کے جاری کر دیا اور ان کو ان آفات سے محفوظ کر دیا جو کمال لذت کی نفی کرتی تھیں جس طرح سے جنت کی شراب سے ان تمام آفات کی نفی فرمائی جو دنیا کی شراب میں تھیں۔ جیسا کہ یہ درد سر' مدہوشی' یاوہ گوئی اور بد مستی' بے لذتی کو پیدا کرتی ہے پس یہ پانچ آفات ہیں جو دنیا کی شراب میں موجود ہوتی ہیں۔ اس کا ذائقہ بھی بد مزہ ہوتا ہے اور شیطان کے کاموں میں سے ایک پلید کام ہے' لوگوں کے درمیان دشمنی اور بغض پیدا کرتا ہے' اللہ کے ذکر اور نماز سے رکاوٹ بنتا ہے' زنا کی دعوت دیتا ہے بسا اوقات بیٹی، بہن اور محرمات سے گناہ پر برانگیختہ کرتا ہے' (غیرت کا صفایا کر دیتا ہے ذلت' ندامت اور شرمندگی کا باعث ہے' اس کا پینے والا گھٹیا ترین انسان بن جاتا ہے۔ اس وجہ سے یہ لوگ دیوانے ہو جاتے ہیں' ان سے ان کا نیک نام اور نیک نامی کو سلب کر لیتی ہے اور بدنامی اور بری عادات کا لباس پہنا دیتی ہے اور قتل نفس کو اور افشائے راز کو جس سے دکھ اور ہلاکت جان کا خطرہ ہو آسان کر دیتی ہے اور مال جس کو اللہ نے بندہ کے لئے اور اس کے اہل و عیال کیلئے زندگی گزارنے کا وسیلہ بنایا تھا کو فضول خرچ کرا کر شیطان کا بھائی بناتی ہے' خفیہ باتوں پر رسوا کرتی ہے' بھیدوں کو ظاہر کرتی ہے' شرمگاہوں کے راستے دکھاتی ہے' گندے کام اور گناہوں کے ارتکاب کو ہلکا پھلکا کر دیتی ہے' دل سے محرموں کی تعظیم کو خارج کر دیتی ہے' شراب کا عادی بت پرست کی طرح ہے۔ اس شراب نے کتنی جنگیں بھڑکائی ہیں' کتنے امیروں کو فقیر بنا دیا ہے اور کتنے عزت والوں کو رسوا کیا ہے اور کتنے شریفوں کو کمینہ بنایا ہے اور کتنی نعمتیں چھینی ہیں اور کتنے انتقام لئے ہیں' کتنی محبتوں پر پانی پھیرا ہے' کتنی عداوتیں استوار کی ہیں۔ کتنے آدمیوں کے اور اس کے محبوبوں کے درمیان جدائی پیدا کی اور دیوانہ کر گئی۔ عقل لے گئی' کتنی حسرتوں کو جنم دیا اور کتنے آنسو بہائے اور پینے اور خواہش کی تکمیل کرنے میں جلدی کرائی (یا جلدی سے موت کے گھاٹ اتارا) اور کتنی رسوائیوں میں مبتلا کیا اور شرابی پر مصیبتوں کے پہاڑ ڈھائے اور بیوقوفیوں کے کام کرائے بہر حال یہ بہت سے گناہوں کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے اور شروں کا دروازہ اور نعمتوں کے چھن جانے کا سبب اور عذابوں کی مستحق بنانے والی ہے۔ اور اگر

اس کی برائیوں میں سوائے اس کے اور کچھ نہ ہو تا کہ دنیا کی شراب اور جنت کی شراب کسی بندہ کے پیٹ میں جمع نہیں ہوں گی جیسا کہ حضور ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا من شرب الخمر فی الدنیا لم یشربها فی الآخرة۔[1]

(ترجمہ) جس نے دنیا میں شراب پی وہ اس کو آخرت میں نہیں پی سکے گا۔

تو یہ بات بھی کافی ہوتی۔[2]

نہروں کے پھوٹنے کی جگہ

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

انهار الجنة تفجر من جبل مسك۔[3]

(ترجمہ) جنت کی نہریں مشک (کستوری) کے پہاڑ سے پھوٹتی ہیں۔

نہروں کے نکلنے کی حالت

(حدیث) حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان انهار الجنة تشخب من جنة عدن فی جوبة ثم تصدع بعد انهارا۔[4]

(ترجمہ) جنت کی نہریں جنت عدن سے نکل کر گڑھے میں پڑتی ہیں پھر بعد میں نہروں کی شکل اختیار کرتی ہیں۔

---

[1] مسند احمد ۲ / ۲۲، ۲۸، ۱۰۶، ۱۲۳، ۱۴۲ من حدیث ابن عمرؓ

[2] حادی الارواح ص ۲۳۸،۲۳۷۔

[3] البدور السافرہ (۱۹۱۱)، ابن حبان (۱۰ / ۲۴۹) حادی الارواح ص ۲۴۱، صفۃ الجنہ ابو نعیم (۳۰۶)، ابن ابی شیبہ (۱۵۹۳۸)، تفسیر طبری ۳۰ / ۵۹، مروزی : زوائد زہد ابن مبارک (۱۵۲۲)، البعث والنشور (۱۹۳) عن عبداللہ بن مسعود موقوفا۔ عبدالرزاق ۱۱ / ۴۱۶، موارد الظمآن ص ۶۵۲، ترغیب ۴ / ۵۱۷، اتحاف السادۃ (۱۰ / ۵۳۲)،

[4] البدور السافرہ (۱۹۱۲) بحوالہ ابن مردویہ والضیاء۔ حادی الارواح ص ۲۴۱، صفۃ الجنہ ابو نعیم ۳ / ۱۶۶، صفۃ الجنہ ابن کثیر ص ۵۸، تفسیر ابن کثیر ۴ / ۱۷۶، درمنثور (۱ / ۳۸)، اتحاف السادۃ (۱۰ / ۵۳۲)

نہریں بغیر گڑھوں کے چلتی ہوں گی

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

لعلکم تظنون ان انهار الجنة اخدودفی الارض لا والله انها لسائحة علی وجه الارض، حافتاه خيام اللؤلؤ و طينها المسك الاذفر قلت يا رسول الله ما الاذ فر؟ قال الذی لاخلط معه۔[1]

شاید تم سمجھتے ہو کہ جنت کی نہریں زمینی گڑھوں میں چلتی ہوں گی، نہیں اللہ کی قسم! وہ تو زمین کی پشت پر بہتی ہیں، ان کے کنارے لولو کے خیموں کے ہیں ان کی مٹی کستوری کی ہے جو اذفر کی ہے میں نے عرض کیا یارسول اللہ اذفر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا خالص (کستوری) جس میں کسی اور چیز کی ملاوٹ نہ ہو۔

چاروں نہروں کے چار سمندر

(حدیث) حضرت معاویہ بن حیدہؓ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا

ان فی الجنة بحرالماء وبحر العسل و بحراللبن وبحرالخمر ثم تشقق الانهار منها بعد۔[2]

---

[1] حلیۃ ابو نعیم (۶/۲۰۵)، بدور السافرہ (۱۹۱۴) بحوالہ ابن مردویہ والضیاء۔ حادی الارواح ص ۲۴۲، صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۶۸)، صفۃ الجنہ ابو نعیم (۳۱۶) نہایہ ۲/۳۹۹، ترغیب وترہیب ۴/۵۱۸)، تفسیر ابن کثیر ۴/۱۷۶، درمنثور (۱/۳۸)

[2] حادی الارواح ص ۲۴۱، بدور السافرہ (۱۹۱۹)، صفۃ الجنہ ابو نعیم (۳۰۷)، حلیہ ابو نعیم ۶/۲۰۴۔ ۲۰۵، منتخب مسند عبد بن حمید (۴۱۰)، موارد الظمآن (۱۶۲۳) کامل ابن عدی ۲/۵۰۰، مسند احمد ۵/۵، ترمذی (۲۵۷۱)، سنن دارمی (۲۸۳۹)، البعث ابن ابی داؤد (۷۱)، الآحاد والمثانی فی الصحابہ: ابن ابی عاصم (ق ۱۶۲)، البعث والنشور (۲۶۴)، وقال الترمذی حسن صحیح، الفتح الربانی ۲۴/۱۸۸، الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان (۱۰/۲۴۹) ۷۳۶۶، ترغیب وترہیب ۴/۵۱۸، (۷۴۲۳)، کنز العمال (۳۹۲۳۹)

(ترجمہ) جنت میں ایک سمندر پانی کا ہے' ایک سمندر شہد کا ہے' ایک سمندر دودھ کا ہے اور ایک سمندر شراب کا ہے پھر انہیں سے بعد میں نہریں پھوٹتی ہیں۔

نہروں کے پھوٹنے کی جگہ

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان فی الجنة مائة درجة اعدها الله عزوجل للمجاهدین فی سبیله' بین کل درجتین کما بین السماء والارض ' فاذا سالتم الله فاسئلوه الفردوس فانه وسط الجنة و اعلی الجنة وفوقه عرش الرحمن' و منه تفجر انهار الجنة۔[1]

(ترجمہ) جنت میں سو درجات ہیں جن کو اللہ عزوجل نے مجاہدین فی سبیل اللہ کیلئے تیار فرمایا ہے' ہر دو درجوں کے درمیان آسمان و زمین کے فاصلوں جتنا فاصلہ ہے۔ پس جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو اس سے جنت الفردوس مانگا کرو کیونکہ یہ جنت کے درمیان میں (بلند حصہ) ہے اور سب سے اعلیٰ درجہ کی جنت ہے' اس سے اوپر اللہ تعالیٰ کا عرش ہے' اسی سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں۔

دنیا کی چار نہریں جنت سے نکلتی ہیں

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

رفعت الی السدرة فاذا اربعة انهار نهران ظاهران ونهران باطنان،فاما

---

[1] حادی الارواح ص ۲۳۹' صحیح البخاری (۲۷۹۰) فی الجهاد ب ۴ درجات المجاہدین فی سبیل اللہ۔ صفة الجنہ ابو نعیم (۳۰۰)' (۲۲۴)' حلیة الاولیاء (۹ / ۷ ۴)' شرح السنہ (۲۶۱۰)' احمد ۲ / ۳۳۵' ۳۳۹ (۸۴۰۰' ۸۴۰۲' ۸۴۵۵)' مروزی : زوائد زہد ابن المبارک (۱۵۳۶)' الاسماء والصفات بیہقی ص ۵۰۳' سنن الکبری (۹ / ۱۵۔۱۶' ۱۵۸' ۱۵۹)' حاکم ۱ / ۸۰' مسند اسحاق بن راہویہ' فتح الباری ۶ / ۱۲' تذکرة القرطبی ۲ / ۴۴۸' صحیح ابن حبان (۱۵۸۶)' ترغیب (۴ / ۵۱۱)' کنز العمال (۱۰۵۳۵)' (۳۹۲۵۳)' میزان الاعتدال (۶۷۸۲)'

الظاهران فالنيل والفرات واما الباطنان فنهران فی الجنة ۔ا؎

(ترجمہ) میرے سامنے سدرۃ المنتہی کو (ساتویں آسمان پر) پیش کیا گیا تو (میں نے دیکھا کہ اس سے) چار نہریں نکل رہی تھیں دو ظاہر میں اور دو باطن میں۔ ظاہر کی دو تو (نہر) نیل اور (نہر) فرات ہیں' اور دو باطن کی جنت کی دو نہریں ہیں۔

ہر محل میں چار نہریں

(حدیث) ابن عبد الحکمؒ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

فی کل قصر من قصور الجنة اربعة انهار: نهر من ماء معين' ونهر من خمر معين' ونهر من لبن معين ونهر من عسل معين . ولايشرب منها حتى يمزج بالعيون التي سماها الله تعالىٰ: التسنيم والزنجبيل و السلسبيل والكافور و هي التي يشرب بها المقربون منها صرفا ۔۲؎

(ترجمہ) جنت کے محلات میں سے ہر محل میں چار نہر چلتی ہوں گی' ایک نہر پانی کی چلتی ہوگی ایک نہر شراب کی چلتی ہوگی' ایک نہر دودھ کی چلتی ہوگی' اور ایک نہر شہد کی چلتی ہوگی اور ان سے اس وقت تک نہیں پیا جائے گا جب تک کہ ان میں ان چشموں کو نہ ملایا جائے گا جن کا اللہ تعالیٰ نے (قرآن کریم میں) ذکر فرمایا ہے (یعنی) تسنیم اور زنجبیل اور سلسبیل اور کافور اور یہ (چاروں) وہ چشمے ہیں جن کو خالص طور پر (بغیر ملاوٹ کے) صرف مقربان خداوندی ہی نوش کریں گے۔

ا؎ صحیح البخاری (۵۶۱۰) فی الاشربہ باب شرب اللبن بھذا اللفظ' صفۃ الجنہ ابو نعیم (۳۰۲)' مسلم ۱۶۴' ابن ابی شیبہ ۱۴/ ۳۰۵' نسائی ۱/ ۲۱۷ ۔ ۲۲۳ فی الصغری' تحفۃ الاشراف ۸/ ۳۴۶' احمد ۴/ ۲۰۷' ۲۰۸' ۲۱۰' تفسیر طبری ۱۱/ ۱۷/ ۵۳' طبرانی کبیر ۱۹/ ۲۷۰ ۔ ۲۷۴' شرح السنہ ۱۳/ ۳۳۶ ۔ ۳۴۱' تفسیر بغوی ۳/ ۱۲۸' مسند ابو عوانہ ۱/ ۱۱۶' دلائل النبوۃ بیہقی ص ۱/ ۱۲۳' ۱۲۶' ۱۲۷' التبصرۃ ابن الجوزی ۲/ ۳۶ ۔ ۴۰' سنن الکبری ۱/ ۳۶۰ ۔ ۳۶۲' البعث والنشور (۱۸۱)' صحیح ابن حبان (۴۸)' صحیح ابن خزیمہ (۳۰۱)' الآحاد والمثانی فی الصحابہ لابن ابی عاصم مخطوط (ق ۲۲۸ ۔ ۲۲۹)' حاکم (۱/ ۸۱)' کنز العمال (۳۱۸۴۶)' تہذیب تاریخ دمشق (۲/ ۱۲۲)۔

۲؎ وصف الفردوس ص ۲۶ (۷۰)'

نہر کوثر

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

انا اعطیناك الکوثر (سورۃ الکوثر: ۱) ہم نے آپ کو کوثر عطاء فرمائی

دونوں کناروں پر لولو کے قبے ہیں

(حدیث) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

بینا انا اسیر فی الجنة اذا انا بنهر حافتاه قباب اللؤلؤ المجوف ' فقلت ماهذایا جبریل؟قال هذا الکوثر الذی اعطاك ربك . قال فضرب الملك بیده فاذا طینة مسك اذفر۔ [1]

(ترجمہ) میں ایک دفعہ جنت کی سیر کر رہا تھا کہ میں ایک نہر پر پہنچا جس کے دونوں کناروں پر خولدار لولو کے قبے تھے۔ میں نے پوچھا اے جبریل یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا یہ کوثر (نہر) ہے جو آپ کے رب نے آپ کو عطاء فرمائی ہے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ پھر ایک فرشتہ نے اپنا ہاتھ (نہر) پر مارا تو اس کی مٹی خالص کستوری کی (نظر آرہی) تھی۔

در و یاقوت پر چلتی ہے

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

الکوثر نهرفی الجنة حافتاه من ذهب و مجراه علی الدر والیاقوت' تربته

---

[1] بخاری (۶۵۸۱) فی الرقاق ب ۵۳ فی الحوض ' ترمذی فی التفسیر (۳۳۶۰) وقال ہذا حدیث حسن صحیح۔ حادی الارواح ص ۲۳۹ ' صفۃ الجنہ ابن ابی الدنیا (۷۵) ' ترغیب وترہیب ۴ / ۵۱۷ ' مسند احمد (۳ / ۲۰۷) ' اتحاف السادۃ (۱۰ / ۴۹۸) ' فتح الباری (۷ / ۲۱۷) ' مشکوۃ (۵۵۶۶) ' کشف الخفاء (۱ / ۴۳۵) ' تخریج عراقی (۴ / ۵۱۳) ' مناہل الصفاء (۳۹) ' کنز العمال (۳۹۱۳۳)

اطیب من المسک وماؤہ احلی من العسل وابیض من الثلج۔[۱]

(ترجمہ) کوثر جنت میں ایک نہر ہے' اس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں' اس کے چلنے کا راستہ گوہر اور یاقوت ہے' اس کی مٹی کستوری سے زیادہ پاکیزہ ہے' اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ سفید ہے۔

ستر ہزار فرسخ (560000 کلومیٹر) گہری ہے

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ کوثر نہر میں ایک جنت ہے جس کی گہرائی ستر ہزار فرسخ (560000 کلومیٹر) ہے' اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے' شہد سے زیادہ میٹھا ہے' اس کے دونوں کنارے لولو' زبرجد اور یاقوت کے ہیں سب انبیاء کرام سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے ایک نبی (یعنی حضرت محمد ﷺ) کیلئے خاص کر دیا ہے۔[۲]

کوثر کی آواز

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ کوثر جنت میں ایک نہر ہے جو شخص اس کے چلنے کی آواز سننے کو پسند کرے تو وہ اپنی انگلیوں کو اپنے کانوں میں دے (کر اس کی آواز کا اندازہ) کر لے۔[۳]

کوثر کے برتنوں کی کثرت

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

---

[۱] ترمذی (۳۳۶۱) فی التفسیر ب ۹۰ وقال حدیث حسن صحیح، تفسیر طبری ۳۰ / ۲۱۰' شرح السنہ ۱۵ / ۱۶۸' تفسیر بغوی ۷ / ۳۰۲' مستدرک ۳ / ۵۴۳ صححہ وسکت عنہ الذہبی، حادی الارواح ص ۲۴۰' صفۃ الجنہ ابن ابی الدنیا (۶۶)' ابن ابی شیبہ ۱۱ / ۴۴۰' ۱۳ / ۱۴۴' احمد ۵۳۵۵' ۵۹۱۳' ۶۴۷۶' ابن ماجہ ۴۳۳۴' ابوداؤد طیالسی ۲۸۱۱' ۲۸۱۲' وصف الفردوس (۶۵)'

[۲] البدور السافرہ (۱۹۱۶) بحوالہ ابن ابی الدنیا ولکن فیہ بغیر ہذا اللفظ۔ ترغیب وترہیب ۴ / ۵۱۷' صفۃ الجنۃ ابو نعیم ۳ / ۱۷۷'

[۳] صفۃ الجنہ ابن ابی الدنیا

هل تدرون ماالكوثر؟ قلنا الله ورسوله اعلم فانه نهرو عدنيه ربی عزوجل عليه خير كثير تردعليه امتی يوم القيامة آنيته عدد النجوم۔[1]

(ترجمہ) کیاتمہیں معلوم ہے کہ کوثر کیا چیز ہے؟ ہم (صحابہ کرامؓ) نے عرض کیااللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں (آپ نے ارشاد فرمایا) یہ ایک نہر ہے میرے پروردگار جل شانہ نے مجھے اس کے عطاء کرنے کا وعدہ فرمایااس میں انتہار درجہ کی خیر ہے۔ قیامت کے دن میری امت اس کے پاس آئے گی (اوراس کے حوض کوثر سے پانی نوش کرے گی) اس کے برتن ستاروں کی تعداد کے برابر ہیں۔

حوض کوثر کی تفصیل

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

حوضی مابين صنعاء الی الاردن ماؤه اشد بياضامن اللبن واحلی من العسل والين من الزبد' حافاته فتات الدر والياقوت' وحصباؤه اللؤلؤ' وترابه المسك الاذ فرفيه اقداح كعدد النجوم' من شرب منه شربة لم يظما بعدها ابدا۔[2]

---

[1] صفۃ الجنہ ابو نعیم (۳۲۵)' ابن ابی شیبہ ۱۱/ ۴۳۷ ـ ۴۳۸' ۱۳/ ۱۴۴' عنہ مسلم (۴۰۰)' تفسیر بغوی ۷/ ۳۰۰ ـ ۳۰۱' احمد ۳/ ۱۰۲' ابو داؤد (۷۸۴)، شرح السنہ ۳/ ۴۹ ـ ۵۰' نسائی فی الکبریٰ کما فی تحفۃ الاشراف ۱/ ۴۰۳' سنن نسائی الصغریٰ ۲/ ۱۳۳' المناہل السلسلہ' فی الاحادیث المسلسلہ محمد عبدالباقی ایوبی (۶۲)' البعث والنشور (۱۱۳' ۱۱۴)' تفسیر طبری ۳۰/ ۲۱۱' کتاب السنہ ابن ابی عاصم (۷۶۴)' مختصراعلی جزء الاخیر' ہناد فی الزہد (۱۳۳) کلھم من طریق المختار بن فلفل۔ واخرجہ احمد ۳/ ۱۰۳' آجری فی الشریعہ ص ۳۹۶' البغوی فی شرح السنہ ۱۵/ ۱۷۰ ـ ۱۷۱' تفسیر بغوی ۷/ ۳۰۱' ابن ابی شیبہ ۱۱/ ۴۳۷' ۱۳/ ۱۴۷' وفیہ حمید عن انس۔ واخرجہ احمد ۳/ ۲۲۰' ۲۲۱' ۲۳۶' ترمذی (۲۵۴۲)' حاکم ۲/ ۵۳۷' والطبری وابن المنذروابن مردویہ کما فی اتحاف السادہ (۱۰/ ۴۹۸) عن الزہری عن انس واخرجہ البخاری (۶۵۸۱) وعبد بن حمید فی المنتخب (۱۱۸۷) و ترمذی (۳۳۵۹)' والآجری ص ۲۹۵ والطیالسی (۲۸۱۳)'

[2] وصف الفردوس (۶۷) ص ۲۴

(ترجمہ) میرا حوض صنعاء سے اردن تک طویل ہے' اس کا پانی دودھ سے بہت زیادہ سفید ہے اور شہد سے بہت زیادہ شریں ہے اور جھاگ سے بہت زیادہ نرم ہے' اس کے کنارے جوہر اور یاقوت کے ٹکڑوں کے ہیں اور اس کے کنکر لولو کے ہیں' اس کی خاک خالص کستوری کی ہے اس کے ستاروں کی تعداد میں پیالے ہیں۔ جو شخص اس سے ایک بار پئے گا پھر وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

نہر بیدخ

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک نہر ہے جس کا نام بیدخ ہے' اس پر یاقوت کے قبے ہیں جن کے نیچے لڑکیاں اگتی اور خوبصورت آواز میں قرآن پڑھتی ہیں جنتی آپس میں کہیں گے ہمارے ساتھ بیدخ کی طرف چلو' چنانچہ وہ آئیں گے اور لڑکیوں سے مصافحے کریں گے جب کوئی لڑکی کسی مرد کو پسند آئے گی تو وہ اس کی کلائی کو چھولے گا تو وہ لڑکی اس کے پیچھے چل پڑے گی اور اس کی جگہ دوسری لڑکی اگ آئے گی۔ ۱؎

حضرت معتمر بن سلیمان فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک نہر ہے جو لڑکیاں اگاتی ہے۔ ۲؎

شمر بن عطیہؒ فرماتے ہیں کہ جنت میں کچھ نہریں ایسی ہیں جو لڑکیاں اگاتی ہیں یہ لڑکیاں مختلف آوازوں میں اللہ جل شانہ کی حمد و ثناء کرتی ہیں کہ ویسی خوبصورت آوازیں کانوں نے کبھی نہیں سنیں وہ کہتی ہیں

نحن الخالدات فلانموت   ونحن الکاسیات فلانعری

ونحن الناعمات فلا نجوع   ونحن الناعمات فلانباس

(ترجمہ) ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں کبھی نہیں مریں گی ہم لباس پہننے والیاں ہیں کبھی بے لباس نہ ہوں گی

ہم ہمیشہ نعمتوں میں پلنے والیاں ہیں کبھی بھوکی نہ ہوں گی۔ اور ہم ہمیشہ نعمتوں میں رہنے

۱؎ صفۃ الجنۃ ابن الدنیا (۶۹)' صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۴۲۴)' حادی الارواح ص ۲۴۳' البدور السافرہ (۱۹۲۲) بحوالہ ابن ابی الدنیا بسند رجالہ ثقات' اخبار اصبہان ۲/ ۶۷' نہایہ ابن کثیر ۲/ ۳۶۰' مسند احمد ۳/ ۱۳۵'

۲؎ زہد امام احمد' کتاب المدبج دارقطنی (البدور السافرہ: ۱۹۲۴)' صفۃ الجنۃ ابو نعیم ۳/ ۱۶۵' اتحاف السادہ (۱۰/ ۵۳۲-۵۳۳) حادی الارواح ص ۳۰۴'

والیاں ہیں کبھی رنج وتکلیف میں نہ جائیں گی۔ا؎

(فائدہ) شہداء کو جب اس میں غوطہ دیا جائے گا تو یہ اچھی طرح سے صاف ستھرے ہو کر چودھویں کے چاند کی طرح چمکتے ہوئے نظر آئیں گے تفصیل کے لئے اس کتاب کا عنوان کھانے پینے کے برتن کو ملاحظہ فرمائیں۔

ا؎ صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۳۲۳) ۳/ ۱۷۲،

نہر ہَروَل

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان فی الجنة نهرا يقال له الهرول علی حافتيه اشجار نابتات فاذا اشتهی اهل الجنة السماع يقولون مروا بنا الی الهرول فنسمع الاشجار فتنطق باصوات لولا ان الله عزوجل قضی علی اهل الجنة ان لايموتوا لماتوا شوقاً وطربا الی تلك الاصوات قال فاذا سمعتهن الجواری قرأن بالعربية فيجیء اولياء الله اليهن فيقطف كل واحد منهن ماشتهی ثم يعيد الله تعالیٰ مكانهن مثلهن ۔[1]

(ترجمہ) جنت میں ایک نہر ہے جس کا نام ہرول ہے اس کے دونوں کناروں پر درخت اگے ہوئے ہیں جب جنتی سماع کی خواہش کریں گے تو کہیں گے ہمارے ساتھ ہرول کی طرف چلو تاکہ ہم درختوں سے (خوبصورت اور دلکش آوازیں) سنیں چنانچہ وہ ایسی (خوبصورت) آوازوں میں بولیں گے کہ اگر اللہ عزوجل نے جنتیوں کے نہ مرنے کا فیصلہ نہ کیا ہوتا تو یہ ان آوازوں کے شوق اور طرب میں مر جاتے۔ پس جب ان خوبصورت آوازوں کو (درختوں پر لگی ہوئی) لڑکیاں سنیں گی تو وہ عربی زبان میں (نہایت خوبصورت انداز و آواز میں) عربی زبان میں (کچھ) پڑھیں گی تو اللہ کے ولی ان کے قریب جائیں گے اور ہر ایک ان لڑکیوں میں سے جس کو پسند کرے گا توڑ لے گا پھر اللہ تعالیٰ ان لڑکیوں کی جگہ ویسی ہی اور لڑکیاں (اس درخت کو) لگا دیں گے۔

---

[1] صفۃ الجنۃ ابو نعیم ۳ / ۱۶۳ (۳۱۱)،

شراب کی نہر

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

من سره ان يسقيه الله من الخمر فی الآخرة فليتر كها فی الدنيا۔ [1]

(ترجمہ) جس شخص کو یہ بات اچھی لگے کہ اللہ تعالیٰ اس کو آخرت (جنت) میں شراب (طہور) پلائے تو اس کو چاہیئے کہ وہ اس (شراب) کو دنیا میں چھوڑ دے (نہ پیئے)

(فائدہ) جو شخص دنیا میں شراب پینے کے بعد اس سے توبہ کر لے تو وہ شخص اس دھمکی سے مستثنیٰ ہوگا۔ [2]

۱۔ نہایہ ابن کثیر ۲ / ۳۶۲، البعث والنشور (۲۹۲) مجمع الزوائد (۵ / ۷۶) بحوالہ طبرانی اوسط، تذکرۃ القرطبی ۲ / ۴۴۸ بحوالہ نسائی، ترغیب وترہیب (۳ / ۱۰۰، ۲۶۲) اتحاف السادہ (۱۰ / ۵۳۲)، کنز العمال (۱۳۲۲۰)، تخریج عراقی (۴ / ۵۲۲)

۲۔ تذکرۃ القرطبی ۲ / ۴۴۹،

نہر بارق

شہداء اس نہر پر رہتے ہیں

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

الشھداء علی بارق' نھر علی باب الجنة . فی قبة خضراء یخرج الیھم رزقھم من الجنة بکرة وعشیا۔[1]

(ترجمہ) شہداء حضرات جنت کے دروازہ پر سبز قبہ میں ایک نہر بارق ہے اس میں رہتے ہیں ان کی طرف جنت سے صبح وشام رزق پہنچتا ہے۔

---

[1] مسند احمد (۱/۲۶۶) حدیث نمبر (۲۳۹۰)' مجمع الزوائد ۵/۲۹۸/۲۹۴ وقال رواہ احمد واسنادہ : رجالہ ثقات' نہایہ ابن کثیر ۲/۳۶۱' حاکم (۲/۷۴)' طبرانی (۱۰/۴۰۵)' ابن ابی شیبہ (۵/۲۹۰)' اتحاف السادہ (۱۰/۳۸۸)' صحیح ابن حبان (۱۶۱۱)' درمنثور (۲/۹۶)' کنز العمال (۱۱۰۹۹)' حاوی للفتاوی (۲/۳۰۶)' ترغیب وترہیب (۲/۳۲۳)' تفسیر طبری (۲/۳۴)' (۴/۱۱۳)' تفسیر ابن کثیر (۲/۱۴۲' ۵/۲۴۲)'

نہر ریان

مرجان کا ستر ہزار دروازوں کا شہر

(حدیث) حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
فی الجنة نهر يقال له الريان عليه مدينة من مرجان لها سبعون الف باب من ذهب وفضة لحامل القرآن۔ [1]
(ترجمہ) جنت میں ایک نہر ہے جس کا نام "ریان" ہے اس پر ایک شہر مرجان سے تعمیر کیا گیا ہے جس کے ستر ہزار سونے چاندی کے دروازے ہیں اور یہ حافظ قرآن کیلئے ہے۔

---

[1] البدور السافرہ (۱۹۲۵) بحوالہ ابن عساکر، کنز العمال ۱/۵۵۰،

جنت کے برابر طویل نہر

ابو صالح کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں جنت میں جنت کی لمبائی کے برابر ایک نہر ہے جس کے دونوں کناروں پر کنواری لڑکیاں ایک دوسری کے آمنے سامنے کھڑی ہیں اور جن خوبصورت آوازوں کو مخلوقات سنتی ہیں ان سے زیادہ حسین آوازوں میں نغمہ سرائی کرتی ہیں حتی کہ جنتی جنت میں ایسی لذت اور نہ پائیں گے۔ میں نے پوچھا اے ابو ہریرہ! یہ کس چیز کی نغمہ سرائی کریں گی؟ تو انہوں نے فرمایا انشاء اللہ تسبیح اور حمد اور تقدیس اور ثنائے خدا بزرگ و برتر کی کریں گی۔ [1]

---

[1] البعث والنشور (۴۲۵)، درمنثور ۱/ ۳۸، اتحاف السادۃ المتقین (۱۰/ ۵۴۸)، المتجر الرابح (۲۱۲۰)،

نہر رجب

رجب کے مہینہ کو رجب اس لئے کہتے ہیں کہ جنت میں ایک نہر ہے جس کا نام نہر رجب ہے اس نہر سے وہی حضرات پئیں گے جو ماہ رجب میں روزے رکھا کرتے تھے۔ [1]

---

[1] کنز المدفون ص ۱۴۰

دنیا کی وہ نہریں جو جنت سے نکلتی ہیں

سیحون، جیحون، فرات اور نیل

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

سیحان وجیحان والفرات و النیل کل من انھار الجنۃ ۔[1]

(ترجمہ) سیحون، جیحون، فرات اور نیل سب جنت کی نہریں ہیں۔

دنیا کی پانچ نہریں

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

انزل اللہ من الجنۃ خمسۃ انھار سیحون وھو نھر الھند، وجیحون وھو نھر بلخ، ودجلۃ والفرات وھما نھرا العراق، والنیل وھو نھر مصر . انزلھا اللہ من عین واحدۃ من عیون الجنۃ من اسفل درجۃ من درجا تھا علی جناحی جبریل علیہ السلام فاستودعھا الجبال واجراھا فی الارض وجعل فیھا منافع للناس فی اصناف معایشھم فذلک قولہ (وانزلنامن السماء ماء بقدر فاسکناہ فی الارض وانا علی ذھاب بہ لقادرون) (المؤمنون: ۱۸) فاذا کان عند خروج یا جوج وما جوج ارسل جبریل فرفع من الارض القرآن والعلم کلہ والحجر الاسود من رکن البیت و مقام ابراھیم و تابوت موسیٰ بما فیہ وھذہ الانھار الخمسۃ فیرفع ذلک کلہ الی السماء فذلک قولہ تعالیٰ (وانا علی ذھاب بہ لقادر ون . فاذا رفعت ھذہ الاشیاء

---

[1] مسلم (۲۸۳۹) فی صفۃ الجنۃ ب ۱۰، فی فی الدنیا من انھار الجنہ، حادی الارواح ص ۲۴۲، احمد ۲/ ۲۸۹۔ ۴۴۰، البعث والنشور (۲۸۹)، البدور السافرہ (۱۹۱۷)، مشکوۃ (۵۶۲۸)، معالم التنزیل بغوی (۶ /۱۷۷)، درمنثور (۱ /۳۷)، الاحکام النبویہ (۲ / ۱۰۳)، الطب النبوی للذہبی (۸۶)، تفسیر قرطبی (۱۳ /۱۰۴)، (۱۶ /۲۳۷)، کنز العمال (۳۵۳۴۰)،

من الارض فقد حرم اهلها خير الدنیا و الآخرة ۔[1]

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے جنت سے پانچ نہریں نازل فرمائیں (۱) سیحون : اور یہ ہندوستان کی نہر ہے (۲) جیحون : یہ بلخ (روس) کی نہر ہے' (۴،۳) دجلہ اور فرات : اور یہ دونوں عراق کی نہریں ہیں۔ (۵) نیل : اور یہ مصر کی نہر ہے' اللہ تعالیٰ نے ان کو جنت کے چشموں میں سے ایک چشمہ سے اتارا ہے جو جنت کے درجات میں سے کمترین درجہ پر حضرت جبریل علیہ السلام کے دونوں پروں پر واقع ہے' پھر ان نہروں کو اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کے سپرد کیا زمین پر جاری کیا پھر ان میں ضروریات زندگی کے مطابق لوگوں کیلئے منافع رکھ دیئے اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ (قرآن میں) ارشاد فرماتے ہیں (ترجمہ) اور ہم نے آسمان سے مقدار کے ساتھ پانی کو اتارا پھر ہم نے اس کو زمین میں ٹھہرایا اور ہم اس کو معدوم کر دینے پر قادر ہیں) :۔

پس جب (قوم) یاجوج ماجوج کے نکلنے کا وقت ہو گا تو (اللہ تعالیٰ حضرت جبریل کو نازل فرمائیں گے تو وہ زمین سے قرآن پاک کو اور دین کے تمام علم کو اور بیت اللہ کے کونہ سے حجر اسود کو، مقام ابراہیم کو اور حضرت موسیٰ کے تابوت کو اس کی اندر کی تمام چیزوں کے ساتھ اور ان پانچ نہروں کو، ان سب کو وہ آسمان کی طرف اٹھا کر لے جائیں گے' یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے فرمان کا کہ ہم اس کے معدوم کر دینے پر قادر ہیں۔ پس جب ان چیزوں کو زمین سے اٹھالیا جائے گا تو زمین پر بسنے والے لوگ دنیا اور آخرت کی خیر و برکت سے محروم ہو جائیں گے۔

نیل' دجلہ' فرات اور سیحون جنت میں کس کس چیز کی نہریں ہیں

حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ نیل جنت میں شہد کی نہر ہے' اور دجلہ جنت میں دودھ کی

---

[1] سنن دارمی' حادی الارواح ص ۲۴۲' تاریخ بغداد (۱ / ۵۷۔۵۸)' درمنثور (۵ / ۸ وزاد نسبتہ الی ابن مردویہ' نہایہ ابن کثیر ۲ / ۳۶۱ بحوالہ ضیاء مقدسی' تذکرۃ القرطبی ۲ / ۷۴۴ بحوالہ ابو جعفر النحاس' تاریخ بغداد (۱ / ۵۷)' تفسیر قرطبی (۱۲ / ۱۱۳) مجروحین ابن حبان (۳ / ۳۲۳)' تذکرۃ الموضوعات قیسرانی (۳۱۳)'

نہر ہے‘اور فرات جنت میں شراب کی نہر ہے‘اور جیحون جنت میں پانی کی نہر ہے۔ ا؎

(فائدہ) علامہ قرطبیؒ نے اس روایت کے آگے یہ اضافہ ذکر کیا ہے کہ پھر یہ چاروں نہریں کوثر سے نکلتی ہیں۔ ۲؎

نہر فرات میں جنت کی برکت نازل ہوتی ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ فرماتے ہیں کہ کوئی دن ایسا نہیں گزرتا مگر جنت کی برکت میں بہت سی بھاری برکات نہر نیل میں نازل ہوتی ہیں۔ ۳؎

نوٹ: یہ دنیا کی جتنی نہریں آپ نے مذکورہ احادیث اور روایات میں پڑھی ہیں ان کو آج کی دنیا بڑے بڑے مشہور دریاؤں میں شمار کرتی ہے اور سائنسدانوں کی تحقیقات کے باوجود ان کی نکلنے کی اصل جگہوں کی دریافت نہیں کر سکی۔ ۴؎

ا؎ البعث والنشور (۲۹۰)‘ درمنثور ۶ / ۴۹ بحوالہ مسند و مصنف حارث بن ابی اسامہ‘ المطالب العالیہ (۴۶۸۹) بحوالہ حارث و قال البوصیری فی الزوائد رواہ الحارث مرسلا و رواتہ ثقات۔ وصف الفردوس (۶۴)‘ البدور السافرہ (۱۹۲۰)‘

۲؎ تذکرۃ القرطبی ۲ / ۴۴۶‘

۳؎ وصف الفردوس (۴۷) ص ۲۷

۴؎ جہان دیدہ مولانا تقی عثمانی مدظلہ العالی۔

چشمہ سلسبیل

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

ویسقون فیھا کاسا کان مزاجھا زنجبیلا . عینا فیھا تسمی سلسبیلا

(سورۃ الدہر : ۱۷۔۱۸)'

(ترجمہ) اور ہاں (جنت میں) ان کو ایسا جام شراب پلایا جائے جس میں سونٹھ کی آمیزش ہو گی۔ یعنی ایسے چشمے سے جو وہاں ہو گا جس کا نام سلسبیل ہو گا۔

حضرت مجاہدؒ "سلسبیل" کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ چشمہ (ہر دم) تازہ تازہ جاری ہوتا ہو گا۔[۱]

۱۔ بدور سافرہ (۱۹۲۶) بحوالہ سعید بن منصور وہناد وبیہقی۔

عرش کے چار چشمے

زنجبیل، تفجیر، سلسبیل اور تسنیم کے چشمے

(حدیث) حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
اربع عیون فی الجنة عینان تجریان من تحت العرش احداهما التی ذکر اللہ تعالیٰ (سلسبیلا) والاخری التسنیم۔ ا؎
(ترجمہ) جنت میں چار چشمے (ایسے) ہیں کہ ان میں سے دو چشمے تو عرش کے نیچے سے پھوٹتے ہیں ایک کا ذکر تو اللہ تعالیٰ نے (آیت) **یفجر ونها تفجیرا** میں فرمایا ہے اور دوسرا چشمہ زنجبیل ہے اور دو چشمے عرش کے اوپر سے پھوٹتے ہیں ان میں سے ایک تو وہ ہے جسکا ذکر اللہ تعالیٰ نے سلسبیل کے ساتھ کیا ہے اور دوسرا چشمہ تسنیم ہے۔

چشمہ تفجیر

ارشاد خداوندی **و یفجرونها تفجیرا** کی تفسیر میں ابن شوہبؒ فرماتے ہیں کہ جنتیوں کے پاس سونے کی لاٹھیاں ہوں گی ان کے ساتھ اشارہ کر کے اس چشمے کو بہائیں گے اور وہ چشمہ ان کی ان لاٹھیوں کے اشارہ پر اسی طرف کو بہتا ہوگا۔ ۲؎

چشمہ تسنیم

حضرت عطاءؒ فرماتے ہیں کہ تسنیم وہ چشمہ ہے جس میں شراب کی ملاوٹ کی جائے گی۔ ۳؎

ا؎ البدور السافرہ (۱۹۳۲) بحوالہ نوادر الاصول حکیم ترمذی۔

۲؎ البدور السافرہ (۱۹۳۱) بحوالہ زوائد زہد امام عبداللہ بن احمد۔

۳؎ البدور السافرہ (۱۹۲۷) بحوالہ بیہقی۔

عينان نضاختان

(جوش مارنے والے دو چشمے)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ یہ دونوں چشمے جنتیوں کے محلات پر مشک و عنبر کی پھواریں ڈالیں گے جس طرح سے دنیاوالوں کے گھروں پر بارش کی پھوار پڑتی ہے۔ ا؎
اور مختلف اقسام کے میوے بھی برسائیں گے۔ ۲؎
حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہ دونوں چشمے پانی کی پھوار ڈالیں گے۔ ۳؎

ا؎ حادی الارواح ص ۲۲۳، ترغیب وترہیب ۴ / ۵۱۹ بحوالہ ابن ابی شیبہ
۲؎ بدور سافرہ (۱۹۳۰) بحوالہ ابن ابی شیبہ
۳؎ البدور السافرہ (۱۹۲۹) بحوالہ ابن ابی حاتم

عینان تجریان

لگا تار بہنے والے چشمے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

فیھما عینان تجریان (سورۃ الرحمٰن : ۵۰) ان دونوں باغوں میں دو چشمے ہوں گے جو بہتے چلے جائیں گے۔ اس کی تفسیر میں حضرت براء بن عاذبؓ فرماتے ہیں کہ یہ دونوں چشمے عینان نضاختان سے افضل ہیں۔ ا؂

ا؂ البدور السافرہ (۱۲۸) بحوالہ ابن ابی حاتم۔

جنت کے جانور اور سواریاں

مہار والی اونٹنیاں

(حدیث) حضرت ابو مسعود انصاریؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص مہار والی اونٹنی لیکر حاضر ہوا اور عرض کیا یہ اللہ کے راستہ میں ہے تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا

لك بها يوم القيامة سبعمائة ناقة كلها مخطومة۔ [1]

(ترجمہ) تیرے لئے قیامت کے دن سات سو اونٹنیاں ہوں گی (اور) سب کی سب مہار والی ہوں گی۔

ایک جانور کے بدلہ میں سات سو جانور

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ سے منقول ہے کہ وہ ایک مرتبہ جہاد کیلئے نکلے تو ایک شخص کو غمگین دیکھا اس لئے کہ اس کا گھوڑا مر گیا تھا اور اس کو غمگین کر گیا تھا۔ حضرت ابن مبارک نے اس سے فرمایا تم یہ (مرا ہوا گھوڑا) مجھے چار سو درہم میں بیچ دو تو اس نے بیچ دیا پھر اس نے اسی رات خواب میں دیکھا گویا کہ قیامت قائم ہے اور اس کا گھوڑا جنت میں موجود ہے جس کے پیچھے سات سو گھوڑے اور ہیں۔ اس شخص نے ارادہ کیا کہ اپنے گھوڑے کو پکڑ لے مگر آواز دی گئی کہ اس کو چھوڑ یہ ابن مبارک کا گھوڑا ہے یہ کل تمہارا تھا۔ جب صبح ہوئی تو وہ شخص حضرت ابن مبارک کے پاس آیا اور سودا پھیرنا چاہا حضرت ابن مبارک نے پوچھا کہ تم یہ کیوں کر رہے ہو؟ تو اس نے آپ کے سامنے وہ قصہ (خواب) کہہ سنایا۔ حضرت ابن مبارک نے اس سے فرمایا کہ اب تم چلے جاؤ تم نے جو

---

[1] التذکرۃ للقرطبی (۲/۴۸۶)، مسلم (فی الامارۃ ب ۳۷ / ۱۳۲)، بیہقی (۹ / ۱۱۸)، مشکوۃ (۳۷۹۹)، تفسیر معالم التنزیل بغوی (۳ / ۱۲۶)، درمنثور (۱ / ۳۳۶)، ابن ابی شیبہ (۵ / ۳۰۸)، طبرانی کبیر (۱۷ / ۲۲۹)۔

کچھ خواب میں دیکھا ہے اس کو ہم نے بیداری میں دیکھا ہے۔ ا؎
علامہ قرطبیؒ یہ حکایت نقل کر کے فرماتے ہیں کہ یہ حکایت صحیح ہے کیونکہ یہ اس حدیث کے ہم معنی ہے جس کو صحیح مسلم شریف میں حضرت ابو مسعودؓ سے (مرفوعاً) روایت کیا گیا ہے۔ ۲؎ (نوٹ) ہم نے یہ حدیث ابو مسعود ابھی اوپر ذکر کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے راستہ میں ایک جانور صدقہ کرنے سے سات سو جانور ملتے ہیں (گھوڑوں کے بدلہ میں گھوڑے اور اونٹوں کے بدلہ میں اونٹ ملتے ہیں۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام کا دنبہ

قرآن پاک میں ہے **وفدیناه بذبح عظیم** (سورۃ صافات / ۱۰۷) (ترجمہ) اور ہم نے (حضرت اسماعیل کی جان بچانے کیلئے جنت کا عظیم الشان دنبہ) ان کے بدلہ میں دیا۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اس دنبہ کو عظیم اس لئے فرمایا گیا کیونکہ یہ جنت میں چالیس سال تک چرا تھا۔ ۳؎

بکریاں جنت کے جانور ہیں

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
الشاة من دواب الجنة ۔ ۴؎
(ترجمہ) بکریاں جنت کے جانور ہیں۔

بکری سے حسن سلوک

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
احسنوا الی المعزی وامیطوا عنها الاذی فانها من دواب الجنة ۔ ۵؎

ا؎ التذکرہ (۲ / ۴۸۶)،
۲؎ التذکرہ (۲ / ۴۸۷)۔
۳؎ التذکرہ للقرطبی (۲ / ۴۸۸)
۴؎ ابن ماجہ (۲۳۰۶)، تاریخ بغداد (۷ / ۴۵۳)، البدور السافرہ (۲۱۲۹)، التذکرۃ (۲ / ۴۸۸)،
۵؎ تاریخ بغداد (۹ / ۱۴۵)، بزار (   ) البدور السافرہ (۲۱۳۰)، تذکرۃ القرطبی (۲ / ۴۸۸)،

(ترجمہ) بکری سے حسن سلوک کرو اور اس سے اذیت کو دور کرو کیونکہ یہ جنت کے جانوروں میں سے ہے۔
(فائدہ) یہ حدیث سند کے اعتبار سے بہت ضعیف ہے مگر طبرانی کی اس کے ہم معنی دوسری حدیث کی وجہ سے اس کی تائید ہو جاتی ہے اور ضعف اٹھ جاتا ہے۔

بکریاں رکھا کرو

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

علیکم بالغنم فانھا من دواب الجنۃ ۔ ا؎

(ترجمہ) تم بکریوں کو (اپنے پاس) رکھا کرو کیونکہ یہ جنت کے جانوروں میں سے ہے۔
(فائدہ) حضرت ابوہریرہؓ بھی فرماتے ہیں کہ بکری جنت کے جانوروں میں سے ہے۔ ۲؎

گھوڑے اور اونٹنیاں

جنت میں گھوڑے اور اونٹنیاں بھی ہوں گی ان کی تفصیل "زیارت خداوندی اور جنتیوں کی باہمی ملاقاتوں کے ابواب" میں ملاحظہ کریں۔

جنت میں جانے والے دنیا کے (۱۲) جانور

ابن نجیمؒ فرماتے ہیں کے جانوروں میں سے پانچ جانور جنت میں جائیں گے (۱) اصحاب کہف کا کتا (۲) حضرت اسماعیل علیہ السلام کا دنبہ (۳) حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی (۴) حضرت عزیر علیہ السلام کا گدھا اور (۵) جناب نبی کریم ﷺ کی براق۔ ۳؎
حضرت قتادہؒ کے حوالہ سے پانچ جانوروں کا مزید ذکر کیا ہے (۶) حضور ﷺ کی اونٹنی

ا؎ طبرانی، البدور السافرہ (۲۱۳۲)، مجمع الزوائد (۴ / ۶۷)، کنزالعمال (۳۵۲۲۶)۔
۲؎ تاریخ بغداد (۷ / ۴۳۲)، مسند احمد بسند صحیح۔ البدور السافرہ (۲۱۳۳)،
۳؎ الاشباہ والنظائر ابن نجیم (۴ / ۱۳۱ بحوالہ مستطرف)

مبارک (۷) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی گائے (۸) حضرت یونس علیہ السلام کی مچھلی (۹) حضرت سلیمان کی چیونٹی (۱۰) حضرت بلقیس کا ہدہد۔ ۱؎

اور علامہ سیوطی نے دیوان الحافظ میں حضرت یعقوب علیہ السلام کے بھیڑیے کا بھی ذکر کیا ہے اور علامہ سیوطی کے شاگرد علامہ داودیؒ نے بحوالہ سیوطیؒ حضور ﷺ کے دلدل خچر کا بھی ذکر کیا ہے کہ وہ بھی جنت میں جائے گا۔ اور مشکوۃ الانوار شرح شرعۃ الاسلام میں ہے کہ یہ سب جانور دنبہ کی شکل میں جنت میں داخل ہوں گے۔ ۲؎

۱؎ حموی شرح الاشباہ والنظائر (۴/ ۱۳۱) بحوالہ مشکوۃ الانوار شرح شرعۃ الاسلام

۲؎ حموی علی الاشباہ (۴/ ۱۳۱)

پرندے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ولحم طیر مما یشتھون (سورۃ الواقعہ / ۲۱) اور پرندوں کا گوشت ہوگا جوان کو مرغوب ہوگا۔

بختی اونٹ کے برابر بڑے بڑے پرندے

(حدیث) حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

ان فی الجنة طیرا امثال البخاتی . قال ابوبکر انها لناعمة یا رسول اللہ ؟ قال انعم منها من یاکلها وانت ممن یا کلها یا ابابکر۔ ا؎

(ترجمہ) جنت میں بختی اونٹ کے برابر (بڑے بڑے) پرندے ہوں گے۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر تو وہ (جنت میں) بڑے عیش و نشاط میں رہے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس سے زیادہ عیش و نشاط میں وہ شخص ہوگا جو اس کو کھائے گا اور اے ابوبکر! آپ بھی ان لوگوں میں سے ہیں جو اس سے کھائیں گے۔

(حدیث) حضرت حسن (بصریؒ) فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان فی الجنة طیرا کا مثال البخت یاتی الرجل فیصیب منها ثم یذهب کانه لم ینقص منها شیء۔ ۲؎

(ترجمہ) جنت میں بختی اونٹ کے برابر پرندے ہوں گے جب وہ جنتی کے پاس آئیں گے تو جنتی اس سے کھائیں گے پھر وہ پرندہ اس حالت میں اڑ جائے گا گویا کہ اس سے کچھ بھی کم نہیں ہوا۔

ا؎ بدور سافرہ (۲۱۲۴)، البعث والنشور (۳۵۴)، اتحاف السادہ (۱۰ / ۵۴۱)، حادی القلوب، مستدرک حاکم، ابن ابی شیبہ (۱۲ / ۱۳)، واحمد و ترمذی مثلہ من حدیث انسؓ (البدور السافرہ / ۲۱۲۵) صفۃ الجنہ ابو نعیم بلفظہ وسندہ (۳۳۹)، الفتح الربانی ۲۴ / ۱۸۸، مجمع الزوائد (   )

۲؎ کتاب الزہد ہناد بن سری (۱۱۸)، حسین مروزی فی زیادات زہد ابن المبارک (۵۲۵) مرسلاً۔ البدور السافرہ (۲۱۲۶)، اتحاف السادۃ المتقین (۱۰ / ۵۴۱)،

ستر لذتوں کا ملائم اور میٹھا گوشت

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
ان في الجنة لطيرا فيه سبعون ريشة فيجيء فيقع على صحفة الرجل ثم ينتفض فيخرج من كل ريشة لون بيض من الثلج والين من الزبد و اعذب من الشهد ليس فيه لون يشبه صاحبه ثم يطير فيذهب ۔[1]
(ترجمہ) جنت میں ایک پرندہ ہوگا جس کے ستر پر ہوں گے یہ آکر جنتی کے طباق پر بیٹھے گا پھر ہلے گا تو اس کے ہر پر سے برف سے بھی زیادہ سفید قسم کا کھانا نکلے گا جو جھاگ سے زیادہ ملائم اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔ اس میں کوئی کھانا ایسا نہیں ہوگا جو دوسرے (پر والے) کھانے سے ملتا ہو۔ پھر وہ پرندہ اٹھ کر چلا جائے گا۔

یہ پرندہ کس جگہ کا ہوگا

حضرت مغیث بن سمیؒ فرماتے ہیں طوبیٰ جنت میں ایک درخت ہے۔ جنت میں کوئی محل ایسا نہیں جس پر اس کی ٹہنیوں سے کوئی ٹہنی سایہ نہ کرتی ہو۔ اس پر مختلف قسم کے پھل لگے ہوئے ہیں اس پر بختی اونٹ کے برابر (بڑے بڑے) پرندے بیٹھتے ہیں جب کوئی مرد کسی پرندہ کا گوشت کھانا چاہے گا تو اس کو بلائے گا تو وہ اس کے دستر خوان پر آگرے گا اور وہ جنتی اس کی ایک جانب سے بھنا ہوا گوشت کھائے گا اور دوسری جانب سے شوربے والا۔ پھر یہ پرندہ اپنی اصل حالت میں واپس آکر اڑ کر چلا جائے گا۔[2]
(فائدہ) ترمذی شریف کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نہر کوثر پر بھی پرندے ہوں

---

[1] زہد ہناد (۱۱۹) البدور السافرہ (۲۱۲۷) صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۱۰۶) الدر المنثور ۶ / ۱۵۵ صفۃ الجنہ ابو نعیم (۳۴۰) ترغیب و ترہیب منذری (۴ / ۵۲۷) وصف الفردوس (۸۷) المتجر الرابح (۲۱۰۷) کنز العمال (۳۹۲۷۳) درمنثور (۶ / ۱۵۶) تفسیر ابن کثیر (۷ / ۴۹۸)۔

[2] البدور السافرہ (۲۱۲۸) بحوالہ ہناد (فی الزہد)، صفۃ الجنۃ ابو نعیم ۲ / ۲۱۲ (۲۷۷) حلیۃ الاولیاء ۶ / ۶۸ ابن ابی شیبہ ۱۳ / ۹۸ (۱۵۸۱۳) نعیم بن حماد فی زوائد زہد ابن مبارک (۲۲۸) ابن ابی الدنیا (۱۰۴)

گے جن کے جنتی گوشت کھائیں گے۔ا؎

پرندوں کی چراگاہیں اور چشمے

(حدیث) حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان فی الجنة طیرامثل اعناق البخت تصطف علی یدولی الله فیقول احدهما: یا ولی الله! رعیت فی مروج الجنة تحت العرش' شربت من عیون التسنیم فکل منی فلا یزلن یفتخرن بین یدیه حتی یخطر علی قلبه اکل احدها فیخر بین یدیه علی الوان مختلفة فیاکل منه ماارادۭ فاذا شبع تجمع عظام الطیر فیطیر یرعی فی الجنة حیث شاء . فقال عمر یا نبی الله انها لنا عمة' قال اکلها انعم منها۔۲؎

(ترجمہ) جنت میں بختی اونٹ کی طرح اونچے اونچے پرندے ہوں گے جو اللہ کے ولی کے سامنے آکر بیٹھیں گے ان میں سے ایک کہے گا اے ولی اللہ! میں عرش کے نیچے خوبصورت جنت میں چرتا رہا ہوں اور تسنیم کے چشموں سے پیتا رہا ہوں آپ مجھ سے تناول فرمائیے پھر وہ ولی اللہ کے سامنے (اپنی) تعریف کرنے میں لگا رہے گا حتی کہ جنتی کے دل میں ان پرندوں میں سے کسی ایک کے کھانے کا ارادہ ہوگا تو وہ پرندہ اس جنتی کے سامنے مختلف ذائقوں کے ساتھ گر پڑے گا اور وہ اس سے اپنی طلب کے مطابق کھائے گا اور جب سیر ہو گا تو پرندے کی ہڈیاں جمع ہو جائیں گی اور وہ اڑ کر جنت میں جہاں چاہے گا چرنا شروع ہو جائے گا۔ حضرت عمر نے عرض کیا یا نبی اللہ! یہ پرندہ تو بڑے مزے میں ہو گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا اس پرندہ کو تناول کرنا اس سے بھی زیادہ عیش ونشاط رکھتا ہے۔

ا؎ ترندی (   ) 'تذکرۃ القرطبی (۲/ ۴۸۵)'

۲؎ التذکرۃ فی احوال الموتی وامور الآخرۃ (۲/ ۴۸۵) بحوالہ ثعلبی۔ صفۃ الجنۃ ابو نعیم بلفظہ وبمعناہ (۴۴۲) واحمد (۳/ ۲۲۰۔۲۲۱۔۲۳۶) وتفسیر طبری (۳۰/ ۲۰۹) 'ترندی (۲۵۴۲) 'سیرۃ ابن اسحاق (۲۱۴) 'زہد ہناد (۱۳۶) 'حاکم (۲/ ۵۳۷) 'البعث والنشور (۱۲۲۔ ۱۲۳) 'صفۃ الجنۃ للمقدسی (۳/ ۸۵) 'ابن ابی شیبہ بسندین (۱۲/ ۸۔ ۱۳۔ ۱۴)'

زنجبیل اور سلسبیل کا پرندہ

حضرت بکر بن عبداللہ المزنیؒ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے۔ کہ جنت کا کوئی مرد جب گوشت کی خواہش کرے گا تو اس کے پاس ایک پرندہ آئے گا اور اس کے سامنے گر پڑے گا اور کہے گا اے دوست خدا! میں نے چشمہ سلسبیل سے پیا ہے اور زنجبیل سے چرا ہے اور عرش و کرسی کے پاس ناز و نعمت میں پلا ہوں آپ سے مجھ سے تناول کیجئے۔ [1]

روسٹ ہو کر پیش ہونے والا پرندہ

(حدیث) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

انك لتنظر الى الطير فى الجنة فتشتهيه فيجىء مشويا بين يديك۔ [2]

(ترجمہ) جنت میں تو کسی پرندہ کی طرف دیکھے گا اور اس کی طلب کرے گا تو وہ تیرے سامنے روسٹ ہو کر پیش ہو جائے گا۔

(فائدہ) یہ پرندہ اس حالت میں روسٹ ہو کر پیش ہو گا کہ نہ تو اس کو دھواں پہنچا ہو گا نہ ہی آگ جیسا کہ حضرت میمونہؓ سے مرفوعا حضرت امام ابن ابی الدنیا نے نقل کیا ہے۔ [3]

---

[1] صفۃ الجنۃ ابو نعیم ۲/۱۲۵ (۲۷۶)، صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۱۰۵)،

[2] مجمع الزوائد (۱۰/۴۱۴)، تفسیر ابن کثیر (۷/۴۹۸)، نہایہ فی الفتن والملاحم (۲/۴۲۸)، حادی الارواح ص ( )، کامل ابن عدی (۲/۶۸۹)، ضعفاء عقیلی (۱/۲۶۸)، مسند ابو یعلی کافی المطالب العالیہ (۴/۴۰۴)، والبزار (زوائدہ/۳۵۳۲)، حسین مروزی فی زوائد الزہد لابن المبارک (۱۴۵۲)، ابن ابی الدنیا فی صفۃ الجنۃ (۱۰۳)، البعث والنشور بیہقی (۳۵۳)، ترغیب و ترہیب اصبہانی (۶۹۷)، ترغیب و ترہیب منذری (۴/۵۲۷)، تخریج احیاء العلوم للعراقی ۴/۵۲۴، بستان الواعظین ابن الجوزی ص ۱۹۲، صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۳۴۱)، معجم اصحاب ابی علی الصدفی لابن الأبا (ص ۲۸۷)، درمنثور (۸/۱۰ طبع جدید) بحوالہ ابن مردویہ، المتجر الرابح (۲۱۰۵)،

[3] صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۱۲۳)، المتجر الرابح (۲۱۰۶)،

جنتیوں کی پہلی مہمانی

زمین روٹی ہو گی اور بیل اور مچھلی سالن ہو گا

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا زمین قیامت کے دن ایک روٹی کی شکل میں ہو گی جس کو گرم کرنے کیلئے گرم ریت پر رکھ دیا جائے اللہ تعالیٰ اس کو اپنے ہاتھ میں اس طرح سے الٹ پلٹ کریں گے جس طرح سے تم میں کا کوئی ایک اپنی روٹی کو سفر میں الٹ پلٹ کرتا ہے۔ یہی (جنت میں) جنت والوں کی (سب سے پہلی) مہمانی ہو گی۔۔۔۔۔ ان کا سالن بالام اور نون کا ہو گا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یہ کیا چیزیں ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا بیل اور مچھلی ہو گی۔ (اور یہ اتنے بڑے ہوں گے کہ) اس مچھلی اور بیل کے جگر کا الگ لٹکنے والا ٹکڑا ستر ہزار جنتی کھائیں گے۔ ا ؎

مچھلی کا جگر

(حدیث) حضرت طارق بن شہابؓ فرماتے ہیں کہ یہودی جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا آپ ہمیں یہ بتائیے کہ جنتی جب جنت میں داخل ہوں گے تو سب سے پہلے کیا کھائیں گے؟ آپ نے فرمایا وہ سب سے پہلے مچھلی کا جگر کھائیں گے۔ ۲ ؎

حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ "جب جنتی جنت میں داخل ہوں گے تو ان کو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ہر مہمان کیلئے کچھ تحفہ ہوتا ہے میں بھی آپ کو آج تحفہ دوں گا پھر بیل اور مچھلی کو پیش کیا جائے گا اور جنت والوں کیلئے ان کو ذبح کر (کے کھلا) دیا جائے گا"۔ ۳ ؎

ا ؎ مسلم مختصراً من کتاب صفات المنافقین باب (۳) نزل اہل الجنۃ، بخاری (۶۵۲۰) فی الرقاق ب ۴۴، تذکرۃ القرطبی ۲ / ۵۲۰، جامع الاصول ۱۰ / ۵۳۱۔

۲ ؎ مجمع الزوائد (۱۰ / ۴۱۳) بحوالہ طبرانی

۳ ؎ زوائد الزہد لابن المبارک (۴۳۲) حادی الارواح (۲۱۱) والترجمۃ من لفظہ۔

کھانا' پینا اور قضائے حاجت

ارشاد باری تعالیٰ ہے

ان المتقین فی ظلال وعیون . وفواکه مما یشتهون . کلوا واشربوا هنیئاً بما کنتم تعملون۔(سورۃ المرسلات : ۴۱ تا ۴۳)

(ترجمہ) پرہیزگار لوگ سایوں میں اور چشموں میں اور مرغوب میووں میں ہوں گے (اور ان سے کہا جائے گا کہ) اپنے (نیک) اعمال کے صلہ میں خوب مزے سے کھاؤ پیو' ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مزید ارشاد فرماتے ہیں

فاما من اوتی کتابه بیمینه فیقول هاؤم اقرؤا کتابیه . انی ظننت انی ملاق حسابیه . فهوفی عیشة راضیة . فی جنة عالیة قطوفها دانیة . کلوا واشربوا هنیئاً بما اسلفتم فی الایام الخالیة (سورۃ الحاقہ : ۱۹تا۲۴)

(ترجمہ) پھر جس شخص کا اعمالنامہ اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا وہ تو (خوشی کے مارے آس پاس والوں سے) کہے گا کہ میرا اعمالنامہ پڑھ لو' میرا (تو پہلے ہی سے) اعتقاد تھا کہ مجھ کو میرا حساب پیش آنے والا ہے' غرض وہ شخص پسندیدہ عیش (یعنی) بہشت بریں میں ہو گا' جس کے میوے (اس قدر) جھکے ہوں گے (کہ جس حالت میں چاہیں گے لے سکیں گے اور حکم ہو گا کہ) کھاؤ اور پیو مزے کے ساتھ ان اعمال کے صلہ میں جو تم نے بامید صلہ گذشتہ ایام (یعنی زمانہ قیام دنیا) میں کئے ہیں۔

(حدیث) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

یاکل اهل الجنة ویشربون ولا یمتخطون ولا یتغوطون ولا یبولون . طعامهم ذلك جشاء کریح المسك یلهمون التسبیح والحمد کما تلهمون النفس۔[1]

---

[1] مسلم حدیث (۲۸۳۵)'(۱۹)'(۲۰) فی صفۃ الجنہ ب ۸۔ مسند احمد ۳ / ۳۵۴' صفۃ الجنۃ ابن کثیر ص ۸۷' ورواہ البخاری (۱۳ / ۴۸۷ مع فتح الباری)' فی التوحید باب کلام الرب مع اہل الجنۃ من حدیث ابی عامر' وصف الفردوس (۸۴)'

(ترجمہ) جنت والے کھائیں گے بھی اور پیئیں گے بھی مگر ناک نہیں سنکیں گے اور نہ ہی وہ پاخانہ اور پیشاب کریں گے' ان کا طعام کستوری کی خوشبو کا ڈکار بن جائے گا۔ ان کو تسبیح اور حمد باری تعالیٰ ایسے ہی الہام والقاء کئے جائیں گے جیسے تم لوگوں کو سانس کا الہام والقاء کیا جاتا ہے۔

کھانا اور قضائے حاجت

(حدیث) حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور پوچھا اے ابو القاسم (محمد ﷺ) آپ کا خیال ہے کہ جنتی کھائیں گے بھی اور پیئیں گے بھی؟ آپ نے ارشاد فرمایا مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے جنتیوں میں سے ہر شخص کو کھانے پینے' جماع اور خواہش میں ایک سو آدمیوں کی طاقت عطاء کی جائے گی۔ اس نے عرض کیا پھر جو شخص کھاتا اور پیتا ہے اس کو حاجت بھی تو ہوتی ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا ان کی (قضائے) حاجت ایک قسم کا پسینہ ہوگا جو ان کے جلدوں سے بہہ جائے گا کستوری کی خوشبو کی طرح' جب یہ (پسینہ) نکل جائے گا تو اس کا پیٹ سکڑ جائے گا۔[1]

(حدیث) حضرت انسؓ نے آنحضرت ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا

ان اسفل اهل الجنة اجمعين درجة لمن قيوم على راسه عشرة آلاف ، بيدكل واحد صحفتان ، واحدة من ذهب والاخرى من فضة ، فى كل واحدة لون ليس فى الاخرى، ياكل من آخرها مثل مايا كل من اولها، يجد لآخرهامن الطيب و اللذة بمثل الذى يجد لاولها ثم يكون لذلك ريح المسك الاذفر لايبولون ولا يتغوطون ولا يتمخطون، اخوانا على سرر

---

[1] مسند احمد ۴ (۳۷۱/ ۳۶۷، ابن ابی شیبہ ۱۳ / ۱۰۸، سنن دارمی ۲ / ۳۳۴، طبرانی کبیر ۵ / ۱۹۹، حلیہ ابو نعیم ۸ / ۱۱۶، ترغیب وترہیب ۴ / ۵۲۴، بیہقی البعث والنشور (۳۵۲) باسند صحیح، درمنثور ۱ / ۴۱، وہناد بن سری فی الزہد و سنن النسائی فی التفسیر کما فی تحفۃ الاشراف ۳ / ۱۹۱، و عبد بن حمید فی مسندہ و ابن المنذر و ابن ابی حاتم، ابن حبان (۷۳۷۹)، بدور السافرہ (۱۸۹۷)، وصف الفردوس (۸۳)

متقابلین۔[1]

(ترجمہ) تمام جنتیوں میں سب سے کم درجہ کے جنتی کے سامنے دس ہزار خادم کھڑے ہوں گے، ہر ایک کے ہاتھ میں دو بڑے پیالے ہوں گے ایک سونے کا ہوگا دوسرا چاندی کا ہوگا۔ ہر ایک میں ایسے رنگ کا کھانا ہوگا جو دوسرے میں نہ ہوگا، جنتی آخری پیالہ سے بھی ویسے ہی رغبت سے کھائے گا جیسے کہ اول سے کھائے گا (اور) آخری پیالہ سے بھی ایسی ہی پاکیزگی اور لذت محسوس کرے گا جیسی کہ پہلے پیالہ سے کرے گا۔ پھر یہ طعام کستوری کی خوشبودار ہوا ہو جائے گا۔ جنتی نہ تو پیشاب کریں گے، نہ پاخانہ کریں گے نہ ناک سنکیں گے۔ باہمی برادرانہ انداز سے شاہانہ تختوں پر آمنے سامنے بیٹھتے ہوں گے۔

رزق کے ہدایا صبح وشام پہنچیں گے

(حدیث) حضرت حسنؒ اور حضرت ابو قلابہؒ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا جنت میں رات بھی ہوگی؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتے ہیں **ولهم رزقهم فيها بكرة و عشيا** (جنتیوں کیلئے جنت میں رزق ہوگا صبح وشام) تو حضور انور ﷺ نے ارشاد فرمایا

ليس هناك ليل انما هوضوء ونور يرد الغدو على الرواح والرواح على الغدو تاتيهم طرف الهدايا من الله لمواقيت الصلوة التى كانوايصلون فيها ويسلم عليهم الملائكة ۔[2]

---

[1] اسنادہ صحیح: بدور السافرہ (۱۹۰۰)، مروزی: فی زیادات زہد لابن المبارک (۱/۵۳۶) ومن طریقہ ابو نعیم فی الحلیہ (۶/۱۷۵) عن انس بہ دفیہ یزید الرقاشی وہو ضعیف۔ طبرانی اوسط (مجمع الزوائد ۱۰/۴۰۱ ورجالہ ثقات) اتحاف السادۃ (۱۰/۵۴۱)، درمنثور ۶/۲۲، ترغیب ۴/۵۲۶، صفۃ الجنہ ابن ابی الدنیا الجزالاول فقط (۲۰۶)، (۱۰۷) کاملا بلفظہ،

[2] نوادر الاصول حکیم ترمذی (بدور السافرہ (۱۹۰۶)، درمنثور (۴/۲۷۸، ۵/۱۰۱)، کنز العمال (۳۹۳۸۶)، جامع احکام القرآن قرطبی (۱۱/۱۲۷)،

(ترجمہ) وہاں پر کوئی رات نہیں ہو گی بلکہ وہاں ایک روشنی اور نور ہو گا، صبح شام پر طاری ہو گی اور شام صبح پر ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نماز کے اوقات میں جن میں وہ نماز ادا کیا کرتے تھے ہدایا آیا کریں گے اور ان پر فرشتے سلام کرتے ہوں گے۔

جنت میں پہلی مہمانی

(حدیث) حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ یہودیوں کے ایک عالم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ جس دن اس زمین کے علاوہ کوئی اور زمین تبدیل کی جائے گی تو لوگ کہاں جائیں گے؟ تو حضور ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا پل صراط کے نیچے تاریکی میں ہوں گے۔ اس نے پوچھا لوگوں میں سے پہلے (پل صراط سے) کون گذرے گا؟ فرمایا فقراء مہاجرین۔ اس نے پوچھا جب جنتی جنت میں داخل ہوں گے ان کو کیا مہمانی دی جائے گی؟ فرمایا مچھلی کے جگر کا اضافی حصہ، اس نے پوچھا اس مہمانی کے بعد ان کو صبح کی پہلی مہمانی کیا دی جائے گی؟ فرمایا ان کیلئے جنت کا بیل ذبح کیا جائے گا اور جنتی اس کے اطراف سے تناول کرے گا۔ اس نے پوچھا جنتی اس کو کھانے کے بعد کیا پئیں گے؟ ارشاد فرمایا جنت کے اس چشمہ سے جس کا نام "سلسبیل" رکھا گیا ہے۔ اس نے عرض کیا آپ نے بالکل سچ فرمایا ہے۔[1]

ہزار خادم کھانا کھلائیں گے

حضرت مقاتل بن حیانؒ فرماتے ہیں جب جنتیوں کو کھانے کیلئے بلایا جائے گا وہ سبحانك اللهم کہیں گے تو ہر ایک جنتی کی خدمت کیلئے دس ہزار خادم کھڑے ہوں گے۔ ان میں کے ہر ایک خادم کے پاس سونے کا بڑا پیالہ ہو گا جس میں ایسا کھانا ہو گا کہ دوسرے پیالہ میں ایسا نہ ہو گا تو وہ جنتی ان میں سے ہر پیالہ سے تناول کرے گا۔[2]

۱؎ مسلم کتاب الحیض ۳۴، ابن خزیمہ (۲۳۲)، بیہقی ۱/۱۶۹، بدور السافرہ (۱۹۰۸)، طبرانی کبیر (۱۴۱۴)، صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۳۳۷)، ابن ابی الدنیا صفۃ الجنۃ (۱۱۷)، مسند احمد ۴/۳۶۷، صفۃ الجنۃ ابن کثیر ص ۸۵، ص ۹۰، البعث والنشور (۳۴۶)۔

۲؎ صفۃ الجنہ ابن ابی الدنیا (۱۱۸) ص ۵۰۔

ادنیٰ جنتی کا کھانا پینا

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان ادنی اهل الجنة منزلة ان له لسبع درجات وهو على السادسة وفوقه السابعة، ان له لثلاثمائة خادم ويغدى عليه كل يوم ويراح بثلاثمائة صحفة ولا اعلمه الاقال من ذهب فى كل صحفة لون ليس فى الاخرى، وانه ليلذ اوله كما يلذ آخره، ومن الاشربة ثلاثمائة اناء، فى كل اناء لون ليس فى الآخر ، وانه ليلذ اوله كما يلذ آخره، وانه ليقول يارب لو اذنت لى لاطعمت اهل الجنة و سقيتهم لم ينقص مماعندى شىء،۔[1]

(ترجمہ) جنتیوں میں ادنیٰ درجہ میں وہ شخص ہوگا جس کے سات درجات ہوں گے یہ چھٹے درجہ میں ہوگا اس سے اوپر ساتواں درجہ ہوگا۔ اس کے تین سو خادم ہوں گے اس کے سامنے روزانہ صبح اور شام کا کھانا تین سو بڑے پیالوں میں پیش کیا جائے گا راوی کہتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں مگر اس نے یہی کہا تھا کہ وہ (پیالے) سونے کے ہوں گے۔ ہر پیالہ میں ایسے قسم کا کھانا ہوگا جو دوسرے میں نہ ہوگا، اور یہ جنتی اس کے پہلے کھانے سے بھی ویسی ہی لذت پائے گا جیسا کہ آخری سے پائے گا اور پینے کی چیزوں کے بھی تین سو برتن ہوں گے ہر برتن میں ایسا شربت اور پانی ہوگا۔ جو دوسرے میں نہ ہوگا اور وہ اس کے پہلے برتن سے بھی ویسے ہی لطف اندوز ہوگا جیسے کہ آخری سے لطف اندوز ہوگا۔ بلکہ یہ (تمنا کرتے ہوئے) کہتا ہوگا یارب! اگر آپ مجھے اجازت دیتے تو میں تمام جنت والوں کو کھلاتا پلاتا اور جو کچھ میرے پاس ہے اس سے کچھ بھی کم نہ ہوتا۔

پہلی دعوت بیل اور مچھلی کی ہوگی

حضرت امام مالک بن انسؒ فرماتے ہیں کہ انہوں نے سنا ہے کہ جنت والوں کو سب سے

---

[1] ترغیب وترہیب ۴/۵۲۶، مسند احمد ۲/۵۳۷، صفۃ الجنۃ ابن کثیر ص ۸۵، نہایہ ابن کثیر ۲/۴۳۰۔۴۳۱، صفۃ الجنۃ ابو نعیم ۳/۶۸، مجمع الزوائد ۱۰/۴۰۰ وقال رواہ احمد ورجالہ ثقات علی ضعف فی بعضہم، درمنثور (۱/۳۹)۔

پہلے جو مہمانی کھلائی جائے گی وہ مچھلی اور بیل ہوگا (بیل) جنت میں بغیر کسی چرواہے کے جنت کے درختوں سے چرتا رہے گا اور مچھلی جنت کی نہروں میں تیرتی رہے گی۔ جب جنتی جنت میں داخل ہو چکیں گے تو بیل اور مچھلی دونوں کو بلایا جائے گا تو یہ دونوں جنتیوں کے سامنے ہر قسم کا کھیل کریں گے اور ایک دوسرے سے خوب مقابلہ کریں گے جس سے جنتی خوب لطف اندوز ہوں گے۔ پھر مچھلی بیل کو اپنی دم مارے گی اور بیل مچھلی کو اپنا سینگ مارے گا اور یہی ان کا ذبح ہونا ہوگا۔ پھر وہ لوگ ان کے گوشتوں کو کھائیں گے جتنا دل چاہے گا۔ ان دونوں کے گوشت میں جنت کی ہر چیز کا مزہ پائیں گے۔ [1]

جنتی کے کھانے میں خواہش کی تکمیل کی انتہاء

(حدیث) ابن عبدالحکمؒ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان الرجل من اهل الجنة لياخذ اللقمة فيجعلها في فيه ثم يخطر على باله طعام آخر فتتحول تلك اللقمة على التي تمنى۔ [2]

(ترجمہ) جنت والوں میں سے ایک شخص لقمہ لیکر اپنے موںہہ میں ڈالے گا پھر اپنے دل میں کسی اور کھانے کا خیال کرے گا تو وہ لقمہ اس کھانے میں تبدیل ہو جائے گا جس کی اس نے تمنا کی ہو گی۔

ایک دستر خوان پر سونے کے ستر ہزار پیالے

حضرت کعبؓ فرماتے ہیں جنتیوں میں سے ہر ایک کے پاس دستر خوان پر سونے کے ستر ہزار بڑے پیالے ہوں گے۔ [3]

ڈکار اور پسینہ کیوں آئے گا

(حدیث) حضرت حسنؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

---

[1] وصف الفردوس (۷۹)۔
[2] وصف الفردوس (۸۰)۔
[3] وصف الفردوس (۸۱)۔

شاء اهل الجنة كريح المسك وهومكان الخلاء ، وعرقهم كريح المسك وهو مكان البول۔[1]

(ترجمہ) جنتیوں کا ڈکار مشک کی خوشبو کی طرح ہو گا یہ قضاۓ حاجت کے قائم مقام ہو گا اور ان کا پسینہ مشک کی خوشبو کی طرح ہو گا اور یہ پیشاب کے قائم مقام ہو گا۔

[1] وصف الفردوس (۸۶)۔

پینے کی چیزیں

پینے کی لذتوں کی تفصیل

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

ان الابرار لفی نعیم . علی الارائك ینظرون . تعرف فی وجوهھم نضرة النعیم . یسقون من رحیق مختوم ختمه مسك و فی ذلك فلیتنافس المتنافسون . و مزاجه من تسنیم . عینا یشرب بها المقربون۔

(سورة المطففین : ۲۴۔۲۸)

(ترجمہ) نیک لوگ بڑی آسائش میں ہوں گے، مسہریوں پر (بیٹھے بہشت کے عجائبات) دیکھتے ہوں گے۔ اے مخاطب! توان کے چہروں میں آسائش کی بشاشت پہچانے گا، اور ان کو پینے کیلئے شراب خالص سر بمہر جس پر مشک کی مہر لگی ہو گی ملے گی اور حرص کرنے والوں کو ایسی ہی چیز کی حرص کرنا چاہیئے (کہ حرص کے لائق یہی ہے۔ خواہ صرف شراب مراد لی جائے خواہ جنت کی کل نعمتیں، یعنی شوق ورغبت کی چیز یہ نعمتیں ہیں نہ کہ دنیا کی ناقص اور فانی لذتیں، اوران کے حاصل کرنے کا طریقہ نیک اعمال ہیں، پس ان میں کوشش کرنا چاہیئے) اوراس شراب کی آمیزش (ملاوٹ) تسنیم کے پانی سے ہو گی (عرب عموماً شراب میں پانی ملا کر پیتے تھے تو اس شراب کی آمیزش کیلئے تسنیم کا پانی ہو گا، تسنیم کی شرح یہ ہے کہ یہ) ایک ایسا چشمہ ہے جس سے مقرب لوگ پانی پئیں گے (یعنی مقرب حضرات کو تو تسنیم کا خالص پانی ملے گا اور نیک لوگوں کو اس کا پانی دوسری شراب میں ملا کر ملے گا اور یہ مہر لگنا اکرام اور اعزاز کی علامت ہے ورنہ وہاں ایسی حفاظت کی ضرورت نہیں ہو گی، اور مشک کی مہر کا مطلب یہ ہے کہ جیسے قاعدہ ہے کہ لاکھ وغیرہ لگا کر اس پر مہر کرتے ہیں اور ایسی چیز کو طین ختام کہتے ہیں وہاں شراب کے برتن کے منہ پر مشک لگا کر اس پر مہر کر دی جائے گی)[1]

---

[1] تفسیر بیان القرآن حضرت تھانویؒ

(حضرت ابو الدرداءؓ (ختامه مسك) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ چاندی کی شکل کی سفید شراب ہو گی جن کے اوپر کستوری کی مہر لگی ہو گی، اگر دنیا والوں میں سے کوئی شخص اس میں اپنا ہاتھ ڈال کر باہر نکالے تو (پوری دنیا میں) ہر جاندار اس کی خوشبو سونگھ سکے۔[1]

حضرت عطاءؒ فرماتے ہیں تسنیم ایک چشمہ کا نام ہے جس میں شراب کی آمیزش کی جائے گی۔[2]

اللہ تعالیٰ مزید ارشاد فرماتے ہیں

ویطاف علیهم بآنیة من فضة واکواب کانت قواریرا . قواریرا من فضة قدروها تقدیرا. و یسقون فیها کاسا کان مزاجها زنجبیلا . عینا فیها تسمی سلسبیلا (سورۃ دہر : ۱۵ تا ۱۸)

(ترجمہ و تفسیر) اور ان کے پاس (کھانے پینے کی چیزیں پہنچانے کے لئے) چاندی کے برتن لائے جائیں گے اور آبخورے جو شیشے کے ہوں گے (اور) وہ شیشے چاندی کے ہوں گے جن کو بھرنے والوں نے مناسب انداز سے بھرا ہو گا (یعنی اس میں مشروب ایسے انداز سے بھرا ہو گا کہ نہ اس وقت کی خواہش میں کمی رہے اور نہ اس سے بچے کیوں کہ دونوں میں بے لطفی ہوتی ہے اور چاندی میں آرپار نظر نہیں آتا اور شیشے میں یہاں ایسی سفیدی نہیں ہوتی پس یہ ایک عجیب چیز ہو گی اور وہاں ان کو (علاوہ جام شراب مذکورہ بالا کے جس میں کافور کی آمیزش تھی اور بھی ایسا جام شراب پلایا جائے گا جس میں سونٹھ کی آمیزش ہو گی (کہ انتعاش حرارت غریزی اور مونہہ کا مزہ بدلنے کے لئے شراب میں اس کو بھی ملاتے تھے) یعنی ایسے چشمے سے (ان کو پلایا جائے گا) جس کا نام (وہاں) سلسبیل (مشہور) ہو گا (اور ان کے پاس یہ چیزیں لے لیکر ایسے لڑکے آمد و رفت کریں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے اور وہ اس قدر حسین ہیں کہ اے مخاطب اگر تو ان کو چلتے پھرتے دیکھے تو یوں سمجھے کہ موتی ہیں جو بکھر گئے ہیں۔ موتی سے تو

---

[1] البعث والنشور (۳۶۵)، ابن جریر (تفسیر ۳۰ / ۱۰۷)، درمنثور ۶ / ۳۲۸ وزاد نسبۃ الی ابن منذر۔ حادی الارواح ص ۲۵۰، صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۱۲۸)، بدور السافرہ (۱۹۳۷)۔

[2] البعث والنشور (۳۶۶)، درمنثور ۶ / ۳۲۸، حادی الارواح ص ۲۵۰۔

تشبیہ صفائی اور چمک دمک میں اور بکھرے ہوئے کا وصف ان کے چلنے پھرنے کے لحاظ سے جیسے بکھرے موتی منتشر ہو کر کوئی ادھر جا رہا ہے کوئی ادھر جا رہا ہے اور یہ اعلیٰ درجہ کی تشبیہ ہے اور ان مذکورہ اسباب تنعم میں انحصار نہیں بلکہ وہاں اور بھی ہر سامان اس افراط اور رفعت کے ساتھ ہوگا کہ اے مخاطب اگر تو اس جگہ کو دیکھ لے تو تجھ کو بڑی نعمت اور بڑی سلطنت دکھلائی دے۔ ا؂

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

ان الابرار یشربون من کاس کان مزاجھا کافورا . عینا یشرب بھا عباد اللہ یفجرونھا تفجیرا (سورۃ الدہر : ۵۔۶)

(ترجمہ) نیک لوگ پئیں گے جام شراب کے جس میں کافور کی ملاوٹ ہوگی یعنی ایسے چشمے سے (پئیں گے) جس سے خدا کے خاص بندے پئیں گے (اور) جس کو وہ (خاص بندے جہاں چاہیں گے) بہا کر لے جائیں گے (اور یہ) بہشتیوں کی ایک کرامت ہوگی کہ جنت کی نہریں ان کے تابع ہوں گی، جیسا کہ درمنثور میں ابن شوذب سے مروی ہے کہ جنتیوں کے ہاتھ میں سونے کی چھڑیاں ہوں گی وہ چھڑیوں سے جس طرف اشارہ کر دیں گے نہریں اس طرف چلنے لگیں گی۔ ۲؂ اور یہ کافور دنیا کا کافور نہیں ہے بلکہ جنت کا کافور ہے جو سفیدی اور خنکی اور تفریح و تقویت دل و دماغ میں اس کا مشارک ہے، شراب میں خاص کیفیات حاصل کرنے کیلئے عادت ہے بعض مناسب چیزوں کے ملانے کی پس وہاں اس گلاس میں کافور ملایا جائے گا اور وہ جام شراب ایسے چشمے سے بھرا جائے گا جس سے مقرب بندے پئیں گے تو ظاہر ہے کہ وہ اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ ۳؂

چشمہ تسنیم

حضرت ابن مسعودؓ اور حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ تسنیم جنت کی سب سے اعلیٰ

ا؂ تفسیر بیان القرآن حضرت تھانوی

۲؂ درمنثور (　　　)، وصف الفردوس ص ۲۵ عن قتادۃ،

۳؂ بیان القرآن (سورۃ الدہر آیت ۵۔۶)

قسم کی شراب ہے جو مقربین کو خالص پلائی جائے گی اور نیک لوگوں کو ملاوٹ کے ساتھ۔ ا؎

شراب کی چھاگل

حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں جنتیوں میں سے ہر شخص جنت کی شراب میں سے جب بھی کسی پینے کی چیز کی خواہش کرے گا اس کے پاس چھاگل پیش ہو جائے گی اور اس کے ہاتھ میں آموجود ہو گی چنانچہ اس سے پئے گا پھر وہ اپنی جگہ لوٹ جائے گی۔ ۲؎

حسن میں اضافہ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جنتی کے پاس جب کوئی گلاس (کسی پینے کی چیز کا) پیش کیا جائے گا اور وہ اس کو نوش کرے گا پھر اپنی اہلیہ کی طرف متوجہ ہو گا تو وہ کہے گی اب آپ میری نظر میں ستر گناہ زیادہ خوبصورت ہو گئے ہیں۔ ۳؎
حضرت عبداللہ مسعودؓ فرماتے ہیں حور عین میں سے بھی جب کوئی عورت ایک گلاش نوش کرے گی اور اس کا خاوند اس کی طرف دیکھے گا تو وہ خاوند کی نظر میں بطور حسن کے ستر درجہ بڑھ جائے گی۔ ۴؎

برتن کے اندر کی چیز باہر سے نظر آئے گی

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اگر تم دنیا کی چاندی سے کچھ لیکر اس کو اتنا باریک کرو کہ اس کو مکھی کے پر کی طرح کر دو تب بھی اس کے پیچھے سے تمہیں پانی نظر نہیں آئے گا لیکن جنت کے شیشے چاندی کی طرح سفید ہوں گے اور شیشہ کی طرح صاف ہوں

ا؎ سعید بن منصور، عبدالرزاق، ابن ابی حاتم، بیہقی عن ابن عباسؓ (البدور السافرہ: ۱۹۳۸)۔ سعید بن منصور، ابن ابی الدنیا ابن المبارک، ہناد عن ابن مسعودؓ (البدور السافرہ: ۱۹۳۹)

۲؎ ابن ابی الدنیا صفۃ الجنۃ (۱۳۲) بسند جید، البدور السافرہ (۱۹۴۱)، ترغیب وترہیب ۴/ ۵۲۴،

۳؎ صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۱۳۸)،

۴؎ صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۱۴۲)

گے۔ا؎

جام کی چھینا جھپٹی

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

یتنازعون فیھا کاساً لالغو فیھا ولا تاثیم (سورۃ الطور : ۲۳)

(ترجمہ) وہاں (جنت میں) آپس میں (بطور خوش طبعی کے) جام شراب میں چھینا جھپٹی بھی کریں گے کہ اس (شراب) میں نہ بک بک لگے گی (کیونکہ نشہ نہ ہوگا) اور نہ اور کوئی بے ہودہ بات (عقل و سنجیدگی کے خلاف) ہوگی۔

لذت شراب کی انتہاء

(حدیث) جناب رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں

ولولا ان اللہ تعالیٰ قضی علی اھل الجنۃ انھم یتنازعون الکأس بینھم مارفعوہ عن افواھھم لذاذۃ۔۲؎

(ترجمہ) اگر اللہ تعالیٰ جنتیوں کیلئے یہ فیصلہ نہ فرماتے کہ وہ آپس میں جام کی چھینا جھپٹی کریں گے تو وہ لذت کی وجہ سے اس جام کو کبھی اپنے مونہوں سے جدا نہ کرتے۔

شراب طہور

(حدیث) ارشاد خداوندی **وسقاھم ربھم شرابا طھورا** (اور ان کا رب ان کو پاکیزہ شراب پینے کو دے گا)

ابن عبدالحکمؒ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے اس آیت مبارکہ کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا

ان آخر شراب یشربہ اھل الجنۃ علی اثرطعامھم وشرابھم ماء یقال لہ الطھور اذاشربوامنہ ھضم طعامھم وشرابھم حتی یشتھوا الطعام والشراب

ا؎ صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۱۳۹) تفسیر ابن جریر ۳۰ / ۱۳، عبد بن حمید کمافی الدر المنثور ۶ / ۳۰۹)،

۲؎ وصف الفردوس (۱۷) ص ۲۶،

فهذادا بهم ابدا۔ا ؎

(ترجمہ) جنتی اپنے کھانے پینے کے بعد جو سب سے آخری شراب پئیں گے وہ ایسا پانی ہوگا جس کو طہور کہا جاتا ہوگا، جب جنتی اس سے پئیں گے تو ان کا کھانا پانی سب ہضم ہو جائے گا حتی کہ وہ پھر کھانے کی خواہش کرنے لگیں گے۔ اور ان کا ہمیشہ یہی طریقہ رہے گا۔

دنیا میں پیاسے کو پانی پلانے پر قیامت میں رحیق مختوم ملے گی

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ایما مؤمن سقی مؤمنا شربة علی ضمأ سقاه الله تعالیٰ یوم القیامة من الرحیق المختوم۔ ۲؎

(ترجمہ) جو مؤمن کسی مؤمن کو پیاس کی حالت میں ایک گھونٹ پانی کا پلائے گا، اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن رحیق مختوم سے پلائیں گے۔

جنت کی شراب سے کون محروم ہوگا

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

من شرب الخمر فی الدنیا ثم لم یتب منها حرمها فی الآخرة۔ ۳؎

(ترجمہ) جس شخص نے دنیا میں شراب پی اور اس سے توبہ نہ کی تو اس کیلئے آخرت میں شراب حرام ہوگی (یعنی اس کو جنت میں شراب طہور سے محروم رکھا جائے گا)،

ا؎ وصف الفردوس (۷۲) ص ۲۶۔

۲؎ مسند احمد ۳ / ۱۴، ترمذی (۲۴۴۹) من طریق، واخرجھا ابو داؤد (۱۶۸۲) من طریق آخر۔ البدور السافرہ (۱۸۹۶)، (۱۹۴۲)

۳؎ بخاری (۱۰ / ۳۰ ۔ فتح الباری) مسلم: الاشربہ ۷۳، ۷۸، مسند احمد ۲ / ۱۹، ۳۵، نسائی ۸ / ۳۱۸، دارمی ۲ / ۱۱۱، بیہقی ۸ / ۲۸۷۔ شرح السنہ (۱۱ / ۳۵۵)، کنز العمال (۱۳۲۳۷)، (۱۳۲۳۹)، بدائع المنن ساعاتی (۱۷۶۳)، مسند شافعی (۲۸۱)، مسند ربیع بن حبیب (۲ / ۵۴)

حظیرۃ القدس کی شراب کا مستحق

(حدیث) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
من ترك الخمر وهويقدر عليه الاسقيته اياهامن حظيرة القدس، ومن ترك الحرير وهويقدر عليه الاكسوته اياها من حظيرة القدس۔[1]

(ترجمہ) جو شخص شراب پینے کی قدرت رکھنے کے باوجود شراب کو نہ پئے گا میں اس کو حظیرۃ القدس (اپنے مخصوص ومقرب مقام) سے (پاکیزہ) شراب پلاؤں گا اور جو ریشم پہننے کی قدرت رکھنے کے باوجود ریشم نہ پہنے گا میں اس کو حظیرۃ القدس کی (خاص) شراب پلاؤں گا۔

---

[1] مسند بزار بسند حسن (البدور السافرہ / ۱۹۴۶)، مجمع الزوائد (۵ / ۷۶)، ترغیب و ترہیب (۳ / ۲۶۲)۔

کھانے پینے کے برتن

سونے چاندی کے برتن

اللہ تعالیٰ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

ویطاف علیھم بآنیة من فضة واکواب کانت قواریرا . قواریرا من فضة قدروھا تقدیرا . ویسقون فیھا کاسا کان مزاجھا زنجبیلا

(سورۃ الدہر : ۱۵ تا ۱۷)

(ترجمہ) اور ان کے پاس چاندی کے برتن لائے جائیں گے اور آبخورے جو شیشے کے ہوں گے، وہ شیشے چاندی کے ہوں گے، جن کو بھرنے والوں نے مناسب انداز سے بھرا ہو گا، اور وہاں ان کو ایسا جام شراب پلایا جائے گا جس میں سونٹھ کی آمیزش ہو گی۔

(آیت) یطاف علیھم بصحاف واکواب (سورۃ زخرف :۷۱)

(ترجمہ) ان کے پاس سونے کی رکابیاں اور گلاس لائے جائیں گے۔

چاندی کے برتنوں کی چمک اور صفائی

حضرت عکرمہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اگر تم دنیا کی چاندی میں سے کچھ چاندی لو پھر اس کو اتنا باریک کرو کہ مکھی کے پر کی طرح کر دو پھر بھی تمہیں اس کے پیچھے سے پانی نظر نہیں آئے گا، لیکن جنت کی چاندی کے برتن صفائی میں آئینہ کی طرح ہوں گے اور سفیدی میں چاندی کی طرح۔[۱]

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں جو کچھ بھی ہے اس کی مثل تمہیں دنیا میں عطاء فرمائی گئی مگر چاندی آئینہ جیسی عطاء نہیں کی گئی۔[۲]

۱؎ وصف الفردوس (۷۶)۔ البدور السافرہ (۲۱۰۵) بحوالہ سعید بن منصور وعبد الرزاق وبیہقی۔

۲؎ بدور سافرہ (۲۱۰۶) بحوالہ ابن ابی حاتم۔

سونے کے ستر پیالے

ارشاد خداوندی یطاف علیھم بصحاف من ذھب کی تفسیر میں حضرت ابن عمروؓ فرماتے ہیں کہ جنتیوں کے سامنے ستر قسم کے بڑے پیالے پیش کئے جائیں گے ہر پیالے میں ایسے رنگ اور قسم کا طعام وغیرہ ہوگا جو دوسرے میں نہ ہوگا۔[1]

سونے چاندی کے برتنوں سے کون لوگ محروم رہیں گے

(حدیث) حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

لاتشربوا فی آنیة الذھب والفضة ولاتاکلوا فی صحافھما فانھا لھم فی الدنیا ولکم فی الآخرة۔[2]

(ترجمہ) تم (مسلمان) سونے اور چاندی کے برتنوں میں نہ پیو اور نہ ہی ان کے پیالوں (اور برتنوں) میں کھاؤ، کیونکہ یہ دنیا میں خدا کے دشمنوں کیلئے ہیں (تم پر ان کا استعمال کرنا حرام ہے یہ) تم کو آخرت (جنت میں) ملیں گے۔

شہداء کی جنت میں خاطر تواضع کے برتن

(حدیث) حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں آنحضرت ﷺ کو اچھے خواب پسند آتے تھے۔ پس جب کوئی شخص کوئی خواب دیکھتا اور اس کی تعبیر کا علم نہ ہوتا تو وہ آنحضرت ﷺ سے اس کی تعبیر معلوم کرتا تھا۔ اگر اس کا خواب اچھا ہوتا تو آپ اس کے خواب کو پسند کرتے تھے۔ چنانچہ ایک عورت حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے دیکھا ہے کہ جیسے میں جنت میں داخل ہوئی ہوں اور میں نے ایک دھماکہ کی آواز سنی جس سے جنت گونج اٹھی تو میں نے دیکھا کہ فلاں ولد فلاں کو لایا گیا ہے حتی کہ اس نے بارہ آدمی

---

[1] بیہقی (   ) بدور سافرہ (۲۱۰۷)،

[2] بخاری (۵۴۲۶) فی الاطعمہ باب ۲۹ الاکل فی اناء مفضض، مسلم (۲۰۶۷) فی اللباس والزینۃ ب ۲۔ حادی الارواح ص ۲۵۷، بدور سافرہ (۱۹۵۲)، مسند احمد ۵ / ۴۰۰، نسائی ۸ / ۱۹۹،

گن دئے جن کو آنحضرت ﷺ نے پہلے سے کسی جگہ ایک فوج کے دستہ میں بھیج رکھا تھا ان کو (جنت میں) اس حالت میں لایا گیا کہ ان کے کپڑے غبار آلود تھے۔ گردن کی رگوں سے خون کے فوارے پھوٹ رہے تھے۔ حضرت انس فرماتے ہیں ان کے لئے کہا گیا کہ ان کو نہر بیدخ کی طرف لے جاؤ چنانچہ ان کو اس میں غوطہ دیا گیا جب وہ اس سے باہر نکلے ہیں تو ان کے چہرے چودہویں کے چاند کی طرح روشن نظر آرہے تھے۔ وہ عورت کہتی ہے کہ پھر سونے کی کرسیاں لائی گئیں جن پر یہ حضرات تشریف فرما ہوئے پھر ایک بڑا پیالہ لایا گیا جس میں تازہ کھجوریں تھی چنانچہ انہوں نے اس سے تناول کیا پس جتنا انہوں نے چاہا تازہ کھجوروں سے کھالیا پھر وہ جس طرف کو الٹتے پلٹتے تھے اور جو میوہ چاہتے تھے اس سے کھاتے تھے۔ میں نے بھی ان کے ساتھ کھایا۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد اس فوجی دستہ سے ایک شخص خوشخبری لے کر آیا اور عرض کیا یارسول اللہ ہمارے ساتھ ایسا ایسا معاملہ پیش ہوا ہے اور فلاں فلاں آدمی شہید ہوگئے حتی کہ اس نے بارہ آدمی گن دیئے جن کو اس عورت نے شمار کیا تھا۔ تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اس خاتون کو میرے پاس بلا لاؤ۔ جب وہ حاضر ہوگئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ تم اپنا خواب اس (خوشخبری سنانے والے) کے سامنے دہراؤ تو اس نے دہرا دیا تو اس شخص نے عرض کیا یارسول اللہ واقعی ایسا ہی ہوا ہے جیسا اس خاتون نے بیان کیا ہے۔ [1]

---

[1] مسند احمد ۳ / ۱۳۵، ۲۵۷، نہایہ ابن کثیر ۲ / ۴۰۷، مجمع الزوائد ۷ / ۱۷۵، ۱۷۶ او قال رواہ احمد ورجالہ رجال الصحیح، حادی الارواح ص ۲۵۷ بحوالہ مسند ابو یعلی موصلی وقال محشی حادی الارواح ولم اجدہ فی مسند ابی یعلی المطبوع ولعلم فی المسند الکبیر لہ۔ صفۃ الجنۃ ابن کثیر ص ۶۵ وترجمۃ ہذا الحدیث منہ (امداد اللہ)

جنت کے پھل

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

کلما رزقوا منہا من ثمرۃ رزقا قالوا ھذا الذی رزقنا من قبل واتوا بہ متشابھا (بقرہ : ۲۵)

(ترجمہ) جب کبھی یہ لوگ ان بہشتوں میں کسی پھل کی غذا دئے جائیں گے تو کہیں گے (ہر بار) یہ تو وہی ہے جو ہم کو اس سے پہلے ملا تھا اور ان کو (دونوں بار کا پھل) ملتا جلتا ملے گا۔

وفاکھۃ کثیرۃ لا مقطوعۃ ولا ممنوعۃ (سورۃ الواقعہ : ۳۲۔۳۳)

(ترجمہ) اور کثرت سے میوے ہوں گے جو نہ ختم ہوں گے (جیسے دنیا کے میوے فصل تمام ہونے سے ختم ہو جاتے ہیں) اور نہ روک ٹوک ہو گی (جیسے دنیا میں باغ والے اس کی روک تھام کرتے ہیں)

فیھما فاکھۃ ونخل ورمان (سورۃ الرحمٰن آیت : ٦٨)،

(ترجمہ) ان دونوں باغوں میں میوے اور کھجوریں اور انار ہوں گے۔

ولھم فیھا من کل الثمرات (سورۃ محمد : ۱۵)،

(ترجمہ) اور ان کیلئے وہاں ہر قسم کے پھل ہوں گے۔

حضرت ابن مسعودؓ اور صحابہ کرامؓ میں سے کچھ حضرات مذکورہ پہلی آیت کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں کہ جنتیوں کو جنت میں جو پھل ملیں گے وہ ان کو دیکھ کر کہیں گے کہ یہ تو ہم دنیا میں دیئے جا چکے ہیں، حالانکہ ان کو رنگ اور دیکھنے میں مشابہ ملیں گے ذائقہ میں مشابہ نہیں ہوں گے۔[1]

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جو کچھ جنت میں ہے اس میں سے دنیا میں صرف اس کے نام ہی ہیں۔[2]

۱۔ ابن جریر، (بدور السافرہ : ۱۸۸۲)،

۲۔ ابن جریر، ابن ابی حاتم، مسند مسدد، زہد ابن ہناد، بیہقی (بدور سافرہ : ۸۸۳)،

ارشاد خداوندی فیھما من کل فاکھة زوجان (ان دونوں باغات میں ہر میوے کے جوڑے جوڑے ہوں گے)
اس کی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں دنیا میں کوئی پھل میٹھا یا کڑوا ایسا نہیں ہے جو جنت میں نہ ہو حتی کہ اندرائن (حنظل) بھی ہوگا۔ ا ؎
(حدیث) حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
لاینزع رجل من اھل الجنة من ثمرھا الا اعید مکانھا مثلھا۔ ۲ ؎
(ترجمہ) جنتیوں میں سے جو شخص اس کا پھل توڑے گا تو وہاں پر ویسا ہی پھل دوبارہ لگا دیا جائے گا۔

جنت کا انگور

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
عرضت علی الجنة فذھبت اتناول منھا قطفا اریکموه فحیل بینی وبینه. فقال رجل یا رسول اللہ مثل لنا ما الحبة من العنب قال : اعظم دلو فرت امك قط۔ ۳ ؎
(ترجمہ) میرے سامنے جنت پیش کی گئی تو میں اس سے ایک گچھا توڑنے گیا تاکہ تمہیں دکھاؤں لیکن میرے اور اس کے درمیان رکاوٹ حائل کر دی گئی۔ تو ایک صحابی

ا ؎ تفسیر ابن ابی حاتم، تفسیر ابن المنذر (البدور السافرہ : ۱۸۸۴)،
۲ ؎ مسند بزار (۳۵۳۰) معجم طبرانی کبیر ۱۴۴۹)، (البدور السافرہ : ۱۸۸۵)، مجمع الزوائد (۱۰ / ۴۱۴) ورجال الطبرانی واحد اسنادی البزار ثقات۔ حادی الارواح ص ۲۳۱، صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۳۴۵) ۳ / ۱۹۰، درمنثور (۱ / ۳۸، ۳ / ۱۷)،
۳ ؎ ابو یعلی بسند حسن (۲ / ۳۸۰) ترغیب وترہیب ۴ / ۵۲۲، مجمع الزوائد (۱۰ / ۴۱۴)، بدور السافرہ (۱۸۸۷)، مسلم فی الکسوف (۹۰۴)، حادی الارواح ص ۲۳۲، احمد ۲ / ۳۵۲ مطولا، مطالب عالیہ (۴۶۹۰)، کنزالعمال (۳۹۲۶۵)

نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ ہمیں مثال سے وضاحت کریں کہ (جنت کا) انگور کتنا بڑا ہوگا؟ آپ نے ارشاد فرمایا "اس ڈول سے بڑا ہوگا جس کو تیری ماں نے (بکری وغیرہ کی کھال سے) کبھی کاٹ کر تیار کیا ہو۔

خوشہ

حضرت ابن مسعودؓ ملک شام میں تشریف فرما تھے تو (آپ کے) ساتھیوں نے جنت کا باہمی تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا جنت کے خوشوں میں سے ایک خوشہ یہاں (ملک شام) سے لیکر خیفا (مدینہ کے قریب ایک جگہ) یاصنعا (جیساکہ ابن ابی الدنیا اور ترغیب میں ہے) جتنا لمبا ہے۔ ا؂

(حدیث) صلوۃ کسوف کی حدیث میں حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم نے آپ کو یہاں اسی جگہ پر کسی چیز کو اٹھاتے ہوئے دیکھا ہے مگر پھر ہم نے دیکھا کہ آپ پیچھے ہو گئے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا

انی رایت الجنة فتناولت منها عنقودا ولو اخذته لاکلتم منه ما بقیت الدنیا۔ ۲؂

میں نے جنت کو دیکھا ہے اور اس کے ایک خوشہ کو پکڑا ہے اگر میں اس کو توڑ لیتا تو جب تک دنیا قائم رہتی تم اس سے کھاتے رہتے۔

پھل کی لمبائی

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جنت کے پھلوں میں سے (تقریباً ہر) پھل کی لمبائی بارہ ہاتھ ہے ان میں گٹھلی نہیں ہوگی۔ ۳؂

انار

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جنت کے اناروں میں سے ایک انار کے گرد بہت سے

ا؂ ابن ابی الدنیا (۴۶)، بدور السافرہ (۱۸۸۸)، ترغیب وترہیب، ۴ / ۵۲۲)،

۲؂ بخاری صلوۃ الکسوف جماعۃ ۲ / ۵۴۰، مسلم (۹۰۷) فی الکسوف، نہایہ ابن کثیر ص ۸۱ صفۃ الجنۃ)

۳؂ ابن ابی الدنیا (صفۃ الجنۃ)، بدور السافرہ (۱۸۸۹)، المتجر الرابح (۲۱۰۰)

حضرات بیٹھ کر اس سے تناول کریں گے، جب ان میں سے کسی کے سامنے کسی چیز کا ذکر چھڑے گا جس کی اس کو چاہت ہو گی تو وہ اس کو اپنے ہاتھ میں موجود پائے گا جہاں سے وہ کھار ہا ہو گا۔ ا؎

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

نظرت الی الجنة فاذا الرمانة من رمانها کمثل البعیر المقتب۔ ۲؎

(ترجمہ) میں نے جنت میں دیکھا تو اس کے اناروں سے ایک انار پلان کسے ہوئے اونٹ کی طرح (موٹا) تھا۔

جنت کے انار کا دانہ دنیا میں

حضرت ابن عباسؓ نے انار کے ایک دانہ کو اٹھایا اور اس کو کھالیا ان سے کہا گیا آپ نے یہ کیوں کیا؟ فرمایا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ زمین کے ہر انار میں جنت کے دانوں میں سے ایک دانہ ڈالا جاتا ہے شاید کہ یہ وہی ہو۔ ۳؎

(فائدہ) اس ارشاد کو آنحضرت ﷺ سے مرفوعاً بھی روایت کیا گیا ہے۔ ۴؎

دنیا کے پھلوں کی اصل جنت سے آئی ہے

(حدیث) حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان اللہ تبارك و تعالیٰ لما اخرج آدم من الجنة زرده من ثمار الجنة و علمه

ا؎ ابن ابی الدنیا صفۃ الجنۃ (۱۲۲)، بدور السافرہ (۱۸۹۰)، درمنثور ۶ / ۱۵۰)، المتجر الرابح (۲۱۰۱)، ترغیب وترہیب ۴ / ۵۲۸،

۲؎ ابن ابی حاتم، بدور السافرہ (۱۸۹۱)، درمنثور (۶ / ۱۵۰)

۳؎ طبرانی بسند صحیح (   )، بدور السافرہ (۱۸۹۳)،

۴؎ الطب النبوی لابن سنی، البدور السافرہ (۱۸۹۳)، کنز العمال

صنعة کل شیء فثمارکم ھذہ من ثمار الجنة غیر ان ھذہ تتغیر و تلك لا تتغیر۔ا؎

(ترجمہ) اللہ تبارک وتعالیٰ نے جب حضرت آدم (علیہ السلام) کو جنت سے باہر نکالا تو ان کو جنت کے پھلوں کا توشہ عطاء فرمایا اور ہر شے کی صنعت کی تعلیم دی پس تمہارے یہ پھل جنت کے پھلوں میں سے ہیں سوائے اس کے کہ یہ خراب ہو جاتے ہیں اور جنت کے خراب نہیں ہوں گے۔

جنت کے میوے قیامت میں کون کھائیں گے

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ایمامؤمن اطعم مؤمنا علی جوع اطعمه اللہ تعالیٰ یوم القیامة من ثمار الجنة، وایما مؤمن سقی مؤمنا علی ظمأ سقاہ اللہ تعالیٰ من الرحیق المختوم، وایمامؤمن کسا مؤمنا علی عری کساہ اللہ تعالیٰ من خضر الجنة۔۲؎

(ترجمہ) جو مؤمن کسی مؤمن کو بھوک کی حالت میں کھانا کھلائے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن جنت کے میوؤں سے کھلائیں گے۔ اور جو مسلمان کسی مسلمان کو پیاس کی حالت میں پانی پلائے اللہ تعالیٰ اس کو رحیق مختوم سے پلائیں گے اور جو مؤمن کسی مؤمن کو جب اس کے پاس کپڑا نہیں تھا کپڑا پہنائے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا سبز لباس پہنائیں گے۔

پھل کھانے کے حالات

حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں جنت والے جنت کے پھل کھڑے ہو کر اور بیٹھ

ا؎ البدور السافرہ (۱۸۹۴) بحوالہ بزار، نہایہ ابن کثیر ۲/۷ ۴۲ بحوالہ طبرانی، حادی الارواح ص ۲۳۱ بحوالہ عبداللہ بن احمد، صفۃ الجنۃ ابن کثیر ص ۸۲، صفۃ الجنہ ابن ابی الدنیا (۱۱۲)، تفسیر عبدالرزاق ۱/۴۰، درمنثور (۱/۵۶)۔

۲؎ ترمذی، (۲۴۴۹)، بدور السافرہ (۱۸۹۶)، مسند احمد ۳/۱۴، ابو داؤد (۱۶۸۲)، حدیث حسن، ترغیب وترہیب (۲/۲۶)

کر اور لیٹ کر جس حالت میں چاہیں گے کھائیں گے۔ [۱]

لیموں اور انار

حضرت خالد بن معدانؒ فرماتے ہیں کہ انار اور لیموں جنت کے میووں میں سے ہیں جنتی اس سے انار یا لیموں کو جتنا دل چاہے گا کھائے گا پھر وہ اس کو جس رنگ میں چاہے گا بدل جائے گا۔ [۲]

---

۱ - سنن سعید بن منصور (حادی الارواح ص ۲۳۲)، البعث والنشور (۳۱۳)، درمنثور ۶، ۳۰۰ بحوالہ فریابی وابن ابی شیبہ (۱۳ / ۱۴۱) وہناد (۱۰۰) وعبد بن حمید و عبداللہ بن احمد فی زوائد زہد (ص ۲۱۱) وابن جریر (تفسیر ۲۹ / ۳۹) وابن المنذر وابن ابی حاتم والحاکم (۲ / ۵۱۱) وصححہ وابن مردویہ، صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۳۵۱)، زہد ابن المبارک (زیادات مروزی ۱۴۵۲) زیادات نعیم علی زہد ابن المبارک (۲۳۰)، المتجر الرابح (۲۰۹۷)۔

۲ - ابن ابی الدنیا (۱۱۳)۔

آنحضرت ﷺ کے
آخرت کے چند اعلیٰ مقامات کا ذکر

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو آخرت میں جن اعلیٰ مقامات سے سرفراز فرمایا ہے ان میں سے چند ایک یہ ہیں۔ روز قیامت سب سے پہلے آپ کی قبر مبارک کھولی جائے گی اور آپ میدان محشر میں ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ مبعوث ہوں گے اور موقف میں آپ کا اسم مبارک لے کر منادی کی جائے گی' موقف میں جنت کا سب سے عظیم ترین لباس زیب تن کرایا جائے گا' آپؐ کو عرش کی دائیں جانب اور مقام محمود پر سرفراز کیا جائے گا' لواء الحمد آپ کے دست مبارک میں ہو گا۔ حضرت آدم اور ان کے بعد کے تمام انسان آپ کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے' آپ ہی اسی دن امام النبیین اور ان کے قائد اور خطیب ہوں گے' سب سے پہلے آپ ہی کو سجدہ کرنے کی اجازت دی جائے گی' آپ ہی سب سے پہلے آپ ہی کو سجدہ کرنے کی اجازت دی جائے گی' آپ ہی سب سے پہلے سجدہ سے سر اٹھائیں گے' اور سب سے پہلے آپ ہی اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہوں گے' اور سب سے پہلے شفاعت کرنے والے بھی آپ ہوں گے۔ اور سب سے پہلے آپ ہی کی شفاعت قبول کی جائے گی' سب سے پہلے آپ پل صراط کو عبور کریں گے۔ آپ کے سر مبارک اور چہرہ مبارک کے ہر بال سے نور آشکار ہو گا' سب سے پہلے آپ ہی جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے اور سب سے پہلے آپ ہی جنت میں داخل ہوں گے' آپ ﷺ جنت میں بادشاہ کے بلا تمثیل وزیر کی طرح ہوں گے ہر ایک تک آپ ہی کے واسطہ سے جنت کی نعمت پہنچے گی۔ آپ کے منبر کے پائے جنت کے اعلیٰ ترین مقام پر ہوں گے اور آپ کا منبر جنت کے درجات میں سے ایک درجہ میں ہو گا۔ جنت میں صرف آپ پر نازل ہونے والی کتاب کی تلاوت کی جائے گی' اور جنتی آپ ہی کی زبان میں گفتگو کریں گے [1]

---

[1] انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب صفحہ ۳۹۔۴۰ علامہ جلال الدین سیوطیؒ

جنت کابازار

مرد وعورت کے حسن وجمال میں اضافہ

(حدیث) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان فی الجنة لسوقا فیها کثبان المسك یاتونها کل جمعة فتهب ریح الشمال فتحثو فی وجوههم وثیابهم فیزداد[ون حس]نا و جمالا فیرجعون الی اهلیهم قد ازدادوا حسنا و جمالا فیقول لهم اهلوهم واللہ لقدازددتم بعدنا حسنا و جمالا فیقولون وانتم واللہ لقد ازددتم بعدنا حسنا و جمالا۔[1]

(ترجمہ) جنت میں ایک بازار ہوگا جس میں کستوری کے ٹیلے ہوں گے ہر جمعہ کو جنتی وہاں جائیں گے اور شمال کی ہوا چلے گی جو ان کے چہروں اور ملبوسات پر پڑے گی تو وہ لوگ حسن وجمال میں بڑھ جائیں گے اور اپنے گھر والوں کی طرف اس حالت میں لوٹیں گے کہ ان کا حسن وجمال بہت بڑھ چکا ہوگا ان کی بیویاں ان سے کہیں گی قسم بخدا؟ ہمارے بعد آپ حضرات حسن وجمال میں خوب بڑھ گئے ہو تو وہ کہیں گے اور تم بھی تو اللہ کی قسم! ہمارے بعد حسن وجمال میں بڑھ چکی ہو۔

جنتی اپنی شکل بدل سکیں گے

(حدیث) حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

---

[1] مسلم الجنۃ: ۱۳)، (۲۸۳۳) فی سوق الجنۃ، بدور سافرہ (۲۱۳۴)، مسند احمد ۳ / ۲۸۴، حادی الارواح ص ۳۳۷، صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۲۵۲) بلفظہ، ابن المبارک زوائد زہد (۱۴۹۱)، وصف الفردوس (۱۷۳)، صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۴۱۷) ۳ / ۲۶۲، حلیۃ الاولیاء ۲ / ۲۵۳، ابن ابی شیبہ ۱۳ / ۱۵۰، ۱۰۲، سنن دارمی (۲۸۴۵)، البعث والنشور (۴۱۰)، شرح السنہ بغوی (۱۵ / ۲۲۶۔ ۲)، کنز العمال ۱۴ / ۴۸۲، کتاب العاقبۃ (۵۴۲) ص ۳۲۷، الفتح الربانی ۲۴ / ۱۸۹، صحیح ابن حبان (۱۰ / ۷۳۸۲)، ترغیب وترہیب ۴ / ۵۳۹، جامع الاصول جدید (۱۰ / ۵۰۹)، المتجر الرابح (۲۱۲۱)

ان فی الجنة لسوقا مافیها بیع ولاشری الاالصور من الرجال و النساء فاذا اشتھی الرجل الصورة دخل فیھا وان فیھا لمجتمعات للحور العین یرفع باصوات لم یسمع الخلائق مثلھا یقلن : نحن الخالدات فلا نبید ونحن الناعمات فلانباس ونحن الراضیات فلا نسخط وطوبی لمن کان لنا و کنالہ۔ [1]

(ترجمہ) جنت میں ایک بازار ہے جس میں کوئی خرید و فروخت نہ ہو گی بلکہ مردوں اور عورتوں کی شکلیں ہوں گی جب کوئی مرد کسی شکل کو پسند کرے گا تو وہ اس میں داخل ہو جائے گا (اور اس مرد کی ویسی ہی شکل ہو جائے گی) اور وہیں پر حور عین کی محفلیں ہوں گی جو ایسی اونچی اور خوبصورت آوازوں میں نغمہ سرائی کریں گی کہ ویسی نغمہ سرائی مخلوقات نے نہ سنی ہو گی۔ وہ کہیں گی

نحن الخالدات فلا نبید	ونحن النا عمات فلا نبا س
ونحن الراضیات فلا نسخط	وطوبی لمن کان لنا و کنالہ

(ترجمہ) ہم ہمیشہ زندہ رہیں گی کبھی فنا نہ ہوں گی۔ ہم نعمتوں میں پلنے والی ہیں کبھی خستہ حال نہ ہوں گی۔ ہم راضی رہنے والی ہیں (اپنے خاوندوں پر کبھی) ناراض نہ ہوں گی۔ خوشخبری اور مبارک ہو اس کو جو ہمارا خاوند ہے اور ہم اس کی بیویاں ہیں۔

---

[1] زہد ہناد (۹)، ترمذی (۴ / ۲۸۶، ۲۹۶)، ابن ابی شیبہ ۱۳ / ۱۰۰، مروزی فی زیادات الزہد لابن المبارک (۵۲۳)، عبداللہ بن امام احمد فی زیادات المسند (۱ / ۱۵۶) عنہ بہ۔ بدور سافرہ (۲۱۳۶)، والجزء الاول رواہ الترمذی (۲۵۵۰) فی صفة الجنة، البعث والنشور (۴۱۸)، زہد ابن المبارک (۱۴۸۷)، احمد ۱ / ۱۵۶، حادی الارواح ص ۳۳۹، صفة الجنة ابن ابی الدنیا (۲۳۹)، وصف الفردوس (۱۷۲) بطولہ، سیر اعلام النبلاء (۱۱ / ۹۶)، ترغیب وترہیب ۴ / ۵۳۷، ۵۴۱، الفتح الربانی ۲۴ / ۱۸۸، داری (۲ / ۳۹۹)، مشکوۃ (۵۶۴۶)، مسند مسدد (۳۳)، تہذیب تاریخ دمشق (۷ / ۱۴۰)، کنز العمال (۳۹۳۳۷)،

بازار سے لوٹنے کے بعد شوہروں اور بیویوں کے جسموں کی خوشبوؤں میں اضافہ

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جنتی (آپس میں) کہیں گے کہ چلو جنت کی طرف چلیں جب وہ ٹیلوں یا پہاڑوں پر پہنچیں گے پھر واپس اپنی بیویوں کے پاس لوٹیں گے تو کہیں گے ہم تو تم سے ایسی خوشبو محسوس کر رہے ہیں جو پہلے تم سے نہیں آتی تھی جب ہم تمہارے پاس سے گئے تھے؟ تو وہ کہیں گی آپ بھی تو ایسی خوشبو کے ساتھ لوٹے ہیں جو اس سے پہلے نہیں آتی تھی جب تم ہمارے پاس سے گئے تھے۔ [1]

بازار کی نعمتیں

حضرت سعید بن المسیبؒ سے مروی ہے کہ ان کی حضرت ابو ہریرہؓ سے ملاقات ہوئی تو حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو جنت کے بازار میں ملا دے، تو حضرت سعید بن المسیب نے عرض کیا اے ابو ہریرہ! کیا جنت میں بازار بھی ہوگا؟ فرمایا ہاں مجھے جناب رسول اکرم ﷺ نے بتلایا ہے کہ جنت میں ایک بازار ہوگا جس کو فرشتوں نے گھیر رکھا ہوگا۔ اس میں ایسی ایسی نعمتیں ہوں گی جن کو آنکھوں نے نہیں دیکھا اور نہ دلوں میں ان کا خیال گذرا، اور نہ ہی ان کو کانوں نے سنا ہے۔ چنانچہ یہ جنتی اس بازار سے جس چیز کا دل چاہے گا لے لیں گے، اس بازار میں لوگ ایک دوسرے سے ملاقاتیں کریں گے حتی کہ ان لوگوں میں سے ہر ایک شخص اس شخص سے بھی ملاقات کر سکے گا جو اس سے اوپر کے درجہ میں ہوگا جب یہ اس کے لباس کو دیکھے گا تو اس کو گھبراہٹ ہوگی اس کا تعجب ابھی ختم نہ ہوا ہوگا کہ اس (ادنیٰ جنتی) پر بھی ویسا ہی لباس پہنا دیا جائے گا یا اس سے بھی زیادہ خوبصورت لباس پہنا دیا جائے گا اس لئے کہ وہاں کسی شخص کیلئے مناسب نہ ہوگا کہ وہ جنت میں غمگین ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ

---

[1] زوائد زہد ابن المبارک (۲۴۱)، حادی الارواح ص ۳۳۹، صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۲۵۱)، البعث والنشور (۴۱۶)، ابن ابی شیبہ ۱۳/ ۱۰۲، مصنف عبد الرزاق ۱۱/ ۴۱۸، ترغیب ۴/ ۵۴۱

ارشاد فرماتے ہیں۔ا؎

(فائدہ)اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں یہ ارشاد فرماتے ہیں

وقالوا الحمدلله الذى اذهب عنا الحزن ان ربنا لغفور شكور . الذى احلنا دار المقامة من فضله لايمسنا فيها نصب ولا يمسنا فيها لغوب

(سورۃ فاطر: ۳۴۔۳۵)،

(ترجمہ) اور (وہاں جنت میں داخل ہو کر) کہیں گے کہ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے ہم سے (ہمیشہ کیلئے رنج و) غم دور کیا، بے شک ہمارا پروردگار بڑا بخشنے والا بڑا قدر دان ہے جس نے ہم کو اپنے فضل سے ہمیشہ رہنے کے مقام میں لا اتارا جہاں نہ ہم کو کوئی کلفت پہنچے گی اور نہ ہم کو کوئی خستگی پہنچے گی۔

ہر وقت نعمت اور شان و شوکت میں اضافہ

(حدیث) حضرت حسنؒ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان فى الجنة سوقا فيها كثبان المسك اشد بياضا من الثلج فاذا دخلها اهل الجنة ارسل الله عليهم ريحا يقال لها المثيرة فتثير عليهم ذلك المسك فينصرفون الى ازواجهم ولهم ريح طيبة والوان مشرقة ما خرجتم بهامن عندنا فيقولون وانتم والله قدازددتن عندنا طيبا وحسنا و جمالا فيناديهم ملك من عندالرحمن كذلك انتم يا عبادالله وا ولياء ه يجددلكم نعمته و كرامته كل وقت۔۲؎

(ترجمہ) جنت میں ایک بازار ہے جس میں کستوری کے ٹیلے ہیں جو برف سے زیادہ سفید ہیں، جب جنتی حضرات اس میں داخل ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر ایک ہوا چلائیں گے اس ہوا کا نام "مثیرہ" ہوگا جو ان پر مشک پاشی کرے گی پھر جب یہ حضرات اپنی بیویوں کے پاس جائیں گے اور ان پر پاکیزہ خوشبو اور چمکنے دمکنے والی رنگینیاں آشکارا ہو رہی

ا؎ وصف الفردوس ص ۶۰، ترغیب وترہیب ۴ / ۴۹ بحوالہ ترمذی وابن ماجہ مطولا مفصلا، جامع الاصول (۱۰ / ۵۱۱)،

۲؎ وصف الفردوس ص ۶۱،

ہوں گی (تووہ کہیں گی کہ) کہ تم اتنا خوبصورتیوں کے ساتھ توہم سے روانہ نہیں ہوئے تھے ؟ تووہ کہیں گے اور تم بھی تو اللہ کی قسم ہمارے سامنے پاکیزگی اور حسن وجمال میں بڑھ رہی ہو۔ پھر رحمٰن جل شانہ کی طرف سے ایک فرشتہ منادی کرے گا کہ آپ لوگ اللہ کے بندے اور دوست ہو اسی طرح پر تمہارے لئے ہر وقت نعمت اور شان و شوکت میں تجدید کی جاتی رہے گی۔

خاوند بیوی کی پسندیدہ شکلیں

(حدیث) حضرت عبید بن عمیرؒ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان فی الجنة سوقا یمثل فیها لاهل الجنة الصور الحسان فاذا احب احدهم منها صورة تحول فیها ثم یرجع الی زوجته فاذا رأته قالت یا ولی الله مارایتك قط احسن منك الیوم فاین کنت؟ فیقول کنت مع اولیاء الله فی سوق الجنة جمع الله لنا فیها الصور الحسان فتحول کل امری منافیما اختار لنفسه فاخترت الصورة التی انا فیها، فکیف ترینی یا ولیة الله؟ فتقول:یا ولی الله مارایت قسط احسن منك الیوم و یقول هو : والله یا ولیة الله مارایت قط احسن منك الیوم . فتقول یا ولی الله! فان الله تعالیٰ بعث الینا بعدك بحلل من حلل الجنة وصورنی هذه الصورة فکیف ترانی یا ولی الله ؟ فیقول مارایت قط احسن منك الیوم۔[1]

(ترجمہ) جنت میں ایک بازار ہے جس میں جنتی حضرات کیلئے خوبصورت شکلوں کی مثالیں بنائی گئی ہیں، جنتیوں میں سے جب کوئی کسی شکل کو پسند کرے گا تووہ اسی شکل میں ہو جائے گا، پھر وہ اپنی بیوی کی طرف لوٹے گا جب وہ اس کو دیکھے گی تو کہے گی اے ولی اللہ! میں نے آپ کو آج سے زیادہ حسین کبھی نہیں دیکھا آپ کہاں تھے ؟ تووہ کہے گا میں اولیاء اللہ کے ساتھ جنت کے بازار میں تھا، اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے اس بازار میں حسین صورتیں جمع فرمائی تھیں ہم میں سے ہر ایک آدمی نے جو صورت اپنے لئے پسند کی وہ اسی شکل میں تبدیل ہو کر گیا ہے چنانچہ میں نے بھی اپنے لئے ایک صورت پسند کی

---

[1] وصف الفردوس ص ۱۷۶،

جس میں اب نظر آرہا ہوں اے اللہ کی ولی میں تمہیں کیسا لگ رہا ہوں ؟ تو وہ کہے گی اے اللہ کے ولی ! میں نے آج آپ سے زیادہ کوئی چیز حسین نہیں دیکھی اور وہ جنتی بھی کہے گا کہ قسم بخدا میں نے بھی اے اللہ کی ولی تم سے زیادہ حسین کوئی نہیں دیکھا، تو وہ کہے گی کہ آپ کے چلے جانے کے بعد جنت کے ملبوسات میں سے کچھ پوشاکیں اللہ تعالیٰ نے ہمارے پاس بھیجی تھیں اور مجھے یہ صورت عطاء فرمائی اے ولی اللہ اب آپ کو کیسی لگ رہی ہوں ؟ تو وہ کہے گا میں نے آج تم سے زیادہ حسین کوئی چیز نہیں دیکھی۔

بازار کا سامان

(حدیث) عبداللہ بن عبدالحکمؒ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان فی الجنة لسوقا لیس فیها بیع ولا شراء فیها الحلل و السندس والاستبرق والحریر والرفرف والعبقری والدر والیاقوت والا کلیل المعلقة فیاخذون من ذلك ما اشتهت انفسهم لاینقص ذلك منها شیئاً و فیها صور کصور الرجال من احسن مایکون مکتوب فی نحر کل صورة منها من تمنی ان یکون حسنه علی صورتی جعل الله صورته علی حسنی، من تمنی ان یکون حسن و جهه علی صورتی جعل الله صورته علی حسنی . فمن تمنی ان یکون حسن و جهه مثل حسن تلك الصورة جعله الله علی تلك الصورة ۔ [1]

(ترجمہ) جنت میں ایک بازار ہے جس میں کوئی خرید و فروخت نہ ہو گی ۔ اس میں پوشاکیں ہوں گی، موٹا ریشم ہو گا، باریک ریشم ہو گا، سادہ ریشم ہو گا، بچھونے ہوں گے، عمدہ فرش ہوں گے، جوہر ہوں گے، یاقوت ہوں گے، لٹکے ہوئے تاج ہوں گے، جنتی حضرات ان میں سے جس چیز کا دل چاہے گا لے لیں گے مگر پھر بھی اس بازار میں کمی واقع نہ ہو گی ۔ اس بازار میں صورتیں ہوں گی جیسا کہ مردوں کی خوبصورت صورتیں ہو سکتی ہیں، ان میں سے ہر صورت کے سینے پر یہ لکھا ہو گا "جو شخص یہ تمنا

---

[1] وصف الفردوس حدیث نمبر ۱۷۷۔

کرے کہ اس کا حسن میری صورت جیسا ہو اللہ تعالیٰ اس کی صورت کو میرے حسن کے مطابق بنادیں گے، جو شخص تمنا کرتا ہو کہ اس کے چہرے کا حسن میری صورت کے مطابق ہو اللہ تعالیٰ اس کی صورت کو میرے حسن کے مطابق کردیں گے، چنانچہ جو شخص تمنا کرے گا کہ اس کے چہرے کا حسن اس صورت کی مثل ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس صورت کے مطابق کردیں گے۔

بازار کی تجارت

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

لو اذن اللہ تعالیٰ فی التجارۃ لا ھل الجنۃ لاتجروا فی البز والعطر۔ [1]

(ترجمہ) اگر اللہ تعالیٰ جنت والوں کو تجارت کرنے کی اجازت دیں تو وہ ریشم اور عطر کی تجارت کریں گے۔

---

[1] حلیہ ابو نعیم (۱۰ / ۳۶۵)، طبرانی صغیر (۱ / ۲۴۹)، کتاب الضعفاء للعقیلی (۳ / ۳۲۳)، البدور السافرہ (۲۱۳۹)، مجمع الزوائد (۴ / ۶۳، ۱۰ / ۴۱۶)، کنز العمال (۹۳۴۹)۔

اللہ تعالیٰ کا دیدار

اللہ کا دیدار جنت کی تمام نعمتوں سے زیادہ محبوب ہو گا

(حدیث) حضرت صہیب رومیؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

"اذا دخل اهل الجنة الجنة، قال الله تعالىٰ لهم : تريدون شيئاً ازيدكم؟ فيقولون: الم تبيض وجوهنا، الم تدخلنا الجنة، وتنجينا من النار، قال: فيكشف الحجاب فما اعطوا شيئاً احب اليهم من النظر الى ربهم، ثم تلا هذه الآية :(للذين احسنوا الحسنى و زيادة)"[1]

(ترجمہ) جب جنتی جنت میں داخل ہو چکیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے ارشاد فرمائیں گے کوئی اور نعمت چاہتے ہو تو میں تمہیں عطاء کروں؟ تو وہ عرض کریں گے کیا آپ نے ہمارے چہرے بارونق نہیں فرمائے؟ کیا آپ نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا اور (کیا) دوزخ سے ہمیں نجات نہیں بخشی۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ پردہ ہٹائیں گے تو جنت والوں کو کوئی ایسی نعمت نہیں دی گئی جو ان کو اللہ تعالیٰ کے دیدار سے زیادہ محبوب ہو گی۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی للذين احسنوا الحسنى و زيادة وہ لوگ جنہوں نے نیک اعمال کئے ان کیلئے جنت ہے اور اس سے زائد (اللہ تعالیٰ کی زیارت) ہے۔

(فائدہ) علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ مذکورہ حدیث میں پردہ ہٹانے کا معنی یہ ہے کہ ان کی آنکھوں کے سامنے کے وہ حجاب دور کردئے جائیں گے جو اللہ تعالیٰ کی زیارت

---

[1] مسلم (۱۸۱ فی الایمان)، البدور السافرہ (۲۲۰۴)، حادی الارواح ص ۳۸۲، مسند احمد ۶ / ۱۵۔ ۱۶، البعث والنشور (۴۹۱)، تذکرۃ القرطبی ۲ / ۴۹۲، ترغیب و ترہیب ۴ / ۵۵۱، المتجر الرابح (۲۱۲۷)، بخاری (۸ / ۱۴۴)، حاکم (۱ / ۸۲)، مشکوۃ (۵۶۵۶)، صحیح ابن حبان (۲۶۴۷)، کنز العمال (۳۹۲۰۴، ۳۹۳۳۲)۔

کھونے سے رکاوٹ بن رہے ہوں گے حتی وہ اللہ تعالیٰ شانہ کو اس کے نور عظمت و جلال سمیت زیارت کر سکیں گے۔ یہ پردہ مخلوق کا اپنا ہو گا نہ کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ہو گا۔ ا ؎

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی زیارت

فرمان خداوندی کلاانهم عن ربهم یومئذ لمحجوبون (ہر گز نہیں یہ کافر قیامت کے دن اپنے رب کے سامنے سے روک دئے جائیں گے یعنی اللہ تعالیٰ کی زیارت نہیں کر سکیں گے)

اس آیت کی تفسیر میں حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ تبارک و تعالیٰ بنفس نفیس ظاہر ہوں گے ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کی زیارت کرے گی مگر کافروں کے سامنے پردہ کر دیا جائے گا وہ اللہ تعالیٰ کی زیارت نہیں کر سکیں گے۔ ۲ ؎

امام شافعی مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس آیت میں اس بات کی دلالت موجود ہے کہ اولیاء اللہ قیامت کے دن اپنے رب کی زیارت سے مشرف ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ کی زیارت قطعی اور یقینی ہے

امام لالکائیؒ حضرت مفضل بن غسان سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام یحیٰ بن معینؒ سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی زیارت کے متعلق سترہ احادیث مروی ہیں جو سب کی سب صحیح درجہ کی ہیں۔ ۳ ؎ علامہ سیوطیؒ یہ بات نقل کر کے فرماتے ہیں کہ میں کہتا ہوں کہ زیارت خداوندی کے ثبوت میں (۱) حضرت انس (۲) حضرت جابر بن عبداللہ (۳) حضرت جریر بجلی (۴) حضرت حذیفہ بن یمان (۵) حضرت زید ابن ثابت (۶) حضرت صہیب (۷) حضرت عبادہ بن صامت (۸) حضرت ابن عباس (۹) حضرت عبداللہ بن عمرو (۱۰) حضرت ابن مسعود (۱۱) حضرت لقیط بن عامر

ا ؎ تذکرۃ القرطبی ۲ / ۴۹۲، بدور سافرہ (۲۲۰۴) واللفظ لہ۔

۲ ؎ تفسیر ابن ابی حاتم، کتاب السنہ امام لالکائی (البدور السافرہ: ۲۲۲۰)،

۳ ؎ کتاب السنہ لالکائی، (البدور السافرہ: ۲۲۲۳)،

(۱۲) حضرت ابن ابی رزین عقیلی (۱۳) حضرت علی بن ابی طالب (۱۴) حضرت عدی بن حاتم (۱۵) حضرت عمار بن یاسر (۱۶) حضرت فضالہ بن عبید (۱۷) حضرت ابو سعید خدری (۱۸) حضرت ابو موسیٰ اشعری (۱۹) حضرت ابو بکر (۲۰) حضرت بریدہ (۲۱) حضرت ابو امامہ (۲۲) حضرت عائشہؓ (۲۳) عمارہ بن رویبہ (۲۴) حضرت سلمان فارسی (۲۵) عبداللہ بن عمر (۲۶) حضرت ابی ابن کعب (۲۷) حضرت کعب بن عجرۃ (۲۸) ور جل غیر مسمی (۲۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے احادیث رسول اللہ ﷺ روایت ہیں۔[1] یہ روایات حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ کی زیارت یقینی ہے اس کا انکار گمراہی بلکہ کفر ہے۔ نیز زیارت خداوندی بہت سی آیات سے بھی ثابت ہے ذیل میں ہم مذکورہ احادیث میں سے چند روایات نقل کرتے ہیں۔

نابینا کا انعام اللہ کی زیارت

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث کو حضرت جبریل علیہ السلام سے اور انہوں نے جناب باری تعالیٰ سے نقل کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

یاجبریل ماجزاء من سلبت کریمتیه یعنی عینیه، قال: سبحانك لا علم لنا الا ماعلمتنا، قال: جزاؤه الحلول فی داری، والنظر الی وجهی۔[2]

(ترجمہ) اے جبریل! اس بندہ کا کیا انعام ہے جس کی میں (دنیا میں) دونوں آنکھیں لے لوں؟ انہوں نے عرض کیا آپ کی ذات پاک ہے ہمیں معلوم نہیں مگر جتنا آپ نے ہمیں علم عطاء فرمایا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس کا انعام یہ ہے کہ وہ میرے گھر (جنت) میں داخل ہوگا اور میرے چہرہ کی زیارت کرے گا۔

---

[1] البدور السافرہ (۲۲۲۴)، مع اضافہ از حادی الارواح ص ۳۷۳،

[2] طبرانی اوسط، ابن ابی حاتم فی کتاب السنہ، لالکائی فی کتاب السنہ، (البدور السافرہ: ۲۲۲۶)، ترغیب وترہیب (۳ / ۳۰۲)، اتحاف السادۃ (۹ / ۲۸)

جنتیوں کو اللہ کا سلام :

جنت کی تمام نعمتوں میں سے سب سے زیادہ مزہ اللہ تعالیٰ کی زیارت میں آئے گا

(حدیث) حضرت جابرؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

" بینا اهل الجنة فی نعیمهم اذ سطع علیهم نور، فرفعوا عن رؤوسهم، فاذا الرب تبارك وتعالی، قد اشرف علیهم من فوقه، فقال: السلام علیکم یااهل الجنة، وذلك قوله تعالی عزوجل: (سلام قولاً من رب رحیم)، قال: فینظر الیهم وینظرون الیه، فلا یلتفتون الی شیء من النعیم ماداموا ینظرون الیه، حتی یحتجب عنهم، ویبقی نوره وبرکته علیهم فی دیارهم۔[1]

(ترجمہ) جنتی حضرات اپنی اپنی نعمتوں میں مزے لے رہے ہوں گے کہ اچانک ان پر ایک نور چمکے گا اور وہ اپنے سر اٹھائیں گے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کو دیکھیں گے کہ اس نے اوپر سے ان پر جھانکا ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے "السلام علیکم یا اهل الجنة" (اے جنت والو السلام علیکم) اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ عزوجل کا یہ ارشاد ہے "سلام قولا من رب رحیم" ان کو پروردگار مہربان کی طرف سے سلام فرمایا جائے گا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف دیکھیں گے اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھیں گے اور جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھتے رہیں گے جنت کی کسی بھی نعمت کی طرف متوجہ نہیں ہوں گے حتی کہ اللہ تعالیٰ ان سے پردہ میں چلے جائیں لیکن اللہ تعالیٰ کا نور اور

---

[1] ابن ماجہ، (۱۸۴) ابن ابی الدنیا (۹۷)، دارقطنی، آجری (فی الرؤیۃ) البدور السافرہ: ۲۲۲۹)، حلیہ ابو نعیم ۶ / ۲۰۸)، صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۹۱)، ضعفاء عقیلی ۲ / ۲۷۴، کامل ۶ / ۲۰۳۹، موضوعات ابن جوزی ۳ / ۲۶۰، ۲۶۲، تفسیر ابن کثیر ۶ / ۵۷۰، البعث والنشور (۴۹۳)، مسند بزار (۳ / ۱۶۷)، مجمع الزوائد (۷ / ۹۸)، نہایہ ابن کثیر (۲ / ۴۷۴)، الشریعۃ آجری ص ۲۶۷، شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ (۸۳۶) ۳ / ۴۸۲، الرؤیۃ دارقطنی (۵۲ / ا)، الفوائد المنتخبہ عن ابی اشعب مخطوط (ورق ۴)، المقاصد السنیہ فی الاحادیث القدسیہ۔ ابو القاسم علی بن لبان ص ۳۷۴، ترغیب وترہیب ۴ / ۵۵۳، حادی الارواح ص ۳۹۷، درمنثور (۵ / ۴۶۶)

برکت (کا اثر) ان پر ان کے محلات میں باقی رہے گا (اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ظاہر ہونا اور جھانک کر دیکھنا مکان اور حلول سے پاک ہے)

اللہ کی زیارت میں کوئی شبہ نہیں

(حدیث) حضرت جریر بن عبد اللہ بجلیؓ فرماتے ہیں کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ آپ ﷺ نے چوندھویں کے چاندی کی طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا

"اما انکم سترون ربکم کماترون هذا القمر لیلة البدر لا تضامون فی رؤیته ، فان استطعتم علی ان لا تغلبوا علی صلاة قبل طلوع الشمس وقبل غروبها، فافعلوا"، ثم قرأ جریر و سبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل غروبها یعنی العصر و الفجر، ۔[1]

(ترجمہ) سن لو! تم عنقریب (قیامت اور جنت میں) اپنے رب کی زیارت اسی طرح سے کرو گے جیسے اس چودہویں کے چاند کو دیکھ رہے ہو اور اس کے نظر آنے میں تم کوئی دقت اور تکلیف محسوس نہیں کرتے پس اگر تم ہمت کرو کہ تم نماز فجر اور نماز عصر کو نہ چھوٹنے دو تو اس کی پابندی کر لو۔

پھر حضرت جریرؓ نے یہ آیت تلاوت فرمائی وسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل عزوبها (اور تم سورج طلوع ہونے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے اپنے رب کی حمد بیان کرو) یعنی فجر اور عصر کی نماز ادا کرو۔

دعائے حضور ﷺ برائے لذت زیارت خداوندی

(حدیث) حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

---

[1] بخاری (۲/ ۵۲ ۔ فتح الباری)، مسلم (المساجد ۲۱۲)، ابو عوانہ (۱/ ۳۷۶)، تفسیر ابن جریر ۶/ ۱۶۸، مسند احمد (۴/ ۳۶۲ ۔ ۳۶۵)، (ابن خزیمہ مختصرا ۳۱۷)، بیہقی ۱/ ۴۶۴، البدور السافرہ (۲۲۳۱)، دارقطنی، نہایہ ابن کثیر ۲/ ۴۷، تذکرۃ القرطبی ۲/ ۴۹۵، تہذیب تاریخ دمشق (۶/ ۴۱۵)، طبرانی (۲/ ۳۳۲)، تمہید ابن عبد البر (۷/ ۱۵۶)

"اللهم انی اسالك، برد العیش بعد الموت، ولذة النظر الی وجهك، والشوق الی لقائك ، فی غیر ضراء مضرة ولا فتنة مضلة۔ ا؂
(ترجمہ) اے اللہ! میں آپ سے وفات کے بعد سکون کی زندگی کی دعا کرتا ہوں، اور آپ کے چہرہ اقدس کی طرف نگاہ کرنے کی لذت کا سوال کرتا ہوں اور آپ سے ملاقات کے شوق کی دعا کرتا ہوں بغیر کسی دکھ تکلیف کے اور بے راہ کرنے والے فتنہ کے۔

زیارت خداوندی مرنے کے بعد ہی ہوگی

(حدیث) حضرت عبادہ بن صامتؓ جناب نبی کریم ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے دجال کا ذکر کیا پھر فرمایا "واعلموا انکم لن تروا ربکم حتی تموتوا" "تم جان لو تم اس وقت تک اپنے پروردگار کی زیارت نہیں کر سکتے جب تک کہ تم وفات نہ پا لو۔ ۲؂

قریب سے کون زیارت کریں گے

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا "ان اهل الجنة یرون ربهم فی کل جمعة، فی رمال الکافور، واقربهم منه مجلساً اسرعهم الیه یوم الجمعة وابکرهم غدواً"۔ ۳؂
(ترجمہ) جنت والے کافور کے ٹیلوں پر بیٹھ کر ہر جمعہ اپنے رب کی زیارت کریں گے۔

ا؂ لالکائی: کتاب السنہ، ابن ابی عاصم کتاب السنہ (۴۲۶)، البدور السافرہ (۲۲۳۴)، مسند احمد ۵/۱۹۱، حادی الارواح ص ۴۰۸ بہذا اللفظ واحمد ۴/ ۲۶۴ و حاکم ۱/ ۶۲۴ و ابن حبان (۱۹۷۱) ونسائی ۵/ ۵۴ و کتاب التوحید ابن خزیمہ ص ۱۲، کتاب الرد علی الجہمیہ (۸۶)، حادی الارواح ص ۴۰۰،
۲؂ ابو نعیم، لالکائی، البدور السافرہ (۲۲۳۶)، مسند احمد ۵/ ۳۲۴، ابوداؤد (۴۳۲۰)، آجری (۳۷۵)، کتاب السنہ ابن ابی عاصم (۴۲۸)، فتح الباری (۱/ ۱۲۰، ۱۱/ ۲۱۳، ۳۶۱، ۱۳ـ ۱۳/ ۲۱)،
۳؂ الآجری، (البدور السافرہ: ۲۲۳۸) مرفوعا۔ ابن المبارک والدار قطنی عن ابن مسعود موقوفا (البدور السافرہ: ۲۲۴۳)، البعث ابن ابی داؤد، البعث والنشور، حادی الارواح ص ۴۰۷، کتاب الشریعۃ آجری (۲۶۵)،

ان میں سب سے زیادہ قریب سے (زیارت کرنے) والا وہ شخص ہو گا جو جمعہ کے دن جلدی جائے گا اور صبح کو جلدی اٹھتا ہو گا۔

اعلیٰ درجہ کا جنتی اللہ تعالیٰ کی صبح وشام زیارت کرے گا

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "ان ادنی اهل الجنة منزلة لمن ینظر الی جنانه وازواجه ونعیمه وخدمه وسرره مسیرة الف سنة، وان اکرمهم علی الله تعالیٰ من ینظر الی وجهه غدوة وعشیة، ثم قرا رسول الله ﷺ (وجوه یومئذ) الآیة۔[1]

(ترجمہ) سب سے کم درجہ کا جنتی وہ ہو گا جو اپنی جنتوں، بیویوں، نعمتوں، خدمتگاروں اور تختوں کو ایک ہزار سال کی مسافت تک دیکھتا ہو گا اور ان میں سے زیادہ مرتبہ کا شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ہو گا جو اللہ تعالیٰ کے چہرہ اقدس کی صبح شام زیارت کرے گا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "وجوه یومئذ ناضرة الی ربها ناظرہ" اس دن (قیامت) میں اور جنت میں بہت سے چہرے ترو تازہ ہشاش بشاش ہوں گے اپنے پروردگار کی طرف دیکھتے ہوں گے۔

ادنی جنتی کا اللہ تعالیٰ کی زیارت کرنے کا حال

" اسفل اهل الجنة درجة رجل یدخل من باب الجنة، فیتلقاه غلمانه، فیقولون: مرحباً بسیدنا قد اذن لك ان تزورنا، فتمد له الزرابی اربعین سنة، ثم ینظر عن یمینه وشماله فیقول: لمن ماهھنا؟ فیقال: لك حتی اذا انتهی، رفعت له یاقوتة حمراء، وزبرجدة خضراء لها سبعون شعباً فی کل شعب سبعون غرفة، فی کل غرفة سبعون باباً، فیقال: اقرا وارق، فیرقی حتی اذا انتهی الی سریر ملکه، اتکأ علیه، و سعته میل فی میل، فیسعی الیه صحف

---

[1] ترمذی وہذا اللفظ (۳۳۳۰)، مسند احمد ۳ / ۱۳، ۶۴، تفسیر ابن جریر ۲۹ / ۱۲۰، حاکم ۲ / ۵۰۹، درمنثور (۶ / ۲۹۰)، البدور السافرہ (۲۲۴۱) بحوالہ ترمذی ودارقطنی ولالکائی و آجری، حادی الارواح ص ۴۰۲، ۴۱۰، مجمع الزوائد ۱۰ / ۴۰۱ بحوالہ ابو یعلی والطبرانی۔

من ذهب ، ليس فيها صحفة فيها لون من لون اختها يجد لذة آخرها، كما يجد لذة اولها، ثم يسعى اليه الوان الاشربة، فيشرب منها ما اشتهى ، ثم يقول الغلمان: اتركوه وازواجه، فينظلق الغلمان، فاذا حوراء من الحور جالسة على سرير ملكها و عليها سبعون حلة ، ليس منها حلة من لون صاحبتها، فيرى مخ ساقها من وراء اللحم والعظم والكسوة فوق ذلك سنة لا يصرف بصره عنها، ثم يرفع بصره الى الغرفة ، فاذا اخرى اجمل منها، فتقول: ما آن لك ان يكون لنا منك نصيب؟ فيرتقى اليها اربعين سنة ، لا يصرف بصره عنها، ثم اذا بلغ النعيم منهم كل مبلغ، وظنوا انه لا نعيم افضل منها، تجلى لهم الرب تبارك و تعالىٰ ، فينظرون الى وجه الرحمن، فيقول: يا اهل الجنة، هللونى ، فيتجاوبون بتهليل الرحمن عزوجل، ثم يقول: يا داود فمجدنى كما كنت تمجدنى فى الدنيا، فيمجد داؤد ربه عزوجل"۔[1]

(ترجمہ) ادنیٰ درجہ کا جنتی وہ شخص ہوگا کہ جب وہ جنت کے دروازہ سے داخل ہوگا تو اس کے غلمان (خدام) اس کا استقبال کریں گے اور کہیں گے ہمارے آقا کو خوش آمدید! آپ کو اجازت عطاء ہو گئی تو آپ ہم سے ملاقات فرمائیں۔ پھر اس کیلئے چالیس سال کے سفر کے برابر قالین بچھائے جائیں گے۔ پھر وہ اپنے دائیں بائیں دیکھے گا اور پوچھے گا یہ سب کس کیلئے ہے؟ تو کہا جائے گا یہ سب آپ کیلئے ہے حتی کہ یہ جب اپنی منزل تک پہنچے گا تو اس کے سامنے یاقوت احمر اور زبرجد اخضر کو پیش کیا جائے گا جس کے ستر حصے ہوں گے اور ہر حصہ میں ستر بالا خانے ہوں گے اور ہر بالا خانہ کے ستر دروازے ہوں گے۔ کہا جائے گا تلاوت کرتے جاؤ اور بالا خانوں میں چڑھتے جاؤ۔ چنانچہ وہ چڑھے گا حتی کہ اپنی سلطنت کے تخت پر براجمان ہوگا اور اس کی ٹیک لگائے گا اس تخت کی لمبائی چوڑائی ایک ایک میل ہوگی، پھر اس کے سامنے فوراً سونے کے برتن پیش ہوں گے

۱؎ ابن ابی الدنیا، دار قطنی (البدور السافرہ : ۲۲۴۲) مطولا بہذا اللفظ وحادی الارواح ص ۳۰۴ بحوالہ دار قطنی مختصرا، الرد علی الجہمیہ امام دارمی ص ۵۱، ترغیب وترہیب بطولہ ۴/۵۰۶،

ان میں سے کوئی برتن اپنے دوسرے برتن کی طرح کا کھانا نہیں رکھتا ہو گا ان میں سے اخیر والے کی لذت بھی اس کو ویسی ہی معلوم ہو گی جیسی کہ پہلے والے کی معلوم ہو گی۔ پھر اس کے سامنے پینے کی مختلف چیزیں پیش کی جائیں گے اور ان سے اپنی حسب خواہش جتنا چاہے گا نوش کرے گا۔ پھر خدام کہیں گے کہ اس کو اس کی بیویوں کیلئے چھوڑ دو چنانچہ خدام تو چلے جائیں گے اور فوراً حوروں میں سے ایک حور اپنے تخت شاہی پر بیٹھی نظر آئے گی، اس پر ستر پوشاکیں ہوں گی ہر پوشاک کا رنگ دوسری سے جدا ہو گا، جنتی اس کی پنڈلی کے گودا کو بھی گوشت، ہڈی اور ملبوسات کے اندر سے ایک سال کے عرصہ تک (حسن و لذت اور نفاست کی وجہ سے) دیکھتا رہے گا۔ پھر اس حور کی طرف نظر کرے گا تو وہ کہے گی میں ان حوروں میں سے ہوں جو آپ کیلئے تیار کی گئی ہیں ، پھر وہ جنتی اس حور کی طرف چالیس (سال) کے عرصہ تک دیکھتا رہے گا اس سے نظر نہیں ہٹائے گا۔ پھر اپنی نگاہ دوسرے بالا خانہ کی طرف اٹھائے گا تو اس میں) پہلی سے بھی زیادہ خوبصورت حور نظر آئے گی وہ کہے گی آپ کے نزدیک ہمارے لئے ابھی وقت نہیں آیا کہ ہم آپ سے کچھ نصیب پائیں ؟ تو وہ اس کے پاس چالیس سال تک اس حالت میں پہنچے گا کہ اس سے اپنی نگاہ کو نہیں پھیرتا ہو گا۔ پھر جب اس تک ہر طرح کی نعمتوں کی فراوانی ہو گی اور وہ جنتی سمجھیں گے کہ اب ان سے افضل نعمت کوئی نہیں رہی تو اس وقت رب تعالیٰ تجلی فرمائیں گے اور وہ اللہ رحمٰن کے چہرہ اقدس کی طرف نگاہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے جنت کے مکینو! میرا کلمہ طیبہ پڑھو تو وہ رحمٰن عزوجل کو لا الہ الا اللہ کے ساتھ جواب دیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے داؤد (علیہ السلام!) آپ میری ویسی ہی بزرگی بیان کریں جس طرح سے دنیا میں کیا کرتے تھے تو حضرت داؤد علیہ السلام اپنے رب عزوجل کی بزرگی بیان فرمائیں گے۔

زیارت کے وقت انبیاء صدیقین اور شہداء کا اعزاز

(حدیث) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

حاء نی جبریل علیه السلام وقال ان فی الجنة وادیا افیح من مسك ابیض کان الجمعة نزل الرب تعالیٰ من علیین علی کرسیه . ثم حف الکرسی

منابر من نور فجاء النبيون حتى يجلسبوا عليها ثم حف تلك المنابر مكللة من جوهر فجاء الصديقون والشهداء فجلسو اعنيها وجاء اهل الغرف حتى يجلسوا على الكثيب ثم يتجلى لهم فيقول انا الذى صدقتكم وعدى واتممت عليكم نعمتى وهذا محل كرامتى فاسالونى فيسا لونه حتى تنتهى بهم رغبتهم ثم يفتح لهم عمالم تر عين ولم يخطر على قلب بشرالى قدر منصرفهم من الجمعة فهى ياقوتة حمراء وزبر جدة خضراء مطردة فيها انهارها وفيها ثمارها وازواجها وخدمها فليسوا اشوق منهم الى يوم الجمعة ليزدادوا نظرا الى ربهم عزوجل۔[1]

(ترجمہ) میرے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا جنت میں ایک وادی ہے جو سفید کستوری کو پھیلاتی ہے۔ جب جمعہ کا دن ہو گا تو اللہ تعالیٰ مقام علیین سے اپنی کرسی پر نازل ہوں گے۔ پھر اس کرسی کے گرد نور کے ممبر نصب ہوں گے اور انبیاء کرام تشریف لا کر ان پر بیٹھیں گے، پھر ان منبروں کو (سونے کی کرسیاں) گھیرے میں لیں گی جن پر جوہر کے تاج سجائے گئے ہوں گے حضرات صدیقین اور شہداء تشریف لا کر ان کو زینت بخشیں گے۔ پھر بالا خانوں والے حضرات تشریف لائیں گے اور (کستوری کے) ٹیلوں پر تشریف رکھیں گے۔ اب ان کے سامنے (اللہ تعالیٰ) رونق افروز ہوں گے اور ارشاد فرمائیں گے میں ہوں وہ ذات جس نے تمہارے ساتھ اپنا

---

[1] صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۳۹۵)، مجمع الزوائد (۱۰/۴۲۱) بحوالہ بزار و طبرانی فی الاوسط و ابو یعلی۔ بریکٹوں سے باہر کا ترجمہ اوپر کی روایت کے مطابق ہے جس کو ابو نعیم سے نقل کیا گیا ہے اور بریکٹوں کے اندر کے اکثر اضافے مجمع الزوائد میں سے لئے گئے ہیں۔ والحدیث فی اخبار اصفہان لابی نعیم مختصراً (۱/۲۷۸) و تاریخ بغداد (۳/۴۲۴۔۴۲۵)، ابن ابی شیبہ (۲/۱۵۰۔۱۵۱)، زوائد مسند بزار (کشف الاستار ۴/۱۹۴۔۱۹۵)، قال الہیثمی رواہ البزار والطبرانی فی الاوسط بنحوہ و ابو یعلی باختصار ورجال ابی یعلی رجال الصحیح، واحد اسناد الطبرانی رجالہ رجال الصحیح غیر عبد الرحمٰن بن ثابت بن ثوبان وقد وثقہ غیر واحد وضعفہ غیر ہم واسناد البزار فیہ خلاف (مجمع الزوائد ۱۰/۴۲۱۔۴۲۲)، ترغیب و ترہیب ۴/۵۵۳، وابن الجوزی فی بستان الواعظین (۱۹۶ مفصلا)

وعدہ پورا کیا اور تم پر اپنی نعمت کو پورا فرمایا۔ یہ میری بزرگی کا مقام ہے تم مجھ سے مانگو۔ چنانچہ (یہ تمام حضرات) اللہ تعالیٰ سے اتنا طلب کریں گے کہ ان کی رغبت اور شوق پورا ہو جائے گا۔ اس کے بعد ان حضرات کیلئے (انعامات کے ایسے دروازے کھلیں گے جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہو گا اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال گذرا ہو گا ان کو یہ نعمتیں آئندہ کے جمعہ تک کیلئے عنایت ہوں گی (پھر اللہ تبارک وتعالیٰ) اپنی کرسی پر صعود فرمائیں گے اس کے ساتھ شہدا اور صدیق بھی تشریف لے جائیں گے۔ میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ پھر بالا خانوں والے اپنے بالا خانوں میں جو ایک سفید موتی سے بنے ہوں گے نہ ان میں کوئی جوڑ ہو گا نہ پھٹن ہو گی میں لوٹ جائیں گے یا) یہ یاقوت احمر سے بنے ہوں گے اور زبرجد اخضر سے بنے ہوں گے (انہیں میں بالا خانے بھی ہوں گے اور ان کے دروازے بھی ہوں گے) ان میں نہریں چلتی ہوں گی اور ان کے (درختوں کے) پھل لٹکتے ہوں گے، ان میں ان کی بیویاں ہوں گی خدمتگار ہوں گے۔ مگر سب سے زیادہ ان کو جمعہ کے دن کے آنے کی طلب ہو گی (تاکہ ان کی عزت اور مرتبہ میں اور اضافہ ہو) اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی زیارت کا (بھی) اضافہ ہو (اسی لئے اس جمعہ کے دن کو یوم مزید کہا گیا ہے)

اللہ تعالیٰ کی جنتیوں سے گفتگو

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان اللہ تبارك و تعالیٰ یقول یا اهل الجنة! فیقولون : لبیك ربنا وسعدیك والخیر فی یدیك فیقول: هل رضیتم؟ فیقولون: مالنا لانرضی و قداعطیتنا مالم تعط احدامن خلقك . فیقول الا اعطیكم افضل من ذلك؟ فیقولون: یا رب وای شیء افضل من ذلك؟ فیقول : احل علیكم رضوانی فلا اسخط بعده ابدا ۔[1]

---

[1] صحیح ابن حبان (۷۳۹۷) ۱۰/ ۲۶۰، ترغیب وترہیب ۴ / ۵۵۷، البعث والنشور (۴۹۰)، صحیح بخاری (۱۱ / ۴۱۵ مع فتح الباری)، مسلم ۴ / ۲۱۷۶ من طریق ابن المبارک۔ بخاری (۱۳ / ۴۸۷ فتح الباری) ومسلم (۴ / ۲۱۷۶) من طریق ابن وہب بہ، (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(ترجمہ) اللہ تبارک و تعالیٰ (جنت والوں کو پکار کر) فرمائیں گے۔ اے جنت والو! تو وہ عرض کریں گے ہم حاضر ہیں ہمارے پروردگار اور سعادت آپ کی طرف سے ہے اور خیر آپ کے قبضہ میں ہے۔ وہ فرمائے گا کیا تم راضی ہو گئے؟ تو وہ عرض کریں گے ہمیں کیا ہو گیا ہم کیوں راضی نہ ہوں گے جبکہ آپ نے ہمیں اتنا نوازا ہے کہ اپنی مخلوق میں سے اتنا کسی کو نہیں نوازا۔ تو وہ فرمائے گا میں تمہیں اس سے افضل نعمت عطاء نہ کروں؟ تو وہ عرض کریں گے اے رب! اس سے افضل کونسی نعمت ہے؟ تو وہ فرمائے گا میں آپ سب حضرات کو اپنی رضا اور خوشنودی عطاء کرتا ہوں اب کے بعد (تم پر) کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔

جنتیوں پر تجلی فرما کر اللہ تعالیٰ کا مسکرانا

(حدیث) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان اللہ یتجلی للمؤمنین یصحک۔ [۱]

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ (جنت میں) مؤمنین کی طرف مسکراتے ہوئے تجلی فرمائیں گے۔

(فائدہ) اللہ تعالیٰ کے مسکرانے کا معنی علم عقائد کے مطابق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اہل جنت پر اپنے فضل، نعمت اظہار شرافت کا نزول فرمائیں گے۔ [۲]

کامل نعمت کیا ہے؟

حضرت علیؓ فرماتے ہیں (اللہ تعالیٰ کی) کامل نعمت جنت میں داخل ہونا اور جنت میں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۲۸۲)، حلیۃ الاولیاء (۶ / ۳۴۲)، مسند احمد ۳ / ۸۸، زہد ابن مبارک نسخہ نعیم بن حماد (۴۳۰)، ترمذی (۲۵۵۵)، شرح السنہ بغوی (۴۳۹۴)، ۱۵ / ۲۳۱، معالم التنزیل بغوی (۱ / ۳۲۷)، الاسماء والصفات ص ۲۸۷، ۶۳۹، فتح الباری ۱۱ / ۴۲۲ بحوالہ دار قطنی فی الغرائب، تحفۃ الاشراف ۳ / ۴۰۵ بحوالہ سنن الکبری للنسائی، الاحادیث القدسیہ ابو القاسم بن لبان (۱۹)، التبصرہ ابن الجوزی ۱ / ۴۳۸،

[۱] جولات فی ریاض الجنات بحوالہ مسلم، خطیب: تاریخ بغداد ۱۲ / ۲۰، اتحاف السادۃ ۹ / ۶۴۸، تفسیر ابن کثیر ۱ / ۳۰۵،

[۲] مشکل الحدیث لابن فورک ص ۴۰، ۱۶۲، ۱۹۰،

اللہ تعالیٰ کی زیارت کرنا ہے۔[1]

اللہ تعالیٰ کی زیارت کس طرح کی جنت میں ہو گی

(حدیث) حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"ان اللہ تبارك و تعالیٰ اذا اسكن اهل الجنة ، واهل النار النار، بعث الروح الامين الى اهل الجنة، فقال: يا اهل الجنة، ان ربكم يقرئكم السلام ويامركم ان تزوروه الى فناء الجنة، وهو ابطح الجنة ترابه المسك ، وحصاه الدر والياقوت، وشجره الذهب الرطب، وورقه الزبرجد، فيخرج اهل الجنة مستبشرين مسرورين غانمين سالمين، ثم يحل بهم كرامة اللہ تعالیٰ والنظر الى وجهه، وهو موعد اللہ انجز لهم، فعند ذلك ينظرون الى وجه رب العالمين، فيقولون: سبحانك ما عبدناك حق عبادتك ، فيقول: كرامتي امكنتكم جواري واسكنتكم داري"۔[2]

(ترجمہ) بلا شبہ جب اللہ تبارک و تعالیٰ جنت والوں کو جنت میں اور دوزخ والوں کو دوزخ میں داخل کر چکیں گے تو حضرت جبریل علیہ السلام کو جنتی حضرات کے پاس بھیجیں گے تو حضرت جبریل (پکار کر) فرمائیں گے اے جنت والو! آپ کا رب آپ کو سلام فرماتا ہے اور آپ کو حکم دیتا ہے کہ تم جنت کے میدان میں اس کی زیارت کو نکلو۔ یہ میدان جنت کا ہموار حصہ ہو گا اس کی مٹی مشک کی ہو گی اور کنکر در و یاقوت کے ہوں گے اور درخت سر سبز سونے کے ہوں گے جس کے پتے زبرجد کے ہوں گے۔ چنانچہ جنت والے حضرات خوشی اور سرور کے ساتھ سلامتی اور غنیمت میں نکلیں گے۔ ان کو اللہ تعالیٰ کی شان و شوکت اور زیارت چہرہ اقدس کے ساتھ سرخرو کیا جائے گا۔ یہی اللہ تعالیٰ کے وعدہ کا مقام ہو گا جس کو اللہ تعالیٰ پورا فرمائیں گے۔ اس وقت یہ رب العالمین کے چہرہ اقدس کی زیارت سے لطف اندوز ہوں گے اور کہیں گے آپ کی ذات

---

[1] لالکائی (البدور السافرہ: ۲۲۴۶)، حادی الارواح ص ۴۰۹،

[2] ترغیب والترہیب امام اصبہانی، البدور السافرہ (۲۲۴۷)، مسند احمد (۴/۱۱-۱۲)، ابن ماجہ (۱۸۰)، حاکم ۴/۵۶۰،

بک ہے ہم نے آپ کی عبادت اس طرح سے نہیں کی جس طرح سے آپ کی عبادت کا حق تھا۔ تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے میری شان اور عظمت کے لائق یہ ہے کہ میں نے تمہیں اپنے قریب جگہ دی اور اپنے گھر میں رہائش عطاء کی۔

حضرت داؤد کی خوبصورت آواز، زیارت خداوندی اور مائدۃ الخلد

(حدیث) حضرت علیؓ فرماتے ہیں (کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا)

"اذا سكن اهل الجنة الجنة اتاهم ملك، فيقول: ان الله تعالى يامركم ان تزوروه، فيجتمعون، فيامر الله تعالى داؤد ليرفع صوته بالتسبيح والتهليل، ثم يوضع مائدة الخلد، قالوا: يا رسول الله ﷺ، وما مائدة الخلد؟ : قال: (زاوية من زواياها اوسع مما بين المشرق والمغرب ، فيطعمون ثم يسقون ثم يكسون ، فيقولون: لم يبق الا النظر في وجه ربنا عزوجل ، فيتجلى لهم فيخرون سجداً ، فيقال لهم: لستم في دار عمل، انما انتم في دار جزاء)۔[1]

(ترجمہ) جب جنتی جنت میں سکونت اختیار کرلیں گے تو ان کے پاس ایک فرشتہ آکر کہے گا اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو حکم دے رہے ہیں کہ تم لوگ اس کی زیارت کرو جب سب حضرات زیارت کیلئے جمع ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ حضرت داؤد علیہ السلام کو حکم فرمائیں گے کہ وہ بلند آواز سے تسبیح و تہلیل ادا کریں۔ پھر مائدۃ الخلد کو بچھایا جائے گا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ! مائدۃ الخلد کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا اس کے زاویوں میں سے ایک زاویہ (کنارہ) مشرق و مغرب کے درمیانی حصہ سے بھی زیادہ وسیع ہوگا یہ جنتی اس سے کھائیں گے پھر پئیں گے پھر لباس پہنیں گے پھر کہیں گے اب کوئی بات باقی نہیں صرف اللہ عزوجل کے رخ زیبا کی زیارت ہی رہ گئی ہے اس وقت اللہ تعالیٰ ان کے سامنے تجلی فرمائیں گے تو جنتی سجدہ میں گر پڑیں گے۔ مگر ان سے کہا جائے گا تم عمل کرنے کی جگہ نہیں رہتے ہو بلکہ انعام و اکرام کی جگہ میں رہ رہے ہو (اس لئے سجدہ سے سر اٹھالو اور جنت کی نعمتوں میں مسرور رہو)

---

[1] صفۃ الجنۃ ابو نعیم اصبہانی (۳۹۷) ۳ / ۷ / ۲۳، البدور السافرہ (۲۲۴۷)، حادی الارواح ص ۲۴۰، ترغیب وترہیب (۴ / ۵۴۵-۵۴۶)، اتحاف السادہ (۱۰ / ۵۵۳)

(فائدہ) تسبیح اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرنے کو کہتے ہیں جبکہ تہلیل لا الہ الا اللہ کہنے کو کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کو سب مسلمان دیکھیں گے

(حدیث) حضرت ابو رزین (لقیط رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم سب اپنے رب تعالیٰ کو قیامت کے دن انفرادی طور پر دیکھیں گے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا ہاں۔ میں نے عرض کیا اس کی کیا علامت ہو گی؟ آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم میں سے ہر ایک انفرادی طور پر چاند کو نہیں دیکھتا؟ صحابہ کرام نے عرض کیا کیوں نہیں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ (تو اس چاند سے) بہت زیادہ عظمت والے ہیں۔[1]

زیارت میں ایک انعام یہ ہو گا

(حدیث) حضرت حسنؒ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

ان اهل الجنة لينظرون الى ربهم فى كل جمعة على كثيب من كافور و لايرى طرفاه، وفيه نهر جار حافتاه المسك، عليه جوار يقرأن القرآن باحسن اصوات، ماسمعها الاولون والآخرون، فاذا انصر فوا الى منازلهم اخذ كل رجل بيدمن يشاء منهن ، ثم يمر على قناطير من لؤلؤ الى منازلهم، فلولا ان الله تعالىٰ يهديهم الى منازلهم ما اهتدوا اليها، / لما يحدث الله لهم فى كل جمعة۔[2]

(ترجمہ) جنتی حضرات کافور کے ٹیلوں پر جس کے دونوں کنارے نظر نہ آئیں گے بیٹھ کر ہر جمعہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کیا کریں گے کافور کے اس ٹیلہ پر ایک نہر جاری ہو گی جس کے دونوں کنارے مشک کے ہوں گے اس پر لڑکیاں ہوں گی جو نہایت خوبصورت آواز میں تلاوت قرآن کریں گی جس کو نہ اگلے لوگوں نے سنا ہے نہ پچھلے

---

[1] البدور السافرہ (۲۲۴۸)، مسند احمد (۴/ ۱۱۔۱۲)، ابن ماجہ (   )، دارقطنی (   ) حاکم وصحہ (   )، ابوداؤد (۴۷۳۱) فی السنہ باب (۲۰)، حادی الارواح ص ۳۹۵، تذکرۃ القرطبی ۲/ ۴۹۰،

[2] یحییٰ بن سلام (البدور السافرہ: ۲۲۵۱)،

لوگ سنیں گے، جب یہ حضرات اپنے محلات کی طرف واپس جانے لگیں گے تو ان میں سے ہر شخص ان لڑکیوں میں سے جس کو چاہے گا اس کے ہاتھ سے پکڑ لے جائے گا، پھر یہ اپنے گھروں میں جانے کیلئے موتیوں کے انباروں سے گذریں گے اگر اللہ تعالیٰ ان کو ان کے گھروں تک پہنچنے کی ہدایت نہ کرے تو وہ ان تک کبھی نہ پہنچ سکیں یہ ان نعمتوں کی وجہ سے ہوگا جو ان کیلئے اللہ تعالیٰ نے ہر جمعہ کو تیار کی ہوں گی۔

زیارت کی شان و شوکت اور انعامات کی بھر مار

امام محمد باقرؒ سے روایت ہے کہ (ان فی الجنة شجرة يقال لها طوبى، يسير الراكب الجواد فی ظلها مائة عام، ورقها برود خضر، وزهرها رياط صفر، وافنانها سندس واستبرق، وثمرها حلل وصمغها زنجبيل وعسل، وبطحاؤها ياقوت احمر وزمرد اخضر، وترابها مسك وعنبر وكافور اصفر، وحشيشها زعفران مولع، والألنجوج يتأججان من غير وقود، يتفجر من اصلها السلسبيل والمعين والرحيق، واصلها مجلس من مجالس اهل الجنة، يألفون ومتحدث لجمعهم، فبينما هم فی ظلها يتحدثون اذ جاءتهم الملائكة يقودون بنجائب جبلت من الياقوت، ثم ينفخ فيها الروح مزمومة بسلاسل من ذهب كأن وجوهها المصابيح نضارة و حسنا، وبرها خز احمر، ومرعزى ابيض ، مختلطان لم ينظر الناظرون الى مثلها حسناً وبهاء ، ذلل من غير مهانة، يخبأمن غير رياضة عليها رحال ألواحها من الدر والياقوت ، معصفة با للؤلؤ والمرجان، صفائحها من الذهب الأحمر، ملبسة بالعبقرى والأرجوان، فأناخوالهم تلك النجائب، ثم قالوالهم: ان ربكم يقرئكم السلام، ويتزيدكم لتنظروا اليه وينظر اليكم، وتكلموه ويكلمكم، ويزيدكم من فضله ومن سعته فيتحول كل رجل منهم على راحلته، ثم ينطلقون صفاً معتدلا، لا يفوت منهم شيء شيئاً ولا يفوت أذن ناقة أذن صاحبتها، ولا يمرون بشجرة من اشجار الجنة الا أتحفتهم بثمرها، وزحلت لهم من طريقهم ، كراهة ان

تثلم صفهم وتفرق بين الرجل ورفيقه ، فلما رفعوا الى الجبار، تبارك و تعالى، اسفر لهم عن وجهه الكريم، وتجلى لهم ، عن عظمته العظيمة تحيتهم فيها سلام، قالوا: ربنا انت السلام، ولك حق الجلال والاكرام، فقال لهم ربهم: انى انا السلام و منى السلام، ولى حق الجلال والاكرام، مرحباً بعبادى الذين حفظوا وصيتى، وراعوا عهدى، وخافونى بالغيب وكانوا منى مشفقين، قالوا: اما وعزتك، ماقدرناك حق قدرك، ولا ادينا اليك حقك، فاذن لنا بالسجود، فقال لهم تبارك و تعالى: انى قد وضعت عنكم مؤنةالعبادة ، وارحت لكم ابدانكم، فطال ما أنصبتم الابدان واعنتم الوجوه، فالآن افضتم الى روحي ورحمتى وكرامتى فاسألونى ماشئتم ، فتمنوا على اعطكم امانيكم، فانى لا اجيز كم اليوم بقدر اعمالكم ، ولكن بقدر رحمتى و كرامتى و طولى و جلالى فما يزالون فى الأمانى والمواهب والعطايا حتى ان المقصر منهم ليتمنى مثل جميع الدنيا منذخلق الله تعالى الى يوم افنائها قال لهم ربهم لقد قصرتم فى امانيكم، فقد اوجبت لكم ما سالتم و تمنيتم وزدتكم / على ماقصرت عنه امانيكم، فانظروا الى مواهب ربكم الذى اعطاكم، فاذا بقباب من الرفيع الاعلى، و غرف مبنية من الدر والمرجان، ابوابها من ذهب وسررها من ياقوت، وفرشها من سندس واستبرق ، ومنابرها من نور ينور من ابوابها واعراضها نور كشعاع الشمس و اذا قصور شامخة فى اعلى عليين، من الياقوت يزهر نورها فلولا ان سخر لالتمع الابصار، فما كان من تلك القصور من الياقوت الابيض فهو مفروش بالحرير الابيض، وما كان من الياقوت الاحمر، فهو مفروش بالعبقرى الاحمر .وما فيها من الياقوت الاخضر، فهو مفروش بالسندس الاخضر ، وماكان من الياقوت الاصفر ، فهو مفروش بالارجوان الاصفر مموّه بالزمرد الاخضر والذهب الاحمر والفضة البيضاء وقواعد ها واركانهامن الياقوت وشرفها قباب اللؤلؤ، وبروجها غرف المرجان، فلما انصرفوا الى ما اعطاهم ربهم، قربت لهم براذين من الياقوت الابيض،

منفوخ فيه الروح، بجنبها الولدان المخلدون، وبيد كل منهم حكمة برذون، واعنتها من فضة بيضاء منظومة بالدر والياقوت سرجها سرد موضونة بالسندس والا ستبرق، فانطلقت بهم البراذين و تزف بهم وتنظر فى رياض الجنة ، فلما انتهوا الى منازلهم وجدوا فيها جميع ماتطول به ربهم عليهم، مما سألوه، و تمنوا واذا على باب كل قصر من تلك القصور اربعة جنان، جنتان ذواتا افنان، وجنتان مدهامتان، فلما تبوأوا منازلهم واستقروا قرارهم، قال لهم ربهم: هل وجدتم ماوعد ربكم حقاً ؟ قالوا: نعم، رضينا فارض عنا، قال: برضائى عنكم حللتم دارى، ونظرتم الى وجهى، وصافحتم ملائكتى ، فهنيئا هنيئاً ، عطاء غير مجذوذ، ليس فيه تنغيص ولا تصريد، فعند ذلك قالوا: الحمد لله الذى اذهب عنا الحزن ان ربنا لغفور شكور، الذى احلنا دار المقامة من فضله لا يمسنا فيها نصب ولا يمسنا فيها لغوب)[1]

(ترجمہ) جنت میں ایک درخت ہے جس کا نام طوبیٰ ہے اس کے سایہ میں تیز رفتار سوار سو سال تک چل سکتا ہے اس کے پتے سبز چادروں کے ہیں، اس کے پھول ملائم نفیس ہیں، اس کی ٹہنیاں باریک اور موٹے ریشم کی ہیں، اس کے پھل پوشاکیں ہیں، اس کی گوند زنجبیل اور شہد ہے، اس کی وادی یاقوت احمر اور زمرد اخضر کی ہے، اس کی مٹی مشک، عنبر اور کافور اصفر کی ہے۔ اس کی گھاس چمکدار زعفران کی ہے، اس کی خوشبو کی لکڑی بغیر جلانے کے خوشبو دیتی ہے، اس کی جڑ سے چشمہ سلسبیل، چشمہ مَعین اور

---

[1] البدور السافرہ (۲۲۵۲) واللفظ منہ، ابن ابی الدنیا (۵۳) صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۴۱۱)، ترغیب و ترہیب منذری ۴ / ۵۴۶، نہایہ ابن کثیر ۲ / ۴۰۵ تفسیر ابن ابی حاتم، صفۃ الجنہ ابن کثیر ص ۱۶۹، الدر المنثور ۴ / ۶۰۔۶۱، حادی الارواح ص ۳۴۳، تفسیر ابن جریر طبری ۱۳ / ۱۴۸، قال الحافظ ابن کثیر وہذا مرسل ضعیف غریب واحسن احوالہ ان یکون من کلام بعض السلف فوہم بعض رواتہ فجعلہ مرفوعا ولیس کذلک واللہ اعلم (نہایہ ۲ / ۴۰۶)، وقال ابن القیم: ولا یصح رفعہ الی النبی ﷺ وحسبہ ان یکون من کلام محمد بن علی فغلط بعض ہولاء الضعفاء فجعلہ من کلام النبی ﷺ (حادی الارواح ص ۳۴۴)، وقال المنذری: رفعہ منکر۔

چشمہ رحیق پھوٹتے ہیں۔ اس کی جڑ جنتیوں کی مجالس کی جگہ ہے جہاں وہ ایک دوسرے سے محبت کا اظہار کریں گے اور ان کے جمع ہو کر گفتگو کرنے کی جگہ ہے۔ چنانچہ وہ حضرات اسی طرح سے اس کے سایہ میں گفتگو میں مصروف ہوں گے کہ ان کے پاس فرشتے حاضر ہوں گے اور یاقوت سے پیدا شدہ (اونٹ کی) عمدہ سواریوں کو کھینچ کر لائیں گے پھر ان (اونٹوں) میں روح پھونک دی جائے گی (اور وہ زندہ ہو جائیں گے) ان کی باگیں سونے کی کڑیوں کی ہوں گی چمک دمک اور حسن کی وجہ سے ان کے چہرے گویا کہ چمکنے والے ستارے ہوں گے، ان کی اون سرخ ریشم کی ہو گی اور حسن کی وجہ سے ان کے چہرے گویا کہ چمکنے والے ستارے ہوں گے، ان کی اون سرخ ریشم کی ہو گی اور چمکدار سفید پتھر کی طرح ملتی جلتی ہو گی دیکھنے والوں نے حسن ورعنائی میں ویسی (سواریاں) نہیں دیکھی ہوں گی از خود تابعدار ہوں گی بغیر مشقت کے اطاعت کریں گی۔ ان پر کجاوے ہوں گے در اور یاقوت کے ان کو لولو اور مرجان کے نگینے جڑے ہوں گے اس کے سر کی ہڈیاں سرخ سونے کی ہوں گی ان کو تعجب انگیز سرخ لباس پہنایا گیا ہو گا ایسی خوبصورت سواریاں (یہ فرشتے) ان کیلئے بٹھائیں گے اور ان سے کہیں گے آپ کا رب آپ کو سلام کہتا ہے اور تمہاری نعمتوں میں اضافہ کرنا چاہتا ہے تاکہ تم اس کی زیارت کر سکو اور وہ تمہاری زیارت کرے تم اس سے گفت وشنید کرو اور وہ تم سے گفت وشنید کرے اور وہ اپنے فضل کے ساتھ اور وسعت کے ساتھ تمہارے انعامات میں ترقی بخشے تو ان حضرات میں سے ہر شخص اپنی اپنی سواری پر سوار ہو جائے گا اور ایک سیدھی صف کی شکل میں چلیں گے! ....

اونٹنی کا کان دوسری اونٹنی کے کان سے آگے نہ بڑھے گا۔ یہ جنت کے درختوں میں سے جس درخت کے پاس سے گذریں گے وہ ان کو اپنے پھل کا تحفہ پیش کرے گا اور ان کے راستہ سے ہٹ جائے گا اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے کہ ان کی صف نہ ٹوٹ جائے اور کوئی دوست دوسرے دوست سے جدا نہ ہو جائے۔ پھر جب یہ اللہ جبار تبارک وتعالیٰ کے روبرو پیش ہوں گے تو وہ ان کیلئے رخ زیبا کو ظاہر کر دیں گے اور ان کے سامنے تجلی فرمائیں گے اپنی عظیم عظمت کے ساتھ، ان کا تحفہ جنت میں سلام ہو گا چنانچہ یہ عرض کریں گے اے ہمارے رب آپ ہی سلام ہیں اور آپ ہی کیلئے جلال اور

اکرام کا حق ہے۔ تو ان کا رب ان سے فرمائے گا میں ہی سلام ہوں اور میری ہی طرف سے سلامتی ہے اور جلال واکرام میرا ہی حق ہے خوش آمدید میرے بندو جنہوں نے میری وصیت کی حفاظت کی اور میرے عہد کی پاسداری کی اور پشت مجھ سے خوف کھایا اور مجھ سے ڈرتے رہے۔ وہ عرض کریں گے ہمیں آپ کی عزت کی قسم! جس طرح سے آپ کی قدر کا حق ہے ہم نے ویسی قدر نہیں کی اور نہ آپ کا حق ادا کیا آپ ہمیں سجدہ کرنے کی اجازت عطاء فرمائیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ ان سے فرمائیں گے میں نے تم سے عبادت کرنے کی مشقت ختم کر دی ہے اور تمہارے بدنوں کو راحت میں کر دیا ہے وہ زمانہ طویل ہو گیا ہے جو تم نے اپنے بدنوں کو (نماز و عبادت وغیرہ میں) کھڑے رکھا اور چہروں کو جھکایا اب تم میرے عیش میری رحمت اور شان و شوکت کی منزل تک پہنچ چکے ہو اب تم جو چاہو مجھ سے مانگو میرے آگے تمنا کرو میں تمہاری تمنائیں پوری کروں گا آج میں تمہارے نیک اعمال کے مطابق انعام واکرام سے نہیں نوازوں گا بلکہ اپنی رحمت اور شان و شوکت اور وسعت و جلال کے مطابق عطاء کروں گا۔ چنانچہ جنتی حضرات خواہشات کرنے اور تحفہ جات اور عطیات کی وصولی میں مصروف رہیں گے حتی کہ ان میں سب سے کم درجہ کا جنتی جب سے اللہ تعالیٰ نے دنیا بنائی ہے قیامت تک کی تمام دنیا کے برابر تمنا کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے کہ تم نے اپنی خواہشات میں ابھی کافی کسر چھوڑی ہے جو کچھ تم نے مانگا اور تمنا کی ہے وہ سب تمہیں عطاء کرتا ہوں اور جو تم نے اپنی خواہشات میں کمی چھوڑی ہے اس کا (مزید) اضافہ کرتا ہوں اب تم ان عنایات اور عطیات کی طرف دیکھو جو تمہارے رب نے تمہیں عطاء فرمائے ہیں۔ تو بڑے اونچے اونچے اور بلند و بالا قبے ہوں گے اور موتیوں اور مرجان کے بالا خانے بنے ہوں گے۔ ان کے دروازے سونے کے ہوں گے۔ ان کے پلنگ یاقوت کے ہوں گے، ان کے بچھونے باریک اور موٹے ریشم کے ہوں گے، ان کے منبر ایسے نور کے ہوں گے جو بالا خانوں کے دروازوں اور صحن کو روشن کر رہے ہوں گے سورج کی شعاع کی طرح، اور کچھ اور محلات ہوں گے جو اعلیٰ علیین میں جڑے ہوں گے یاقوت سے بنے ہوں گے ان کا نور خوب چمکتا ہو گا اگر اللہ تعالیٰ ان کے نور کو تابع نہ کرتے تو وہ نگاہ کی روشنی چھین لیتے۔ ان محلات میں سے جو یاقوت سے بنے ہوں

گے ان میں سفید ریشم پچھا ہو گا اور جو یاقوت احمر سے بنا ہو گا اس میں سرخ ریشم پچھا ہو گا اور جو یاقوت اخضر سے بنا ہو گا اس میں باریک سبز ریشم پچھا ہو گا اور جو یاقوت اصفر سے بنا ہو گا اس میں پیلا ریشم پچھا ہو گا اس کا لیپ زمرد اخضر اور سرخ سونے اور سفید چاندی کا ہو گا، اس کی دیواریں اور ستون یاقوت کے ہوں گے، اس کی گنبدی لولو کے گنبد کی ہو گی، اس کے برج مرجان کے بالا خانے ہوں گے، جب وہ اللہ تعالیٰ کے عطیات کی وصولی کر کے واپس ہوں گے تو تر کی گھوڑوں (کی طرح کے ٹٹو) یاقوت ابیض کے بنے ہوئے پیش کئے جائیں گے جن میں روح پھونک دی گئی ہو گی، ان گھوڑوں کے ایک طرف ہمیشہ رہنے والے لڑکے ہوں گے ان میں سے ایک ہاتھ میں اس گھوڑے کی لگام ہو گی ان کی باگیں سفید چاندی کی ہوں گی جن پر در و یاقوت جڑے ہوں گے، ان کی زینیں تہ بتہہ باریک اور موٹے ریشم کی ہوں گی چنانچہ یہ گھوڑے (ٹٹو) ان کو لیکر کے چلیں گے اور تیز رفتاری دکھائیں گے اور جنت کے باغات کی سیر کریں گے، جب یہ اپنے گھروں میں پہنچیں گے تو وہاں وہ سب کچھ موجود پائیں گے جو ان کو ان کے رب نے عطاء فرمایا تھا اور انہوں نے اس کا سوال اور تمنا کی تھی۔ پھر اچانک ان محلات میں سے ہر محل کے دروازہ پر چار قسم کی جنتیں ہوں گی دو باغ بہت سی شاخوں والے ہوں گے اور دو باغ گہرے سبز جیسے سیاہ۔ پھر جب یہ اپنے منازل میں پہنچیں گے اور آرام سے بیٹھیں گے تو ان سے ان کا رب پوچھے گا جس کا تمہارے رب نے تم سے وعدہ فرمایا تھا کیا تم نے اس کو سچ پایا؟ وہ عرض کریں گے جی ہاں ہم راضی ہو گئے آپ بھی ہم سے راضی ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم میری رضا ہی سے میرے گھر میں پہنچے ہو اور میرے چہرہ کو دیکھا ہے اور میرے فرشتوں سے مصافحہ کیا ہے پس مبارک ہو مبارک ہو یہ کبھی ختم نہ ہونے والی عطاء ہے اس میں کوئی بدمزگی اور بخشش میں کوئی کمی نہیں ہو گی۔ پھر اس وقت جنتی کہیں گے الحمد للہ الذی اذھب عنا الحزن ان ربنا لغفور شکور الذی احلنا دار المقامۃ من فضلہ لایمسنا فیھا نصب ولا یمسنا فیھا لغوب (سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے ہم سے غم کو دور کیا بے شک ہمارا رب بخشش کرنے والا اور قدردان ہے جس نے ہمیں اپنے فضل سے دائمی جنت میں ٹھکانہ دیا نہ تو ہمیں اس میں کوئی مشقت پہنچے گی اور نہ اس میں ہمیں کوئی تھکاوٹ پہنچے گی۔

اللہ تعالیٰ کو سب سے پہلے اندھے دیکھیں گے

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے جو شخص اللہ تبارک و تعالیٰ کے چہرہ اقدس کی زیارت کریگا وہ اندھا ہو گا۔ ا؎

زیارت کے وقت جنت کی سب نعمتیں بھول جائیں گی

حضرت حسنؒ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تبارک و تعالیٰ جنت والوں کے سامنے تجلی فرمائیں گے اور جنتی اللہ کی زیارت سے مشرف ہوں گے تو جنت کی تمام نعمتیں بھول جائیں گے۔ ۲؎

عجب تیری ہے اے محبوب صورت
نظر سے گر گئے سب خوبصورت

تیری نگاہ نے مخمور کر دیا
کیا میکدے کو جاؤں تجھے دیکھنے کے بعد

ستر گناہ حسن و جمال میں اضافہ

حضرت کعب احبارؒ فرماتے ہیں جب بھی اللہ تعالیٰ جنت کی طرف دیکھتے ہیں تو فرماتے ہیں کہ تو اپنے لوگوں کیلئے اور بہتر ہو جا تو وہ پہلے سے کئی گنا حسین و جمیل ہو جاتی ہے حتی کہ اس کے اندر رہنے والے اس میں داخل ہوں اور دنیا میں جو دن لوگوں کی عید کا ہوتا ہے اس میں وہ جنتی بھی جنت کے باغات میں اسی میعاد کے مطابق نکلا کریں گے اور ان پر جنت کی پاکیزہ خوشبو جلا کرے گی یہ اپنے پروردگار سے جس چیز کا سوال کریں گے اللہ تعالیٰ وہ کچھ ان کو ان کے حسن و جمال وغیرہ میں ستر گناہ زیادہ عطاء کرے گا، پھر جب یہ اپنی بیویوں کے پاس لوٹ کر واپس آئیں گے تو وہ بھی اسی طرح سے حسن و

ا؎ ابن ابی حاتم کتاب السنہ، لالکائی کتاب السنہ (البدور السافرہ : ۲۲۵۸)

۲؎ الآجری۔ البدور السافرہ (۲۲۵۹)،

جمال میں بڑھ چکی ہوں گی۔ ا۔

زیارت نہ ہونے سے بے ہوش ہونے والے حضرات

حضرت بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کچھ اس کے ایسے خواص بندے ہیں ان کے سامنے جنت میں اللہ تعالیٰ کے دیدار میں رکاوٹ پڑ جائے تو وہ اسی طرح سے فریاد کرنے لگیں جس طرح سے دوزخی فریاد کریں گے۔ ۲۔

روزانہ دو دفعہ دیکھنے والے کون ہوں گے

امام اعمشؒ فرماتے ہیں کہ جنت میں سب سے اعلیٰ درجہ پر وہ لوگ فائز ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کو صبح و شام دیکھا کریں گے۔ ۳۔

کونسا مسلمان زیارت سے محروم ہوگا

حضرت یزید بن مالک دمشقیؒ فرماتے ہیں کوئی بندہ ایسا نہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو مگر وہ قیامت کے دن اپنی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کی زیارت کرے گا وہاں وہ عالم زیارت نہیں کر سکے گا جو ظلم کا حکم کرتا ہو کیونکہ اس کیلئے حلال نہیں ہوگا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کر سکے بلکہ وہ اندھا ہوگا۔ ۴۔

ریاکار بھی زیارت سے محروم

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں **فمن كان يرجو لقاء ربه فليعمل عملا صالحا ولا يشرك بعبادة ربه احد** (سورۃ الکہف آخری آیت) جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات (اور زیارت) کی امید رکھتا ہے۔ اس کو چاہیئے کہ وہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت

۱۔ آجری۔ البدور السافرہ (۲۲۶۰)، حادی الارواح ص ۴۱۳۔

۲۔ ابو نعیم۔ البدور السافرہ (۲۲۶۳)۔

۳۔ بیہقی۔ البدور السافرہ (۲۲۶۴)۔

۴۔ مائتین للصابونی۔ البدور السافرہ (۲۲۶۵)۔

میں کسی کو شریک نہ کرے اس آیت کے متعلق حضرت عبداللہ بن مبارکؒ سے سوال کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنے خالق کے رخ انور کی زیارت کرنا چاہتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ نیک عمل کرے اور اس کی کسی کو خبر نہ کرے (یعنی ریاکاری نہ کرے) [1]

میں ہی اپنا حجاب ہوں ورنہ
تیرے منہ پر کوئی نقاب نہیں

حضرت ابو بکر کیلئے خصوصی زیارت

(حدیث) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان اللہ عزوجل یتجلی للناس عامة و یتجلی لابی بکر خاصة۔ [2]

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ تمام امتیوں کیلئے عام تجلی فرمائیں گے اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کیلئے خاص تجلی فرمائیں گے۔

اللہ تعالیٰ کی زیارت کے مزید تفصیلی حالات

جو حضرات اللہ تعالیٰ کی زیارت اور تجلی کے مزید تفصیلی حالات کو ملاحظہ کرنا چاہیں تو وہ حافظ ابن قیم کی کتاب حادی الارواح کا باب نمبر پینسٹھ ملاحظہ فرمائیں انہوں نے اس میں ساٹھ صفحات پر مشتمل تفصیل سے دلائل اور احادیث بیان کی ہیں اردو میں استاذ یم حضرت اقدس مولانا ابو الزاہد محمد سرفراز خان صاحب صفدر دامت برکاتہم العالیہ شیخ الحدیث جامعہ نصرت العلوم گوجرانوالہ کے صاحبزادہ محبّ گرامی قدر جناب حضرت مولانا عبدالقدوس قارن نے حادی الارواح کا ترجمہ بنام "جنت کے نظارے" کیا ہے اس کو ملاحظہ فرمائیں۔

ہم نے اس کتاب میں زیارت خداوندی کے متعلق صرف چیدہ چیدہ، دلچسپ اور جامع احادیث کو ذکر کر دیا ہے۔ (امداد اللہ انور)

---

[1] عبداللہ بن المبارک۔ البدور السافرہ (۲۲۶۸)، حادی الارواح ص ۴۱۴۔

[2] البعث والنشور (۴۹۳)، وکتاب الرؤیۃ للبیہقی وکتاب الرؤیۃ للدارقطنی، حادی الارواح ص ۳۹۸ واللفظ منہ، کنز العمال (حدیث نمبر ۳۲۶۳۰) بحوالہ حاکم مطولا و تعقب و (حدیث نمبر ۳۲۶۲۹) بحوالہ ابن نجار۔ تاریخ بغداد (۱۲/ ۱۹)، اتحاف السادہ (۹/ ۵۸۲)۔

اللہ تعالیٰ قرآن سنائیں گے

حضرت عبداللہ بن بریدہ فرماتے ہیں کہ (اعلیٰ درجہ کے) جنتی جنت میں روزانہ دو مرتبہ اللہ جبار کے حضور زیارت کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے سامنے قرآن پاک پڑھ کر سنائیں گے اور قرآن سننے والوں میں سے ہر جنتی اپنی اس مجلس پر رونق افروز ہوگا جہاں وہ بیٹھا کرتا ہوگا گوہر' یاقوت' زبرجد' سونے اور زمرد کے منبروں پر اپنے اپنے اعمال کے درجات کے مطابق بیٹھیں گے اور اس قراءت سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی اور اس سے بڑھ کر کوئی عظمت والی اور حسین چیز نہیں سنیں گے۔ اس کے بعد وہ اپنی سواریوں پر بیٹھ کر اپنی مسرور آنکھوں کے ساتھ ایسی ہی کل تک کیلئے واپس لوٹ آیا کریں گے۔ [1]

---

[1] صفۃ الجنہ ابو نعیم اصبہانی (۲۷۰) حادی الارواح ص ۳۲۸ بحوالہ ابوالشیخ ابن حیان۔ نوادر الاصول حکیم ترمذی ص ۱۵۶'

اللہ تعالیٰ کی اور جنتیوں کی باہمی گفتگو

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

ان الذین یشترون بعھد اللہ وایمانھم ثمنا قلیلا اولئک لا خلاق لھم فی الآخرۃ ولایکلمھم اللہ ولا ینظر الیھم یوم القیامۃ ولایزکیھم

(سورۃ آل عمران / ۷۷)

(ترجمہ) یقیناً جو لوگ معاوضہ (یعنی نفع دنیوی) لے لیتے ہیں بمقابلہ اس عہد کے جو (انہوں نے) اللہ تعالیٰ سے کیا (مثلاً انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانا) اور (بمقابلہ) اپنی قسموں کے (مثلاً حقوق العباد و معاملات کے باب میں قسم کھا لینا) ان لوگوں کو کچھ حصہ آخرت میں (وہاں کی نعمت کا) نہ ملے گا اور نہ خدا تعالیٰ ان سے (لطف کا) کلام فرمائیں گے اور نہ ان کی طرف (نظر محبت سے) دیکھیں گے، قیامت کے روز، اور نہ ان (کو گناہوں سے) پاک کریں گے اور ان کیلئے دردناک عذاب (تجویز) ہوگا۔

(فائدہ) ان مذکورہ قسم کے لوگوں سے چونکہ اللہ تعالیٰ ناراض ہوں گے اس لئے ان سے کلام محبت نہیں کریں گے اور اہل جنت سے چونکہ راضی ہوں گے اس لئے ان سے کلام فرمائیں گے یہ بات مذکورہ آیت سے بطور اقتضاء النص کے ثابت ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ جنتیوں کو سلام کریں گے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

سلام قولا من رب رحیم (سورۃ یٰس / ۵۸)

(ترجمہ) ان کو پروردگار مہربان کی طرف سے سلام فرمایا جائے گا

حدیث جابر میں ہے کہ جنتی حضرات کے سامنے اللہ تعالیٰ جھانک کر ان کو فرمائیں گے **السلام علیکم یا اھل الجنۃ** (اے اہل جنت تم پر سلام ہو) [1]

مزید تفصیل زیارت خداوندی کے باب میں ملاحظہ فرمائیں۔

---

[1] ابن ماجہ فی مقدمۃ سنن (۱۸۴)، حلیۃ الاولیاء ابو نعیم ۶ / ۲۰۸، صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۹۱)، صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۷۹)، درمنثور (۵ / ۲۶۶) بحوالہ بزار و ابن ابی حاتم والآجری فی الرؤیۃ وابن مردویہ وغیرہ۔ حادی الارواح [illegible]

اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

وعد اللہ المؤمنین والمؤمنات جنات تجری من تحتها الانهار خالدین فیها ومساکن طیبة فی جنات عدن ورضوان من اللہ اکبر ذلك هو الفوز العظیم (سورۃ التوبہ / ۷۲)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں سے ایسے باغات کا وعدہ کیا ہے جن کے نیچے سے نہریں چلتی ہوں گی، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور نفیس مکانوں کا جو کہ ان ہمیشگی کے باغات میں ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی سب سے بڑی چیز ہے، یہ بڑی کامیابی ہے۔

رضائے خداوندی سب سے بڑی نعمت ہوگی

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان اللہ یقول لاهل الجنة یااهل الجنة فیقولون لبیك ربنا وسعدیك فیقول هل رضیتم؟ فیقولون ومالنا لانرض وقد اعطیتنا مالم تعط احدا من خلقك؟ فیقول الا اعطیكم افضل من ذلك؟ فقالوا یاربنا وای شیء افضل من ذلك؟ فقال احل علیكم رضوانی فلا اسخط علیكم بعده ابدا۔[۱]

---

[۱] زہد ابن المبارک (۲ / ۱۲۹) مسند احمد (۳ / ۸۸)، بخاری (۱۱ / ۴۱۵ مع فتح الباری)، مسلم (الجنۃ ۹)، تفسیر ابن جریر (۱۰ / ۱۲۶) ترمذی (حدیث نمبر ۲۵۵۸)، حلیۃ الاولیاء (۶ / ۳۴۲)، بدور سافرہ (۲۱۵۰)، صفۃ الجنۃ ابن کثیر ص ۱۲۱، البعث والنشور بیہقی (۴۹۰)، تذکرۃ القرطبی (۲ / ۴۹۲)، صحیح ابن حبان (۱۰ / ۲۶۶)، جامع الاصول (۱۰ / ۵۳۴)، المتجر الرابح (۲۱۲۶)، مشکوۃ (۵۶۲۶)، جمع الجوامع (۵۳۱۴)، اتحاف السادۃ (۹ / ۶۴۹)، کنز العمال (۳۹۲۸۷)، تفسیر ابن کثیر (۴ / ۱۱۸)، درمنثور (۳ / ۲۵۷)، تفسیر معالم التنزیل (۱ / ۳۲۷)، تفسیر ابن جریر (۱۰ / ۱۲۶)، قرطبی (۱۸ / ۱۴۲)، الاسماء والصفات (۲۲۱، ۵۰۲)،

(ترجمہ) اللہ تبارک و تعالیٰ جنت والوں سے فرمائیں گے اے جنت والو! تو وہ عرض کریں گے لبیک وسعدیک (ہم حاضر ہیں اور سعادت آپ ہی کی طرف سے ہے) اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کیا تم راضی ہو گئے؟ وہ عرض کریں گے ہمیں کیا ہے ہم کس وجہ سے راضی نہ ہوں جبکہ آپ نے ہمیں اتنا عطاء فرمایا ہے کہ اپنی مخلوق میں سے اتنا کسی کو عطاء نہیں کیا؟ تو (اللہ تعالیٰ) فرمائیں گے کیا میں آپ حضرات کو اس سے بھی افضل نعمت عطاء نہ کروں؟ وہ عرض کریں گے اے ہمارے رب کون سی نعمت اس سے افضل باقی رہ گئی ہے؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں نے تمہارے لئے اپنی رضا نچھاور کی اب اس کے بعد میں کبھی بھی آپ حضرات پر ناراض نہیں ہوں گا۔

(حدیث) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اذا دخل اهل الجنة الجنة' قال الله يا عبادى هل تسألونى شيئاً فازيدكم؟ قالوا يا ربنا وما خير منها اعطيتنا؟ قال رضوانى اكبر۔[1]

(ترجمہ) جب جنتی جنت میں داخل ہو چکیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے میرے بندو! تم مجھ سے کچھ مانگتے نہیں کہ میں تمہاری (نعمتوں میں) اضافہ کروں؟ وہ عرض کریں گے اے ہمارے رب جو کچھ آپ نے ہمیں نوازا ہے اس سے بہتر کیا نعمت ہو سکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میری رضا اور خوشنودی سب سے بڑی نعمت ہے۔

زیارت خداوندی کسی نیک عمل کے بدلہ میں نہیں ہوگی

اللہ تعالیٰ جنت تو اہل جنت کو ان کے عمل صالح (ایمان و عبادات) کے بدلہ میں عنایت فرمائیں گے مگر اپنے چہرہ اقدس کی زیارت کو اضافی طور پر عطاء فرمائیں گے اس کو کسی عمل کے ثواب کا بدلہ قرار نہیں دیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں "**للذين احسنوا الحسنى و زيادة**" سے مراد تو جنت ہے اور "زیادۃ" سے مراد

---

[1] تفسیر ابن کثیر ۲ / ۳۸۵' وقال الحافظ الضیاء المقدسی فی کتابہ صفۃ الجنۃ ہذا عندی علی شرط الصحیح' صفۃ الجنہ ابن کثیر ص ۱۲۲' بزار ( )' طبرانی اوسط ( )' البدور السافرہ (۲۱۵۱)' صحیح ابن حبان بلفظہ (۱۰ / ۲۶۵) (۷۳۹۶)' درمنثور (۳ / ۲۵۷)' حلیۃ الاولیاء (۵ / ۱۳۲)

اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے اس دیدار کو "زیادہ" اس لئے کہا کیونکہ یہ "زیادہ" بہت عظیم ہے اعمال میں سے کوئی چیز اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی اس لئے کہ یہ جنت سے بھی افضل ہے۔ [1]

اللہ تعالیٰ کی زیارت دنیا میں کیوں نہیں کرائی گئی

اللہ تعالیٰ دنیا میں ہم سے پردہ میں کیوں ہیں جب کہ قرآن و حدیث میں وارد ہوا ہے کہ ہم آخرت میں اس کے دیدار سے مشرف ہوں گے دنیا میں بھی اللہ کی زیارت ہوتی تو کیا ہی اچھا ہوتا؟

اس کی علماء کرام نے بہت سی وجوہات تحریر کی ہیں (۱) دنیا میں اس لئے زیارت نہیں کرائی تاکہ بندہ کے شوق اور محبت میں مزید اضافہ ہو جیسا کہ کہا گیا ہے کہ وطن میں واپسی کا لطف طویل عرصہ تک سفر میں رہنے کے بعد ہی آتا ہے (۲) ایک وجہ خوف و خشیت میں اضافہ کرانا مطلوب ہے (۳) تاکہ طلبگاروں کو غیر طلبگاروں پر فضیلت حاصل ہو (۴) اگر ان سے حجاب اٹھا دیا جاتا اور وہ دنیا میں ہی اس کی زیارت سے مشرف ہو جاتے تو وہ ذات باری کے جمال بے بہا میں ہی مستغرق ہو جاتے اور اپنے آپ سے اور دنیا میں نیک اعمال کی ترقی کے حصول سے بے پرواہ ہو جاتے آپ نے عزیز مصر کی بیوی کا واقعہ تو قرآن شریف میں پڑھا ہی ہے کہ اس نے مصر کی ان عورتوں کو (جنھوں اس کو حضرت یوسف علیہ السلام پر فریفتہ ہونے پر انگشت نمائی کی تھی) ہر ایک کو ایک ایک چھری دی اور دوسری طرف حضرت یوسف علیہ السلام کو حکم دیا کہ ان کے سامنے نکلو اور عورتوں کو کہا کہ لیموں کاٹو اس وقت میں جب انہوں نے حضرت یوسف کے حسن کو دیکھا تو اپنے آپ کو بھول گئیں حتی کہ اپنے ہاتھوں کو چھریوں سے کاٹ بیٹھیں اور تکلیف کا ذرہ برابر احساس نہ ہوا۔ تو جب ان کی یہ حالت مخلوق کو دیکھنے سے ہوئی تمہارا کیا گمان ہے جب تم خالق کے جمال کو دیکھو گے تو تمہارا کیا حال ہوگا (۵) فانی ہونے والا باقی رہنے والی ذات کو کب دیکھ سکتا ہے۔

اور یہ بات ذہن نشین رکھ لو کہ اللہ تعالیٰ پردہ میں نہیں ہے اگر وہ پردہ میں ہو تو اس کا

---

[1] کنز المدفون ص ۱۴۱۔

مطلب یہ ہے کہ کسی چیز نے اس کو چھپا رکھا ہے (اور چھپانے والی چیز کیلئے خدا کی عظیم ذات کو چھپانے کی فوقیت حاصل ہو گئی اور یہ بات بالکل غلط ہے اور) حالانکہ اللہ تعالیٰ کیلئے نہ تو کوئی جہت ہے اور نہ کوئی مکان۔ بلکہ اے دیکھنے والے تو ہی حجاب میں ہے (کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے اندر دنیا میں ایسی قوت نہیں رکھی کہ تو اس کو دیکھ سکے)۔[1]

---

[1] کنز المدفون ص ۱۴۲۔

فرشتے اللہ تعالیٰ کی زیارت کریں گے؟

علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے ذکر کیا ہے کہ بعض ائمہ کے کلام میں اس کا بات کا ذکر آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی زیارت فقط مؤمن انسانوں کے ساتھ مخصوص ہے' فرشتے اللہ تعالیٰ کی زیارت نہیں کر سکیں گے ان حضرات نے ارشاد خداوندی لا تدرکه الابصار سے استدلال کیا ہے کہ اس کو آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں۔ یہ آیت عام ہے جس کو مؤمنین کے حق میں دوسری آیت کی وجہ سے مخصوص کیا گیا ہے جس سے معلوم ہوا کہ فرشتے نہ دیکھنے والی آیت کے عموم میں داخل ہیں جبکہ امام بیہقیؒ نے اس کے خلاف لکھا ہے۔

چنانچہ آپ کتاب الرؤیۃ میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو اپنی عبادت کیلئے پیدا فرمایا' ان میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کو اللہ نے جب سے پیدا کیا ہے صف بستہ کھڑے ہیں اور اللہ سبحانہ کے چہرہ اقدس کو دیکھ دیکھ کر سبحانك کہہ رہے ہیں (یعنی اے اللہ آپ کی ذات تمام عیبوں اور نقائص سے پاک ہے)[1]

فرشتے قیامت کے دن زیارت کریں گے

(حدیث) حضرت عدی بن ارطاۃؒ ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"ان لله تعالیٰ ملائکة قیام ترعد فرائصهم من مخافته مامنهم ملك تنحدر دمعة من عینه الا وقعت ملکا یسبح' و ملائکة سجوداً منذ خلق الله السموات والارض لم یرفعوا رؤوسهم و لایرفعونها الی یوم القیامة ' وصفوفاً لم ینصرفوا عن مصافهم ولا ینصرفون الی یوم القیامة' فاذا کان یوم القیامة یتجلی لهم ربهم' فینظرون الیه' قالوا: سبحانك ما عبدناك حق

---

[1] کتاب الرؤیۃ امام بیہقی' البدور السافرہ (۲۲۶۹)' الحبائک فی اخبار الملائک (۵۵۱) بحوالہ ابن عساکر' حادی الارواح ص ۴۰۷' تاریخ کبیر بخاری ۲ / ۸'

عبادتك، كما ينبغي لك"۔[1]

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جن کے کندھے کے گوشت خوف کے مارے کانپتے ہیں ان میں سے کوئی فرشتہ ایسا نہیں کہ اس کی آنکھوں سے کوئی آنسو نکلے مگر (فرشتوں کی کثرت کی وجہ سے) وہ حالت قیام میں تسبیح پڑھنے والے کسی نہ کسی فرشتے پر جا گرتا ہے، اور کچھ فرشتے ایسے ہیں جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے تب سے سجدہ میں ہیں۔ انہوں نے کبھی سر نہیں اٹھایا اور نہ قیامت تک سر اٹھائیں گے اور کچھ فرشتے رکوع میں ہیں انہوں نے بھی کبھی سر نہیں اٹھایا اور نہ کبھی قیامت تک سر اٹھائیں گے اور کچھ فرشتے صف بستہ ہیں جو اپنی صفوں سے کبھی نہیں ہٹے اور نہ قیامت تک ہٹیں گے۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ ان کے سامنے تجلی فرمائیں گے تو یہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کریں گے اور عرض کریں گے کہ آپ کی ذات پاک ہے جس طرح سے لائق تھا ہم نے اس طرح سے آپ کی عبادت نہیں کی۔

---

[1] کتاب الرؤیۃ امام بیہقی، البدور السافرہ (۲۲۷۰)، الحبائک (۲۴) بحوالہ شعب الایمان بیہقی و ابن عساکر وغیرہ، کتاب العظمۃ ابو الشیخ (۵۱۷)، تاریخ بغداد ۱۲/ ۳۰۷، تفسیر ابن کثیر ۸/ ۲۹۷، الحاوی للفتاوی ۲/ ۳۵۰، اتحاف السادۃ المتقین ۹/ ۱۲۶، ۱۰/ ۲۱۷، کنز العمال ۲۹۸۳۶، جمع الجوامع (۶۹۴۵)، الفقیہ والمتفقہ ص ۱۰، حادی الارواح ص ۴۰۹، تاریخ اسلام امام ذہبی ۴/ ۱۰۵،

حضرات انبیاء کرام اور اولیاء عظام کی زیارت

(حدیث) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ سے اپنی جان اور بیوی بچوں سے زیادہ محبت کرتا ہوں اور جب میں گھر میں ہوتا ہوں اور آپ کو یاد کرتا ہوں تو مجھ سے صبر نہیں ہو سکتا حتی کہ میں حاضر ہو کر آپ کی زیارت کر لیتا ہوں۔ لیکن جب میں اپنی موت کو اور آپ کے انتقال کو یاد کرتا ہوں اور اس کو جانتا ہوں کہ جب آپ جنت میں داخل ہوں گے تو آپ کا درجہ انبیاء کرام کے ساتھ ہوگا اس لئے مجھے ڈر ہے کہ میں جنت میں داخل ہوا تو آپ کو نہیں دیکھ سکوں گا۔۔۔ تو آنحضرت ﷺ نے اس صحابی کو اس بات کا کوئی جواب عنایت نہ فرمایا حتی کہ حضرت جبریل علیہ السلام یہ آیت لیکر نازل ہوئے

ومن يطع الله والرسول فاولئك مع الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين وحسن اولئك رفيقا (سورۃ النساء: ۶۹) [۱]

(ترجمہ) اور جو شخص اللہ اور رسول کا کہنا مانے گا (گو زیادہ عبادت کرنے سے درجہ کمال حاصل نہ کر سکے) تو ایسے اشخاص بھی (جنت میں) ان حضرات کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے (کامل) انعام (دین و قرب و قبول کا) فرمایا ہے' یعنی انبیاء (علیہم السلام) اور صدیقین (جو کہ انبیاء کی امت میں سب سے زیادہ رتبہ کے ہوتے ہیں جن میں کمال باطنی بھی ہوتا ہے جن کو عرف میں اولیاء کہا جاتا ہے) اور شہداء (جنہوں نے دین کی محبت میں اپنی جان دیدی) اور صلحاء (جو شریعت کے پورے متبع ہوتے ہیں واجبات میں بھی اور مستحبات میں بھی جن کو نیک ... دیندار کہا جاتا ہے)، اور یہ حضرات (جس کے رفیق ہوں) بہت اچھے رفیق ہیں۔ [۲]

۱۔ البدور السافرہ (۲۲۰۳) بحوالہ طبرانی ( ) وابو نعیم فی ( ) وضیاء الدین المقدسی (فی المختارہ) وحسنہ

۲۔ تفسیر بیان القرآن حضرت تھانویؒ

جنتیوں کی باہم ملاقاتیں اور سواریاں

جنتی کی جنتیوں اور دوزخیوں سے ملاقاتیں

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

فاقبل بعضهم علی بعض یسآء لون . قال قائل منهم انی کان لی قرین . یقول ائنك لمن المصدقین . ء اذا متنا و کنا ترابا وعظاما ء انا لمدینون . قال هل انتم مطلعون. فاطلع فرآه فی سوآء الجحیم . قال تالله ان کدت لتردین . ولولا نعمة ربی لکنت من المحضرین . افما نحن بمیتین . الاموتتنا الاولی ومانحن بمعذبین . ان هذا لهو الفوز العظیم. لمثل هذا فلیعمل العاملون(سورۃ الصافات :۵۰ تا ۶۱)

(ترجمہ) پھر (جب سب لوگ ایک جلسہ میں جمع ہوں گے تو) ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر بات چیت کریں گے (اس بات چیت کے دوران میں) ان (اہل جنت) میں سے ایک کہنے والا (اہل مجلس سے) کہے گا کہ (دنیامیں) میرا ایک ملاقاتی تھا وہ (مجھ سے بطور تعجب) کہا کرتا تھا کہ کیا تو (مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے کے) ماننے والوں میں سے ہے ؟ کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم (دوبارہ زندہ کئے جائیں گے اور زندہ کر کے) جزاء وسزا دیئے جائیں گے ؟ (یعنی وہ آخرت کا منکر تھا' اس لئے ضرور وہ دوزخ میں گیا ہو گا' اللہ تعالیٰ کا) ارشاد ہو گا کہ (اے اہل جنت) کیا تم جھانک کر (اس کو) دیکھنا چاہتے ہو ؟ (اگر چاہو تو تم کو اجازت ہے) سو وہ شخص (جس نے قصہ بیان کیا تھا) جھانکے گا تو اس کو جہنم کے درمیان میں (پڑا ہوا) دیکھے گا (اس کو وہاں دیکھ کر اس سے) کہے گا کہ خدا کی قسم تو تو مجھ کو تباہ ہی کرنے کو تھا (یعنی مجھ کو بھی منکر آخرت بنانے کی کوشش کیا کرتا تھا) اور اگر میرے رب کا (مجھ پر) فضل نہ ہوتا (کہ مجھ کو اس نے صحیح عقیدے پر قائم رکھا) تو میں بھی (تیری طرح) عذاب میں گرفتار لوگوں میں ہوتا (اور اس کے بعد جنتی اہل مجلس سے کہے گا کہ) کیا ہم بجز پہلی بار مرچکنے کے (کہ دنیامیں مرچکے ہیں) اب نہیں مریں گے اور نہ ہم کو عذاب ہو گا (یہ ساری

باتیں اس جوش مسرت میں کہی جائیں گی کہ اللہ تعالیٰ نے سب آفات اور کلفتوں سے بچا لیا اور ہمیشہ کیلئے بے فکر کر دیا' آگے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جنت کی جتنی جسمانی اور روحانی نعمتیں اوپر کی آیات میں بیان کی گئی ہیں) یہ بے شک بڑی کامیابی ہے 'ایسی ہی کامیابی (حاصل کرنے) کیلئے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہئے (یعنی ایمان لانا اور اطاعت کرنی چاہئے)۱؎

اہل جنت کا دنیا میں آپ بیتیوں کا مذکراہ

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

واقبل بعضهم على بعض يتساء لون . قالوا انا كنا قبل في اهلنا مشفقين . فمن الله علينا ووقانا عذاب السموم . انا كنا من قبل ندعوه انه هوالبر الرحيم (سورة طور: ۲۵ تا ۲۸)

(ترجمہ) وہ (جنتی) ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر بات کریں گے (اور اثنائے گفتگو میں) یہ بھی کہیں گے کہ (بھائی) ہم تو اس سے پہلے اپنے گھر (یعنی دنیا میں انجام کار سے) بہت ڈرا کرتے تھے سو خدا نے ہم پر بڑا احسان کیا اور ہم کو عذاب دوزخ سے بچا لیا (اور) ہم اس سے پہلے (یعنی دنیا میں) اس سے دعائیں مانگا کرتے تھے (کہ ہم کو دوزخ سے بچا کر جنت میں لے جائے سو اللہ نے دعا قبول کر لی) وہ واقعی بڑا محسن مہربان ہے۔

علمی محافل بھی قائم ہوں گی

علامہ ابن قیمؒ لکھتے ہیں کہ جب اہل جنت آپس کی آپ بیتیاں ایک دوسرے کو سنائیں گے تو ان میں علم کے مسائل 'فہم قرآن و سنت اور صحت احادیث پر گفتگو زیادہ قرین قیاس ہے کیونکہ دنیا میں اس کا مذاکرہ کھانے پینے اور جماع سے زیادہ لذیذ ہے تو اس کا مذاکرہ جنت میں بھی بہت ہی لذیذ ہوگا' اور یہ لذت صرف اہل علم کے ساتھ خاص ہو گی جو لوگ اہل علم میں سے نہ ہوں گے وہ ان محافل کے شرکاء بھی نہ ہوں گے واللہ اعلم۔۲؎

۱؎ تفسیر بیان القرآن حضرت تھانویؒ مع تغیر یسیر فی اللفظ۔

۲؎ حادی الارواح ص ۴۸۹'

ملاقات کا انداز و گفتگو

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

اذادخل اهل الجنة الجنة اشتاقوا الى الاخوان فيجيء سرير هذا حتى يحاذى سرير هذا فيتحدثان فيتكئ هذا ويتكئ هذا ويتحدثان ماكان فى الدنيا فيقول: احدهما لصاحبه يا فلان تدرى يوم غفرالله لنايوم كذافى موضع كذا و كذا فدعونا الله تعالىٰ فغفرلنا ۔[1]

(ترجمہ) جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو وہ اپنے بھائیوں (اور مؤمنوں اور دوستوں) کی ملاقات کا شوق کریں گے تو ایک جنتی کے پلنگ کو لا کر کے دوسرے جنتی کے پلنگ کے برابر رکھ دیا جائے گا' چنانچہ وہ دونوں آپس میں باتیں کرتے رہیں گے اس نے بھی تکیہ لگایا ہو گا اور اس نے بھی تکیہ لگایا ہو گا۔ یہ دونوں حضرات دنیا میں جو کچھ ہوا اس کے متعلق باتیں کرتے رہیں گے۔ ان میں سے ایک اپنے دوست سے کہے گا اے فلاں! آپ کو معلوم ہے کہ فلاں دن فلاں اور فلاں جگہ اللہ تعالیٰ نے ہماری بخشش فرمائی جب ہم نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تھی تو اس نے ہمیں معاف کر دیا تھا۔

۱۔ البدور السافرہ (۲۱۹۷)' صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۲۳۹)' مجمع الزوائد (۱۰ / ۴۲۱)' حلیہ ابو نعیم ۲ / ۵۱۱' البعث والنشور (۳۹۹)' مسند بزار (۳۵۵۳)' کتاب العظمۃ ابو الشیخ (۶۱۲)' درمنثور ۶ / ۱۱۹' حادی الارواح ص ۳۳۴' ۳۸۸ ترغیب وترہیب ۴ / ۵۴۳' تفسیر ابن کثیر (۷ / ۴۱۰)' لسان المیزان (۳ / ۹۱)' میزان الاعتدال (۳۱۶۴)' علل الحدیث (۲۱۵۱)' عقیلی فی الضعفاء (۲ / ۱۰۳)'

زیارت کی سواریاں

(حدیث) حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان اھل الجنة یتزاورون علی نجائب بیض کانھن الیاقوت ولیس فی الجنة من البھائم الا الابل والطیر۔[1]

(ترجمہ) جنتی حضرات یاقوت کی طرح کی خوبصورت سفید سواریوں پر بیٹھ کر ایک دوسرے کی زیارت کو جائیں گے، جبکہ جنت میں اونٹ اور پرندے (یا گھوڑے) کے علاوہ کوئی جانور (سواری کا) نہیں ہوگا۔

مشک کا غبار اڑانے والے اونٹ

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں جنتی حضرات ایک دوسرے کی ملاقات (میں جانے) کیلئے بھورے رنگ کے اونٹ کو استعمال کریں گے جن پر درخت میس کی لکڑی کے کجاوے ہوں گے، اس کے پاؤں کے تلوے مشک کا غبار اڑاتے ہوں گے، ان میں کے ہر اونٹ کی (خالی) لگام (ہی) دنیا وما فیہا سے بہتر ہوگی۔[2]

عمدہ گھوڑے اور اونٹ

(حدیث) حضرت شفی من ماتعؒ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

---

[1] صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۲۴۸)، مجمع الزوائد (۱۰/ ۴۱۲۔ ۴۱۳)، البدور السافرہ (۲۱۹۸)، طبرانی (۴۶۰۹)، کامل ابن عدی ۷/ ۲۵۴۷، ولہ شاہد اخرجہ ابن المبارک فی الزہد (۲۳۹)، وشاہد آخر اخرجہ ہناد فی الزہد (۸۵)، نہایہ ابن کثیر ۲/ ۵۱۹، شرح السنۃ (۵/ ۲۲۷)، ترغیب وترہیب ۴/ ۵۴۳، صفۃ الجنۃ ابو نعیم ۳/ ۴۲۰ وفیہ لفظ الخیل بدل الطیر۔ مسند احمد (۲/ ۳۳۵)، جمع الجوامع (۶۳۰۷)، کنز العمال (۳۹۳۲۴)

[2] صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۲۴۱)، البدور السافرہ (۲۲۰۱)، حادی الارواح ص ۳۳۵، صفۃ الجنۃ ابن کثیر ص ۱۶۷، ترغیب وترہیب ۴/ ۵۴۳

"ان من نعيم اهل الجنة انهم يتزاورون على المطايا والنجب وانهم يؤتون في يوم الجمعة بخيل مسرجة ملجمة لا تروث ولا تبول فيركبونها حيث شاء الله . عزوجل . فتاتيهم مثل السحابة فيها ما لاعين رأت ولا اذن سمعت فيقولون : امطرى علينا فمايزال المطر عليهم حتى ينتهى ذلك فوق امانيهم' ثم يبعث الله . عز و جل . ريحاً غير مؤذية فتنسف كثباناً من المسك على ايمانهم وعن شمائلهم فياخذ ذلك المسك في نواصي خيولهم وفي معارفها وفي رؤسهم ولكل رجل منهم جمة على مااشتهت نفسه فيتعلقذلك المسلك في تلك الجمام' وفي الخيل' وفيما سوى ذلك من الثياب ثم يقبلون حتى ينتهوا الى ما شاء الله . عزوجل . ' فاذا المراة تنادى بعض اولئك : ياعبدالله مالك فينا حاجة؟ فيقول: ما انت؟ ومن انت؟ فتقول: انا زوجتك وحبك' فيقول: ما كنت علمت بمكانك' فتقول المراة ' أو ما علمت ان الله قال: (فلا تعلم نفس مااخفي لهم من قرة اعين جزاء بما كانوا يعملون) فيقول : بلى وربى فلعله يشتغل عنها بعد ذلك الموقف مقدار اربعين خريفا لا يلتفت ولا يعود مايشغله عنها الا هو فيه من النعيم والكرامة"[1]

(ترجمہ) جنت کی نعمتوں میں سے ایک یہ ہے کہ جنتی حضرات ایک دوسرے کی زیارت اور ملاقات کیلئے اونٹ اور خوبصورت سواریاں استعمال کریں گے اور یہ جمعہ کے دن زین اور لگام والے گھوڑے پر سوار ہو کر آئیں گے جو نہ تو لید کرتا ہو گا نہ پیشاب کرتا ہو گا۔ جہاں اللہ تعالیٰ چاہیں گے۔ یہ اس پر سوار ہو گا۔ بادل کی طرح کی کوئی چیز ان کے پاس آئے گی جس میں ایسی نعمتیں ہوں گی جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے اور نہ کسی کان نے سنا ہے۔ یہ جنتی کہیں گے تم ہم پر برسو تو وہ ان پر برستی رہے گی حتی کہ بالکل ان کی خواہشات کے تکمیل پر جا کر کے تھمے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک ہوا چلائیں گے جو مشک

---

[1] صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۲۳۹)' زوائد زہد ابن المبارک (۲۳۹)' ترغیب و ترہیب ۴ / ۵۴۲' حادی الارواح ص ۳۳۴' صفۃ الجنہ ابن کثیر ص ۱۶۶'۔

کے ٹیلے اکھیڑ کر جنتیوں کے دائیں بائیں رکھ دے گی' پھر مشک (کستوری) اڑ کر جنتیوں کے کھوڑوں کی پیشانیوں چہروں اور ان کے سروں میں سجے گی' ہر ایک جنتی کیلئے جو کچھ اس کا جی چاہے گا بہت کچھ ملے گا اور یہ مشک' ان تمام چیزوں میں شامل ہو جائے گی حتیٰ کہ گھوڑے میں بھی اس کے علاوہ کپڑوں میں بھی۔ پھر یہ جنتی واپس مڑیں گے حتیٰ کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ چاہے گا ان نعمتوں کی انتہاء کو پہنچیں گے۔ کہ اچانک ایک عورت ان حضرات میں سے کسی ایک کو پکارے گی کہ اے بندہ خدا! کیا تمہیں ہماری ضرورت نہیں؟ تو وہ پوچھے گا تو کون سی نعمت ہے تو کون ہے؟ تو وہ کہے گی میں تیری دلہن ہوں اور تیری محبت ہوں وہ کہے گا مجھے معلوم نہیں ہوا تو کہاں تھی؟ تو وہ کہے گی کیا آپ کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے **فلاتعلم نفس ما اخفي لهم من قرة اعين جزاء بما كانوا يعملون** (سورۃ السجدۃ: ۱۷) (ترجمہ) سو کسی شخص کو خبر نہیں جو جو آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ایسے لوگوں کیلئے خزانہ غیب (جنت) میں موجود ہے' یہ ان کو ان کے اعمال کا صلہ ملا ہے) تو وہ کہے گا کیوں نہیں مجھے میرے رب کی قسم۔ پس شاید کہ وہ جنتی اس مجمع کے بعد چالیس سال تک ادھر ادھر متوجہ نہ ہو گا اور نہ اس کو ایسی کوئی چیز اس سے ہٹا سکے گی اس حالت میں وہ نعمت اور شان و شوکت میں رہے گا۔

شہداء کی سواریاں

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا (**و نفخ فی الصور فصعق من فی السموات و من فی الارض الامن شاء اللہ** (سورۃ الزمر: ۶۸) (ترجمہ) اور صور میں پھونک ماری جائے گی تو تمام آسمان اور زمین والوں کے ہوش اڑ جائیں گے مگر جس کو خدا چاہے۔

یہ کون لوگ ہوں گے اللہ تعالیٰ جن کے ہوش قائم رکھنا چاہیں گے؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ شہدا ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کو اس حالت میں اٹھائے گا کہ انہوں نے اپنی تلواریں عرش خداوندی کے ارد گرد لٹکائی ہوں گی فرشتے ان سے میدان محشر میں جب ملیں گے تو یہ یاقوت کی عمدہ سواریوں پر سوار ہوں گے' ان کی باگیں سفید موتی کی ہوں گی

کجاوے سونے کے ہوں گے' لگاموں کی رسیاں باریک اور موٹے ریشم کی ہوں گی اور لگامیں ریشم سے زیادہ ملائم ہوں گی' ان کے قدم مردوں کی تاحد نظر پر پڑیں گے' یہ اپنے گھوڑوں پر جنت کی سیر کرتے ہوں گے' جب سیر تفریح لمبی ہو جائے گی تو کہیں گے چلو ہمارے ساتھ پروردگار کی طرف ہم اس کو دیکھیں کہ وہ اپنی مخلوق کے درمیان کس طرح سے فیصلہ کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ (ان کو دیکھ کر) ان کو (خوش کرنے) کیلئے ہنس پڑیں گے اور جب اللہ عزوجل کسی بندہ کی طرف کسی موقعہ پر دیکھ کر ہنس پڑیں تو اس سے (قیامت کے دن اعمال کا) حساب و کتاب نہیں ہو گا۔[1]

اعلیٰ جنتی کا گھوڑا

(حدیث) حضرت علیؓ فرماتے ہیں میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

ان فی الجنة شجرة یخرج من اعلاها حلل ومن اسفلها خیل من ذهب مسرجة ملجمة من یاقوت ودر' لا تروث ولا تبول لها اجنحة خطوها مدبصرها فیرکبها اهل الجنة فتطیر بهم حیث شاؤا ' فیقول الذی اسفل منهم درجة یارب مابلغ عبادك هذه الکرامة؟ فیقال لهم انهم یصلون اللیل وانتم تنامون' وکانوا یصومون وکنتم تاکلون' وکانوا ینفقون وکنتم تبخلون و کانوایقاتلون وکنتم تجبنون۔[1]

(ترجمہ) جنت میں ایک درخت ہے جس کے اوپر کے حصہ سے پوشاکیں نکلیں گی اور نچلے حصہ سے یاقوت اور جوہر کی زین اور لگام سمیت سونے کا گھوڑا نکلے گا' یہ نہ تو لید کرے گا اور نہ پیشاب' اس کے کئی پر ہوں گے' اس کا قدم تاحد نگاہ پر پڑے گا' جنتی اس پر سوار ہوں گے اور جہاں چاہیں گے یہ ان کو لیکر اڑے گا۔ وہ جنتی جو ان سے نچلے درجہ میں ہو گا وہ کہے گا اے رب کس عمل نے تیرے ان بندوں کو اس شان و شوکت

---

[1] صفة الجنة ابن ابی الدنیا (۲۴۲)' حادی الارواح ص ۳۳۰' درمنثور ۵ / ۳۳۶ بحوالہ ابو یعلیٰ ودارقطنی فی الافراد وحاکم وصححہ وابن مردویہ وبیہقی فی البعث والنشور' صفة الجنہ ابن کثیر ص ۱۶۸'

تک پہنچایا ہے ؟ تو ان سے کہا جائے گا (۱) یہ لوگ رات کو نماز پڑھتے تھے جب تم سو رہے ہوتے تھے (۲) یہ لوگ روزہ میں ہوتے تھے جب کہ تم کھا رہے ہوتے تھے۔ (۳) یہ لوگ صدقہ خیرات کرتے تھے جب کہ تم بخل کرتے تھے (۴) یہ لوگ جہاد کرتے تھے جبکہ تم بزدلی دکھاتے تھے۔

جنت کے گھوڑے اور اونٹ

(حدیث) حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا جنت میں گھوڑا بھی ہوگا ؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا اگر اللہ تعالیٰ تمہیں جنت میں داخل فرمائیں گے تو جب چاہے گا کہ یاقوت احمر کے گھوڑے پر سوار ہو اور وہ تمہیں جنت میں اڑاتا پھرے تو تو سوار (ہو کر جنت کی اس طرح سے سیر کر سکے) گا ایک اور صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا جنت میں اونٹ ہوگا ؟ تو آپ نے اس کو ویسا جواب نہ دیا جیسا کہ پہلے صحابی کو دیا تھا بلکہ فرمایا اگر آپ کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل فرمائیں گے تو آپ کیلئے جنت میں وہ سب کچھ ہوگا جس کا تمہارا دل چاہے گا اور تمہاری آنکھوں کو لذت ملے گی۔ [1]

اللہ کی زیارت کیلئے لے جانے والا گھوڑا

(حدیث) حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے، کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

اذادخل اهل الجنة الجنة جاءتهم خيول من ياقوت احمرلها اجنحة لاتروث ولاتبول فقعدوا عليها ' ثم طارت بهم فى الجنة فيتجلى لهم الجبار فاذارأوه خروا سجدا فيقول لهم الجبار تبارك و تعالى: ارفعوا رؤوسكم فان هذا ليس يوم عمل انما هو يوم نعيم و كرامة . قال فيرفعون

---

[1] حدیث حسن۔ زہد ابن مبارک ۲ / ۱۷۷، ابن جریر (تفسیر ۲۵ / ۵۸)، شرح السنہ ۱۵ / ۲۲۲، مسند احمد ۵ / ۳۵۲، ترمذی (۲۵۴۶)، البدور السافرۃ (۲۱۲۰)، بیہقی، حادی الارواح ص ۳۲۹، وصف الفردوس (۱۶۸)،

رؤوسهم فيمطر الله عليهم طيبا فيمرون بكثبان المسك فيبعث الله على تلك الكثبان ريحا فتهيجها عليهم حتى انهم ليرجعون الى اهليهم و انهم لشعث غبر۔[1]

(ترجمہ) جب جنتی جنت میں داخل ہو چکیں گے تو ان کے پاس یاقوت احمر کے گھوڑے پیش ہوں گے جن کے پر بھی ہوں گے جو نہ تولید کریں گے نہ پیشاب' یہ حضرات ان پر سوار ہوں گے اور یہ گھوڑے ان کو اٹھا کر اڑیں گے۔ اللہ جبار ان کے سامنے تجلی فرمائیں گے تو یہ حضرات اللہ تعالیٰ کی زیارت سے مشرف ہوتے ہی سجدہ میں گر جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے: اپنے سر اٹھالو کیونکہ یہ عمل کرنے کا دن نہیں ہے یہ نعمتوں اور عزت و مرتبہ پانے کا دن ہے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ وہ جنتی اپنے سر اٹھائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان پر خوشبوپاشی کریں گے۔ پھر یہ مشک کے ٹیلوں کے پاس سے گذریں گے تو اللہ تعالیٰ ان ٹیلوں پر ایسی ہوا چلائیں گے کہ وہ ان جنتی حضرات کو معطر کردے گی حتیٰ کہ جب یہ اپنے گھر والوں کی طرف واپس لوٹیں گے تو یہ بال کھلے ہوئے مشک آلود ہوں گے۔

---

[1] صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۴۲۹)' نہایہ ابن کثیر ۲ / ۵۱۵' کتاب العظمۃ ابو الشیخ' حادی الارواح ۳۳۱' کتاب الشریعہ آجری (۲۶۷)

جنتی حضرات علماء کرام کے جنت میں محتاج ہوں گے

(حدیث) حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا
ان اهل الجنة ليحتاجون الى العلماء فى الجنة وذلك انهم يزورون الله تعالىٰ فى كل جمعة ' فيقول تمنوا ماشئتم فيلتفتون الى العلماء فيقولون ماذانتمنى على ربنا فيقولون تمنوا كذا وكذا فهم يحتاجون اليهم فى الجنة كما يحتاجون اليهم فى الدنيا۔ [1]

(ترجمہ) جنت والے جنت میں بھی علماء کے محتاج ہوں گے اور وہ اس طرح سے کہ جنتی ہر جمعہ اللہ تعالیٰ کی زیارت سے مشرف ہوں گے اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے تم جو چاہو تمنا کرو اس وقت یہ علماء کرام کی طرف متوجہ ہوں گے اور پوچھیں گے کہ ہم اپنے رب کے سامنے کس چیز کی تمنا کریں؟ تو وہ بتائیں گے کہ تم اس اس طرح کی تمنا کرو۔ چنانچہ یہ حضرات جنت میں علماء کرام کے اسی طرح سے محتاج ہوں گے جس طرح سے یہ ان کے دنیا میں محتاج ہیں۔

حضرت سلیمان بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جنت والے لوگ جنت میں علماء کرام کے محتاج ہوں گے جس طرح سے وہ دنیا میں علماء کے محتاج ہوتے ہیں (وہ اس طرح سے کہ) ان کے پاس ان کے رب تعالیٰ کی طرف سے ایلچی حاضر ہوں گے اور کہیں گے کہ آپ حضرات اپنے رب سے (نعمتیں) مانگو تو وہ کہیں گے کہ ہم نہیں جانتے کہ ہم کیا مانگیں پھر ان میں سے ایک دوسرے سے کہے گا چلو ان علماء کی طرف جب ہمیں دنیا میں کوئی مشکل مسئلہ پیش آتا تھا تب بھی تو ہم ان کے پاس جایا کرتے تھے پھر وہ (ان علماء کے پاس جا کر) کہیں گے کہ ہمارے پاس ہمارے

---

[1] مسند الفردوس دیلمی (۸۸۰)' لسان المیزان (۵/۵۵)' میزان الاعتدال (۲۰۶۶)' البدور السافرہ (۲۱۹۰) بحوالہ دیلمی وابن عساکر بسند ضعیف۔

رب تعالیٰ کی طرف سے ایلچی تشریف لائے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کچھ مانگنے کا حکم فرماتے ہیں جبکہ ہمیں علم نہیں کہ ہم کیا مانگیں؟ تو اللہ تعالیٰ علماء کے سامنے (ان نعمتوں کا) اظہار کردیں گے تو علماء ان عوام اہل جنت کو بتائیں گے کہ تم ایسا ایسا سوال کرو چنانچہ وہ (ویسے ہی) سوال کریں گے اور ان کو وہ چیزیں عطاء کی جائیں گی۔ [1]

---

[1] ابن عساکر (تاریخ دمشق ابن عساکر) (البدور السافرہ / ۲۱۹۱)

جنتیوں کی زبان

جنتیوں کی زبان عربی ہو گی

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جناب سید دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا
یدخل اهل الجنة الجنة علی طول آدم ستین ذراعا بذراع الملك علی حسن یوسف و علی میلاد عیسی ثلاث وثلاثین سنة و علی لسان محمد جرد مرد مکحلون۔ [۱]

(ترجمہ) جنتی حضرات جنت میں حضرت آدم کے طویل قد کے برابر اللہ جل شانہ کے ہاتھ کے حساب سے ساٹھ ہاتھ کے ہوں گے، حضرت یوسف کے حسن پر ہوں گے اور حضرت عیسیٰ کی ۳۳ سال کی عمر میں ہوں گے اور حضرت محمد ﷺ کی زبان (عربی) پر ہوں گے نہ تو جسم پر بال ہوں گے نہ داڑھی ہو گی آنکھوں میں سرمہ لگائے گئے ہوں گے۔

(نوٹ) اللہ تعالیٰ کا ہاتھ اس کی شان کے اعتبار سے ہے اس کو کسی محسوس ہاتھ سے تشبیہ نہیں دی جا سکتی اگر ہاتھ سے اللہ تعالیٰ کی قدرت مراد لی جائے تو کچھ بعید نہیں جیسا کہ ابن فورکؒ نے ید سے قدرت کا معنی مراد لیا ہے۔ [۲] (پھر معنی یہ ہو گا کہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے جتنا ان کا قد مناسب سمجھیں گے ان کو عطاء فرمائیں گے)

امام زہریؒ فرماتے ہیں کہ اہل جنت کی زبان عربی ہو گی۔ [۳]

حضرت ابن عباسؓ سے بھی ایسے ہی منقول ہے۔ [۴]

---

[۱] احمد (۵ / ۳۴۳) بمعناہ، ترمذی (۲۵۴۵) بغیر لفظہ، حادی الارواح ص ۲۷۴، صفۃ الجنہ ابن ابی الدنیا (۲۱۵)، البدور السافرہ (   )

[۲] مشکل الحدیث ابن فورک

[۳] صفۃ الجنہ ابن ابی الدنیا (۲۱۴،۲۱۶) زوائد زہد ابن المبارک (۲۴۵)، نہایہ ابن کثیر (۲ / ۵۴۸)، حادی الارواح ص ۲۷۴، بدور سافرہ (۲۱۸۰)

[۴] صفۃ الجنہ ابن ابی الدنیا (۲۱۳)، مستدرک حاکم (۴ / ۸۷)،

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
احبوا العرب لثلاث لانی عربی و القرآن عربی و کلام اهل الجنة عربی۔[1]
(ترجمہ) عرب والوں سے تین وجہ سے محبت رکھو کیونکہ میں بھی عربی ہوں، قرآن بھی عربی میں ہے اور جنت والوں کا (باہمی) کلام بھی عربی میں ہوگا۔

(فائدہ) علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ جنتی جب قبروں سے اٹھیں گے تو ان کی زبان سریانی ہوگی اور حضرت سفیان بن عیینہؒ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ لوگ قیامت کے دن جنت میں داخل ہونے سے پہلے سریانی زبان بولیں گے اور جب جنت میں داخل ہو چکیں گے تو عربی زبان میں بات چیت کریں گے۔[2]
یہ سریانی اور عربی بغیر سیکھنے کے خود بخود آجائے گی۔

---

[1] مستدرک حاکم (۴/ ۸۷)، بدور سافرہ (۲۱۷۹)، درمنثور (۴/ ۳) بحوالہ طبرانی (۱۱۴۴۲) وابو الشیخ (   ) و حاکم و ابن مردویہ والبیہقی فی الشعب۔ صفۃ الجنہ لابی نعیم (۲۶۸)، مناقب الشافعی للبیہقی (۱/ ۳۲، ۳۳)، علوم الحدیث للحاکم ص ۱۶۱، ۱۶۲، معجم اوسط کمافی مجمع البحرین (۳۷۷)، ضعفاء عقیلی (۳/ ۳۴۸، ۳۴۹)، موضوعات ابن الجوزی (۲/ ۴۱)، صفۃ الجنہ مقدسی (۳/ ۷۹/ ۱)، الفوائد للمقدسی (۲۲/ ۱)، تفسیر واحدی (۸۱/ ۱)، تاریخ دمشق ابن عساکر (۶/ ۲۳۰/ ۱)، (۷/ ۳۴/ ۱)، ایضاح الوقف والابتداء لابی بکر ابن الانباری (ق ۶/ ۱)

[2] البدور السافرہ (۲۱۸۰)، صفۃ الجنہ ابن کثیر ص ۱۹۳۔

اولاد مؤمنین ومشرکین

اولاد مؤمنین اپنے والدین کے ساتھ ہوگی

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مسلمان آدمی کی اولاد کا درجہ بلند کر (کے ان کو اعلیٰ درجہ کے جنتی آدمی کے درجہ تک) پہنچادیں گے اگرچہ وہ عمل میں اس جنتی سے کم ہوں گے تاکہ اس کی آنکھوں کو ٹھنڈا کردیں پھر حضرت ابن عباسؓ نے یہ آیت تلاوت کی والذین اتبعتهم ذریتهم بایمان الحقنا بهم ذریتهم (سورۃ الطور /۲۱) یعنی جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں ان کا ساتھ دیا (ان آباء مؤمنین کے اکرام اور ان کو خوش کرنے کیلئے) ہم ان کی اولاد کو بھی (درجہ میں) ان کے ساتھ شامل کردیں گے اور (اس شامل کرنے کیلئے) ہم ان (اہل جنت متبوعین) کے عمل میں سے کوئی چیز کم نہیں کریں گے۔[۱]

یعنی یہ نہ کریں گے کہ ان متبوعین کے بعض اعمال لے کر ان کی ذریت کو دے کر دونوں کو برابر کردیں' جیسے مثلاً ایک شخص کے پاس چھ سو روپے ہوں اور ایک کے پاس چار سو اور دونوں کو برابر کرنا مقصود ہو تو اس کی ایک صورت تو یہ ہو سکتی ہے کہ چھ سو روپے والے سے ایک سو لیکر اس چار سو والے کو دیدئے جائیں کہ دونوں کے پاس پانچ پانچ سو ہوجائیں' اور دوسری صورت جو کریموں کی شان کے لائق ہے یہ ہے کہ چھ سو والے سے کچھ نہ لیا جائے بلکہ اس چار سو والے کو دو سو روپے اپنے پاس سے دیدیں اور دونوں کو برابر کردیں۔ پس مطلب یہ ہے کہ وہاں پہلی صورت واقع نہیں ہوگی۔

اولاد مشرکین اہل جنت کی خادم ہوگی

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کی (نابالغ) اولاد کے متعلق سوال کیا کہ ان کے گناہ تو نہیں ہوں گے (کیونکہ وہ نابالغ

---

[۱] البدور السافرہ (۱۷۱۴) بحوالہ ہناد (فی الزہد)

ہونے کی وجہ سے شریعت کے مکلّف نہیں ہوئے تھے) اس لئے ان کو سزا تو نہیں دی جائے گی کہ ان کو دوزخ میں داخل کیا جائے اور ان کی نیکیاں بھی نہیں ہوں گی کہ ان کو جنت کا مالک بنایا جائے (لہذا وہ کہاں جائیں گے؟) تو جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ اہل جنت کے خادم ہوں گے۔[1]

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

"میں نے اپنے رب سے اولاد مشرکین کو طلب کیا تو اللہ تعالی نے ان کو مجھے اہل جنت کے خدمتگار بنا کر عطاء فرمایا کیونکہ وہ شرک تک نہیں پہنچے تھے جس طرح سے ان کے والدین پہنچے ہیں بلکہ یہ میثاق اول (وعدہ الست) سے وابستہ ہیں۔[2] واللہ اعلم

---

[1] تذکرۃ القرطبی (۲/ ۵۱۶) بحوالہ تفسیر یحیی بن سلام و مسند ابو داؤد طیالسی و ابو نعیم

[2] کنز العمال (۳۹۳۰۶)، (۳۹۳۰۵) بحوالہ نوادر الاصول حکیم ترمذی و امالی ابو الحسن بن ملۃ۔

مؤمنین کی اولاد کی پرورش کون کر رہے ہیں

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ذراری المؤمنین یکفلھم ابراھیم فی الجنة۔ ا؎

(ترجمہ) مؤمنین کی اولاد کی جنت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کفالت (اور پرورش) کر رہے ہیں۔

(فائدہ) حضرت مکحول مرسلا روایت کرتے ہیں کہ مسلمانوں کے بچے جنت کے درخت پر سبز چڑیوں کی شکل میں ہیں اور ان کے ابا حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کی کفالت کرتے ہیں۔ ۲؎

حضرت سلیمان سے موقوف روایت ہے کہ مؤمنین کے بچے جنت کے ایک پہاڑ میں ہیں حضرت ابراہیم اور (ان کی اہلیہ) حضرت سارہ ان کی کفالت کرتے ہیں۔ ۳؎

ا؎ صحیح ابن حبان (الاحسان / ۷۴۰۳)، مستدرک حاکم (۲ / ۳۷۰)، مسند احمد (۲ / ۳۲۶)، مجمع الزوائد (۷ / ۲۱۹)، المطالب العالیہ (۴۶۷۵)، البعث ابن ابی داود (۱۶)، فوائد ابو محمد المخلدی (۲۸۹ / أ)، ابن عساکر (۱۱ / ۳۲۸ / ب)، فیض القدیر (۳ / ۵۶۱)، دیلمی (۳۱۵۳)،

۲؎ معجم صغیر طبرانی (کنز العمال / ۳۹۳۰۸)،

۳؎ کنز العمال (۳۹۳۱۰) بحوالہ طبرانی صغیر۔

ہم شروع ہی سے جنت میں کیوں نہیں پیدا کیئے گئے

ہم شروع ہی سے جنت میں کیوں نہیں پیدا کیئے گئے اس سوال کے حضرات علماء کرام نے تین جواب دیئے ہیں (۱) نعمت کی عظمت کو پہچاننا ضروری ہے اگر ہم دنیا میں پیدا نہ کیئے جاتے تو ان نعمتوں کی قدر و منزلت سے واقف نہ ہوتے (۲) تاکہ ہم انجام کار جنت میں جزاء اعلیٰ کے حق دار بن سکیں اور زوال سے محفوظ ہو جائیں۔ (۳) تاکہ اہل جنت کو عزت کی تجارت حاصل ہو نہ کہ سوال کرنے کی ذلت (اور عزت کی تجارت یہ ہے کہ ہم دنیا میں شریعت کے مطابق اللہ تعالیٰ کو راضی کریں اور اس سے اس اتباع کے بدلہ میں آخرت میں جنت کو حاصل کریں)۔[۱]

---

[۱] کنز المدفون ص ۱۳۴۔

جنت کی تعبیرات

کبھی کبھی اللہ تعالیٰ مؤمن کو اس کی ایمانی بصیرت کے مطابق اور اعمال صالحہ کے مطابق خوابوں میں جنت کی خوشخبری عطاء فرماتے رہتے ہیں۔ ذیل میں وہ خواب اور ان کی تعبیریں ذکر کی جاتی ہیں جو اکثر طور پر مؤمن کو نظر آتے ہیں۔ چنانچہ ترجمہ کامل التعبیر میں ہے۔

"حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے کہ خواب میں بہشت کا دیکھنا حق تعالیٰ کی طرف سے خوشی اور خوشخبری ہے فرمان حق تعالیٰ ہے : **ادخلوها بسلام آمنین** (اس میں سلامتی اور امن کے ساتھ داخل ہو جاؤ)

اور اگر دیکھے کہ بہشت کے میوے لئے یا کسی نے دیئے اور کھائے تو دلیل ہے کہ جس قدر میوے کھائے ہیں اسی قدر علم و دانش اور دین کی خصلت سیکھے گا لیکن فائدہ نہ اٹھائے گا۔

اور اگر کوئی شخص خواب میں حوروں کو بھی دیکھے تو دلیل ہے کہ نزع کا وقت اس پر آسان ہو گا اور اگر دیکھے کہ بہشت میں مقیم ہے لیکن ویران ہے تو دلیل ہے کہ فساد اور گناہ کی طرف مائل ہو گا۔

اور اگر خواب میں دیکھے کہ بہشت اس پر بند کر دی گئی ہے تو دلیل ہے کہ اس کے ماں باپ اس سے ناراض ہیں اور اگر دیکھے کہ بہشت کے پاس جا کر واپس ہوا ہے تو دلیل ہے کہ موت کی بیماری میں گرفتار ہو گا۔ لیکن شفاء پائے گا۔

اور اگر دیکھے کہ فرشتے ہاتھ پکڑ کر اس کو بہشت میں لے گئے ہیں اور وہ وقت پر طوبیٰ کے سائے میں بیٹھا ہے تو دلیل ہے کہ دونوں جہان کی مراد پائے گا۔ فرمان حق ہے :
طوبیٰ لهم و حسن مآب (ان کے لئے خوشخبری اور اچھا ٹھکانہ ہے)

اور اگر دیکھے کہ اس کو شراب اور دودھ کے پینے سے منع کیا ہے تو یہ اس کے دین کی تباہی کی دلیل ہے۔ فرمان حق تعالیٰ ہے : **ومن یشرك بالله فقد حرم الله علیه الجنة** (اور جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرے گا تو اللہ نے اس پر بہشت کو حرام کر دیا ہے)

اور اگر دیکھے کہ بہشت کے میوے اس کو کسی نے دیئے ہیں تو دلیل ہے کہ اس کو اس کے علم سے حصہ ہو گا۔

اور اگر دیکھے کہ بہشت میں آگ ڈالی ہے تو دلیل ہے کہ کسی کے باغ سے حرام کی چیز کھائے گا اور اگر دیکھے کہ حوض کوثر سے پانی پیا ہے تو دلیل ہے کہ دشمن پر فتح پائے گا۔

اور اگر دیکھے کہ اس کو بہشت کا محل ملا ہے تو دلیل ہے کہ معشوقہ دلآرام یا کنیز اس کو ملے گی اور اس سے نکاح کرے گا۔

حضرت جابر مغربیؒ نے فرمایا ہے کہ اگر دیکھے کہ رضوان داروغہ بہشت اس کے برابر خوش و خرم ہے تو دلیل ہے کہ کسی سے خرم و شادماں ہو گا اور نعمت پائے گا۔ فرمان حق تعالیٰ ہے: **سلام علیکم طبتم فادخلوھا خالدین** (تم پر سلام ہو' خوش رہو' اس میں ہمیشہ کے لئے داخل رہو۔)

اور اگر دیکھے کہ اچھی بلند جگہ پر ہے کہ بہشت کی صورت ہے اور وہ جانتا ہے کہ بہشت ہے تو دلیل ہے کہ بادشاہ عادل کے ساتھ یا امیر کے ساتھ یا بزرگ عالم کے ساتھ ہمنشین رہے گا اور اگر دیکھے کہ بہشت کی طرف جاتا ہے تو دلیل ہے کہ راہ حق پر رہے گا۔

حضرت جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خواب میں بہشت کا دیکھنا نو وجہ پر ہے۔ اول علم۔ دوم زہد۔ سوم احسان۔ چہارم خوشی۔ پنجم بشارت۔ ششم امن۔ ہفتم خیر و برکت۔ ہشتم نعمت۔ نہم سعادت۔

اگر کوئی شخص خواب میں دیکھے کہ بہشت میں ہے تو دلیل ہے کہ دونوں جہان کی مرادیں پائے گا اور اس کے ہاتھ سے بہت سی خیرات ہو گی۔ اگر مصلح دیکھے تو دلیل ہے کہ بیماری یا بلا میں مبتلا ہو گا۔ چنانچہ اہل بہشت کا ثواب پائے گا اور عالم دیکھے اور لوگ اس کے علم سے نفع پائیں گے۔"[1]

---

[1] کامل التعبیر المعروف بہ تعبیر الرؤیاء ترجمہ مولانا محمد رفیق دلاوریؒ

جنت کی کھیتی اور کاشتکاری

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں وفیھا ماتشتھیه الانفس وتلذ الاعین

(سورۃ زخرف : آیت ۷۱)

(ترجمہ) اور وہاں (جنت میں) وہ چیزیں ملیں گی جن کو دل چاہے گا اور جن سے آنکھوں کو لذت ہو گی (لہذا اگر کوئی جنت میں کاشتکاری کی خواہش کرے گا تو وہ بھی اس آیت کی روشنی میں ثابت ہوتی ہے)۔

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ایک دن کچھ بیان فرما رہے تھے اس وقت حضور ﷺ کے پاس ایک دیہاتی شخص بھی بیٹھا تھا (آپ نے فرمایا) جنتیوں میں سے ایک شخص اپنے پروردگار جل شانہ سے کھیتی کرنے کیلئے درخواست کرے گا تو وہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم نے جو چاہا ہے وہ تمہیں نہیں ملا؟ وہ عرض کرے گا کیوں نہیں لیکن میں پسند کرتا ہوں کہ کاشتکاری کروں تو وہ کاشتکاری کرے گا اور بیج بوئے گا تو وہ فوراہی اگ جائے گا اور برابر (کھڑا) ہو جائے گا اور کاٹ لیا جائے گا اور اس کا ذخیرہ پہاڑوں کی طرح ڈھیر کی شکل میں نظر آئے گا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ اے انسان! یہ لے تجھے تو کوئی چیز سیر نہیں کر سکتی۔ تو (یہ سن کر) دیہاتی نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ (یعنی جنت میں کھیتی کی طلب کرنے والا) کوئی قریشی یا انصاری ہی ہو گا کیونکہ یہی حضرات کاشتکاری کرتے ہیں ہم لوگ تو کھیتوں والے ہیں ہی نہیں۔ تو رسول خدا ﷺ (یہ سن کر) مسکرا دئے۔[۱]

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر کوئی جنتی جنت میں کاشتکاری کرنا چاہے گا تو اس کی یہ خواہش بھی پوری ہو گی۔

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

---

[۱] بخاری فی التوحید (۷۵۱۹) باب ۳۸، (۲۳۴۸) فی الحرث و المزارعۃ ب ۲۰، بدور السافرہ (۲۱۴۰)، حادی الارواح ص ۲۳۴، صفۃ الجنۃ ابو نعیم ۳/۲۳۹ (۳۹۹)، مسند احمد ۲/۵۱۱-۵۱۲، صفۃ الجنہ ابن کثیر ص ۸۹،

اذا دخل اهل الجنة قام رجل فقال یارب ائذن لی فی الزرع فاذن له فیه فیبذرهبه فلا یلتفت حتی یکون سنبله اثنی عشر ذراعاثم لایبرح مکانه حتی یکون منه رکام امثال الجبال۔ ا؎

(ترجمہ) جنت والے جب جنت میں داخل ہو جائیں گے تو ایک شخص کھڑے ہو کر عرض کرے گا یارب! آپ مجھے کاشت کاری کی اجازت دیدیں تو اس کو جنت میں کاشت کی اجازت دی جائے گی تو وہ اس میں بیج بوئے گا' ابھی وہ مڑا نہیں ہو گا کہ اس کی بالیں بارہ ہاتھ کی ہو چکی ہوں گی' ابھی وہ وہیں پر ہو گا کہ (کٹ کر) پہاڑوں کی طرح اس کے ڈھیر لگ جائیں گے۔

حضرت عکرمہؒ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک شخص اپنے تکیہ کی ٹیک لگائے لیٹا ہوا ہو گا اور اپنے لب ہلائے بغیر اپنے دل میں کہے گا "کاش کہ اللہ تبارک و تعالیٰ مجھے اجازت عنایت فرماتے تو میں کاشتکاری کرتا"۔ تو اس کو معلوم بھی نہ ہو گا کہ جنت کے دروازوں کو تھامے ہوئے بہت سے فرشتے (آ) موجود ہوں گے اور عرض کریں گے "سلام علیک" تو وہ سیدھا بیٹھ جائے گا تو وہ اس سے کہیں گے "آپ کا رب فرماتا ہے کہ آپ نے اپنے دل میں ایک شے کی تمنا کی ہے جس کا اس کو علم ہے اس نے یہ بیج روانہ کئے ہیں اور فرمایا ہے کہ ان کو بو دیں تو وہ (ان کو) اپنے دائیں بائیں اور آگے پیچھے ڈالدے گا تو وہ پہاڑوں کی طرح پھوٹ پڑیں گے اس کی تمنا کے مطابق جیسے وہ چاہتا ہو گا۔ پھر عرش کے اوپر سے اللہ تعالیٰ اس کو فرمائیں گے اے آدمزاد! خوب کھالے تو سیر ہونے کا نہیں۔ ۲؎

ا؎ البدور السافرہ (۲۱۴۱) بکتاب العظمۃ ابوالشیخ (۲۰۔ ۵۹۳) ص ۲۱۱' مجمع الزوائد ۱۰/ ۴۱۵ بحوالہ طبرانی اوسط۔

۲؎ البدور السافرہ (۲۱۴۲) بحوالہ حلیہ ابونعیم' حادی الارواح ص ۲۳۵'

موت اور طرح طرح کی تکالیف سے نجات

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

وتری الجبال تحسبها جامدة وهی تمر مر السحاب صنع الله الذی اتقن کل شیء انه خبیر بماتفعلون. من جاء بالحسنة فله خیر منها وهم من فزع یومئذ آمنون(سورۃ النحل : ۸۸‘۸۹)

(ترجمہ و تفسیر)اور تو(اس وقت) پہاڑوں کو ایسی حالت میں دیکھ رہا ہے جس سے تجھ کو خیال ہوتا ہے کہ یہ ہمیشہ (یوں ہی رہیں گے اور کبھی اپنی جگہ سے) جنبش نہ کریں گے حالانکہ (قیامت واقع ہونے کے وقت ان کی یہ حالت ہو گی کہ) وہ بادلوں کی طرح (خفیف اور اجزاء منتشرہ ہو کر فضائے آسمانی میں) اڑے اڑے پھریں گے یہ خدا کا کام ہو گا جس نے ہر چیز کو (مناسب انداز پر) بنا رکھا ہے (کیونکہ ابتداء میں کسی شے میں کوئی مضبوطی نہ تھی کیونکہ خود اس شے کی ذات ہی نہ تھی) یہ یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب افعال کی پوری خبر ہے (جو جزاء و سزا کی پہلی شرط ہے اور دوسری شرائط مثل قدرت وغیرہا مستقل دلائل سے ثابت ہیں پس (جو شخص نیکی (ایمان) لائے گا سو (اس شخص کو اس سے بہتر (اجر) ملے گا اور وہ لوگ بڑی گھبراہٹ سے اس روز امن میں رہیں گے۔ ۱؎

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

وما اموالکم ولا اولادکم بالتی تقربکم عندنا زلفی الا من آمن و عمل صالحا فاؤلئك لهم جزاء الضعف بما عملوا وهم فی الغرفات آمنون

(سورۃ سبا : ۳۷)

(ترجمہ) اور تمہارے اموال و اولاد ایسی چیزیں نہیں جو تم کو درجہ میں ہمارا مقرب بنا دیں ہاں مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کرے (یہ دونوں چیزیں البتہ قرب کا سبب ہیں) سو ایسے لوگوں کیلئے ان کے (نیک) عمل کا دگنا صلہ ہے (یعنی عمل سے زیادہ خواہ دونے سے بھی زیادہ) اور وہ (بہشت کے) بالاخانوں میں چین سے بیٹھے ہوں گے۔ ۲؎

اللہ تعالیٰ مزید ارشاد فرماتے ہیں

ان المتقین فی مقام امین . فی جنات وعیون . یلبسون من سندس و استبرق متقابلین . کذلك و زوجناهم بحورعین . یدعون فیها بکل فاکهة آمنین . لایذوقون فیها الموت الاالموتة الاولی و وقاهم عذاب الجحیم . فضلامن ربك ذلك هو الفوز العظیم(سورۃالدخان :۵۱ تا ۵۷)

(ترجمہ) بے شک خدا سے ڈرنے والے امن (چین) کی جگہ میں ہوں گے یعنی باغوں میں اور نہروں میں (اور) وہ لباس پہنیں گے باریک اور موٹے ریشم کا' آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے' (اور یہ) بات اسی طرح ہے اور ہم ان کا گوری گوری بڑی آنکھوں والیوں سے بیاہ کر دیں گے (اور) وہاں اطمینان سے ہر قسم کے میوے منگاتے ہوں گے (اور) وہاں سوائے اس موت کے جو دنیا میں آچکی تھی اور موت کا ذائقہ بھی نہ چکھیں گے (یعنی مریں گے نہیں) اور اللہ تعالیٰ ان کو دوزخ سے بھی بچالے گا (اور) یہ سب کچھ آپ کے رب کے فضل سے ہوگا' بڑی کامیابی یہی ہے۔[1]

---

[1] تفسیر بیان القرآن بتغیر یسیر۔

جنت میں ذرہ برابر تکلیف نہ ہو گی

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

ان المتقین فی جنات وعیون . ادخلوھا بسلام آمنین . ونزعنا مافی صدورھم من غل اخوانا علی سرر متقابلین . لایمسھم فیھا نصب وماھم منھا بمخرجین (سورۃ الحجر: ۴۵ تا ۴۸)

(ترجمہ) بے شک خدا سے ڈرنے والے (اہل ایمان) باغوں اور چشموں میں (بستے) ہوں گے تم ان (جنات اور چشموں) میں سلامتی اور امن کے ساتھ داخل ہو جاؤ (یعنی اس وقت بھی ہر مکروہ سے سلامتی ہے اور آئندہ بھی کسی شر کا اندیشہ نہیں) اور (دنیا میں طبعی تقاضا سے) ان کے دلوں میں جو کینہ تھا ہم وہ سب (ان کے دلوں سے جنت میں داخل ہونے سے پہلے ہی) دور کر دیں گے کہ سب بھائی بھائی کی طرح (الف و محبت سے) رہیں گے، تختوں پر آمنے سامنے بیٹھا کریں گے وہاں ان کو ذرا بھی تکلیف نہ پہنچے گی اور نہ وہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔[1]

دلوں سے کینے نکالدئے جائیں گے

حضرت عبدالکریم بن رشیدؒ فرماتے ہیں جب جنتی جنت کے دروازہ تک پہنچیں گے تو وہ (آپس کے مخالفوں اور دشمنوں کو) ایسے دیکھیں گے جیسے آگ آگ کو دیکھتی ہے لیکن جب وہ جنت میں داخل ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں موجود کینوں کو ختم کر دیں گے اور وہ آپس میں بھائی بھائی بن جائیں گے۔[2]

آپس کی مخالفت کی صفائی کس جگہ ہو گی

(حدیث) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

۱۔ تفسیر بیان القرآن حضرت تھانویؒ

۲۔ زوائد زہد عبداللہ بن احمد، البدور السافرہ (۲۱۱۵)

اذا خلص المؤمنون من النار حبسوا بقنطرة بين الجنة والنار فيتقاصون فطالما كانت بينهم فی الدنیا حتی اذانقوا وھذبوا اذن لھم یدخلون الجنة فوالذی نفس محمد بیدہ لاحدھم بمسکنه فی الجنة ادل بمنزله کان فی الدنیا۔ [1]

(ترجمہ) جب مؤمن حضرات دوزخ سے چھٹکارا حاصل کر لیں گے تو ان کو جنت اور دوزح کے درمیان روک دیا جائے گا چنانچہ وہ لوگ ایک دوسرے سے اپنا اپنا بدلہ لیں گے جو ان کے درمیان دنیا میں رنج اور دکھ پہنچا تھا۔ حتیٰ کہ جب وہ پاک صاف ہو جائیں گے تب ان کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے ان میں سے ہر ایک جنت میں اپنے اپنے ٹھکانے اور محل سے زیادہ واقف ہے دنیا کے اپنے مکان کے اعتبار سے۔

---

[1] صحیح ابن حبان (۷۳۹۱)، ۱۰ / ۲۶۳، بخاری (۲۴۴۰، ۶۵۳۵)، مسند احمد (۳ / ۱۳، ۵۷، ۶۳، ۷۴)، تفسیر طبری ۲۶ / ۴۴، مسند ابو یعلی (۱۱۸۶)، کتاب الایمان ابن مندہ (۳ / ۷۹۴، ۸۳۸)، عبد بن حمید وابن ابی حاتم فی تفسیر یہما وابن مردویہ کما فی فتح الباری (۱۱ / ۳۹۸)، کتاب السنہ ابن ابی عاصم (۱ / ۴۱۲، ۴۱۳)، شعب الایمان ۱ / ۲۲۹، معالم التنزیل بغوی ۲ / ۲۳۰، صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۲۸۸)، (۲۹۲)

جنتیوں اور دوزخیوں کے درمیان موت کو ذبح کر دیا جائے گا

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا (جنتیوں جنت کے میں اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخل ہونے کے بعد) موت کو اس شکل میں لایا جائے گا گویا کہ وہ نیلے رنگ کا دنبہ ہے اس کو جنت اور دوزخ کے درمیان کھڑا کیا جائے گا۔ پھر پکارا جائے گا اے جنت والو! کیا تم اس کو پہچانتے ہو؟ تو وہ گردن لمبی کر کے دیکھیں گے اور کہیں گے ہاں یہ موت ہے۔ پھر دوزخیوں کو پکارا جائے گا اے دوزخ والو! کیا تم اس کو پہچانتے ہو؟ تو وہ بھی گردن لمبی کر کے دیکھیں گے اور کہیں گے ہاں یہ موت ہے۔ پھر اس کیلئے حکم ہو گا تو اس کو ذبح کر دیا جائے گا پھر اعلان کیا جائے گا اے جنت والو! اب تم نے ہمیشہ رہنا ہے تم پر کبھی موت نہیں آئے گی اور اے دوزخ والو! تم نے بھی ہمیشہ رہنا ہے تم پر بھی کبھی موت نہیں آئے گی اس کے بعد جناب رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی

وانذرھم یوم الحسرۃ اذقضی الامر وھم فی غفلۃ وھم لایؤمنون (مریم ۳۹)

اور ان انسانوں کو اس حسرت کے دن سے ڈرایئے جب (ہمیشہ کیلئے جنت یا دوزخ میں رہنے کا) فیصلہ کر دیا جائے گا حالانکہ یہ لوگ غفلت میں ہیں ایمان نہیں لاتے۔ ا؎

(فائدہ) حضرت ابن عمرؓ کی حدیث میں ہے کہ جب جنت والوں اور دوزخ والوں کے سامنے موت کو ذبح کر دیا جائے گا تو جنت والوں کی خوشی میں (انتہائی) اضافہ ہو جائے گا اور دوزخ والوں کا غم بھی بہت ہو جائے گا۔ ۲؎

موت سے امان پر جنتیوں کا شکرانہ

آیت کریمہ :**لحمد للہ الذی اذھب عنا الحزن** (سب تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کیلئے

ا؎ بخاری (۴۷۳۰) فی التفسیر ب ا، مسلم (۲۸۴۹) فی صفۃ الجنۃ۔ الفتح الربانی ترتیب مسند احمد
• ۲۴/ ۲۰۴ بلفظ، ترغیب وترہیب (۴/ ۵۶۲)

۲؎ بخاری (۶۵۴۸) فی الرقاق ۵۰، مسلم (۴۳) فی الجنۃ ب ۱۳، الفتح الربانی ۲۴/ ۲۰۵

ہے وہ مرنے سے محفوظ ہو جائیں گے۔ [1]

حضرت یزید رقاشیؒ نے فرمایا جنت والے موت سے محفوظ ہو جائیں گے ان کا عیش خوب پاکیزہ اور مزے دار ہو جائے گا' یہ بیماریوں سے محفوظ ہو جائیں گے۔ ہم ان کو اللہ تعالیٰ کے قرب وجوار میں طویل قیام کی مبارک باد دیتے ہیں۔ پھر آپ رونے لگے حتیٰ کہ آپ کے آنسو ان کی داڑھی پر بہنے لگ گئے۔ [2]

---

[1] صفۃ الجنۃ ابو نعیم ۱/۱۴۵ وذکرہ الطبری فی تفسیرہ (۱۰/۲۲/۱۳۸) من قول عطیۃؒ۔

[2] ابن المبارک کتاب الزہد (حادی الارواح ص ۴۸۷)

جنت چھوڑنے کو دل ہی نہ چاہے گا

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات کانت لھم جنٰت الفردوس نزلا. خالدین فیھا لایبغون عنھا حولا (سورۃ الکھف: ۱۰۷۔۱۰۸)

(ترجمہ) بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے ان کی مہمانی کیلئے فردوس (یعنی بہشت) کے باغ ہوں گے جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے (نہ ان کو کوئی نکالے گا) اور نہ وہ وہاں سے کہیں اور جانا پسند کریں گے۔

صرف شہید ہی دنیا میں واپسی کی تمنا کرے گا

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

مامن اھل الجنۃ احد یسرہ ان یرجع الی الدنیا ولہ عشرۃ امثالھا الا الشھید فانہ ودانہ رجع الی الدنیا فیقتل عشر مرات لمایری من الفضل۔ [1]

(ترجمہ) کوئی جنتی ایسا نہیں جس کو یہ بات اچھی لگے کہ وہ دنیا میں لوٹ جائے اور اس کو دس گنا دنیا کا مالک بنادیا جائے، مگر شہید کیونکہ یہ اس کی خواہش کرے گا کہ یہ دنیا میں لوٹ جائے اور دس مرتبہ شہید کیا جائے اس وجہ سے کہ جو اس نے (شہادت کے ثواب میں) فضل و مرتبہ پایا ہوگا۔

جنت کے حسن و اوصاف کی تفصیلات کو حسب توفیق و جستجو انہیں مضامین پر ختم کرتا ہوں ورنہ بقول شیخ سعدی علیہ الرحمۃ ؎

نہ حسنش غایتے دارد نہ سعدی را سخن پایاں
بمیرد تشنہ مستسقی و دریا ہمچناں باقی

---

[1] صحیح ابن حبان (الاحسان: ۱۰/ ۴۷۲ (۴۶۰۹))، مسند احمد (۳/ ۲۵۱، ۲۸۹)، طبقات ابن سعد (۱/۱/۱۷۹)

کلمہ شکر اور التجاء

اللہ جل شانہ و عزبرہانہ و عم نوالہ کا بے انتہاء احسان اور فضل و کرم ہے کہ اس ذات پاک نے اردو زبان میں جنت کے حسین و جمیل مناظر کو سینکڑوں کتب حدیث و تفسیر 'اسماء الرجال و تاریخ وغیرہ سے جمع کرنے' ترتیب دینے، آسان انداز میں ترجمہ کرنے اور تخریج احادیث و آثار کی توفیق عنایت فرمائی 'اس کام کی توفیق و تکمیل کیلئے یہ ناچیز چار سال کے عرصہ سے دعا گو تھا اور اس کی متعلقہ کتب کی جستجو اور جمع کرنے کی سعی کرتا رہا' اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت دنیا کے تمام بڑے کتب خانوں میں جو کچھ کتب جنت کے متعلق مہیا ہو سکتی ہیں یا ان میں جنت کے متعلق مضامین کا ذکر ہے تقریباً کچھ اجمالی یا تفصیلی طور پر اس مجموعہ "جنت کے حسین مناظر" میں جمع کر دیا گیا ہے' چونکہ جنت کے متعلق اسلاف کی چھوٹی بڑی اکثر کتب جو زیور طباعت سے آراستہ ہو چکی ہیں ان کے ملاحظہ کرنے سے اور ان کے سب مواد کو جمع کرنے سے اب یہ بات بلا مبالغہ کہی جا سکتی ہے کہ اس کتاب سے زیادہ جامع 'مفصل اور مدلل کوئی مجموعہ اہل اسلام کی خدمت میں پیش نہیں ہوا' یہ اللہ جل شانہ و عم نوالہ کا خاص لطف و کرم ہے کہ اس خدمت کی یہ گرانقدر توفیق ناچیز کے حصہ میں آئی۔ اللہ تعالیٰ شانہ نے جس طرح سے اس کی تالیف و تصنیف میں انتہائی احسان فرمایا ہے اس کی شان رحمت سے اس سے کہیں زیادہ یہ یقین ہے کہ وہ اس کو اپنی بارگاہ قدوسی میں سرفراز بھی فرمائیں گے اور جو جو انعام و اکرام اور جنت کی نعمتیں اس کتاب میں مذکور ہوئیں یا اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں ان سے کامل طور پر بہرہ افروز فرمائیں گے' جنت میں انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام خصوصاً جناب نبی کریم علیہ افضل الصلوات والتسلیم کی مرافقت نصیب فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ بھی التجاء ہے کہ ناچیز کی اس خدمت میں جو لغزشیں سرزد ہوئی ہوں ان سے درگذر فرمائیں اور کتاب کو عوام و خواص تمام حلقہ اہل اسلام میں مقبول عام فرمائیں اور ہم سب مسلمان 'اس کتاب کے قارئین اور مؤلف کے اساتذہ 'شاگردان اولاد خصوصاً میرے والدین اور مؤلف ناچیز کو جنات الفردوس

میں مرافقت نبوی سے سرشار فرمائیں گے اور ہمارے تمام گناہوں کی مغفرت فرمائیں گے۔

وصل اللهم على سيدنا محمد صاحب الجمال الزاهر و الجلال القاهر و الكمال الفاخر واسطة عقد النبوة ولجة زخارالكرم والفتوة وعلى آله وصحبه وسلم افضل الصلوة عدد المعلومات وعدد الحروف والكلمات وعدد السكون والحركات، صلوة تملأ الارضين والسموات و ملأ مابينهما وملأ الميزان ومنتهى العلم و مبلغ الرضى وزنة الكرسى والعرش وعدد الحجب والسرادقات وعدد الاسماء الحسنى والصفات.

ربنا تقبل منى يا مجيب الدعوات وياولى الحسنات يا رفيع الدجات ربنا تقبل مناانك انت السميع العليم واجعل خالصا لوجهك الكريم وموجبا للفوز فى دار النعيم ولاحول ولاقوة الا بالله العلى العظيم۔

امداداللہ انور

تاریخ تکمیل: ۱۵صفر المظفر ۱۴۱۹ھ بعد نماز مغرب آغاز در مدینہ منورہ۔

مآخذ و مصادر

قرآن کریم
صفۃ الجنہ ابو نعیمؒ
درمنثور علامہ سیوطیؒ
تہذیب تاریخ دمشق ابن عساکرؒ
البدور السافرہ فی امور الآخرہ علامہ سیوطیؒ
العاقبہ امام عبدالحق اشبیلیؒ
صحیح امام بخاریؒ
سنن امام ترمذیؒ
مسند امام احمدؒ
شرح السنہ امام بغویؒ
صحیح امام مسلمؒ
معجم کبیر (طبرانی کبیر) امام طبرانیؒ
معجم اوسط (طبرانی اوسط) امام طبرانیؒ
معجم صغیر (طبرانی صغیر) امام طبرانیؒ
مستدرک حاکمؒ
صفۃ الجنہ ابن ابی الدنیاؒ
صحیح ابن حبانؒ
مجمع الزوائد علامہ ہیثمیؒ
مصنف ابن ابی شیبہؒ
مشکوۃ المصابیح
کنز العمال حضرت علی متقیؒ
اتحاف السادۃ المتقین علامہ مرتضی زبیدیؒ
الزہد ابن المبارکؒ
جامع احکام القرآن (تفسیر قرطبیؒ)
جامع البیان (تفسیر ابن جریر طبریؒ)
تفسیر القرآن الکریم (تفسیر ابن کثیرؒ)
مسند امام حمیدیؒ
حلیۃ الاولیاء ابو نعیمؒ
البعث والنشور امام بیہقیؒ
سنن امام ابن ماجہؒ
الاوائل طبرانیؒ
ترغیب وترہیب امام اصبہانیؒ
البعث امام ابن ابی داؤدؒ
حادی الارواح علامہ ابن قیمؒ
موارد الظمآن (زوائد ابن حبان) علامہ ہیثمیؒ
التذکرۃ فی احوال الموتی وامور الآخرۃ علامہ قرطبیؒ
مسند امام شہابؒ
نہایہ فی الفتن والملاحم (صفۃ الجنہ ابن کثیرؒ)
شرح عقیدہ طحاویہ
سنن نسائی (صغریٰ)
سنن نسائی (کبریٰ)
تحفۃ الاشراف امام مزیؒ
کتاب الشریعہ آجریؒ
صفۃ الجنہ ضیاء الدین مقدسیؒ
تاریخ بغداد علامہ خطیب بغدادیؒ
مسند ابو داؤد طیالسیؒ
کامل ابن عدیؒ
مسند بزارؒ
مسند ابو یعلی موصلیؒ
ترغیب وترہیب علامہ منذریؒ
مسند الفردوس دیلمیؒ
ابو بکر الشافعیؒ
المقاصد الحسنہ علامہ سخاویؒ
فیض القدیر علامہ عبدالرؤف مناویؒ
الاذکار امام نوویؒ
فوائد سمویہ
مجلس امالی ابی بکر ابن الانباریؒ
عقود الجواہر المنیفہ علامہ مرتضی زبیدیؒ
کتاب السنہ ابن ابی عاصمؒ
علل الحدیث ابن ابی حاتمؒ
اوائل ابن ابی عاصمؒ
الفوائد المنتخبہ خطیب بغدادیؒ
الحبائک فی اخبار الملائک سیوطیؒ

غریب الحدیث ابن قتیبہؒ
جامع الاصول علامہ ابن اثیر جزریؒ
نووی شرح مسلم
کتاب الخلق دار قطنیؒ
معجم اسماعیلیؒ
مسند خیثمہ بن عثمانؒ
ثلاثیات عبد بن حمیدؒ
الموضوعات ابن الجوزیؒ
فوائد الرازیؒ
الاسرار المرفوعہ فی الاحادیث الموضوعہ
النکت والعیون للماوردیؒ
المائتین للصابونیؒ
تاریخ جرجان سہمیؒ
تذکرۃ الموضوعات محمد طاہر پٹنویؒ
تذکرۃ الموضوعات ابن قیسرانیؒ
موضح اوہام الجمع والتفریق خطیب بغدادیؒ
نوادر الاصول حکیم ترمذیؒ
المجالسۃ للدینوریؒ
زہد ہناد بن سریؒ
حادی القلوبؒ
فوائد ابن السماکؒ
زاہر بن طاہر بن محمد بن محمد الشحامی ابو القاسمؒ
مکارم الاخلاق خرائطیؒ
تفسیر عبد الرزاق بن ہمامؒ
رویانیؒ
منحۃ المعبود ترتیب مسند ابو داؤد طیالسیؒ
تنزیہ الشریعۃ
آداب النفوس طبرانیؒ
کتاب الثواب ابو الشیخ اصبہانیؒ
بشری المحبین باخیار الحور العین
کتاب المدبج دار قطنیؒ
اخلاق النبی ابو الشیخؒ
جمع الوسائل شرح الشمائل للمناویؒ
شمائل ترمذی امام ترمذیؒ
کتاب الوفا ابن الجوزیؒ
زاد المسیر (تفسیر ابن جوزیؒ)
طبقات المحدثین باصبہانؒ
تفسیر بیضاویؒ
مسند ربیع بن حبیبؒ
زہر الفردوس علی مسند الفردوس دیلمیؒ
تسدید القوس علی مسند الفردوس دیلمیؒ
الطاعۃ والعصیان لعلی بن سعیدؒ
المطولات لابی الحسن القطانؒ
المطولات طبرانیؒ
المطولات ابو موسیٰ مدینیؒ
کتاب السنہ عبد اللہ بن احمدؒ
زاد المعاد علامہ ابن القیمؒ
تاریخ کبیر امام بخاریؒ
الکنی والاسماء امام دولابیؒ
اتحافات سنیہ علامہ عبد الرؤف مناویؒ
المجروحین لابن حبانؒ
علل المتناہیہ امام ابن جوزی
سنن امام دارمیؒ
فتح الباری حافظ ابن حجر عسقلانیؒ
تفسیر بیان القرآن حضرت تھانویؒ
زوائد زہد ابن مبارکؒ (نسخہ نعیم بن حمادؒ)
زوائد زہد ابن المبارکؒ (نسخہ حسین مروزیؒ)
مصنف عبد الرزاقؒ
تاریخ واسط (مصنفہ بحشل)
سنن سعید بن منصورؒ
معجم شیوخ ابن جمیع صیداویؒ
تاریخ جرجان علامہ سہمیؒ
روض الریاحین من حکایات الصالحین امام یافعیؒ
زہد امام احمدؒ
عبد بن حمیدؒ
کتاب العظمۃ ابو الشیخ اصبہانیؒ

ابن وہب ؒ
المتجر الرابح علامہ شرف الدین دمیاطی ؒ
جولات فی ریاض الجنات
تفسیر حضرت مجاہد ؒ
تاریخ اصبہان ابو نعیم اصبہانی ؒ
رحلۃ الخلود
حادی الانام الی دار السلام
وصف الفردوس عبد الملک بن حبیب قرطبی
ابن مردویہ ؒ
کنوز الحقائق مناوی ؒ
الجامع الصغیر امام سیوطی ؒ
الاسماء والصفات امام بیہقی ؒ
سنن الکبری بیہقی ؒ
زہد عبد اللہ بن امام احمد ؒ
تہذیب التہذیب حافظ ابن حجر عسقلانی ؒ
ستۃ مجالس ابی جعفر بختری ؒ
رامہر مزی ؒ
معالم التنزیل (تفسیر بغوی ؒ)
الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان ؒ
مؤطا امام مالک ؒ
المغنی عن حمل الاسفار (تخریج احیاء للعراقی ؒ)
ریاض الصالحین امام نووی ؒ
معجم اسماعیلی ؒ
طبقات الشافعیہ سبکی ؒ
تمہید ابن عبد البر ؒ
مشیخہ ابن الجوزی ؒ
اخبار اصبہان ؒ
کتاب السنہ امام احمد بن حنبل ؒ
المطالب العالیہ حافظ ابن حجر عسقلانی ؒ
کتاب التوحید ابن خزیمہ ؒ
دلائل النبوۃ بیہقی ؒ
مستخرج ابو عوانہ ؒ
الادب المفرد امام بخاری ؒ

کتاب الضعفاء عقیلی ؒ
امالی الشجری ؒ
حاوی للفتاوی امام سیوطی ؒ
کتاب الجہاد ابن المبارک ؒ
طبقات ابن سعد ؒ
تاریخ ابن نجار ؒ
احیاء العلوم امام غزالی ؒ
لآلی مصنوعہ علامہ سیوطی ؒ
کتاب الصحیۃ ابو الحسن آجری ؒ
تفسیر امام حسن بصری ؒ
تفسیر ابن المنذر ؒ
ابن فورک ؒ
الاربعین فی شیوخ الصوفیہ لابی سعد مالینی ؒ مخطوط
میزان الاعتدال علامہ ذہبی ؒ
داعی الفلاح باذکار المساء والصباح سیوطی ؒ مخطوط
رواۃ عن مالک خطیب بغدادی ؒ
کتاب الدعوات مستغفری ؒ
کتاب العلل دار قطنی ؒ مخطوط
منتخب عبد بن حمید ؒ
الکنز المدفون منسوب الی سیوطی ؒ
تلخیص الحبیر حافظ ابن حجر عسقلانی ؒ
کلمۃ الاخلاص لابن رجب حنبلی ؒ
الترغیب الی فضائل الاعمال لابن شاہین ؒ مخطوط
ابن السکن ؒ
الاصابہ حافظ ابن حجر عسقلانی ؒ
تغلیق التعلیق حافظ ابن حجر عسقلانی ؒ
کشف الخفاء علامہ عجلونی ؒ
البدایہ والنہایہ حافظ ابن کثیر ؒ
مشکل الآثار امام طحاوی ؒ
المعرفۃ والتاریخ
تہذیب الکمال امام مزی ؒ
کتاب الزواجر عن اقتراف الکبائر ابن حجر مکی ؒ
کتاب الکبائر امام ذہبی ؒ

کتاب الکبائر امام ابن نجیمؒ
شرف اصحاب الحدیث خطیب بغدادیؒ
کشف علم الآخرۃ امام غزالیؒ
حسن الظن باللہ ابن ابی الدنیاؒ
مسند اسحاق بن راھویہؒ
ابن ابی حاتمؒ (تفسیر)
جامع کرامات الاولیاء علامہ نبہانیؒ
تفسیر معارف القرآن مفتی محمد شفیعؒ
الرد علی الجہمیہ امام دارمیؒ
النزول دارقطنیؒ
شرح اصول اہل السنہ والجماعہ للالکائیؒ
عمل الیوم واللیلہ ابن سنیؒ
الفتح الربانی بترتیب مسند الامام احمد الشیبانیؒ
عیون الاخبار قتبیؒ
جمع الجوامع علامہ سیوطیؒ
مختارہ للضیاء المقدسیؒ
مجمع البحرین علامہ ہیثمیؒ
شعب الایمان بیہقیؒ
التذکار فی افضل الاذکار علامہ قرطبیؒ
جامع بیان العلم وفضلہ علامہ ابن عبد البرؒ
بستان الراعظین وریاض السامعین ابن الجوزیؒ
مساوی الاخلاق امام خرائطیؒ
ذم البخل ابن ابی الدنیاؒ
کشف الاستار فی زوائد مسند البزار (علامہ ہیثمیؒ)
لیث بن سعدؒ
عشرۃ النساء امام نسائیؒ
کتاب الزہد امام وکیع بن الجراحؒ
عمل الیوم واللیلہ امام نسائیؒ
الاحاد والمثانی فی الصحابہ ابن ابی عاصمؒ (مخطوط)
التبصرہ فی الوعظ امام ابن الجوزیؒ
مناہل الصفاء
المناہل السلسلۃ فی الاحادیث المسلسلہ محمد عبد الباقی ایوبیؒ
الاحکام النبویہ

الطب النبوی ذہبیؒ
ابو جعفر النحاسؒ
زوائد بوصیریؒ
جہان دیدہ مولانا تقی عثمانی
الاشباہ والنظائر ابن نجیمؒ
حموی شرح الاشباہ والنظائر
مشکوۃ الانوار شرح شرعۃ الاسلام
معجم اصحاب ابی علی الصدفی لابن الابارؒ
بدائع المنن ساعاتیؒ
مسند امام شافعیؒ
الطب النبوی لابن السنیؒ
زوائد مسند احمد لابن امام احمدؒ
سیر اعلام النبلاء ذہبیؒ
مسند مسدد بن مسرہدؒ
کتاب السنہ لالکائیؒ
کتاب الرؤیہ آجریؒ
المقاصد السنیہ فی الاحادیث القدسیہ علی بن لبانؒ
کتاب الرد علی الجہمیہ امام دارمیؒ
غرائب امام دارقطنیؒ
مشکل الحدیث امام دار قطنیؒ
مشکل الحدیث امام ابن الفورکؒ
کتاب الرویہ امام بیہقیؒ
کتاب الرویہ امام دارقطنیؒ
الفقیہ والمتفقہ خطیب بغدادیؒ
تاریخ الاسلام امام ذہبیؒ
الافراد امام دارقطنیؒ
علوم الحدیث امام حاکمؒ
الفوائد للمقدسیؒ
تفسیر واحدیؒ
ایضاح الوقف والابتداء ابوبکر ابن الانباریؒ
تفسیر یحییٰ بن سلامؒ
امالی ابو الحسن بن ملۃؒ
فوائد ابو محمد مخلدیؒ

تصنیفات

مولانا مفتی امداد اللہ انور

عربی تالیفات:

(۱) احکام القرآن للتھانوی منزل چہارم مع حضرت مفتی جمیل احمد تھانوی قدس سرہ، (تعداد صفحات ۲۰۰۰) عربی (غیر مطبوعہ)
(۲) وجوب التقلید (عربی) (غیر مطبوعہ)
(۳) وراثۃ الانبیاء (عربی) (غیر مطبوعہ)
(۴) علامات الاصفیاء وکرامات الاولیاء (عربی) (غیر مطبوعہ)
(۵) ایصال الثواب فی الاسلام (عربی) (غیر مطبوعہ)
(۶) حد الرجم علی المحصن (عربی) (غیر مطبوعہ)
(۷) کرامۃ الانسان (عربی) (غیر مطبوعہ)
(۸) نقمۃ الاغبیاء بعصمۃ الانبیاء (عربی) (غیر مطبوعہ)
(۹) وجوب الاضحیہ (عربی) (غیر مطبوعہ)
(۱۰) تراجم مدونی الفقہ الحنفی (عربی) (غیر مطبوعہ)
(۱۱) حکم الدعوات عقیب الصلوات (عربی) (غیر مطبوعہ)
(۱۲) حکم الرقی والعوذات فی ضوء الشریعۃ (عربی) (غیر مطبوعہ)
(۱۳) اللواطۃ وحدہ عند الائمۃ الاربعۃ وترجیح التعزیر علیہ (عربی) (غیر مطبوعہ)
(۱۴) احادیث حرمۃ اللواطۃ (عربی) (غیر مطبوعہ)
(۱۵) نجاسۃ المنی (عربی) (غیر مطبوعہ)

اردو تالیفات

(۱۶) فضائل حفظ القرآن (مطبوعہ) مجلد، ہدیہ /
(۱۷) جہنم کے خوفناک مناظر (مطبوعہ) مجلد، ہدیہ /۰
(۱۸) فرشتوں کے عجیب حالات (مطبوعہ) مجلد، ہدیہ /۰
(۱۹) آنسوؤں کا سمندر (مطبوعہ) مجلد، ہدیہ /۰
(۲۰) کراماتِ اولیاء (مطبوعہ) مجلد، ہدیہ /۰
(۲۱) تاریخ جنات وشیاطین (مطبوعہ) مجلد، ہدیہ /

(۲۲)	عشق مجازی کی تباہ کاریاں	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ /
(۲۳)	جنت کے حسین مناظر	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ /
(۲۴)	ترجمہ موطاامام مالک	(زیر تکمیل)
(۲۵)	ترجمۃ القراءۃ الراشدہ حصہ اول	(زیر تکمیل)
(۲۶)	ترجمۃ القراءۃ الراشدہ حصہ دوم	(زیر تکمیل)
(۲۷)	ترجمہ مفید الطالبین	(زیر تکمیل)
(۲۸)	غیر مقلدین کی غیر مستند نماز (کی تزئین ومقدمہ)	
(۲۹)	رکعتین بعد الوتر	(مطبوعہ) مفت تقسیم کی گئی
(۳۰)	احکام عشر	(مطبوعہ) مفت تقسیم کی گئی
(۳۱)	احکام زراعت	(مطبوعہ) مفت تقسیم کی گئی
(۳۲)	قاضی شریح	(مطبوعہ) مفت تقسیم کی گئی
(۳۳)	خصوصیات الاسلام	(مطبوعہ) مفت تقسیم کی گئی
(۳۴)	مسیحی ذرائع تبلیغ وترقی اور انکا سدِ باب	(مطبوعہ) مفت تقسیم کی گئی
(۳۵)	فضائل شب قدر	(مطبوعہ) مفت تقسیم کی گئی
(۳۶)	تکمیل ترجمہ اعلاء السنن۔ آٹھ جلد مکمل	(غیر مطبوعہ)
(۳۷)	اولیاء کرام اور ان کی پہچان	(مطبوعہ) مفت تقسیم کی گئی
(۳۸)	عورت کی سربراہی	(غیر مطبوعہ)
(۳۹)	مسیحیت کا ماضی، حال اور مستقبل	(مطبوعہ) مفت تقسیم کی گئی
(۴۰)	احکام تجارت	(غیر مطبوعہ)
(۴۱)	صحابہ کرام کے جنگی معرکے	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ /

اللہ تعالیٰ ان کتب کو قبول فرما کر ان کا نفع عام فرمائے اور مزید تالیفات کی توفیق عطاء فرمائے۔

تصانیف

مولانا محمد امداد اللہ انور

(1) **فرشتوں کے عجیب حالات** سائز 23x36x16 صفحات 472 خوبصورت جلد ہدیہ =
محدث عظیم امام جلال الدین سیوطی کی کتاب "الحبائک فی اخبار الملائک" کا سلیس اردو ترجمہ' جس میں مشہور غیر مشہور فرشتوں کے احوال اور اللہ کی قدرت و عظمت کی تقریباً 404 احادیث مبارکہ اور 395 ارشادات صحابہ و تابعین وغیرہ کو بڑی عرق ریزی سے یکجا کیا گیا ہے' آخر میں فرشتوں کے متعلق عقائد و احکام کو بھی جامع شکل میں مزین فرمایا ہے۔ مترجم نے احادیث کے حوالہ جات کے ساتھ دوسری بہت سی خوبیاں ترجمہ میں جمع کر دی ہیں انتہائی قابل دید کتاب ہے۔

(2) **فضائل حفظ القرآن**: سائز 23x36x16' صفحات 208' مجلد' ہدیہ = روپے۔ فضائل حفاظ و اساتذہ حفظ اور حفاظ کے والدین اور تلاوت کے فضائل کو مدلل طریقہ سے سینکڑوں کتب حدیث کے حوالہ سے مستند کر کے جمع کیا ہے اس کتاب کی خوبیاں اس کتاب کے ملاحظہ فرمانے کے بعد ہی معلوم ہو سکتی ہیں۔

(3) **جہنم کے خوفناک مناظر**: سائز 23x36x16' صفحات 352' مجلد' ہدیہ =/ ۔ اردو زبان میں اپنے موضوع کی پہلی مستند اور تفصیلی کتاب' امام ابن رجب حنبلی (وفات 795ھ) کی "التخویف من النار" کا اردو ترجمہ' جو دوزخ اور دوزخیوں کے حالات کا مکمل آئینہ دار اور نہایت ہی اصلاحی کتاب ہے

(4) **کرامات اولیاء**: صفحات 304' سائز 23x36x16 مجلد' ہدیہ =/ روپے۔ امام غزالی' امام ابن جوزی' شیخ شہاب الدین سہروردی' ابو اللیث سمرقندی' استاذ قشیری اور دیگر ائمہ تصوف کی کتب میں منتشر کرامات اولیاء کو قطب مدینہ حضرت امام محمد بن عبداللہ یافعی یمنیؒ نے "روض الریاحین" میں جمع کیا' یہ کتاب کرامات اولیاء اسی کا انتخاب ہے اس کے مطالعہ سے انسان کو اللہ تعالیٰ کی محبت اور نیک اعمال کی توفیق نصیب ہوتی ہے اور اولیاء کے مقامات محبت الٰہی کے مطالعہ کا نفیس تحفہ ہے۔

(5) **آنسوؤں کا سمندر**: سائز 23x36x16' صفحات 272' مجلد' ہدیہ =/ روپے۔ پانچ سو اسلامی کتابوں کے مصنف اور خطیب زمانہ امام ابن جوزی (وفات 597ھ) کے 32 مواعظ اور عبرتوں پر مشتمل <بحر الدموع> "آنسوؤں کا سمندر" ہر مسلمان کی اصلاح اعمال اور فکر آخرت کے لئے خوبصورت کتاب اور دلچسپ مضامین کا مرقع' اور مقبول عام و خواص کتاب ہے

(6) **تاریخ جنات و شیاطین**: سائز 23x36x16' صفحات 432' مجلد' ہدیہ =/ روپے۔ عالم اسلام کے مشہور مصنف امام جلال الدین سیوطی کی کتاب "لقط المرجان فی احکام الجان" کا اردو ترجمہ جو جنات اور شیاطین کے احوال' کرتوت' حکایات وغیرہ پر لکھی جانے والی تمام کتابوں کا نچوڑ اور قرآن و حدیث کی روشنی میں جنات اور شیاطین کا بہترین توڑ ہے۔

(7) **عشق مجازی کی تباہ کاریاں**: سائز 23x36x16' صفحات 280' خوبصورت جلد ہدیہ =/

۔چھٹی صدی ہجری کے عظیم خطیب، محقق، مصنف، محدث امام ابن جوزیؒ (وفات 597ھ) کی مایہ ناز عربی تصنیف ''ذم الھوی'' کا اردو ترجمہ، شہوات اور عشق مجازی کی خرابیاں، عورتوں اور لڑکوں کے ساتھ بد نظری، زنا اور لواطت کی حرمت اور سزائیں، عشق مجازی اور بد نظری کا علاج، شادی اور نکاح کی ترغیب، عاشقوں پر عشق کی دنیاوی آفات، لیلیٰ اور مجنوں کے واقعات عشق، عاشقوں اور معشوقوں کے خطرناک واقعات اور حالات پر مشتمل چھٹی صدی اسلامی کے سب سے بڑے مصنف کا عجیب و غریب دلچسپ مرقع، بار بار پڑھنے والی کتاب، انداز بیان نہایت آسان اور سلیس

(8) صحابہ کرامؓ کے جنگی معرکے: سائز 23x36x16، صفحات 500، خوبصورت جلد، ہدیہ -/

۔مورخ اسلام علامہ واقدی (وفات 207ھ) کی مشہور زمانہ تاریخی کتاب فتوح الشام عربی کا نہایت عالیشان ترجمہ از مولانا حکیم شبیر احمد سہارنپوریؒ اور انتخاب، تسہیل اور عنوانات وغیرہ از مفتی محمد امداد اللہ انور، صحابہ کرامؓ کی دنیاوی طاقتوں کی ٹکر کے لازوال کارنامے، صحابہ کرام کی زور آوری، سپہ سالاری، فتح مندی، شجاعت و استقلال کی پندرہ معرکہ آراء جنگوں کے تفصیلی مناظر، نہایت دلچسپ، حیرت انگیز، ولولہ انگیز واقعات، عظمت صحابہ کی بہترین ترجمان، جہاد فی سبیل اللہ کے احیاء کی شاندار کوشش، ہر مسلمان کے مطالعہ کی زینت، افواج اسلام کیلئے صحابہ کرام کے معرکوں کا زرین تحفہ

(9) خوبصورت خزانے: سائز 23x36x16، صفحات تقریباً 500، خوبصورت جلد، ہدیہ =/

۔۔۔امام ابن جوزیؒ کی کتاب ''صید الخاطر'' عربی کا سلیس اردو ترجمہ، سینکڑوں علمی مضامین کے گرد گھومتی ہوئی ایک اچھوتی تحریر، قرآن، حدیث، فقہ، عقائد، تصوف، تاریخ، خطابت، مواعظ اخلاقیات، ترغیب و ترہیب، دنیا اور آخرت جیسے عظیم اسلامی مضامین کا تخلیقی شہ پارہ جس کو امام ابن جوزیؒ اپنی نوے سالہ علمی اور تجرباتی فکر و نظر کے ساتھ دوران تصنیف و تالیف جمع فرماتے رہے، یہ کتاب ہر زمانہ کے اونچے درجہ کے علماء اور اہل علم کیلئے حرز جان بنی رہی ہے اور آج بھی اس کتاب کی اہمیت اور ضرورت اہل تحقیق و مطالعہ کی نظر میں دوبالا ہے یقیناً آپ نے ایسی علمی کتاب پہلے نہیں پڑھی ہوگی، یہ کتاب مولانا رحمت اللہ سبحانی کی کتاب مخزن اخلاق سے بہت درجہ مضامین حکمت و دانش وغیرہ میں اعلیٰ و ارفع ہے، اس کتاب کا حضرت شیخ الحدیث مولانا عبد المجید انور دامت برکاتہم ساہیوال نے ترجمہ کیا ہے اور نظر ثانی اور تسہیل حضرت مولانا مفتی محمد امداد اللہ انور صاحب دامت برکاتہم نے کی ہے۔

(10) جنت کے حسین مناظر: 23x36x16، صفحات تقریباً 700، مجلد، ۔۔۔ قرآن پاک، کتب حدیث، امام عبد الملک بن حبیب قرطبی، امام ابن ابی الدنیا، امام بیہقی، امام ابو نعیم اصبہانی، امام ابن کثیر، امام ابن قیم، امام جلال الدین سیوطی اور امام قرطبی کی جنت کے موضوع پر تحریر کردہ بے مثال کتابوں کا جامع شہ پارہ، ہر مضمون عجائبات جنت اور حسین مناظر کا مرقع، تمام مسلمانوں کے لئے نادر تحفہ

ہدیہ -/ روپے